بھارت کا آئین

(یکم جولائی، 2019 تک ترمیم شدہ)

The Constitution of India

(As amended upto First July, 2019)

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، وزارت ترقی انسانی وسائل نے
وزارت قانون اور انصاف، حکومت بھارت کے لیے شائع کیا۔

© وزارتِ قانون اور انصاف، حکومت بھارت

پہلی اشاعت	:	1982	شک	1904	تعداد	2000
دوسری اشاعت	:	1985	شک	1906	تعداد	2000
تیسری اشاعت	:	2001	شک	1922	تعداد	2000
چوتھی اشاعت	:	2010	شک	1931	تعداد	1000
پانچویں اشاعت	:	2013	شک	1934	تعداد	3000
چھٹی اشاعت	:	2019	شک	1941	تعداد	3000
قیمت	:					

The Constitution of India

ناشر: وزارتِ قانون اور انصاف، حکومت بھارت کے لیے ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان،
ایف۔سی۔33/9 انسٹی ٹیوشنل ایریا جسولہ، نئی دہلی110025 نے جے۔کے۔ آفسیٹ پرنٹرس سے چھپوا کر شایع کیا۔

پیش لفظ

بھارت کے آئین کے اردو ترجمہ کا یہ چھٹا ایڈیشن ہے۔ آئین کے اس ایڈیشن میں اب تک کی تمام ترمیمات، بشمول آئین (ایک سو تین ویں ترمیم) ایکٹ، 2019 شامل کرلی گئی ہیں۔

نئی دہلی؛	**ڈاکٹر جی۔ نارائین راجو،**
یکم جولائی 2019ء	سکریٹری، حکومت بھارت۔

PREFACE

This is the Sixth edition of Urdu version of the Constitution of India. In this edition, the text of the Constitution has been brought up-to-date by incorporating therein all the amendments up-to- and including the Constitution (One hundred and third Amendment)Act, 2019.

New Delhi;	**Dr. G. Narayana Raju,**
1st July, 2019.	Secretary to the Government of India.

بھارت کا آئین

فہرست مضامین

تمہید

1 تمہید

دفعات (آرٹیکل)

حصہ 1

یونین اور اس کا علاقہ

1- یونین کا نام اور علاقہ۔ 2

2- جدید ریاستوں کا داخلہ یا قیام۔ 2

2 الف- حذف۔ 2

3- جدید ریاستوں کا بنانا اور موجودہ ریاستوں کے رقبوں یا سرحدوں یا نام میں ردوبدل۔ 2

4- دفعات 2 اور 3 کے تحت بنائے ہوئے قوانین میں پہلے اور چوتھے فہرست بند کی ترمیم اور تکمیلی، ضمنی اور نتیجی امور کے لیے توضیع ہو گی۔ 3

حصہ -2

شہریت

5- شہریت، آئین کی تاریخ نفاذ پر۔ 5

6- حقوق شہریت بعض ایسے اشخاص کے جو پاکستان سے ترک وطن کر کے بھارت آگئے ہوں۔ 5

-7 حقوق شہریت بعض ایسے اشخاص کے جنہوں نے پاکستان کو ترک وطن کیا ہو۔ 6

-8 حقوق شہریت بعض بھارتی نژاد اشخاص کے جو بیرون بھارت کے باشندے ہوں۔ 6

-9 کسی مملکت غیر کی شہریت رضا کارانہ طور پر حاصل کرنے والے اشخاص شہری نہ ہوں گے۔ 7

-10 حقوق شہریت کا برقرار رہنا۔ 7

-11 پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ حق شہریت منضبط کرے گی۔ 7

حصہ -3

بنیادی حقوق

عام

-12 تعریف۔ 8

-13 بنیادی حقوق کے متناقض یا ان کو کم کرنے والے قوانین۔ 8

حق مساوات

-14 قانون کی نظر میں مساوات۔ 9

-15 مذہب، نسل، ذات یا جنس یا مقام پیدائش کی بناپر امتیاز کی ممانعت۔ 9

-16 سرکاری ملازمت کے لیے مساوی موقع۔ 10

-17 چھوت چھات کا خاتمہ۔ 11

-18 خطابات کا خاتمہ۔ 11

حق آزادی

-19 آزادی تقریر وغیرہ سے متعلق بعض حقوق کا تحفظ۔ 12

-20 اثبات جرائم کے بارے میں تحفظ۔ 14

-21 جان اور شخصی آزادی کا تحفظ۔ 14

21الف۔	تعلیم کا حق۔	14
22-	بعض صورتوں میں گرفتاری اور نظربندی سے تحفظ۔	14

استحصال کے خلاف حق

23-	انسانوں کی تجارت اور جبری خدمت کی ممانعت۔	16
24-	بچوں کو کارخانوں وغیرہ میں مامور کرنے کی ممانعت۔	16

مذہب کی آزادی کا حق

25-	آزادی ضمیر اور مذہب کو آزادانہ قبول کرنے اور اس کی پیروی اور تبلیغ کی آزادی۔	17
26-	مذہبی امور کے انتظام کی آزادی۔	17
27-	کسی خاص مذہب کے فروغ کے لیے ٹیکس ادا کرنے کے بارے میں آزادی۔	18
28-	بعض تعلیمی اداروں میں مذہبی تعلیم پانے یا مذہبی عبادت کے بارے میں آزادی۔	18

ثقافتی اور تعلیمی حقوق

29-	اقلیتوں کے مفادات کا تحفظ۔	18
30-	اقلیتوں کو تعلیمی ادارے قائم کرنے اور ان کا انتظام کرنے کا حق۔	18
31-	حذف۔	19

بعض قوانین کا تحفظ

31الف-	ان قوانین کا تحفظ جن میں املاک وغیرہ کو حاصل کرنے کی توضیع ہو۔	19
31ب-	بعض ایکٹ اور دساتیر العمل کا جواز۔	21
31ج-	بعض ہدایتی اصولوں کو روبہ عمل لانے والے قوانین کا تحفظ۔	21
31د-	حذف۔	22

آئینی چارہ کار کا حق

32- اس حصہ کے ذریعہ عطا کیے ہوئے حقوق کے نفاذ کے لیے چارہ کار۔ 22
32الف- حذف۔ 23
33- اس حصہ کے ذریعہ عطا کیے ہوئے حقوق میں افواج پر ان کے اطلاق کی نسبت ردوبدل کرنے کا پارلیمنٹ کا اختیار۔ 23
34- اس حصہ کے ذریعے عطا کئے ہوئے حقوق پر پابندی اس وقت جب کسی رقبہ میں مارشل لا نافذ ہو۔ 23
35- اس حصہ کی توضیعات کو نافذ کرنے کے لیے قانون سازی۔ 24

حصہ-4
مملکت کی حکمت عملی کے ہدایتی اصول

36- تعریف۔ 25
37- اس حصہ میں مندرجہ اصولوں کا اطلاق۔ 25
38- مملکت لوگوں کی بہبودی کے فروغ کے لیے سماجی نظام قائم کرے گی۔ 25
39- حکمت عملی کے بعض اصول جن پر مملکت عمل کرے گی۔ 25
39الف- مساویانہ انصاف اور مفت قانونی امداد۔ 26
40- گرام پنچایتوں کی تنظیم۔ 26
41- بعض صورتوں میں کام، تعلیم اور سرکاری امداد کا حق۔ 27
42- کام کے مناسب اور انسانیت پر مبنی حالات اور امداد زچہ کی نسبت توضیعات۔ 27
43- کام گروں کے لیے قابل گزارہ اُجرت وغیرہ۔ 27
43الف- صنعتوں کی انتظامیہ میں کام گروں کا اشتراک۔ 27
44- شہریوں کے لیے یکساں سول کوڈ۔ 27
45- چھ سال سے کم عمر بچوں کے لیے شروعاتی بچپن کی دیکھ ریکھ اور تعلیم کی توضیع۔ 28

46- درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں اور دوسرے زیادہ کمزور طبقوں کے تعلیمی اور معاشی مفادات کا فروغ۔ 28

47- غذائیت کی سطح اور معیار زندگی بلند کرنے اور صحت عامہ کو ترقی دینے کی نسبت مملکت کا فرض۔ 28

48- زراعت اور افزائش حیوانات کی تنظیم۔ 28

48الف- ماحول کو ساز گار بنانا اور سنوارنا نیز جنگلات و جنگلی جانوروں کا تحفظ۔ 28

49- قومی اہمیت کی یاد گاروں اور مقامات اور اشیاء کی حفاظت۔ 28

50- عدلیہ کی عاملہ سے علاحدگی۔ 29

51- بین الاقوامی امن و سلامتی کا فروغ۔ 29

حصہ -4الف

بنیادی فرائض

51الف- بنیادی فرائض۔ 30

حصہ -5

یونین

باب-1-عاملہ

صدر اور نائب صدر

52- بھارت کا صدر۔ 32

53- یونین کا عاملانہ اختیار۔ 32

54- صدر کا انتخاب۔ 32

55- صدر کے انتخاب کا طریقہ۔ 33

56- صدر کے عہدے کی مدت۔ 34

57- دوبارہ منتخب ہونے کی اہلیت۔ 34

58- بحیثیت صدر منتخب ہونے کی اہلیتیں۔ 34

59-	صدر کے عہدے کی شرائط۔	35
60-	صدر کا حلف یا اقرار صالح۔	35
61-	صدر پر اتہام بد نظمی کا طریقہ۔	36
62-	صدر کی خالی جگہ کوپُر کرنے کے لیے انتخاب منعقد کرنے کا وقت اور اتفاقیہ خالی جگہ کوپُر کرنے کے لیے منتخب کیے ہوئے شخص کے عہدے کی مدت۔	37
63-	بھارت کا نائب صدر۔	37
64-	نائب صدر بہ اعتبار عہدہ راجیہ سبھا کا میر مجلس ہو گا۔	37
65-	صدر کے عہدے کے اتفاقاً خالی ہونے پر یا صدر کی غیر حاضری میں نائب صدر بحیثیت صدر کام کرے گا یا اس کے کارہائے منصبی انجام دے گا۔	37
66-	نائب صدر کا انتخاب۔	38
67-	نائب صدر کے عہدے کی مدت۔	39
68-	نائب صدر کی خالی جگہ کوپُر کرنے کے لیے انتخاب منعقد کرنے کا وقت اور اتفاقیہ خالی جگہ کوپُر کرنے کے لیے منتخب کیے ہوئے شخص کے عہدے کی مدت۔	39
69-	نائب صدر کا حلف یا اقرار صالح۔	40
70-	دیگر اتفاقی حالات میں، صدر کے کارہائے منصبی انجام دینا۔	40
71-	صدر یا نائب صدر کے انتخاب کی بابت یا اس سے منسلک امور۔	40
72-	صدر کو بعض مقدمات میں معافیاں وغیرہ عطا کرنے اور احکام سزا کو ملتوی، کم یا تبدیل کرنے کا اختیار۔	41
73-	یونین کے عاملانہ اختیار کی وسعت۔	42

وزیروں کی کونسل

74-	صدر کی معاونت اور مشورے کے لیے وزیروں کی کونسل۔	42
75-	وزیروں سے متعلق دیگر توضیحات۔	43

بھارت کا اٹارنی جنرل

-76 بھارت کا اٹارنی جنرل۔ 44

حکومت کے کام کا طریقہ

-77 بھارت کی حکومت کے کام کا طریقہ۔ 44
-78 صدر کو معلومات وغیرہ مہیا کرنے کے متعلق وزیر اعظم کے فرائض۔ 45

باب -2-

پارلیمنٹ

عام

-79 پارلیمنٹ کی تشکیل۔ 45
-80 راجیہ سبھا کی بناوٹ۔ 45
-81 لوک سبھا کی بناوٹ۔ 46
-82 ہر مردم شماری کے بعد مکرر ترتیب۔ 47
-83 پارلیمنٹ کے ایوانوں کی مدت۔ 48
-84 پارلیمنٹ کی رکنیت کے لیے اہلیت۔ 49
-85 پارلیمنٹ کا اجلاس، اس کی برخاستگی اور ٹوٹنا۔ 49
-86 صدر کا ایوانوں کو خطاب کرنے اور پیغامات بھیجنے کا حق۔ 49
-87 صدر کا خاص خطاب۔ 50
-88 وزرا اور اٹارنی جنرل کے ایوانوں سے متعلق حقوق۔ 50

پارلیمنٹ کے عہدہ دار

-89 راجیہ سبھا کا میر مجلس اور نائب میر مجلس۔ 50
-90 نائب میر مجلس کا عہدہ خالی ہونا، اس سے استعفیٰ دینا اور علاحدہ کیا جانا۔ 50

-91	نائب میر مجلس یا دوسرے شخص کا میر مجلس کے عہدے کے فرائض انجام دینے یا اس حیثیت سے کام کرنے کا اختیار۔	51
-92	میر مجلس یا نائب میر مجلس اس وقت صدارت نہیں کرے گا جب اس کو عہدے سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرارداد زیر غور ہو۔	51
-93	لوک سبھا کا اسپیکر اور نائب اسپیکر۔	52
-94	اسپیکر اور نائب اسپیکر کے عہدہ کا خالی ہونا، اس سے استعفیٰ اور علاحدگی۔	52
-95	نائب اسپیکر یا دوسرے شخص کا اسپیکر کے عہدے کے فرائض انجام دینے یا بحیثیت اسپیکر کام کرنے کا اختیار۔	53
-96	اسپیکر یا نائب اسپیکر اس وقت صدارت نہیں کرے گا جب اس کو عہدے سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرارداد زیر غور ہو۔	53
-97	میر مجلس اور نائب میر مجلس اور اسپیکر اور نائب اسپیکر کی یافت اور الاؤنس۔	53
-98	پارلیمنٹ کی معتمدی۔	54

کام کرنے کا طریقہ

-99	ارکان کا حلف یا اقرار صالح۔	54
-100	ایوانوں میں رائے دہی، نشستوں کے خالی ہونے کے باوجود ایوانوں کو کام کرنے کا اختیار اور کورم۔	54

ارکان کی نااہلیتیں

-101	نشستوں کا خالی ہونا۔	55
-102	رکنیت کے لیے نااہلیتیں۔	56
-103	ارکان کی نااہلیتوں سے متعلق تصفیہ طلب امور کا فیصلہ۔	57
-104	دفعہ 99 کے تحت حلف لینے یا اقرار صالح کرنے سے پہلے یا جب اہل	57

نہ ہو یا نااہل قرار دیا جائے، نشست سنبھالنے اور ووٹ دینے پر تاوان۔

پارلیمنٹ اوراس کے ارکان کے اختیارات، مراعات اور تحفظات

-105 پارلیمنٹ کے ایوانوں اوران کے ارکان اور کمیٹیوں کے اختیارات، مراعات وغیرہ۔ 58

-106 ارکان کی یافت اورالاؤنس۔ 59

قانون سازی کاطریق کار

-107 بلوں کوپیش کرنےاوران کومنظور کرنے کے بارے میں توضیعات۔ 59

-108 بعض حالات میں دونوں ایوانوں کی مشترکہ نشست۔ 60

-109 رقمی بل کے متعلق خصوصی طریق کار۔ 61

-110 رقمی بل کی تعریف۔ 62

-111 بلوں کی منظوری۔ 63

مالیاتی امور میں طریق کار

-112 سالانہ مالیاتی گوشوارہ۔ 64

-113 تخمینوں کے بارے میں پارلیمنٹ میں طریق کار۔ 66

-114 تصرف رقوم بل۔ 66

-115 تکمیلی،اضافی یازائدرقمی منظوریاں۔ 67

-116 علی الحساب رقمی منظوریاں، اعتمادی رقمی منظوریاں اور غیر معمولی رقمی منظوریاں۔ 68

-117 مالیاتی بلوں کی بابت خصوصی توضیعات۔ 68

عام طریق کار

118- طریق کار کے قواعد۔ 69
119- مالیاتی کاروبار سے متعلق پارلیمنٹ میں طریق کار کا قانون کے ذریعہ انضباط۔ 70
120- زبان جو پارلیمنٹ میں استعمال ہو گی۔ 70
121- پارلیمنٹ میں بحث پر پابندی۔ 71
122- پارلیمنٹ کی کارروائی کی عدالتیں تحقیق نہیں کریں گی۔ 71

باب-3-

صدر کے قانون سازی کے اختیارات

123- پارلیمنٹ کے وقفہ کے دوران آرڈی نینس جاری کرنے کا صدر کو اختیار۔ 71

باب- 4-

یونین کی عدلیہ

124- سپریم کورٹ کا قیام اور اس کی تشکیل۔ 72
124الف۔ قومی عدالتی تقرری کمیشن۔ 75
124ب۔ کمیشن کے کارہائے منصبی۔ 76
124ج۔ قانون بنانے کا پارلیمنٹ کا اختیار۔ 76
125- ججوں کی یافت وغیرہ۔ 76
126- قائم مقام اعلیٰ جج کا تقرر۔ 77
127- ایڈہاک ججوں کا تقرر۔ 77
128- سپریم کورٹ کے اجلاسوں میں پنشن پانے والے ججوں کی شرکت۔ 78
129- سپریم کورٹ کا ایک نظیری عدالت ہونا۔ 78
130- سپریم کورٹ کا صدر مقام۔ 79

131-	سپریم کورٹ کا بہ صیغہ ابتدائی اختیار سماعت۔	79
131الف-	حذف۔	79
132	بعض صورتوں میں عدالت ہائے عالیہ کے خلاف اپیلوں میں سپریم کورٹ کا اپیلی اختیار سماعت۔	79
133-	دیوانی امور کے بارے میں عدالت ہائے عالیہ کی اپیلوں میں سپریم کورٹ کا اپیلی اختیار سماعت۔	80
134-	فوجداری امور میں سپریم کورٹ کا اپیلی اختیار سماعت۔	81
134الف-	سپریم کورٹ میں اپیل دائر کرنے کی اجازت۔	81
135-	موجودہ قانون کے تحت فیڈرل کورٹ کے اختیار سماعت اور اختیارات سپریم کورٹ استعمال کر سکے گی۔	82
136-	سپریم کورٹ میں اپیل کرنے کی خاص اجازت۔	82
137-	سپریم کورٹ سے فیصلوں یا احکام کی تجویز ثانی۔	82
138-	سپریم کورٹ کے اختیار سماعت میں اضافہ۔	82
139-	سپریم کورٹ کو بعض رِٹ اجرا کرنے کے اختیارات عطا کرنا۔	83
139الف-	بعض مقدمات کی منتقلی۔	83
140-	سپریم کورٹ کے ضمنی اختیارات۔	84
141-	سپریم کورٹ کے قرار دیے ہوئے قانون کا تمام عدالتوں پر قابل پابندی ہونا۔	84
142-	سپریم کورٹ کی ڈگریوں اور احکام کا نفاذ اور انکشاف وغیرہ کے بارے میں احکام۔	84
143-	صدر کو سپریم کورٹ سے صلاح طلب کرنے کا اختیار۔	84
144-	سول اور عدالتی حکام کا سپریم کورٹ کی مدد کے لیے کام کرنا۔	85
144الف-	حذف۔	85
145-	عدالت کے قواعد وغیرہ۔	85
146-	سپریم کورٹ کے عہدہ دار اور ملازم اور مصارف۔	87

تعبیر۔ 88

باب-5

بھارت کا کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل

148- بھارت کا کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل۔ 88

149- کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے فرائض اور اختیارات۔ 89

150- یونین اور ریاستوں کے حسابات کے نمونے۔ 90

151- آڈٹ کی رپورٹیں۔ 90

حصہ -6-

ریاستیں

باب-1-عام

152- تعریف۔ 91

باب-2-عاملہ

گورنر

153- ریاستوں کے گورنر۔ 91

154- ریاست کا عاملانہ اختیار۔ 91

155- گورنر کا تقرر۔ 92

156- گورنر کے عہدے کی میعاد۔ 92

157- گورنر کی حیثیت سے تقرر کے لیے اہلیتیں۔ 92

158- گورنر کے عہدے کی شرائط۔ 92

159- گورنر کا حلف یا اقرار صالح۔ 93

160- بعض غیر متوقع حالات میں گورنر کے کار منصبی کی انجام دہی۔ 93

-161 گورنر کو بعض صورتوں میں معافیاں وغیرہ عطا کرنے اور احکام سزا کو ملتوی، کم یا تبدیل کرنے کا اختیار۔ 94

-162 ریاست کے عاملانہ اختیار کی وسعت۔ 94

وزیروں کی کونسل

-163 گورنر کو معاونت اور مشورہ دینے کے لیے وزیروں کی کونسل۔ 94

-164 وزرا سے متعلق دیگر توضیعات۔ 95

ریاست کا ایڈووکیٹ جنرل

-165 ریاست کا ایڈووکیٹ جنرل۔ 97

حکومت کے کام کا طریقہ

-166 کسی ریاست کی حکومت کے کام کا طریقہ۔ 97

-167 گورنر کو معلومات وغیرہ مہیا کرنے کے متعلق وزیر اعلیٰ کے فرائض۔ 98

باب -3-

ریاستی مجلس قانون ساز

عام

-168 ریاستوں میں مجالس قانون ساز کی تشکیل۔ 98

-169 ریاستوں میں قانون ساز کونسلوں کی برخاستگی یا قیام۔ 99

-170 قانون ساز اسمبلیوں کی بناوٹ۔ 99

-171 قانون ساز کونسلوں کی بناوٹ۔ 100

-172 ریاستی مجالس قانون ساز کی مدت۔ 102

-173 ریاستی مجلس قانون ساز کی رکنیت کے لیے اہلیت۔ 102

174 ریاستی مجلس قانون ساز کے اجلاس، برخاستگی اور ٹوٹنا۔ 103

175- گورنر کا ایوان یا ایوانوں کو خطاب کرنے اور پیغامات بھیجنے کا حق۔ 103

176- گورنر کا خاص خطاب۔ 104

177- وزرا اور ایڈوکیٹ جنرل کے ایوانوں سے متعلق حقوق۔ 104

ریاستی مجلس قانون ساز کے عہدیدار

178- قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر۔ 104

179- اسپیکر اور نائب اسپیکر کے عہدوں کا خالی ہونا، ان سے استعفیٰ دینا اور علاحدہ کیا جانا۔ 105

180- اسپیکر کے عہدے کے فرائض انجام دینے یا اس حیثیت سے کام کرنے کا نائب اسپیکر یا دوسرے شخص کو اختیار۔ 105

181- اسپیکر یا نائب اسپیکر اس وقت صدارت نہیں کرے گا جب اس کو عہدہ سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو۔ 106

182- قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس۔ 106

183- میر مجلس یا نائب میر مجلس کے عہدوں کا خالی ہونا، ان سے استعفیٰ دینا اور علاحدہ کیا جانا۔ 106

184- میر مجلس کے عہدے کے فرائض انجام دینے یا اس حیثیت سے کام کرنے کا نائب میر مجلس یا دوسرے شخص کو اختیار۔ 107

185- میر مجلس یا نائب میر مجلس صدارت نہیں کرے گا جب اس کو عہدے سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو۔ 107

186- اسپیکر، نائب اسپیکر، میر مجلس اور نائب میر مجلس کی یافت اور الاؤنس۔ 108

187- ریاستی مجلس قانون ساز کی معتمدی۔ 108

کام کرنے کا طریقہ

188- ارکان کا حلف یا اقرار صالح۔ 109

-189 ایوانوں میں رائے دہی، نشستوں کے خالی ہونے کے باوجود ایوانوں کو کام کرنے کا اختیار اور کورم۔ 109

ارکان کی نااہلیتیں

-190 نشستوں کا خالی ہونا۔ 110
-191 رکنیت کے لیے نااہلیتیں۔ 111
192 ارکان کی نااہلیتوں سے متعلق تصفیہ طلب امور کا فیصلہ۔ 112
-193 دفعہ 188 کے تحت حلف لینے یا اقرار صالح کرنے سے پہلے یا جب اہل نہ ہو یا نااہل قرار دیا جائے، نشست سنبھالنے اور ووٹ دینے پر تاوان۔ 112

مجالس ریاستی قانون ساز اوران کے ارکان کے اختیارات، مراعات اور تحفظات

-194 مجالس قانون ساز کے ایوانوں اور ان کے ارکان اور کمیٹیوں کے اختیارات، مراعات وغیرہ۔ 113
-195 ارکان کی یافت اور الاؤنس۔ 114

قانون سازی کا طریق کار

-196 بلوں کے پیش کرنے اوران کو منظور کرنے کے بارے میں توضیعات۔ 114
-197 قانون ساز کونسل کے اختیارات پر رقمی بل کے سوا دیگر مالیاتی بل کے متعلق پابندیاں۔ 115
-198 رقمی بلوں سے متعلق خصوصی طریق کار۔ 115
-199 رقمی بل کی تعریف۔ 116
-200 بلوں کی منظوری۔ 117

-201 بل جو غور کے لیے محفوظ کیے گئے ہوں۔ 118

مالیاتی امور میں طریق کار

-202 سالانہ مالیاتی گوشوارہ۔ 119
-203 تخمینوں کے بارے میں مجلس قانون ساز میں طریق کار۔ 120
-204 تصرف رقوم بل۔ 120
-205 تکمیلی، اضافی یازائد رقمی منظوریاں۔ 121
-206 علی الحساب رقمی منظوریاں، اعتمادی رقمی منظوریاں اور غیر معمولی رقمی منظوریاں۔ 122
-207 مالیاتی بلوں کی بابت خصوصی توضیعات۔ 123

عام طریق کار

-208 طریق کار کے قواعد۔ 124
-209 مالیاتی کاروبار سے متعلق ریاست کی مجلس قانون ساز کے طریق کار کا قانون کے ذریعہ انضباط۔ 124
-210 زبان جو مجلس قانون ساز میں استعمال ہو گی۔ 125
-211 مجلس قانون ساز میں بحث پر پابندی۔ 126
-212 عدالتیں مجلس قانون ساز کی کارروائی کی تحقیقات نہیں کریں گی۔ 126

باب -4-

گورنر کا قانون سازی کا اختیار

-213 مجلس قانون ساز کے وقفہ کے دوران آرڈی نینس جاری کرنے کا گورنر کو اختیار۔ 126

باب-5-

ریاستوں میں عدالت ہائے عالیہ

-214 ریاستوں کے لیے عدالت ہائے عالیہ۔ 128
-215 عدالت ہائے عالیہ نظیری عدالتیں ہوں گی۔ 128
-216 عدالت ہائے عالیہ کی تشکیل۔ 128
-217 عدالت العالیہ کے جج کا تقرر اور شرائط عہدہ۔ 128
-218 سپریم کورٹ سے متعلق بعض توضیعات کا عدالت ہائے عالیہ پر اطلاق۔ 130
-219 عدالت ہائے عالیہ کے ججوں کا حلف یا اقرار صالح۔ 130
-220 مستقل جج رہنے کے بعد وکالت کرنے پر پابندی۔ 131
-221 ججوں کی یافت وغیرہ۔ 131
-222 کسی جج کا ایک عدالت العالیہ سے دوسری عدالت العالیہ میں تبادلہ۔ 131
-223 کار گزار اعلیٰ ججوں کا تقرر۔ 132
-224 زائد اور کار گزار ججوں کا تقرر۔ 132
224الف- پینشن یافتہ ججوں کا عدالت ہائے عالیہ کے اجلاسوں کے لیے تقرر۔ 133
-225 موجودہ عدالت ہائے عالیہ کا اختیار سماعت۔ 134
-226 عدالت ہائے عالیہ کو بعض رٹ اجرا کرنے کا اختیار۔ 134
226الف- حذف۔ 136
-227 عدالت العالیہ کا جملہ عدالتوں پر نگرانی کا اختیار۔ 136
-228 بعض مقدمات کی عدالت العالیہ میں منتقلی۔ 137
228الف- حذف۔ 137
-229 عدالت ہائے عالیہ کے عہدہ دار اور ملازمین اور مصارف۔ 137
-230 عدالت العالیہ کے اختیار سماعت کی یونین علاقہ تک توسیع۔ 138

231- دو یا زیادہ ریاستوں کے لیے مشترکہ عدالت العالیہ کا قیام۔ 139

باب -2-

ماتحت عدالتیں

233- ضلع ججوں کا تقرر۔ 140
233الف- بعض ضلع ججوں کے تقررات اوران کے دیئے ہوئے فیصلوں وغیرہ کا جواز۔ 140
234- عدلیہ کی ملازمت میں ضلع جج کے سوا دیگر اشخاص کی بھرتی۔ 141
235- ماتحت عدالتوں پر نگرانی۔ 141
236- تعبیر۔ 142
237- بعض درجہ یا درجوں کے مجسٹریٹوں پر اس باب کی توضیعات کا اطلاق۔ 142

حصہ -7-

پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں مندرج ریاستیں۔

238 حذف۔ 143

حصہ -8-

یونین علاقے

239- یونین علاقوں کا نظم ونسق۔ 143
239الف- بعض یونین علاقوں کے لیے مقامی مجلس قانون ساز یا وزیروں کی کونسل یا دونوں کا بنایا جانا۔ 143
239الف الف- دہلی کے متعلق خصوصی توضیعات۔ 144
239الف ب - آئینی مشینری کے ناکام ہوجانے کی صورت میں توضیعات۔ 147
239ب- مجلس قانون ساز کے وقفے کے دوران آرڈی نینس جاری کرنے کا ناظم کا اختیار۔ 148

240-	بعض یونین علاقوں کے لیے صدر کا دساتیر العمل بنانے کا اختیار۔	149
241-	یونین علاقوں کے لیے عدالت ہائے عالیہ۔	150
242-	حذف۔	150

حصہ -9-

پنچایت

243-	تعریفات۔	151
243الف-	گرام سبھا۔	152
243ب-	پنچایتوں کی تشکیل۔	152
243ج-	پنچایتوں کی بناوٹ۔	152
243د-	نشستوں کا تحفظ۔	153
243ہ-	پنچایتوں کی مدت وغیرہ۔	155
243و-	رکنیت کے لیے نااہلیتیں۔	155
243ز-	پنچایت کے اختیارات، اتھارٹی اور ذمہ داریاں۔	156
243ح-	پنچایتوں کے ذریعہ ٹیکس لگانے کا اختیار اور فنڈ۔	156
243ط-	مالی صورت حال کے جائزے کے لیے مالیاتی کمیشن کی تشکیل۔	157
243ی-	پنچایتوں کے حسابات کا آڈٹ۔	158
243ک-	پنچایتوں کے انتخابات۔	158
243ل-	یونین علاقوں پر اطلاق۔	159
243م-	اس حصے کا بعض علاقوں پر اطلاق نہ ہونا۔	159
243ن-	موجودہ قوانین اور پنچایتوں کا بنا رہنا۔	161
243س-	انتخابی معاملات میں عدالتوں کی مداخلت کی ممانعت۔	161

حصہ -9الف-

میونسپلٹیاں

243ع- تعریفات۔ 160
243ف- میونسپلٹیوں کی تشکیل۔ 162
243ص- میونسپلٹیوں کی بناوٹ۔ 163
243ق- وارڈ کمیٹی وغیرہ کی تشکیل اور بناوٹ۔ 164
243ر- نشستوں کا تحفظ۔ 165
243ش- میونسپلٹیوں کی مدت وغیرہ۔ 166
243ت- رکنیت کے لیے نااہلیتیں۔ 167
243ث- میونسپلٹیوں وغیرہ کے اختیارات، اتھارٹی اور ذمہ داریاں۔ 167
243خ- میونسپلٹیوں کے ذریعہ ٹیکس لگانے کا اختیار اور فنڈ۔ 168
243ذ- مالیاتی کمیشن۔ 168
243ض- میونسپلٹیوں کے حسابات کا آڈٹ۔ 169
243ض الف- میونسپلٹیوں کے لیے انتخابات۔ 169
243ض ب- یونین علاقوں پر اطلاق۔ 170
243ض ج- اس حصہ کا بعض علاقوں پر اطلاق نہ ہونا۔ 170
243ض د- ضلع منصوبہ بندی کے لیے کمیٹی۔ 171
243ض ہ- میٹروپولیٹن منصوبہ بندی کے لیے کمیٹی۔ 172
243ض و- موجودہ قوانین اور میونسپلٹیوں کا بنا رہنا۔ 173
243ض ز- انتخابی معاملات میں عدالتوں کی مداخلت کی ممانعت۔ 173

حصہ -9ب-

امداد باہمی انجمنیں

243ض ح- تعریفات۔ 175

243ض ط- انجمن امداد باہمی کا سند یافتہ جماعت ہونا۔ 176

243ض ی- بورڈ کے اراکین اور اس کے عہدہ داروں کی تعداد اور میعاد۔ 176

243ض ک- بورڈ کے ارکان کا انتخاب۔ 177

243ض ل- بورڈ کی منسوخی اور معطّلی اور عبوری انتظام۔ 178

243ض م- امداد باہمی انجمنوں کے حسابات کا آڈٹ۔ 179

243ض ن- مجلس عامہ کا اجلاس بلایا جانا۔ 180

243ض س- رکن کا اطلاع حاصل کرنے کا حق۔ 180

243ض ع- گوشوارے۔ 180

243ض ف- جرائم اور تاوان۔ 181

243ض ص- کثیر ریاستی باہمی انجمنوں کو اطلاق۔ 182

243ض ق- یونین علاقوں کو اطلاق۔ 182

243ض ر- موجودہ قوانین کا جاری رہنا۔

حصہ -10-

درج فہرست اور قبائلی رقبے

-244 درج فہرست رقبوں اور قبائلی رقبوں کا نظم و نسق۔ 184

244الف- آسام میں بعض قبائلی رقبوں پر مشتمل ایک خود اختیاری ریاست کا قیام اور اس کے واسطے مقامی مجلس قانون ساز یا وزیروں کی کونسل یا دونوں کا بنانا۔ 184

حصہ -11-

یونین اور ریاستوں کے مابین تعلقات

باب -1- قانون سازی کے تعلقات

قانون سازی کے اختیارات کی تقسیم

245-	پارلیمنٹ اور ریاستوں کی مجالس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین کی وسعت۔	187
246-	پارلیمنٹ اور ریاستوں کی مجالس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین کا موضوع۔	187
246الف-	مال اور خدمات ٹیکس کی بابت خصوصی توضیع۔	188
247-	بعض زائد عدالتوں کے قیام کی بابت توضیع کرنے کا پارلیمنٹ کا اختیار۔	188
248-	قانون سازی کے بقیہ اختیارات۔	189
249-	پارلیمنٹ کو ریاستی فہرست کے کسی امر کی بابت قومی مفاد میں قانون سازی کا اختیار۔	189
250-	ریاستی فہرست میں درج کسی امر کی بابت پارلیمنٹ کو قانون سازی کا اختیار اگر ہنگامی حالت کا اعلان نافذ العمل ہو۔	190
251-	دفعات 249 اور 250 کے تحت پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قوانین اور ریاستی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین میں تناقض۔	190
252-	پارلیمنٹ کا دو یا زیادہ ریاستوں کے لیے رضامندی سے قوانین بنانے کا اختیار اور کسی دیگر ریاست کا ایسے قوانین کو اختیار کرلینا۔	191
253-	بین الاقوامی اقرار ناموں کو روبہ عمل لانے کے لیے قانون سازی۔	191
254-	پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قوانین اور ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین میں تناقض۔	191
255-	سفارشات اور ماقبل منظوریوں کے تعلق سے ضرورتوں کا صرف طریق کار کے امور سمجھا جانا۔	192

باب-2-تعلقات نظم و نسق

عام

256-	ریاستوں اور یونین کا وجوب۔	193
257-	بعض صورتوں میں ریاستوں پر یونین کا اختیار۔	193
257الف-	حذف۔	194
258-	بعض حالات میں ریاستوں کو اختیارات وغیرہ عطا کرنے کا یونین کا اختیار۔	194
258الف-	یونین کو کارہائے منصبی سپرد کرنے کا ریاستوں کا اختیار۔	195
259-	حذف۔	195
260-	بھارت کے باہر کے علاقوں کے تعلق سے یونین کا اختیار سماعت۔	195
261-	سرکاری افعال، ریکارڈ اور عدالتی کارروائیاں۔	195

پانی کے متعلق تنازعات

262-	بین ریاستی دریاؤں یا دریائی وادیوں کے پانی سے متعلق تنازعات کا تصفیہ۔	196

ریاستوں کے مابین رابطہ

263-	بین ریاستی کونسل کے بارے میں توضیعات۔	196

حصہ-12-

مالیات، جائیداد، معاہدات اور مقدمات

باب-1-مالیات

عام

264-	تعبیر۔	198
265-	قانونی اختیار کے بغیر ٹیکس نہ لگائے جائیں گے۔	198
266-	بھارت اور ریاستوں کے مجتمعہ فنڈ اور سرکاری کھاتے۔	198
267-	اتفاقی مصارف فنڈ۔	199

یونین اور ریاستوں کے درمیان آمدنی کی تقسیم

268-	محصولات جن کو یونین نے عائد، لیکن ریاستوں نے وصول اور صرف کیا ہو۔	200
269-	وہ ٹیکس جن کو یونین عائد اور وصول کرے گی لیکن ان کو ریاستوں کو تفویض کیا جائے گا۔	200
269الف-	بین ریاستی تجارت اور بیوپار کے سلسلے میں مال اور خدمات ٹیکس عائد کرنا اور وصول کرنا۔	201
270-	عائد کیا گیا اور یونین و ریاستوں کے درمیان تقسیم کیا گیا ٹیکس۔	202
271-	یونین کی اغراض کے لیے بعض محصولات اور ٹیکسوں پر سرچارج۔	204
272-	حذف۔	204
273-	سن اور سن کی اشیا پر محصول برآمد کے عوض رقمی امداد۔	204
274-	ان بلوں پر صدر کی پیشگی سفارش کی ضرورت جن کا اثر ان ٹیکسوں پر پڑتا ہو جن میں ریاستوں کا مفاد ہو۔	204
275-	بعض ریاستوں کو یونین سے رقمی امدادیں۔	205
276-	پیشوں، تجارتوں، حرفوں اور ملازمتوں پر ٹیکس۔	207
277-	مستثنیات۔	208
278-	حذف۔	208
279-	’’خالص آمدنی‘‘ وغیرہ کا حساب لگانا۔	208
279الف-	مال اور خدمات ٹیکس کونسل۔	209
280-	مالیاتی کمیشن۔	212
281-	مالیاتی کمیشن کی سفارشات۔	213

متفرق مالیاتی توضیعات

282-	یونین یا کسی ریاست کی اپنی آمدنی سے قابل ادائی خرچ۔	214

-283	مجتمعہ فنڈ، اتفاقی مصارف فنڈ اور سرکاری کھاتوں میں جمع کی ہوئی رقوم کی تحویل وغیرہ۔	214
-284	فریقین مقدمہ کی جمع کرائی ہوئی رقوم اور دوسری رقوم کی تحویل جو سرکاری ملازمین اور عدالتوں نے وصول کی ہوں۔	215
-285	یونین کی جائیداد کا ریاستی ٹیکسوں سے استثنیٰ۔	215
-286	مال کی بکری یا خرید پر ٹیکس عائد کرنے کے بارے میں پابندیاں۔	215
-287	بجلی ٹیکسوں سے استثنیٰ۔	216
-288	پانی یا بجلی کی بابت ریاستوں کے ٹیکسوں سے بعض صورتوں میں استثنیٰ۔	217
-289	یونین کے ٹیکس سے ریاست کی جائیداد اور آمدنی کا استثنیٰ۔	217
-290	بعض مصارف اور پنشن کے بارے میں مطابقت پیدا کرنا۔	218
290الف-	بعض دیوسوم فنڈوں کو سالانہ ادائیگی۔	219
-291	حذف۔	219

باب-2-

قرضہ لینا

-292	بھارت کی حکومت کا قرضہ لینا۔	219
-293	ریاستوں کا قرضہ لینا۔	219

باب-3-

جائیداد، معاہدات، حقوق، ذمہ داریاں، وجوب اور مقدمات

-294	بعض صورتوں میں جائیداد، اثاثوں، حقوق، ذمہ داریوں اور وجوب کی وراثت۔	220
-295	دیگر صورتوں میں جائیداد، اثاثوں، حقوق، ذمہ داریوں اور وجوب کی وراثت۔	221

-296 عود بحق سرکار یا سقوط حق سے یا جائیداد لاوارث کے طور پر حاصل ہونے والی جائیداد۔ 222

-297 ملکی سمندر یا براعظمی کنارہ آب کے اندر پڑی ہوئی قیمتی اشیاء کا اور کلیتاً معاشی علاقہ کے وسائل کا یونین میں مرکوز ہونا۔ 223

-298 تجارت وغیرہ کرنے کا اختیار۔ 223

-299 معاہدات۔ 223

-300 مقدمات اور کارروائیاں۔ 224

باب-4-

جائیداد کا حق

300الف- بہ استثنیٰ قانونی اختیار کے اشخاص کو جائیداد سے محروم نہ کیا جائے گا۔ 225

حصہ-13-

بھارت کے علاقہ کے اندر تجارت، بیوپار اور لین دین

-301 تجارت، بیوپار اور لین دین کی آزادی۔ 226

-302 تجارت، بیوپار اور لین دین پر پابندیاں عائد کرنے کا پارلیمنٹ کو اختیار۔ 226

-303 تجارت اور بیوپار کے بارے میں یونین اور ریاستوں کے اختیارات قانون سازی پر پابندیاں۔ 226

-304 ریاستوں کے درمیان تجارت، بیوپار اور لین دین پر پابندیاں۔ 226

-305 موجودہ قوانین اور ان قوانین کا تحفظ جن میں سرکاری اجارہ داریوں کی توضیع ہو۔ 227

-306 حذف۔ 227

-307 دفعات 301 تا304 کی اغراض کو پورا کرنے کے لیے حاکم کا تقرر۔ 227

حصہ -14-

یونین اور ریاستوں کے تحت ملازمتیں

باب -1-

ملازمتیں

-308 تعبیر۔ 228
-309 یونین یا ریاست کی ملازمت کرنے والے اشخاص کی بھرتی اور شرائط ملازمت۔ 228
-310 یونین یا ریاست کی ملازمت کرنے والے اشخاص کے عہدوں کی مدت۔ 228
-311 یونین یا ریاست کے تحت سول حیثیت میں مامور اشخاص کی برطرفی، علاحدگی یا درجہ میں تنزلی۔ 229
-312 کل بھارت ملازمتیں۔ 230
312الف- بعض ملازمتوں کے عہدہ داروں کی شرائط ملازمت میں تبدیلی یا ان کو منسوخ کرنے کا پارلیمنٹ کو اختیار۔ 231
-313 عبوری توضیعات۔ 233
-314 حذف۔ 233

باب -2-

پبلک سروس کمیشن

-315 یونین اور ریاستوں کے لیے پبلک سروس کمیشن۔ 234
316 ارکان کا تقرر اور ان کے عہدہ کی میعاد۔ 235
-317 پبلک سروس کمیشن کے رکن کی علاحدگی اور معطّلی۔ 236
-318 کمیشن کے ارکان اور عملے کی شرائط ملازمت کی نسبت دساتیر العمل بنانے کا اختیار۔ 237

319-	کمیشن کی رکنیت سے ہٹ جانے کے بعد عہدوں پر اس کے ارکان کے فائز رہنے کی ممانعت۔	237
320-	پبلک سروس کمیشن کے کارہائے منصبی۔	238
321-	پبلک سروس کمیشنوں کے کارہائے منصبی کو وسیع کرنے کا اختیار۔	240
322-	پبلک سروس کمیشنوں کے مصارف۔	241
323-	پبلک سروس کمیشنوں کی رپورٹیں۔	241

حصہ-14الف

ٹریبونل

323الف-	انتظامی ٹریبونل۔	242
323ب-	دیگر امور کے لیے ٹریبونل۔	243

حصہ-15-

انتخابات

324-	انتخابات کا اہتمام، ہدایت اور نگرانی انتخابی کمیشن میں مرکوز ہوں گی۔	246
325-	کوئی شخص مذہب، نسل، ذات یا جنس کی بنا پر خصوصی فہرست انتخاب میں شامل کیے جانے کے لیے نااہل نہ ہوگا اور نہ ہی وہ ادعا کرے گا کہ اس کو اس میں شامل کیا جائے۔	247
326-	لوک سبھا اور ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں کے لیے انتخابات بالغوں کے حق رائے دہی کی بنا پر ہوں گے۔	247
327-	پارلیمنٹ کو قانون ساز ایوانوں کے لیے انتخابات سے متعلق توضیع کرنے کا اختیار۔	248
328-	ریاست کی مجلس قانون ساز کو ایسی مجلس قانون ساز کے انتخابات سے متعلق توضیع کرنے کا اختیار۔	248
329-	انتخابی امور میں عدالتوں کی مداخلت پر امتناع۔	248

329الف- حذف۔ 249

حصہ-16

بعض طبقوں سے متعلق خصوصی توضیعات

330- درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے لیے لوک سبھا میں نشستیں محفوظ کی جائیں گی۔ 250
331- لوک سبھا میں اینگلو ایڈین فرقہ کی نمائندگی۔ 251
332- ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے لیے نشستوں کا تحفظ۔ 251
333- ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں میں اینگلو انڈین فرقے کی نمائندگی۔ 253
334- نشستوں کے تحفظ اور خصوصی نمائندگی کا ستر سال بعد ختم ہو جانا۔ 253
335- ملازمتوں اور عہدوں پر درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے ادعا۔ 254
336- بعض ملازمتوں میں اینگلو انڈین فرقے کے لیے خصوصی توضیع۔ 254
337- اینگلو انڈین فرقے کے مفاد کے لیے تعلیمی رقمی منظوریوں کی بابت خصوصی توضیع۔ 255
338- درج فہرست ذاتوں کے لئے قومی کمیشن۔ 255
338الف- درج فہرست قبیلوں کے لئے قومی کمیشن۔ 258
338ب- پسماندہ طبقات کے لیے قومی کمیشن۔ 260
339- درج فہرست رقبوں کے نظم ونسق اور درج فہرست قبیلوں کی بہبودی پر یونین کی نگرانی۔ 263
340- پسماندہ طبقوں کے حالات کی تفتیش کرنے کے لیے ایک کمیشن کا تقرر۔ 263
341- درج فہرست ذاتیں۔ 264
342- درج فہرست قبیلے۔ 264

حصہ -17-

سرکاری زبان

باب-1-یونین کی زبان

343- یونین کی سرکاری زبان۔ 266
344- سرکاری زبان کے لیے کمیشن اور پارلیمنٹ کی کمیٹی۔ 267

باب-2-

علاقائی زبانیں

345- ریاست کی سرکاری زبان یا زبانیں۔ 268
346- ایک ریاست اور کسی دوسری ریاست یا کسی ریاست اور یونین کے مابین مراسلت کے لیے سرکاری زبان۔ 269
347- اس زبان کے متعلق خصوصی توضیع جسے ریاست کی آبادی کا ایک حصہ بولتا ہو۔ 269

باب-3-

سپریم کورٹ اور عدالت ہائے عالیہ وغیرہ کی زبان

348- زبان جو سپریم کورٹ اور عدالت ہائے عالیہ میں اور ایکٹوں اور بلوں وغیرہ کے لیے استعمال ہو گی۔ 269
349- زبان سے متعلق بعض قوانین وضع کرنے کا خاص طریق کار۔ 371

باب-4-

خاص ہدایتیں

350- شکایتوں کے ازالہ کی درخواستوں میں استعمال ہونے والی زبان۔ 371
350الف- ابتدائی درجے میں مادری زبان میں تعلیم دینے کی سہولتیں۔ 371
350ب- لسانی اقلیتوں کے لیے خاص عہدیدار۔ 372
351- ہندی زبان کو فروغ دینے کے لیے ہدایت۔ 372

حصہ -18-

ہنگامی حالت سے متعلق توضیعات

-352 ہنگامی حالت کا اعلان نامہ۔ 273

-353 ہنگامی حالت کے اعلان نامہ کا اثر۔ 276

-354 آمدنی کی تقسیم کی نسبت توضیعات کا اطلاق اس وقت جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو۔ 277

-355 ریاستوں کو بیرونی حملے اور اندرونی شورش سے محفوظ رکھنے کا یونین کا فرض۔ 277

-356 ریاستوں میں آئینی طریقوں کے ناکام ہو جانے کی حالت میں توضیعات۔ 277

-357 دفعہ 356 کے تحت اجرا کیے ہوئے اعلان نامہ کے تحت قانون سازی کے اختیارات کا استعمال۔ 280

-358 ہنگامی حالت میں دفعہ 19 کی توضیعات کی معطّلی۔ 281

-359 ہنگامی حالت کے دوران حصہ 3 کے عطا کیے ہوئے حقوق کے نفاذ کی معطّلی۔ 282

359الف- حذف۔ 284

-360 مالیاتی ہنگامی حالت کے متعلق توضیعات۔ 284

حصہ -19-

متفرق

-361 صدر اور گورنر اور راج پر مکھوں کا تحفظ۔ 287

361الف- پارلیمنٹ اور ریاستی مجالس قانون ساز کی کارروائی کی اشاعت کا تحفظ۔ 288

361ب- نفع بخش سیاسی عہدہ پر تقرری کے لئے نااہلیت۔ 289

-362 حذف۔ 289

-363	بعض عہد ناموں، اقرار ناموں وغیرہ سے پیدا ہونے والے نزاعات میں عدالتوں کی مداخلت کی ممانعت۔	290
363الف-	بھارتی ریاستوں کے حکمرانوں کو، جنہیں تسلیم کرلیا گیا تھا، تسلیم نہ کرنا اور صرف خاص کا برخاست کرنا۔	290
-364	بڑی بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں کے متعلق خاص توضیعات۔	291
-365	یونین کی دی ہوئی ہدایتوں کی تعمیل یا ان کو نافذ کرنے سے قاصر رہنے کا اثر۔	292
-366	تعریفات۔	292
-367	تعبیر۔	298

حصہ -20-

آئین کی ترمیم

-368	پارلیمنٹ کو آئین کی ترمیم کرنے کا اختیار اور اس کے لیے طریق کار۔	299

حصہ -21-

عارضی، عبوری اور خصوصی توضیعات

-369	ریاستی فہرست کے امور کی بابت پارلیمنٹ کو قوانین بنانے کا عارضی اختیار گویا کہ وہ متوازی فہرست کے امور ہیں۔	301
-370	ریاست جموں و کشمیر کے متعلق عارضی توضیعات۔	302
-371	مہاراشٹر اور گجرات کی ریاستوں کے متعلق خصوصی توضیع۔	304
371الف-	ریاست ناگالینڈ سے متعلق خصوصی توضیع۔	304
371ب-	ریاست آسام سے متعلق خصوصی توضیع۔	309
371ج-	ریاست منی پور سے متعلق خصوصی توضیع۔	309
371د-	ریاست آندھرا پردیش سے متعلق خصوصی توضیع۔	310
371ھ-	آندھرا پردیش میں مرکزی جامعہ کا قیام۔	314

371و-	ریاست سکم سے متعلق خصوصی توضیعات۔	314
371ز-	میزورم ریاست کے متعلق خصوصی توضیع۔	318
371ح-	اروناچل پردیش ریاست کے متعلق خصوصی توضیع۔	318
371ط-	گواریاست کے متعلق خصوصی توضیع۔	319
371ی-	ریاست کرناٹک سے متعلق خصوصی توضیعات۔	319
372-	موجودہ قوانین کا نافذ رہنااوران میں تطبیقات۔	320
372الف-	قوانین کی تطبیق کاصدر کواختیار۔	322
373-	بعض صورتوں میں صدر کو ان اشخاص کے بارے میں حکم دینے کا اختیار جو انسدادی نظربندی میں ہوں۔	322
374-	فیڈرل کورٹ کے ججوں اور فیڈرل کورٹ میں یا ہز میجسٹی بہ اجلاس کونسل کے روبروزیر غور کارروائیوں کے متعلق توضیعات۔	323
375-	عدالتیں، حکام اور عہدہ دار اس آئین کی توضیعات کے تابع کار منصبی انجام دیتے رہیں گے۔	324
376-	عدالت عالیہ کے ججوں کے متعلق توضیعات۔	324
377-	بھارت کے کمپٹر ولراور آڈیٹر جنرل کے متعلق توضیعات۔	325
378-	پبلک سروس کمیشن کے متعلق توضیعات۔	325
378الف-	آندھرا پردیش کی قانون ساز اسمبلی کی مدت کے بارے میں خصوصی توضیعات۔	326
379 تا391-	حذف۔	326
392-	دشواریوں کورفع کرنے کاصدر کااختیار۔	326

مختصر نام، تاریخ نفاذ، مستند ہندی متن اور تنسیخات

حصہ -22-

-393	مختصر نام۔	327
-394	تاریخ نفاذ۔	327
394الف-	ہندی زبان میں مستند متن۔	327
-365	تنسیخات۔	328

فہرست بند

-1	پہلا فہرست بند۔	
-2	ریاستیں۔	329
	یونین علاقے۔	334
	دوسرا فہرست بند۔	
حصہ الف-	صدر اور ریاستوں کے گورنروں کے متعلق توضیعات۔	336
حصہ ب-	حذف۔	
حصہ ج-	لوک سبھا کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور راجیہ سبھا کے میر مجلس اور نائب میر مجلس اور قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور ریاست کی قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس کے متعلق توضیعات۔	337
حصہ د-	سپریم کورٹ اور عدالت ہائے عالیہ کے ججوں کے متعلق توضیعات۔	338
حصہ ہ-	بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل کے متعلق توضیعات۔	342
	تیسرا فہرست بند۔	344
	حلف یا اقرار صالح کے نمونے۔	
	چوتھا فہرست بند۔	349
	راجیہ سبھا میں نشستوں کی تقسیم۔	
	پانچواں فہرست بند۔	

درج فہرست رقبوں اور درج فہرست قبیلوں کے نظم ونسق اور ان کی نگرانی کے متعلق توضیحات۔

حصہ الف- عام۔ 352
حصہ ب- درج فہرست رقبوں اور درج فہرست قبیلوں کا نظم ونسق اور ان پر نگرانی۔ 353
حصہ ج- درج فہرست رقبے۔ 355
حصہ د- فہرست بند کی ترمیم۔ 356

چھٹا فہرست بند۔ 357
آسام، میگھالیہ، تری پورہ اور میزورم کی ریاستوں کے قبائلی رقبوں کے نظم ونسق کے بارے میں توضیحات۔

ساتواں فہرست بند۔
فہرست 1- یونین فہرست۔ 392
فہرست 2- ریاستی فہرست۔ 401
فہرست 3- متوازی فہرست۔ 407

آٹھواں فہرست بند۔ 413
زبانیں۔

نواں فہرست بند۔ بعض ایکٹ اور دساتیر العمل کا جواز۔ 415

دسواں فہرست بند۔ دل بدل کی بناپر نااہلیت کی نسبت توضیحات۔ 440

گیارھواں فہرست بند۔ پنچایت کے اختیارات، اتھارٹی اور ذمہ داریاں۔ 447

بارھواں فہرست بند۔ میونسپلٹیوں کے اختیارات، اتھارٹی اور ذمہ داریاں۔ 449

ضمیمہ۔ آئین (ایک سوویں ترمیم) ایکٹ، 2015۔ 451

اصطلاحات 484

……………………………………………………

بھارت کا آئین

تمہید

ہَمْ بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ **بھارَت کو ایک مقتدر سماج وادی غیر مذہبی عوامی جمہوریہ** بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں:

انصاف، سماجی، معاشی اور سیاسی؛

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت؛

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع،

اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا تیقن ہو؛

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر، 1949ء کو یہ آئین ذریعہ ہٰذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

حصّہ1

یونین اور اس کا علاقہ

یونین کا نام اور علاقہ۔

1-(1) انڈیا، یعنی بھارت، ریاستوں کی ایک یونین ہو گا۔

(2) ریاستیں اور ان کے علاقے وہ ہوں گے جن کی صراحت پہلے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

(3) بھارت کے علاقہ میں شامل ہوں گے ——

(الف) ریاستوں کے علاقے؛

(ب) یونین علاقے جن کی صراحت پہلے فہرست بند میں کی گئی ہے؛ اور

(ج) ایسے دوسرے علاقے جو حاصل کیے جائیں۔

جدید ریاستوں کا داخلہ یا قیام۔

2-پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ، جدید ریاستوں کو ایسی قیود و شرائط پر، جو وہ مناسب خیال کرے، یونین میں داخل یا قائم کر سکے گی۔

2الف۔حذف۔

جدید ریاستوں کا بنانا اور موجودہ ریاستوں کے رقبوں یا سرحدوں یا نام میں ردّوبدل۔

3- پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ——

(الف) کسی ریاست کے علاقہ کو علیحدہ کر کے یا دو یا دو سے زیادہ ریاستوں یا ریاستوں کے حصوں کو ملا کر یا کسی علاقہ کو کسی ریاست کے حصہ سے ملا کر ایک جدید ریاست بنا سکے گی؛

(ب) کسی ریاست کے رقبہ کو بڑھا سکے گی؛

(ج) کسی ریاست کے رقبہ کو گھٹا سکے گی؛
(د) کسی ریاست کی سرحدوں کو بدل سکے گی؛
(ھ) کسی ریاست کے نام کو بدل سکے گی:

بشرطیکہ اس غرض سے کوئی بل پارلیمنٹ کے کسی ایوان میں صدر کی سفارش کے بغیر اور جب اس بل میں مندرجہ کوئی تجویز ریاستوں میں سے کسی ریاست کے رقبہ، سرحدوں یا نام کو متاثر کرے تو بجز اس کے کہ صدر نے اس بل کو اس ریاست کی مجلس قانون ساز سے اپنا خیال، اس مدت کے اندر جس کا استصواب میں تعین کیا جائے یا ایسی مزید مدت کے اندر جو صدر منظور کرے، ظاہر کرنے کے لیے رجوع کیا ہو اور ایسی مصرحہ یا منظور شدہ مدت منقضی ہو چکی ہو، پیش نہ ہو گا۔

تشریح 1 -اس دفعہ کے فقرہ جات (الف) تا (ہ) میں ''ریاست'' میں یونین علاقہ شامل ہے لیکن شرطیہ فقرہ میں ''ریاست''میں یونین علاقہ شامل نہیں ہے۔

تشریح2-اس اختیار میں جو پارلیمنٹ کو فقرہ(الف) سے عطا کیا گیا ہے کسی ریاست یا یونین علاقہ کے کسی حصہ کو کسی دوسری ریاست یا یونین علاقہ سے ملا کر ایک جدید ریاست یا جدید یونین علاقہ بنانے کا اختیار شامل ہے۔

دفعات 2 اور 3 کے تحت بنائے ہوئے قوانین میں پہلے اور چوتھے فہرست بند کی ترمیم اور تکمیلی، ضمنی اور نتیجی امور کے لیے توضیع ہو گی۔

4-(1) دفعہ 2 یا دفعہ 3 میں محولہ کسی قانون میں پہلے اور چوتھے فہرست بند کی ترمیم کے لیے ایسی توضیعات ہوں گی جو اس قانون کی توضیعات کو روبہ عمل لانے کے لیے ضروری ہوں اور اس میں ایسی تکمیلی، ضمنی اور نتیجی توضیعات بھی ہو سکیں گی (جن میں پارلیمنٹ یا ایسے قانون سے متاثرہ ریاست یا ریاستوں کی مجلس قانون ساز یا مجالس قانون ساز میں نمائندگی کے بارے میں توضیعات شامل ہیں) جن کو پارلیمنٹ ضروری تصور کرے۔

(2) کسی ایسے قانون کا جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے دفعہ 368 کی اغراض کے لیے اس آئین کی ترمیم ہونا متصور نہ ہو گا۔

حصّہ 2

شہریت

شہریت ، آئین کی تاریخ نفاذ پر۔

5-اس آئین کی تاریخ نفاذ پر ہر وہ شخص بھارت کا شہری ہو گا جس کی بھارت کے علاقہ میں مستقل جائے سکونت ہو،اور—

(الف) جو بھارت کے علاقہ میں پیدا ہوا تھا؛یا

(ب) جس کے والدین میں سے کوئی ایک بھارت کے علاقہ میں پیدا ہوا تھا؛یا

(ج) جو ایسی تاریخ نفاذ کے عین قبل کم سے کم پانچ سال تک بھارت کے علاقہ کا معمولاً باشندہ رہا ہو۔

حقوق شہریت بعض ایسے اشخاص کے جو پاکستان سے ترک وطن کرکے بھارت آگئے ہوں۔

6-دفعہ 5 میں کسی امر کے باوجود کسی شخص کا، جس نے اس علاقہ سے جو اس وقت پاکستان میں شامل ہے بھارت کے علاقہ میں ترکِ وطن کیا ہے، اس آئین کی تاریخ نفاذ پر بھارت کا شہری ہونا متصور ہو گا اگر—

(الف) وہ یا اس کے والدین میں سے کوئی ایک یا اس کے والدین کے والدین میں سے کوئی بھارت میں، جس کی تعریف گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 میں کی گئی ہے (جیسا کہ وہ ابتداً وضع کیا گیا تھا)، پیدا ہوا تھا؛اور

(ب)(i) اس صورت میں جب ایسے شخص نے 19/جولائی ، 1948 سے پہلے اس طرح ترکِ وطن کیا ہو کہ وہ اس کے ترک

وطن کرنے کی تاریخ سے بھارت کے علاقہ کا معمولاً باشندہ رہا ہو، یا

(ii) ایسی صورت میں جب ایسے شخص نے 19/ جولائی، 1948 کو یا اس کے بعد بھارت میں اس طرح ترک وطن کیا ہے کہ اس کا نام بھارت کی ڈومینین کی حکومت کے اس بارے میں تقرر کیے ہوئے کسی عہدہ دار نے اس کی درخواست پر بھارت کے شہری کی حیثیت سے درج رجسٹر کیا ہو جو اس نے اس عہدہ دار کو اس حکومت کے مقرر کیے ہوئے نمونہ اور طریقہ کے مطابق اس آئین کی تاریخ نفاذ کے قبل اس غرض سے دے دی ہو:

بشرطیکہ کسی شخص کا نام اس طرح سے درج رجسٹر نہ ہو گا بجز اس کے کہ وہ بھارت کے علاقہ کا اس کی درخواست کی تاریخ سے عین قبل کم سے کم چھ ماہ تک باشندہ رہا ہو۔

حقوق شہریت بعض ایسے اشخاص کے جنھوں نے پاکستان کو ترک وطن کیا ہو۔

7- دفعات 5 اور 6 میں کسی امر کے باوجود کسی ایسے شخص کا بھارت کا شہری ہونا متصور نہ ہو گا جس نے یکم مارچ، 1947 کے بعد بھارت کے علاقہ سے اس علاقہ میں، جو اب پاکستان میں شامل ہے، ترکِ وطن کیا ہو:

بشرطیکہ اس دفعہ کے کسی امر کا اطلاق اس شخص پر نہ ہو گا جو اس علاقہ میں، جو اب پاکستان میں شامل ہے، اس طرح ترک وطن کرنے کے بعد بھارت کے علاقہ میں پھر سے بس جانے یا مستقل واپسی کے لیے کسی قانون کے اختیار سے یا اس کے تحت اجرا کیے ہوئے پرمٹ کے تحت واپس آ گیا ہو اور ہر ایسے شخص کا دفعہ 6 کے فقرہ (ب) کی اغراض کے لیے 19/ جولائی، 1948 کے بعد بھارت کے علاقہ میں ترک وطن کرنا متصور ہو گا۔

حقوق شہریت بعض بھارتی نژاد اشخاص کے جو بیرون بھارت کے باشندے ہوں۔

8- دفعہ 5 میں کسی امر کے باوجود، کسی شخص کا جو یا جس کے والدین میں سے کوئی ایک یا جس کے والدین کے ماں باپ میں سے کوئی ایک بھارت میں پیدا ہوا تھا جس کی تعریف گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 میں (جیسا کہ وہ ابتداً وضع کیا گیا تھا) کی گئی ہے اور جو

بھارت سے باہر کسی ملک کا، جس کی تعریف اس طرح کی گئی ہے، معمولاً باشندہ ہو بھارت کا شہری ہونا متصور ہو گا اگر اس کا نام اس ملک میں جہاں کا وہ فی الوقت باشندہ ہو بھارت کے سفارتی یا قنصلی نمائندہ نے، اس کی درخواست پر جو اس نے خواہ اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پہلے یا بعد ایسے سفارتی یا قنصلی نمائندہ کو بھارت کی ڈومینین کی حکومت یا حکومت بھارت کے مقرر کیے ہوئے نمونہ اور طریقہ کے مطابق اس غرض سے دی ہو، بھارت کے شہری کی حیثیت سے درج رجسٹر کر لیا ہو۔

کسی مملکت غیر کی شہریت رضا کارانہ طور پر حاصل کرنے والے اشخاص شہری نہ ہوں گے۔

9- کوئی شخص دفعہ 5 کی رو سے بھارت کا شہری نہ ہو گا اور نہ اس کا دفعہ 6 یا 8 کی رو سے بھارت کا شہری ہونا متصور ہو گا اگر اس نے کسی مملکت غیر کی شہریت رضا کارانہ طور پر حاصل کر لی ہو۔

حقوق شہریت کا برقرار رہنا۔

10- ہر وہ شخص، جو اس حصہ کی مندرجہ بالا توضیعات میں سے کسی توضیع کے تحت بھارت کا شہری ہو یا جس کا شہری ہونا متصور ہو، کسی قانون کی توضیعات کے تابع، جو پارلیمنٹ بنائے، ایسا شہری برقرار رہے گا۔

پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ حق شہریت منضبط کرے گی۔

11- اس حصہ کی مندرجہ بالا توضیعات میں سے کسی امر سے شہریت حاصل کرنے اور اس کو ختم کرنے اور شہریت سے متعلق تمام دیگر امور کے بارے میں کوئی توضیع کرنے کی بابت پارلیمنٹ کا اختیار کم نہ ہو گا۔

حصّہ 3

بنیادی حقوق

عام

12-اس حصہ میں، بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، ''مملکت'' میں حکومت بھارت اور پارلیمنٹ اور ریاستوں میں سے ہر ایک ریاست کی حکومت اور مجلس قانون ساز اور بھارت کے علاقہ کے اندر یا حکومت بھارت کے زیر اختیار جملہ مقامی یا دیگر حکام شامل ہیں۔ تعریف۔

13-(1) وہ سب قوانین جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل بھارت کے علاقہ میں نافذ ہوں، جہاں تک وہ اس حصہ کے متناقض ہوں، ایسے تناقض کی حد تک باطل ہوں گے۔ بنیادی حقوق کے متناقض یا ان کو کم کرنے والے قوانین۔

(2) مملکت کوئی ایسا قانون نہ بنائے گی جو اس حصہ سے عطا کیے ہوئے حقوق کو چھین لے یا ان میں کمی کرے اور کوئی قانون جو اس فقرہ کی خلاف ورزی میں بنایا جائے، خلاف ورزی کی حد تک باطل ہو گا۔

(3) اس دفعہ میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو،—

(الف) ''قانون'' میں ہر آرڈیننس، حکم، ذیلی قانون، قاعدہ، دستور العمل، اطلاع نامہ، رواج یا رسم جس کا بھارت کے علاقہ میں قانون کا اثر ہو، شامل ہے؛

(ب) ''نافذ قوانین'' میں آئین کی تاریخ نفاذ سے پہلے بھارت کے علاقہ میں کسی مجلس قانون ساز یا کسی دیگر حاکم مجاز کے منظور کیے یا

بنائے ہوئے ایسے قوانین شامل ہیں جو اس سے پہلے منسوخ نہ ہوئے ہوں باوجود اس کے کہ کوئی ایسا قانون یا اس کا کوئی جز اس وقت بالکل یا خاص رقبوں میں نافذ العمل نہ ہو۔

(4) اس دفعہ کے کسی امر کا اطلاق اس آئین کی کسی ایسی ترمیم پر نہ ہو گا جو دفعہ 368 کے تحت کی گئی ہو۔

حق مساوات

قانون کی نظر میں مساوات۔

14- مملکت کسی شخص کو بھارت کے علاقہ میں قانون کی نظر میں مساوات یا قوانین کے مساویانہ تحفظ سے محروم نہیں کرے گی۔

مذہب، نسل، ذات، جنس یا مقام پیدائش کی بنا پر امتیاز کی ممانعت۔

15-(1) مملکت محض مذہب، نسل، ذات، جنس، مقام پیدائش یا ان میں سے کسی کی بنا پر کسی شہری کے خلاف امتیاز نہیں برتے گی۔

(2) کوئی شہری محض مذہب، نسل، ذات، جنس، مقام پیدائش یا ان میں سے کسی کی بنا پر، ——

(الف) دُکانوں، عام ریستوران، ہوٹلوں یا عام تفریح گاہوں میں داخلہ کے لیے؛ یا

(ب) کلی یا جزوی طور سے مملکتی فنڈ سے قائم یا خلایق عامہ کے استعمال کے لیے وقف کنووں، تالابوں، اشنان گھاٹوں، سڑکوں اور عام آمدورفت کے مقامات کے استعمال کے،

ناقابل نہ ہو گا یا اس پر کوئی ذمہ داری یا پابندی یا شرط نہ ہو گی۔

(3) اس دفعہ کا کوئی امر اس میں مانع نہ ہو گا کہ مملکت عورتوں اور بچوں کے لیے کوئی خاص توضیع کرے۔

(4) اس دفعہ یا دفعہ 29 کے فقرہ (2) کا کوئی امر شہریوں کے سماجی اور تعلیمی حیثیت سے پس ماندہ طبقات یا درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کی ترقی کے لیے خصوصی توضیع

کرنے میں مملکت کا مانع نہ ہو گا۔

(5)اس دفعہ یا دفعہ 19 کے فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ز) کا کوئی امر مملکت کو سماجی اور تعلیمی طور سے پسماندہ شہریوں کے طبقات کی ترقی کے لیے یا درج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبائل کے لئے قانون کے ذریعہ کوئی خصوصی توضیع کئے جانے میں مانع نہیں ہو گا، جہاں تک ایسی خصوصی توضیعات دفعہ 30 کے فقرہ (1) میں مصرحہ اقلیتی تعلیمی اداروں سے مختلف تعلیمی اداروں میں جن میں پرائیویٹ تعلیمی ادارے بھی ہیں، چاہے انہیں مملکت سے امداد ملتی ہو یا نہیں، داخلہ سے متعلق ہیں۔

سرکاری ملازمت کے لیے مساوی موقع۔

16-(1)تمام شہریوں کے لیے مملکت کے تحت کسی عہدہ پر ملازمت یا تقرر سے متعلق مساوی موقع حاصل رہے گا۔

(2) کوئی شہری محض مذہب، نسل، ذات، جنس، نسب، مقام پیدائش، بود و باش یا ان میں سے کسی کی بنا پر مملکت کے تحت کسی ملازمت یا عہدے کے لیے نہ تو نا قابل ہو گا اور نہ اس کے خلاف امتیاز برتا جائے گا۔

(3)اس دفعہ کا کوئی امر پارلیمنٹ کے ایسا قانون بنانے میں مانع نہ ہو گا جس میں ریاست یا یونین علاقہ کی حکومت یا ان کے اندر کسی مقامی یا دیگر حاکم کے تحت کسی قسم یا اقسام کی ملازمت یا کسی عہدے پر تقرر کی بابت ایسی ملازمت یا تقرر کے قبل اس ریاست میں یا یونین علاقہ کے اندر بود و باش کی ضروری شرط مقرر کی جائے۔

(4)اس دفعہ کا کوئی امر تقررات یا عہدوں کو شہریوں کے کسی ایسے پسماندہ طبقہ کے حق میں جس کی مملکت کے تحت ملازمتوں میں، مملکت کی رائے میں، کافی نمائندگی نہ ہو، محفوظ کرنے کے لیے کوئی توضیع کرنے میں مانع نہ ہو گا۔

(4الف)اس دفعہ کا کوئی امر ریاست کو ایسی درج فہرست ذاتوں

اور قبیلوں کے حق میں، جن کی نمائندگی مملکت کے خیال میں مملکت کے تحت ملازمتوں میں ناکافی ہے، مملکت کے تحت ملازمتوں میں کسی قسم یا قسموں کے عہدوں پر نتیجی سینیارٹی کے ساتھ ترقی کے معاملوں میں تحفظ کے لیے توضیع کرنے میں مانع نہیں ہو گا۔

(4ب)اس دفعہ کا کوئی امر مملکت کو کسی سال میں بھری نہ گئی کنھیں ایسی خالی جگہوں کو جو فقرہ (4) یا فقرہ (4الف) کے تحت کئے گئے تحفظ کے لئے کسی توضیع کے مطابق اس سال میں بھری جانے کے لئے محفوظ کی گئی ہیں، آنے والے کسی سال یا سالوں میں بھری جانے کے لئے علیحدہ قسم کی خالی جگہوں کی مانند غور کرنے میں مانع نہیں ہو گا اور ایسی قسم کی خالی جگہوں پر اس سال کی خالی جگہوں کے ساتھ، جس میں وہ بھری جا رہی ہیں، اس سال کی خالی جگہوں کی کل تعداد کی بابت پچاس فیصد کی حد کا تعین کرنے کے لیے غور نہیں کیا جائے گا۔

(5)اس دفعہ کے کسی امر کا کوئی اثر ایسے قانون کے نفاذ پر نہ ہو گا جس میں یہ توضیع درج ہو کہ کسی مذہبی یا فرقہ جاتی ادارے کے امور سے متعلق کوئی عہدہ دار یا ایسے ادارے کی مجلس انتظامی کا کوئی رکن کسی خاص مذہب کا پیرو یا کسی خاص فرقہ سے تعلق رکھتا ہو۔

چھوت چھات کا خاتمہ۔

17- چھوت چھات کا خاتمہ کیا جاتا ہے اور کسی بھی شکل میں اس پر عمل کرنے کی ممانعت کی جاتی ہے۔ چھوت چھات کی بنا پر کوئی نا قابلیت عائد کرنا، بموجب قانون، قابل سزا جرم ہو گا۔

خطابات کا خاتمہ۔

18-(1) مملکت کوئی خطاب، جو فوجی یا علمی امتیاز نہ ہو، عطا نہیں کرے گی۔

(2)بھارت کا کوئی شہری کسی مملکت غیر سے کوئی خطاب قبول نہیں کرے گا۔

(3) کوئی شخص جو بھارت کا شہری نہ ہو اس وقت، جب وہ مملکت کے تحت کسی نفع بخش یا قابل اعتماد عہدے پر فائز ہو، بغیر صدر کی

منظوری کے کسی مملکت غیر سے کوئی خطاب قبول نہیں کرے گا۔

(4) مملکت کے تحت کسی نفع بخش یا قابل اعتماد عہدے پر فائز کوئی شخص کسی مملکت غیر سے یا اس کے تحت کوئی تحفہ، مشاہرہ یا کسی قسم کا عہدہ بغیر صدر کی منظوری کے قبول نہیں کرے گا۔

حق آزادی

آزادی تقریر وغیرہ سے متعلق بعض حقوق کا تحفظ۔

19-(1) تمام شہریوں کو حق حاصل ہو گا——

(الف) تقریر اور اظہار کی آزادی کا؛

(ب) امن پسندانہ طریقہ سے اور بغیر ہتھیاروں کے جمع ہونے کا؛

(ج) انجمنیں یا یونین قائم کرنے کا؛

(د) بھارت کے سارے علاقہ میں آزادانہ نقل و حرکت کرنے کا؛

(ہ) بھارت کے علاقہ کے کسی حصہ میں بود و باش کرنے اور بس جانے کا؛

(و) × × × × ×

(ز) کسی پیشہ کے اختیار کرنے یا کسی کام دھندے، تجارت یا کاروبار کے چلانے کا۔

(2) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (الف) کا کوئی امر کسی موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا، یا مملکت کے کسی قانون کے بنانے میں مانع نہ ہو گا، جس حد تک ایسا قانون مذکورہ ذیلی فقرہ کے عطا کیے ہوئے حق کے استعمال پر بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت ، مملکت کی سلامتی، غیر مملکتوں سے دوستانہ تعلقات، امن عامہ، شائستگی یا اخلاق عامہ کی اغراض کے لیے یا توہین عدالت، ازالہ حیثیت عرفی یا کسی جرم کے لیے اکسانے کے تعلق سے معقول پابندیاں عائد کرے۔

(3) مذکورہ فقرہ کے ذیلی فقرہ (ب) کا کوئی امر کسی موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا، یا وہ مملکت کے کسی قانون بنانے میں مانع نہ ہو گا، جس حد تک وہ ذیلی فقرہ مذکور کے عطا کیے ہوئے حق

کے استعمال پر بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت یا امن عامہ کی اغراض کے لیے معقول پابندیاں عائد کرے۔

(4) مذکورہ فقرہ کے ذیلی فقرہ (ج) کا کوئی امر کسی موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا یا وہ مملکت کے لیے ایسا قانون بنانے میں مانع نہ ہو گا، جس حد تک وہ اس ذیلی فقرہ کے عطا کیے ہوئے حق کے استعمال پر بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت یا امن عامہ یا اخلاق عامہ کی اغراض کے لیے معقول پابندیاں عائد کرے۔

(5) مذکورہ فقرہ کے ذیلی فقرات (د) اور (ہ) کا کوئی امر کسی موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا، یا وہ مملکت کے کسی قانون بنانے میں مانع نہ ہو گا، جس حد تک وہ ان ذیلی فقروں سے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کسی حق کے استعمال پر اخلاق عامہ کی اغراض کے لیے یا کسی درج فہرست قبیلہ کے مفادات کی حفاظت کے لیے معقول پابندیاں عائد کرے۔

(6) مذکورہ فقرہ کے ذیلی فقرہ (ز) کا کوئی امر کسی موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا، یا وہ مملکت کے کسی قانون بنانے میں مانع نہ ہو گا، جس حد تک وہ اس ذیلی فقرہ کے عطا کیے ہوئے حق کے استعمال پر اخلاق عامہ کی اغراض کے لیے معقول پابندیاں عائد کرے اور خاص طور پر اس ذیلی فقرہ کا کوئی امر کسی موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گا، یا مملکت کے کسی قانون بنانے میں مانع نہ ہو گا، جس حد تک کہ وہ —

(i) ان پیشہ ورانہ یا تکنیکی قابلیتوں سے متعلق ہو جو کسی پیشہ کے اختیار کرنے یا کسی کام دھندے، تجارت یا کاروبار کے چلانے کے لیے ضروری ہوں؛ یا

(ii) مملکت یا ایسی کارپوریشن کی جو مملکت کی ملکیت ہو یا اس کے زیر اختیار ہو کسی تجارت، کاروبار، صنعت یا سروس کے، خواہ شہریوں کی

کلی یا جزوی شرکت کے بغیر یادیگر طور پر چلانے سے متعلق ہو۔

اثبات جرائم کے بارے میں تحفظ۔

20-(1) کسی شخص کو بجز اس کے کہ اس قانون کی خلاف ورزی میں ہو، جو اس فعل کے ارتکاب کے وقت نافذ ہو، کسی جرم کا مجرم قرار نہیں دیا جائے گا جس کا اس پر بطور جرم الزام لگایا گیا ہو اور نہ اس کو اس سے زیادہ سزا دی جائے گی جو ارتکاب جرم کے وقت نافذ قانون کے تحت دی جاسکتی تھی۔

(2) کسی شخص کے خلاف ایک ہی جرم کے لیے ایک سے زیادہ مرتبہ نہ تو مقدمہ چلایا جائے گا اور نہ اس کو سزا دی جائے گی۔

(3) کسی شخص کو، جس پر کسی جرم کا الزام ہو، خود اپنے ہی خلاف گواہ بننے پر مجبور نہ کیا جائے گا۔

جان اور شخصی آزادی کا تحفظ۔

21- کسی شخص کو اس کی جان یا شخصی آزادی سے قانون کے ذریعہ قائم کیے ہوئے ضابطہ کے سوا کسی اور طریقے سے محروم نہ کیا جائے گا۔

تعلیم کا حق۔

21الف۔ مملکت، چھ سال سے چودہ سال تک کی عمر والے سبھی بچوں کے لئے مفت اور لازمی تعلیم دینے کا ایسے طریقہ میں، جو مملکت قانون کے ذریعہ معیّن کرے، توضیع کرے گی۔

بعض صورتوں میں گرفتاری اور نظر بندی سے تحفظ۔

22-(1) کسی شخص کو جسے گرفتار کیا جائے اس کو ایسی گرفتاری کی وجوہ سے، جس قدر جلد ہو سکے، آگاہ کیے بغیر حوالات میں نہ رکھا جائے گا اور نہ اس کو اپنی پسند کے قانونی پیشہ ور سے صلاح لینے اور پیروی کروانے کے حق سے محروم کیا جائے گا۔

(2) ہر اس شخص کو جسے گرفتار کیا جائے اور حوالات میں بند رکھا جائے ایسی گرفتاری سے چوبیس گھنٹے کی مدت کے اندر، اس مدت کو چھوڑ کر جو مقام گرفتاری سے مجسٹریٹ کی عدالت تک سفر کرنے کے لیے ضروری ہو، قریب ترین مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا جائے گا

اور کسی ایسے شخص کو کسی مجسٹریٹ کے حکم کے بغیر مذکورہ مدت سے زیادہ حوالات میں نہ رکھا جائے گا۔

(3) فقرات (1) اور (2) کے کسی امر کا اطلاق نہ ہو گا—

(الف) کسی ایسے شخص پر جو فی الوقت غیر ملکی دشمن ہو، یا

(ب) کسی ایسے شخص پر جو کسی ایسے قانون کے تحت، جس میں انسدادی نظربندی کا حکم ہو، گرفتار یا نظربند کیا جائے۔

(4) کوئی قانون جس میں انسدادی نظربندی کی توضیع ہو کسی شخص کو تین ماہ سے زیادہ مدت تک نظربند رکھنے کا مجاز نہ کرے گا بجز اس کے کہ —

(الف) ان اشخاص پر مشتمل مشاورتی بورڈ نے، جو کسی عدالت العالیہ کے جج ہوں یا رہ چکے ہوں یا اس کے ججوں کی حیثیت سے تقرر کے اہل ہوں، تین ماہ کی مذکورہ مدت کے منقضی ہونے سے پہلے رپورٹ دی ہو کہ اس کی رائے میں ایسی نظربندی کی کافی وجہ ہے:

بشرطیکہ اس ذیلی فقرہ کا کوئی امر کسی شخص کو اس انتہائی مدت سے جو فقرہ (7) کے ذیلی فقرہ (ب) کے تحت پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون سے مقرر کی گئی ہو زیادہ نظربند رکھنے کا مجاز نہ کرے گا؛ یا

(ب) ایسے شخص کو کسی ایسے قانون کی توضیعات کے مطابق نظربند کیا جائے جس کو پارلیمنٹ نے فقرہ (7) کے ذیلی فقرات (الف) اور (ب) کے تحت بنایا ہو۔

(5) جب کسی شخص کو انسدادی نظربندی کی توضیع کرنے والے کسی قانون کے تحت صادر کیے ہوئے کسی حکم کی مطابقت میں نظربند کیا جائے تو وہ حاکم، جس نے وہ حکم صادر کیا ہو، جس قدر جلد ہو سکے ایسے شخص کو ان وجوہ کی اطلاع دے گا جن کی بنا پر وہ حکم صادر کیا گیا ہو اور اس کو اس حکم کے خلاف عذرات پیش کرنے کا جلد سے جلد موقع دے گا۔

(6)فقرہ(5)کے کسی امر سے ایسا حکم دینے والے حاکم کے لیے، جس کا اس فقرہ میں حوالہ ہے، ان واقعات کا ظاہر کرنا لازم نہ ہو گا جن کا ظاہر کرنا ایسا حاکم مفاد عامہ کے خلاف سمجھے۔

(7)پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ مقرر کر سکے گی —

(الف)وہ حالات جن کے تحت اور وہ صورت یا اقسام صورت جن میں کوئی شخص تین ماہ سے زیادہ مدت تک کسی ایسے قانون کے تحت نظر بند رکھا جاسکے گا جس میں فقرہ(4) کے ذیلی فقرہ (الف) کے مطابق مشاورتی بورڈ کی رائے حاصل کیے بغیر انسداد نظر بندی کا حکم ہو؛

(ب)وہ انتہائی مدت جس کے لیے کوئی شخص کسی قسم کی صورت یا اقسام کی صورتوں میں ایسے قانون کے تحت، جس میں انسدادی نظر بندی کی توضیع ہو، نظر بند رکھا جاسکے گا؛اور

(ج) وہ ضابطہ جس پر مشاورتی بورڈ فقرہ (4) کے ذیلی فقرہ (الف) کے تحت کسی تحقیقات میں عمل کرے گا۔

استحصال کے خلاف حق

انسانوں کی تجارت اور جبری خدمت کی ممانعت۔

23-(1)انسانوں کی تجارت اور بیگار اور دوسرے ایسے ہی اقسام کی جبری خدمت کی ممانعت کی جاتی ہے اور اس حکم کی کوئی خلاف ورزی جرم ہو گی جس کی قانون کے مطابق سزا دی جاسکتی ہے۔

(2) اس دفعہ کا کوئی امر مملکت کی اغراض عامہ کے لیے جبری خدمت لینے میں مانع نہ ہو گا اور ایسی خدمت لینے میں مملکت محض مذہب، نسل، ذات یا طبقہ یا ان میں سے کسی کی بنا پر امتیاز نہ برتے گی۔

بچوں کو کارخانوں وغیرہ میں مامور کرنے کی ممانعت۔

24-چودہ سال سے کم عمر کا کوئی بچہ کسی کارخانہ یا کان میں کام کرنے کے لیے مامور نہیں کیا جائے گا اور نہ کسی دوسرے خطرناک کام پر لگایا جائے گا۔

مذہب کی آزادی کا حق

آزادی ضمیر اور مذہب کو آزادانہ قبول کرنے اوراس کی پیروی اور تبلیغ کی آزادی۔

25-(1) امن عامہ، اخلاق عامہ، صحت عامہ اوراس حصہ کی دیگر توضیعات کے تابع تمام اشخاص کو آزادی ضمیر اور آزادی سے مذہب قبول کرنے،اس کی پیروی اوراس کی تبلیغ کرنے کامساوی حق ہے۔

(2) اس دفعہ کا کوئی امر کسی ایسے موجودہ قانون کے نفاذ کو متاثر نہ کرے گااور نہ وہ ایسے قانون کے بنانے میں مملکت کامانع ہو گا جو—

(الف) کسی معاشی، مالیاتی، سیاسی یا دیگر غیر مذہبی سر گرمی کو، جس کا تعلق مذہبی عمل سے ہو سکتا ہو، منضبط کرے یااس پر پابندی لگائے؛

(ب) سماجی بہبودی اور سدھار کے لیے یا ہندوؤں کے عوامی نوعیت کے مذہبی اداروں کو ہندوؤں کے تمام طبقوں اور فرقوں کے لیے کھول دینے کے بارے میں توضیع کرے۔

تشریح 1- کرپان باندھنا اور اس کو ساتھ رکھنا سکھ مذہب کے عقیدہ میں شامل ہونا متصور ہو گا۔

تشریح 2- فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (ب) میں ہندوؤں کے حوالے کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ اس میں سکھ، جین یا بدھ مذہب کے پیروؤں کا حوالہ شامل ہے اور ہندو مذہبی اداروں کے حوالے کی حسبہٖ تعبیر کی جائے گی۔

مذہبی امور کے انتظام کی آزادی۔

26- امن عامہ، اخلاق عامہ اور صحت عامہ کے تابع ہر ایک مذہبی فرقے یااس کے کسی طبقے کو حق ہو گا —

(الف) مذہبی اور خیراتی اغراض کے لیے ادارے قائم کرنے اور چلانے کا؛

(ب) اپنے مذہبی امور کا انتظام خود کرنے کا؛

(ج) منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کے مالک ہونے اور اس کو حاصل کرنے کا؛ اور

(د) ایسی جائیداد کا قانون کے بموجب انتظام کرنے کا۔

کسی خاص مذہب کے فروغ کے لیے ٹیکس ادا کرنے کے بارے میں آزادی۔

27- کسی شخص کو ایسے ٹیکس ادا کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا جن کی آمدنی کسی خاص مذہب یا مذہبی فرقہ کی ترقی یا اس کو قائم رکھنے کے مصارف ادا کرنے کے لیے صراحتاً تصرف کی جائے۔

بعض تعلیمی اداروں میں مذہبی تعلیم پانے یا مذہبی عبادت کے بارے میں آزادی۔

28-(1) کسی ایسے تعلیمی ادارہ میں جو بالکلیہ مملکتی فنڈ سے چلایا جاتا ہو کوئی مذہبی تعلیم نہیں دی جائے گی۔

(2) فقرہ (1) کے کسی امر کا اطلاق ایسے تعلیمی ادارہ پر نہیں ہو گا جس کا انتظام مملکت کرتی ہو لیکن جو کسی ایسے وقف یا ٹرسٹ کے تحت قائم کیا گیا ہو جو ایسے ادارہ میں مذہبی تعلیم دینا لازم قرار دے۔

(3) کسی ایسے شخص پر جو کسی ایسے تعلیمی ادارہ میں شریک ہو، جو مملکت کا تسلیم شدہ ہو یا جس کو مملکتی فنڈ سے امداد ملتی ہو، لازم نہ ہو گا کہ کسی ایسی مذہبی تعلیم میں حصہ لے جو ایسے ادارے میں دی جائے یا ایسی مذہبی عبادت میں شریک ہو جو ایسے ادارہ میں اس سے ملحقہ عمارت واراضی میں کی جائے بجز اس کے کہ ایسے شخص نے یا اگر وہ نابالغ ہو تو اس کے ولی نے اس کے لیے اپنی رضامندی دی ہو۔

ثقافتی اور تعلیمی حقوق

اقلیتوں کے مفادات کا تحفظ۔

29-(1) بھارت کے علاقہ میں یا اس کے کسی حصہ میں رہنے والے شہریوں کے کسی طبقہ کو، جس کی اپنی الگ جداگانہ زبان، رسم الخط یا ثقافت ہو، اس کو محفوظ رکھنے کا حق ہو گا۔

(2) کسی شہری کو ایسے تعلیمی ادارہ میں جس کو مملکت چلاتی ہو یا جس کو مملکتی فنڈ سے امداد ملتی ہو، داخلہ دینے سے محض مذہب، نسل، ذات، زبان یا ان میں سے کسی کی بنا پر انکار نہیں کیا جائے گا۔

اقلیتوں کو تعلیمی ادارے قائم کرنے اور ان کا انتظام کرنے کا حق۔

30-(1) تمام اقلیتوں کو، خواہ وہ مذہب کی بنا پر ہوں یا زبان کی، اپنی پسند کے تعلیمی ادارے قائم کرنے اور ان کا انتظام کرنے کا حق ہو گا۔

(1الف) فقرہ (1) میں محولہ کسی اقلیت کے قائم کردہ اور زیر انتظام کسی تعلیمی ادارے کی کسی جائیداد کے لازمی حصول کی نسبت کوئی قانون بناتے وقت مملکت اس امر کو یقینی بنائے گی کہ ایسی جائیداد کے حصول کے لیے ایسے قانون کی رو سے مقررہ یا اس کے تحت تعین شدہ رقم ایسی ہو جس سے اس ضمن کے تحت ایسا حق، جس کی ضمانت دی گئی ہے، محدود یا ساقط نہ ہو جائے۔

(2) مملکت تعلیمی اداروں کو امداد عطا کرنے میں کسی تعلیمی ادارے کے خلاف اس بنا پر امتیاز نہ برتے گی کہ وہ کسی اقلیت کے زیر انتظام ہے خواہ وہ اقلیت مذہب کی بنا پر ہو یا زبان کی۔

31-(حذف) آئین (چوالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1978 کی دفعہ 6 کے ذریعہ (20.6.1979) سے۔

بعض قوانین کا تحفظ

ان قوانین کا تحفظ جن میں املاک وغیرہ کو حاصل کرنے کی توضیع ہو۔

31الف۔ (1) دفعہ 13 میں مندرجہ کسی امر کے باوجود کسی قانون کا جس میں—

(الف) مملکت کی املاک یا اس میں کوئی حقوق حاصل کرنے یا ایسے حقوق کو زائل یا ان میں ردوبدل کرنے، یا

(ب) مفاد عامہ میں یا جائیداد کا معقول انتظام کرنے کے لیے ایک محدود مدت کے لیے کسی جائیداد کے انتظام کو مملکت کے اپنے ہاتھ میں لینے، یا

(ج) دو یا زیادہ کارپوریشنوں کا مفاد عامہ میں یا ان کارپوریشنوں میں سے کسی کا معقول انتظام کرنے کی غرض سے انضمام کرنے، یا

(د) کارپوریشنوں کے انتظامی کارندوں، معتمدین اور خزانچیوں، انتظامی نظم یا منتظمین کے حقوق کو یا ان کے حصہ داروں کے حقوق

رائے دہی زائل کرنے یاان میں ردوبدل کرنے، یا

(ہ) کسی ایسے اقرار نامہ، پٹہ یا لائسنس کی رو سے ان حقوق کو زائل یاان میں ردوبدل کرنے، جو کوئی معدنی شے یا معدنی تیل تلاش کرنے یا حاصل کرنے کی غرض سے کسی اقرار نامہ، پٹہ یالائسنس کی رو سے پیدا ہوئے ہوں، یا کسی اقرار نامہ یا لائسنس کو قبل از وقت ختم کرنے یا رد کرنے کی توضیع ہو،

اس بنا پر باطل ہونا متصور نہ ہو گا کہ وہ دفعہ 14 یا دفعہ 19 کے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کسی حق کے متناقض ہے یا اس کو چھین لیتا ہے یا کم کرتا ہے:

بشرطیکہ اگر ایسا قانون ریاست کی مجلس قانون ساز کا بنایا ہوا قانون ہو تو اس دفعہ کی توضیعات کا اس پر اطلاق نہ ہو گا بجز اس کے کہ اس قانون کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھنے کے بعد اس کی منظوری مل گئی ہو:

مزید شرط یہ ہے کہ جہاں کسی قانون میں کسی مملکت کی جانب سے املاک کے جبریہ حاصل کرنے کی بابت توضیع ہو اور جہاں اس میں شامل کوئی اراضی کسی شخص کی ذاتی کاشت میں زیر قبضہ ہو تو مملکت کے لیے یہ جائز نہ ہو گا کہ اس شخص سے کسی نافذ الوقت قانون کے تحت اطلاق شدنی انتہائی حد کے اندر ایسی اراضی کے کسی جز یا اس پر استادہ یا اس سے ملحقہ کسی عمارت یا تعمیر کو حاصل کرے بجز اس کے کہ ایسی اراضی، عمارت یا تعمیر کے حاصل کرنے کے متعلق قانون میں اس شرح سے معاوضہ دینے کی توضیع ہو جو اس کی بازاری مالیت سے کم نہ ہو۔

(2) اس دفعہ میں —

(الف) اصطلاح ''املاک'' سے کسی مقامی رقبہ کے تعلق سے وہی معنی ہیں جو اس اصطلاح کے یا اس کے مساوی مقامی اصطلاح کے اس رقبہ میں نافذ شرائط لگانداری اراضی سے متعلق موجودہ قانون میں

ہیں اور اس میں حسبِ ذیل بھی شامل ہوں گے---

(i) کوئی جاگیر، انعام یا معافی یا اس قسم کا دیگر عطیہ اور تامل ناڈو اور کیرالا کی ریاستوں میں کوئی حق جنمم،

(ii) رعیت داری بندوبست کے تحت زیر قبضہ کوئی اراضی،

(iii) زراعت یا اس کی ضمنی اغراض کے لیے زیر قبضہ یا لگان پر دی ہوئی کوئی اراضی جس میں اراضی کے کاشتکاروں، زرعی مزدوروں اور دیہی اہل حرفہ کے زیر دخل افتادہ اراضی، صحرا، چراہ گاہ یا عمارتوں کی تعمیر کے لیے کھلی زمین اور دیگر تعمیرات داخل ہیں؛

(ب) املاک کے تعلق سے اصطلاح ''حقوق'' سے وہ حقوق مراد ہیں جو مالک، شکمی دار مالک، ذیلی مالک، لگاندار، رعیت یا ذیلی رعیت یا دیگر درمیانی اشخاص میں مرکوز ہوں اور مال گزاری اراضی سے متعلق حقوق یا مراعات ان میں شامل ہوں گی۔

بعض ایکٹ اور دساتیر العمل کا جواز۔

31ب- دفعہ 31الف میں مندرجہ توضیعات کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر، نویں فہرست بند میں مندرجہ ایکٹوں اور دساتیر العمل میں سے کسی ایکٹ اور دستور العمل کا اور ان کی توضیعات میں سے کسی توضیع کا اس بنا پر کہ ایسا ایکٹ، دستور العمل یا توضیع اس حصہ کی توضیعات سے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کسی حق کے متناقض ہے یا اس کو چھین لیتا ہے یا کم کرتا ہے، باطل ہونا یا کبھی بھی باطل ہونا متصور نہ ہوگا اور اس کے مغائر کسی عدالت یا ٹریبونل کے فیصلے، ڈگری یا حکم کے باوجود مذکورہ ایکٹوں اور دساتیر العمل میں سے ہر ایک ایکٹ اور دستور العمل کسی بااختیار مجلس قانون ساز کے ان کو منسوخ کرنے یا ان میں ترمیم کرنے کے اختیار کے تابع نافذ رہے گا۔

بعض ہدایتی اصولوں کو رُو بہ عمل لانے والے قوانین کا تحفظ۔

31ج۔ دفعہ 13 میں مندرجہ کسی امر کے باوجود، کسی قانون کا جو حصہ 4 میں قلم بند جملہ یا کسی اصول کو حاصل کرنے سے متعلق ریاست کی حکمت عملی کو روبہ عمل لائے، اس بنا پر باطل ہونا متصور نہ

ہو گا کہ وہ دفعہ 14 یا دفعہ 19 کے عطا کیے ہوئے حقوق کے متناقض ہے یا ان کو چھین لیتا ہے یا کم کرتا ہے سپریم کورٹ نے کیشوانند بھارتی بنام کیرالہ ریاست (1973) تکمیل ایس۔ سی۔ آر۔1 میں موٹے الفاظ میں دی گئی توضیع کو باطل قرار دیا ہے۔☆ **اور کسی ایسے قانون پر جس میں یہ قرار دیا جائے کہ وہ ایسی حکمت عملی کو روبہ عمل لانے کے لیے ہے، اس بنا پر، کسی عدالت میں اعتراض نہ ہو گا کہ وہ ایسی حکمت عملی کو روبہ عمل نہیں لاتا:**

بشر طیکہ جب ایسا قانون ریاست کی مجلس قانون ساز بنائے تو اس دفعہ کی توضیعات کا اس پر اطلاق نہ ہو گا بجز اس کے کہ ایسے قانون کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھنے کے بعد اس کی منظوری حاصل ہوئی ہو۔

31د--(حذف) آئین (تینتالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1977 کی دفعہ 2 کے ذریعہ (13.4.1978) سے۔

آئینی چارہ کار کا حق

اس حصہ کے ذریعہ عطا کیے ہوئے حقوق کے نفاذ کے لیے چارہ کار۔

32-(1) اس حصہ کے ذریعہ عطا کیے ہوئے حقوق کو نافذ کرنے کے لیے مناسب کارروائی کے ذریعہ سپریم کورٹ سے رجوع کرنے کے حق کی ضمانت دی جاتی ہے۔

(2) سپریم کورٹ کو اختیار ہو گا کہ وہ اس حصہ کے ذریعہ عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کسی حق کے نفاذ کے لیے ہدایات یا احکام یا رٹ، جن میں رٹ حاضری ملزم، رٹ تاکیدی، رٹ امتناعی، رٹ اظہار اختیار اور رٹ مسل طلبی کی نوعیت کی رٹ شامل ہیں، ان میں جو بھی مناسب ہو، اجرا کرے۔

☆سپریم کورٹ نے کیشوانند بھارتی بنام کیرالا ریاست (1973) تکمیلی ایس۔ سی۔ آر۔1 میں موٹے الفاظ میں دی گئی توضیع کو باطل قرار دیا ہے۔

(3) سپریم کورٹ کے فقرات (1) و (2) کے ذریعہ عطا کیے ہوئے اختیارات کو مضرت پہنچائے بغیر، پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ کسی دوسری عدالت کو اپنے اختیار سماعت کی مقامی حدود کے اندر ان جملہ اختیارات یا ان میں سے کسی اختیار کو، جو سپریم کورٹ فقرہ (2) کے تحت استعمال کر سکتی ہے، استعمال کرنے کا اختیار دے سکے گی۔

(4) بجز اس کے کہ آئین میں دیگر طور پر توضیع ہو، اس حق کو، جس کی اس دفعہ میں ضمانت دی گئی ہے، معطل نہیں کیا جائے گا۔

32الف۔ (حذف) آئین (تینتالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1977 کی دفعہ 3 کے ذریعہ (13.4.1978) سے۔

اس حصہ کے ذریعہ عطا کیے ہوئے حقوق میں افواج پر ان کے اطلاق کی نسبت رد وبدل کرنے کا پارلیمنٹ کا اختیار۔

33- پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ تعین کر سکے گی کہ اس حصہ کے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کس حق کی بابت ——

(الف) مسلح افواج کے ارا کین؛ یا

(ب) ان افواج کے ارا کین جن پر امن عامہ قائم رکھنے کی ذمہ داری ہے؛ یا

(ج) سراغ رسانی یا جوابی سراغ رسانی کے مقاصد کے لیے مملکت کے قائم کردہ کسی بیورو یا دیگر تنظیم میں ملازم اشخاص؛ یا

(د) فقرہ جات (الف) تا (ج) میں محولہ کسی فوج، بیورو یا تنظیم کے مقاصد کے لیے قائم کیے ہوئے مواصلاتی نظام میں یا اس سے متعلق ملازم اشخاص،

پر اطلاق کرنے میں کس حد تک پابندی لگائی جائے یا اس کو ساقط کیا جائے تا کہ ان کے فرائض کی مناسب انجام دہی اور ان میں نظم وضبط کے قائم رہنے کا یقین ہو جائے۔

اس حصہ کے ذریعہ عطا کیے ہوئے حقوق پر پابندی اس وقت جب کسی رقبہ میں مارشل لا نافذ ہو۔

34- اس حصہ کی مندرجہ بالا توضیعات میں کسی امر کے باوجود، پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ کسی شخص کو جو یونین یا کسی ریاست کی ملازمت میں ہو یا کسی دوسرے شخص کو کسی ایسے فعل کے متعلق جو اس نے بھارت کے علاقہ کے کسی رقبہ میں، جہاں مارشل لا نافذ تھا،

امن قائم رکھنے یا بحال کرنے کے سلسلہ میں کیا ہو، ذمہ داری سے بری کرسکے گی یا ایسے رقبہ میں مارشل لا کے تحت صادر کیے ہوئے کسی حکم، سزا، عائد کی ہوئی سزا، ضبطی کے لیے دیے ہوئے حکم یا کیے ہوئے دیگر فعل کو جائز قرار دے سکے گی۔

اس حصہ کی توضیعات کو نافذ کرنے کے لیے قانون سازی۔

35-اس آئین میں کسی امر کے باوجود، —

(الف) پارلیمنٹ کو —

(i) ان امور میں سے کسی کے متعلق جن کی دفعہ 16 کے فقرہ (3)، دفعہ 32 کے فقرہ (3)، دفعہ 33 اور دفعہ 34 کے تحت پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون کے ذریعہ توضیع کی جاسکے؛

(ii) ان افعال کی سزا مقرر کرنے کے لیے جو اس حصہ کے تحت جرائم قرار دیے جائیں،

قانون بنانے کا اختیار ہوگا اور کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کو اختیار نہ ہوگا اور پارلیمنٹ، اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعد جس قدر جلد ہوسکے، ذیلی فقرہ (2) میں متذکرہ افعال کی بابت سزا مقرر کرنے کے لیے قوانین بنائے گی۔

(ب) اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل بھارت کے علاقہ میں نافذ کوئی قانون جو فقرہ (الف) کے ذیلی فقرہ (i) میں متذکرہ امور میں سے کسی امر کے متعلق ہو یا جس میں اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (ii) کے متذکرہ کسی فعل کی بابت سزا کی توضیع ہو ایسی قیود اور ایسی تطبیق اور ردوبدل کے تابع جو اس میں دفعہ 372 کے تحت کیے جائیں، پارلیمنٹ کے اس کو تبدیل یا منسوخ یا اس میں ترمیم کرنے تک نافذ رہے گا۔

تشریح۔ اس دفعہ میں اصطلاح ''نافذ قانون'' کے وہی معنی ہیں جو اس کے دفعہ 372 میں ہیں۔

حصہ4

مملکت کی حکمت عملی کے ہدایتی اصول

تعریف۔

36-اس حصہ میں، بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، ''مملکت'' کے وہی معنی ہیں جو حصہ 3 میں ہیں۔

اس حصہ میں مندرجہ اصولوں کا اطلاق۔

37-اس حصہ میں مندرجہ توضیعات کو کوئی عدالت نافذ نہ کر سکے گی لیکن اس کے باوجود وہ اصول جو اس میں قلمبند کیے گئے ہیں، ملک کی حکمرانی کے لیے بنیادی ہیں اور مملکت کا فرض ہو گا کہ قوانین بنانے میں ان اصولوں کا اطلاق کرے۔

مملکت لوگوں کی بہبودی کے فروغ کے لیے سماجی نظام قائم کرے گی۔

38-(1) مملکت، ایسے سماجی نظام کو، جس میں قومی زندگی کے سب ادارے سماجی، معاشی اور سیاسی انصاف سے بہرہ ور ہوں، جہاں تک اس سے ہو سکے، مکمل طور پر قائم اور محفوظ کرکے لوگوں کی بہبودی کو فروغ دینے میں کوشاں رہے گی۔

(2) مملکت، خصوصی طور پر نہ صرف افراد کے مابین بلکہ مختلف علاقوں کے رہنے والے یا مختلف پیشوں میں کام کرنے والے اشخاص کے مابین آمدنی میں عدم توازن کم کرنے کی کوشش کرے گی نیز حیثیت، سہولتوں اور مواقع میں عدم توازن ختم کرنے کا اقدام کرے گی۔

حکمت عملی کے بعض اصول جن پر مملکت عمل کرے گی۔

39-مملکت، اپنی حکمت عملی کو خاص طور سے اس امر کے اطمینان کے لیے عمل میں لائے گی کہ——

(الف) مرد اور عورت سب شہریوں کو مساوی طور پر معقول

ذرائع معاش کا حق حاصل ہو؛

(ب) قوم کے مادّی وسائل کی ملکیت اور ان پر نگرانی کی اس طرح تقسیم ہو جس سے حتی المقدور عام بھلائی مقصود ہو؛

(ج) معاشی نظام اس طرح نہ چلایا جائے جس سے دولت اور پیداوار کے ذرائع ایک جگہ جمع ہو کر عوام کے لیے مضرت رساں ہوں؛

(د) عورتوں اور مردوں دونوں کے لیے مساوی کام کے لیے مساوی یافت ہو؛

(ہ) کام گر مردوں اور عورتوں کی صحت، طاقت اور بچوں کی کم سنی سے بے جا فائدہ نہ اٹھایا جائے اور شہری، معاشی ضرورت سے ایسے حرفے میں جانے پر مجبور نہ ہوں جو ان کی عمر یا طاقت کے لیے نامناسب ہوں؛

(و) بچوں کو صحت مند طریقے سے اور آزاد وپر وقار ماحول میں پڑھنے کے مواقع اور سہولتیں فراہم کی جائیں اور بچپن اور جوانی میں استحصال اور اخلاقی ومادّی بے اعتنائی سے انہیں محفوظ رکھا جائے۔

مساویانہ انصاف اور مفت قانونی امداد۔

39الف۔ مملکت اس امر کو یقینی بنائے گی کہ قانونی نظام پر ایسے عملدر آمد ہو جس سے مساوی مواقع فراہم کرتے ہوئے انصاف کا فروغ ہو اور بالخصوص مناسب قانون سازی سے یا اسکیمیں مرتب کر کے یا کسی دیگر طریقے سے مفت قانونی امداد اس طرح فراہم کی جائے جس سے اس امر کا تیقن ہو کہ معاشی یا دیگر نااہلیتوں کی بنا پر کسی شہری کو انصاف حاصل کرنے کے حق سے محروم نہیں رکھا گیا ہے۔

گرام پنچایتوں کی تنظیم۔

40- مملکت، گرام پنچایتوں کو منظّم کرنے کے لیے تدابیر اختیار کرے گی اور ان کو ایسے اختیارات واقتدار دے گی جو حکومت خود اختیاری کی اکائیوں کی حیثیت سے کار منصبی انجام دینے کے قابل بنانے کے لیے ضروری ہوں۔

بعض صورتوں میں کام، تعلیم اور سرکاری امداد کا حق۔

41 - مملکت اپنی معاشی گنجائش وترقی کی حدود میں، کام پانے، تعلیم حاصل کرنے نیز بے روزگاری، پیرانہ سالی، بیماری اور معذوری اور ناروا حاجت کی دوسری صورتوں میں سرکاری امداد پانے کا حق حاصل کرنے کی ضمانت دینے کے لیے موثر توضیع کرے گی۔

کام کے مناسب اور انسانیت پر مبنی حالات اور امداد زچہ کی نسبت توضیعات۔

42 - مملکت، کام کرنے کے مناسب اور انسانیت پر مبنی حالات نیز امداد زچہ کی نسبت ضمانت دینے کے لیے توضیع کرے گی۔

کام گروں کے لیے قابل گزارہ اجرت وغیرہ۔

43 - مملکت مناسب قانون سازی یا معاشی تنظیم کے ذریعے یا کسی دوسرے طریقہ سے، زرعی، صنعتی یا کوئی دوسرا کام کرنے والے سب کام گروں کے لیے کام اور قابل گزارہ اجرت دلانے اور کام کے ایسے حالات پیدا کرنے کی کوشش کرے گی جن سے بہتر معیار زندگی اور فرصت اور سماجی اور ثقافتی ترقی کے لیے ساز گار حالات سے پورا پورا استفادہ کرنے کی ضمانت ہو اور خاص طور سے مملکت گھریلو صنعتوں کو دیہی رقبوں میں انفرادی یا امداد باہمی کی بنا پر ترقی دینے کی کوشش کرے گی۔

صنعتوں کے انتظامیہ میں کام گروں کا اشتراک۔

43الف۔ مملکت مناسب قانون سازی کے ذریعے یا کسی دیگر طریقے سے، ایسے اقدامات کرے گی جن سے کسی صنعت سے وابستہ کاروباری اداروں، کارخانوں، یا دیگر تنظیموں کے انتظامیہ میں کام کرنے والے اشخاص کے اشتراک کی ضمانت ہو۔

شہریوں کے لیے یکساں سول کوڈ۔

44- مملکت یہ کوشش کرے گی کی بھارت کے پورے علاقہ میں شہریوں کے لیے یکساں سول کوڈ کی ضمانت ہو۔

45- مملکت، سبھی بچوں کے لیے چھ سال کی عمر پوری کرنے تک شروعاتی بچپن کی دیکھ ریکھ اور تعلیم دینے کے لئے توضیع کرنے کی کوشش کرے گی۔

چھ سال سے کم عمر کے بچوں کے لیے شروعاتی بچپن کی دیکھ ریکھ اور تعلیم کی توضیع۔

46 - مملکت خاص توجہ کے ساتھ عوام کے زیادہ کمزور طبقوں اور خاص طور سے درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے تعلیمی اور معاشی مفادات کو فروغ دے گی اور ان کو سماجی ناانصافی اور ہر قسم کے استحصال سے بچائے گی۔

درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں اور دوسرے زیادہ کمزور طبقوں کے تعلیمی اور معاشی مفادات کا فروغ۔

47 - مملکت، اپنے لوگوں کی غذائیت کی سطح اور معیار زندگی کو بلند کرنا اور صحت عامہ کو ترقی دینا اپنے اولین فرائض میں شمار کرے گی اور خاص طور سے مملکت اس امر کی کوشش کرے گی کہ طبی اغراض کے سوانشہ آور مشروبات اور مضر صحت مفرد ادویہ کے استعمال کی ممانعت کرے۔

غذائیت کی سطح اور معیار زندگی بلند کرنے اور صحت عامہ کو ترقی دینے کی نسبت مملکت کا فرض۔

48 - مملکت، زراعت اور افزائش حیوانات کی جدید اور سائنسی طریقوں پر تنظیم کرنیکی کوشش کرے گی اور خاص طور سے گائیوں اور بچھڑوں اور دیگر دودھ دینے والے اور بار بردار مویشیوں کی نسل کو برقرار رکھنے اور بہتر بنانے اور ان کو ذبح کرنے کی ممانعت کرنے کے لیے اقدامات کرے گی۔

زراعت اور افزائش حیوانات کی تنظیم۔

48الف۔ مملکت کی یہ کوشش ہوگی کی ماحول کو ساز گار بنائے رکھے اور اس میں سدھار لائے نیز ملک کے جنگلات اور اس کے جنگلی جانوروں کا تحفظ کرے۔

ماحول کو ساز گار بنانا اور سنوار نا نیز جنگلات و جنگلی جانوروں کا تحفظ۔

49 - مملکت کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ فن کارانہ تاریخی دلچسپی کی ہر ایسی یادگار یا مقام یا شے کو جسے پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت قومی اہمیت کی ہونا قرار دے، خراب ہونے، شکل بگڑنے، تلف ہونے، ہٹائے جانے، منتقل کیے جانے یا برآمد ہونے سے، جیسی

قومی اہمیت کی یادگاروں اور مقامات اور اشیاء کی حفاظت۔

کہ صورت ہو، بچائے۔

عدلیہ کی عاملہ سے علاحد گی۔

50- مملکت اپنی سرکاری ملازمتوں میں عدلیہ کو عاملہ سے علاحدہ کرنے لیے اقدامات کرے گی۔

بین الاقوامی امن وسلامتی کا فروغ۔

51- مملکت کی کوشش ہو گی کہ وہ —

(الف) بین الاقوامی امن اور سلامتی کو فروغ دے؛

(ب) قوموں کے درمیان منصفانہ اور باعزت تعلقات قائم رکھے؛

(ج) منظّم اقوام کے باہمی معاملات میں بین الاقوامی قانون اور عہد نامہ کے وجوب کے احترام کو بڑھائے اور قائم رکھے؛ اور

(د) بین الاقوامی تنازعات کو ثالثی کے ذریعے طے کرنے کی حوصلہ افزائی کرے۔

حصہ4الف

بنیادی فرائض

بنیادی فرائض۔

51الف۔ بھارت کے ہر شہری کا یہ فرض ہو گا کہ وہ —

(الف) آئین پر کار بند رہے اور اس کے نصب العین اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے؛

(ب) ان اعلیٰ نصب العین کو عزیز رکھے اور ان کی تقلید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں؛

(ج) بھارت کے اقتدار اعلی، اتحاد اور سالمیت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کر کے ان کا تحفظ کرے؛

(د) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے، قومی خدمت انجام دے؛

(ہ) مذہبی، لسانی اور علاقائی وطبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کے عوام الناس کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہو؛

(و) ملک کی ملی جلی ثقافت کی قدر کرے اور اُسے بر قرار رکھے؛

(ز) قدرتی ماحول کو جس میں جنگلات، جھیلیں، دریا اور جنگلی جانور شامل ہیں، محفوظ رکھے اور بہتر بنائے اور جانداروں کے تئیں محبت و شفقت کا جذبہ رکھے؛

(ح) دانشورانہ رویے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیق واصلاحی شعور کو فروغ دے؛

(ط) سرکاری جائیداد کا تحفظ کرے اور تشدد سے گریز کرے؛

(ی) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لیے کوشاں رہے تاکہ قوم متواتر ترقی و کامیابی کی منازل طے کرنے میں سرگرم عمل رہے؛

(ک) اگر والدین یا ولی ہے، چھ سے چودہ سال تک کی عمر والے اپنے بچوں یا وارڈ، جیسی کہ صورت ہو، کے لیے تعلیم کے مواقع فراہم کرے۔

حصّہ 5

یونین

باب1- عاملہ

صدر اور نائب صدر

بھارت کا صدر۔

52- بھارت کا ایک صدر ہو گا۔

یونین کا عاملانہ اختیار۔

53-(1) یونین کا عاملانہ اختیار صدر میں مرکوز ہو گا اور وہ اس کو اس آئین کے مطابق بلاواسطہ یا اپنے ماتحت عہدہ داروں کی وساطت سے استعمال کرے گا۔

(2) متذکرہ بالا توضیع کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر، یونین کی دفاعی افواج کی اعلیٰ کمان صدر میں مرکوز ہو گی اور اس کا استعمال قانون کے ذریعہ منضبط ہو گا۔

(3) اس دفعہ میں —

(الف) کسی امر کا ایسے کارہائے منصبی کو، جو کسی موجودہ قانون سے کسی ریاست کی حکومت یا دیگر حاکم کو عطا کیے گئے ہیں، صدر کو منتقل کرنا متصور نہ ہو گا؛ یا

(ب) کوئی امر مانع نہ ہو گا کہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعے صدر کے سوا دوسرے حکام کو کارِ منصبی عطا کرے۔

صدر کا انتخاب۔

54- صدر کا انتخاب ایسی انتخابی جماعت کے ارکان کریں گے جو مشتمل ہو گی —

(الف) پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے منتخب ارکان پر؛

(ب) ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں کے منتخب ارکان پر۔

تشریح: اس دفعہ اور دفعہ 55 میں ''ریاست'' میں دہلی قومی راجدھانی علاقہ اور پڈوچیری یونین علاقہ شامل ہے۔

صدر کے انتخاب کا طریقہ۔

55-(1) جہاں تک عملاً ممکن ہو، صدر کے انتخاب میں مختلف ریاستوں کی نمائندگی کی شرح کے تناسب میں یکسانیت ہو گی۔

(2) ریاستوں کے مابین ایسی یکسانیت نیز بہ حیثیت مجموعی ریاستوں اور یونین میں برابری قائم رکھنے کے لیے اتنے ووٹوں کی تعداد کا تعین، جو پارلیمنٹ اور ہر ریاست کی قانون ساز اسمبلی کا ہر منتخب رکن ایسے انتخاب میں ووٹ دینے کا مستحق ہے، حسب ذیل طریقہ سے کیا جائے گا —

(الف) کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ہر ایک منتخب رکن کے پاس اتنے ووٹ ہوں گے جتنے ایک ہزار کے حاصل ضرب اس خارج قسمت میں ہوں جو اس ریاست کی آبادی کو قانون ساز اسمبلی کے منتخب ارکان کی کل تعداد سے تقسیم کرنے سے حاصل ہوں؛

(ب) اگر ایک ہزار کے مذکورہ حاصلات ضرب منہا کرنے کے بعد بقایا پانچ سو سے کم نہ ہو تو ذیلی فقرہ (الف) میں متذکرہ ہر شخص کے ووٹ میں ایک ووٹ کا مزید اضافہ کیا جائے گا؛

(ج) پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانوں کے ہر ایک منتخب رکن کے پاس اتنے ووٹ ہوں گے جو ذیلی فقرات (الف) و (ب) کے تحت ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں کے ارکان کو دیے ہوئے کل ووٹوں کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے منتخب ارکان کی کل تعداد سے تقسیم کرنے سے حاصل ہوں جن سے ایسے کسرات جو نصف سے زائد ہوں ایک شمار ہوں گے اور باقی کسرات نظر انداز کیے جائیں گے۔

(3) صدر کا انتخاب تناسبی نمائندگی بذریعہ واحد قابل انتقال ووٹ کے اصول کے مطابق ہو گا اور ایسے انتخاب میں خفیہ رائے دہی ہو گی۔

تشریح۔ اس دفعہ میں اصطلاح ''آبادی'' سے ایسی آبادی مراد ہے جس کا تعین گزشتہ مردم شماری کے وقت کیا گیا ہو جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع کیے گئے ہیں:

بشرطیکہ اس تشریح میں گزشتہ ایسی مردم شماری کے حوالے سے جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع ہو چکے ہیں تا وقتیکہ سال 2026 کے بعد پہلی مردم شماری کے متعلقہ اعداد و شمار شائع نہ ہوئے ہوں، 1971 کی مردم شماری کا حوالہ متصور ہو گا۔

صدر کے عہدے کی مدت۔

56-(1) صدر اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے پانچ سال کی مدت تک عہدے پر برقرار رہے گا—

بشرطیکہ —

(الف) صدر، نائب صدر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا؛

(ب) صدر، آئین کی خلاف ورزی کی بنا پر دفعہ 61 میں وضع کیے گئے طریقہ سے اتہام بدنظمی کے ذریعے عہدے سے علیحدہ کیا جاسکے گا؛

(ج) صدر، اپنی مدت منقضی ہو جانے کے باوجود اپنے جانشین کے عہدہ سنبھالنے تک عہدے پر برقرار رہے گا۔

(2) فقرہ (1) کے شرطیہ فقرہ کے فقرہ (الف) کے تحت نائب صدر کو موسومہ کوئی استعفیٰ نائب صدر، فوراً لوک سبھا کے اسپیکر کو بھیجے گا۔

دوبارہ منتخب ہونے کی اہلیت۔

57- کوئی شخص جو بحیثیت صدر عہدے پر ہو یا رہا ہو، اس آئین کی دیگر توضیعات کے تابع اس عہدے پر دوبارہ منتخب ہونے کا اہل ہو گا۔

بہ حیثیت صدر منتخب ہونے کی اہلیتیں۔

58-(1) کوئی شخص بہ حیثیت صدر منتخب ہونے کا اہل نہ ہو گا بجز اس کے کہ—

(الف) بھارت کا شہری ہو،

(ب) پینتیس سال کی عمر پوری کر چکا ہو، اور

(ج) لوک سبھا کے رکن کی حیثیت سے منتخب ہونے کی اہلیت

رکھتا ہو۔

(2) کوئی شخص بحیثیت صدر منتخب ہونے کا اہل نہ ہوگا اگر وہ بھارت کی حکومت یا کسی ریاستی حکومت کے تحت یا مذکورہ حکومتوں میں سے کسی حکومت کے زیر نگرانی کسی مقامی یا دیگر اتھارٹی کے تحت کسی نفع بخش عہدے پر فائز ہو۔

تشریح۔اس دفعہ کی اغراض کے لیے، کسی شخص کا کسی نفع بخش عہدے پر فائز ہونا محض اس وجہ سے متصور نہ ہوگا کہ وہ یونین کا صدر، نائب صدر یا کسی ریاست کا گورنر یا یونین یا کسی ریاست کا وزیر ہے۔

صدر کے عہدے کی شرائط۔

59-(1) صدر، پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کا رکن نہ ہوگا اور اگر پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کا رکن صدر منتخب ہو جائے تو اس کا بہ حیثیت صدر اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے ایوان میں اپنی نشست خالی کر دینا متصور ہوگا۔

(2) صدر کسی دوسرے نفع بخش عہدے پر فائز نہ ہوگا۔

(3) صدر، بغیر کرایہ دیے ہوئے اپنی سرکاری قیام گاہوں کو استعمال کرنے کا مستحق ہوگا اور ایسے مشاہرہ، الاؤنسوں اور مراعات کا بھی، جن کا پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ تعین کرے اور ان کی بابت اس طور سے توضیع ہونے تک وہ ایسے مشاہرے، الاؤنسوں اور مراعات کا مستحق ہوگا جن کی دوسرے فہرست بند میں صراحت کی گئی ہے۔

(4) صدر کے مشاہرہ اور الاؤنس اس کے عہدے کی مدت کے دوران کم نہ کیے جائیں گے۔

صدر کا حلف یا اقرار صالح۔

60-ہر صدر اور ہر وہ شخص جو صدر کی حیثیت سے کام کرے یا صدر کے کارہائے منصبی انجام دے، اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے بھارت کے اعلیٰ جج یا اس کی غیر حاضری میں سپریم کورٹ کے ایسے سب سے سینئر جج کے روبرو، جو حاضر ہو، حسب ذیل نمونہ کے مطابق حلف لے گا

یا اقرار صالح کرے گا اور دستخط کرے گا، یعنی۔

''میں الف...... ب...... خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں
اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں بھارت کے صدر کے عہدے کے فرائض (یا صدر کے کارہائے منصبی) کو وفاداری کے ساتھ انجام دوں گا اور حتی المقدور آئین اور قانون کو برقرار رکھوں گا اور اس کی حفاظت ومدافعت کروں گا اور بھارت کے لوگوں کی خدمت اور فلاح وبہبود کے لیے اپنے آپ کو وقف کروں گا''۔

صدر پر اتہام بدنظمی کا طریقہ۔

61-(1) جب آئین کی خلاف ورزی کی بنا پر صدر پر اتہام بدنظمی لگانا ہو تو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کوئی ایوان اتہام لگائے گا۔

(2) کوئی ایسا اتہام نہیں لگایا جائے گا بجز اس کے کہ —

(الف) ایسا اتہام لگانے کی تجویز ایک ایسی قرارداد میں درج ہو جس کو اس ایوان کے کل ارکان کی تعداد کے کم سے کم ایک چوتھائی ارکان کے دستخط سے اس قرارداد کو پیش کرنے کے اپنے ارادہ کی کم سے کم چودہ دن کی اطلاع دینے کے بعد پیش کیا گیا ہو؛ اور

(ب) ایسی قرارداد اس ایوان کی جملہ رکنیت کی کم سے کم دو تہائی اکثریت سے منظور ہوئی ہو۔

(3) جب پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان نے ایسا اتہام لگایا ہو تو دوسرا ایوان اس اتہام کی تفتیش کرے گا یا کروائے گا اور صدر کو ایسی تفتیش میں حاضر رہنے اور اپنی نمائندگی کرانے کا حق ہو گا۔

(4) اگر اس تفتیش کے نتیجہ میں اس ایوان کی جملہ رکنیت کی کم سے کم دو تہائی اکثریت سے، جس نے اتہام کی تفتیش کی تھی یا کروائی تھی، قرارداد منظور ہو جس میں یہ قرار دیا جائے کہ صدر

کے خلاف لگایا ہوا اتہام ثابت ہو چکا ہے تو ایسی قرار داد، اس کے اس طرح منظور ہونے کی تاریخ سے صدر کو اس کے عہدے سے علیحدہ کرانے کا اثر رکھے گی۔

صدر کی خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے انتخاب منعقد کرنے کا وقت اور اتفاقیہ خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے منتخب کیے ہوئے شخص کے عہدے کی مدت۔

62-(1) صدر کے عہدہ کی مدت منقضی ہونے کی وجہ سے جو انتخاب اس خالی جگہ کو پر کرنے کے لیے ہو گا اس کی تکمیل اس مدت کے منقضی ہونے سے پہلے کر لی جائے گی۔

(2) جب صدر کا عہدہ اس کی وفات، استعفیٰ یا علاحدگی کی وجہ سے یا دیگر طور پر خالی ہو جائے تو اس کو پُر کرنے کے لیے انتخاب جگہ خالی ہونے کے بعد جس قدر جلد ممکن ہو، اور ہر حالت میں جگہ خالی ہونے سے چھ ماہ کی مدت منقضی ہونے سے پہلے ہو گا اور جو شخص اس خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے منتخب ہو گا وہ دفعہ 56 کی توضیعات کے تابع عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے پانچ سال کی پوری مدت تک اس عہدے پر فائز رہنے کا مستحق ہو گا۔

بھارت کا نائب صدر۔

63- بھارت کا ایک نائب صدر ہو گا۔

نائب صدر بہ اعتبار عہدہ راجیہ سبھا کا میر مجلس ہو گا۔

64- نائب صدر بہ اعتبار عہدہ راجیہ سبھا کا میر مجلس ہو گا اور کسی دوسرے نفع بخش عہدے پر فائز نہ ہو گا:

بشر طیکہ اس عرصہ کے دوران جب نائب صدر دفعہ 65 کے تحت بہ حیثیت صدر کام کرے یا صدر کے کارہائے منصبی انجام دے، وہ راجیہ سبھا کے میر مجلس کے عہدہ کے فرائض انجام نہ دے گا اور نہ دفعہ 97 کے تحت راجیہ سبھا کے میر مجلس کو واجب الادا کسی یافت یا الاؤنس کا مستحق ہو گا۔

صدر کے عہدے کے اتفاقاً خالی ہونے پر یا صدر کی غیر حاضری میں نائب صدر بحیثیت صدر کام کرے گا

65-(1) صدر کا عہدہ اس کی وفات، استعفیٰ، علاحدگی کی وجہ سے یا دیگر طور پر خالی ہو جانے کی صورت میں نائب صدر، اس خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے اس باب کی توضیعات کے بموجب منتخب کیے ہوئے نئے صدر کے اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ تک، بہ حیثیت

صدر کام کرے گا۔

یااس کے کارہائے منصبی انجام دے گا۔

(2) جب صدر غیر حاضری، بیماری یا کسی دیگر وجہ سے اپنے کارہائے منصبی انجام دینے کے قابل نہ ہو تواس کے عہدہ پر رجوع ہونے کی تاریخ تک اس کے کارہائے منصبی نائب صدر انجام دے گا۔

(3) نائب صدر کواس دوران میں اوراس مدت کی بابت جب تک وہ اس طرح صدر کی حیثیت سے کام کرے یااس کے کارہائے منصبی انجام دے، صدر کے تمام اختیارات اور تحفظات حاصل رہیں گے اور وہ ان مشاہروں، الاؤنسوں اور مراعات کا، جن کا پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ تعین کرے، اور اس بارے میں ایسی توضیع ہونے تک ایسے مشاہروں، الاؤنسوں اور مراعات کا مستحق ہو گا جن کی صراحت دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

نائب صدر کا انتخاب۔

66-(1) نائب صدر کا انتخاب تناسبی نمائندگی بہ ذریعہ واحد قابل انتقال ووٹ کے اصول کے مطابق پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے ارکان پر مشتمل ایک انتخابی جماعت کے ارکان کریں گے اور ایسے انتخاب میں خفیہ رائے دہی ہو گی۔

(2) نائب صدر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان کا رکن نہ ہو گا اور اگر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان کا یا ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان کا کوئی رکن نائب صدر منتخب ہو تو اس کا اس ایوان میں اپنی نشست، نائب صدر کی حیثیت سے عہدہ سنبھالنے کی تاریخ پر خالی کر دینا متصور ہو گا۔

(3) کوئی شخص بحیثیت نائب صدر منتخب ہونے کا اہل نہ ہو گا بجز اس کے کہ وہ —

(الف) بھارت کا شہری ہو؛

(ب) پینتیس سال کی عمر پوری کر چکا ہو؛ اور

(ج) راجیہ سبھا کے رکن کی حیثیت سے منتخب ہونے کی اہلیت رکھتا ہو۔

(4) کوئی شخص بحیثیت نائب صدر منتخب ہونے کا اہل نہ ہو گا اگر وہ بھارت کی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت یا مذکورہ حکومتوں میں سے کسی حکومت کے زیر نگرانی کسی مقامی یا دیگر اتھارٹی کے تحت کسی نفع بخش عہدہ پر فائز ہو۔

تشریح: اس دفعہ کی اغراض کے لیے کسی شخص کا کسی نفع بخش عہدے پر محض اس وجہ سے فائز ہونا متصور نہ ہو گا کہ وہ یونین کا صدر یا نائب صدر یا کسی ریاست کا گورنر یا یونین یا کسی ریاست کا وزیر ہے۔

نائب صدر کے عہدے کی مدت۔

67- نائب صدر اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے پانچ سال کی مدت تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا:

بشرطیکہ —

(الف) نائب صدر، صدر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعہ اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا؛

(ب) نائب صدر اس کے عہدے سے راجیہ سبھا کی ایسی قرارداد کے ذریعہ علاحدہ کیا جاسکے گا جو راجیہ سبھا کے اس وقت کے کل ارا کین کی اکثریت سے منظور ہو اور جس سے لوک سبھا نے اتفاق کیا ہو لیکن اس فقرہ کی اغراض کے لیے کوئی قرارداد پیش نہ ہو گی بجز اس کے کہ اس قرارداد کو پیش کرنے کے ارادہ کی کم سے کم چودہ دن کی اطلاع دی گئی ہو؛

(ج) نائب صدر اپنی مدت منقضی ہوجانے کی باوجود اپنے جانشین کے عہدہ سنبھالنے تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا۔

نائب صدر کی خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے

68-(1) اس انتخاب کو، جو نائب صدر کے عہدے کی مدت منقضی ہونے کی وجہ سے خالی جگہ پُر کرنے کے لیے ہو، اس مدت

کے منقضی ہو جانے سے پہلے مکمل کر لیا جائے گا۔

انتخاب منعقد کرنے کا وقت اور اتفاقیہ خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے منتخب کیے ہوئے شخص کے عہدے کی مدت۔

(2) نائب صدر کے ایسے عہدے کو جو اس کی وفات، استعفیٰ یا علاحدگی کی وجہ سے یا دیگر طور پر خالی ہو جائے، پُر کرنے کے لیے انتخاب، جگہ کے خالی ہونے کے بعد جس قدر جلد ممکن ہو منعقد کیا جائے گا اور جو شخص اس خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے منتخب ہو وہ دفعہ 67 کی توضیعات کے تابع عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے پانچ سال کی پوری مدت تک اس عہدے پر فائز رہنے کا مستحق ہو گا۔

نائب صدر کا حلف یا اقرار صالح۔

69- ہر نائب صدر اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے صدر یا کسی ایسے شخص کے روبرو جس کا وہ اس بارے میں تقرر کرے، حسب ذیل نمونہ کے مطابق حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا، یعنی —

''میں الف۔ب۔ خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں / اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں بھارت کے آئین پر، جو قانون کے بموجب طے پایا ہے، اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا اور وفاداری سے وہ فرائض انجام دوں گا جن سے میں عہدہ بر آ ہونے جا رہا ہوں''۔

دیگر اتفاقی حالات میں، صدر کے کارہائے منصبی انجام دینا۔

70- کسی ایسی اتفاقی حالت میں جس کے لیے اس باب میں کوئی توضیع نہیں ہے، پارلیمنٹ صدر کے کارہائے منصبی انجام دینے کے لیے ایسی توضیع کر سکتی ہے جو وہ مناسب خیال کرے۔

صدر یا نائب صدر کے انتخاب کی بابت یا اس سے منسلک امور۔

71-(1) صدر یا نائب صدر کے انتخاب کی نسبت یا اس کے سلسلے میں پیدا ہونے والے تمام شکوک اور تنازعات کی چھان بین سپریم کورٹ کرے گی اور ان پر فیصلہ صادر کرے گی جو کہ حتمی ہو گا۔

(2) اگر سپریم کورٹ بحیثیت صدر یا نائب صدر کسی شخص کے انتخاب کو باطل قرار دے تو صدر یا نائب صدر کے، جیسی بھی صورت

ہو، عہدے کے اختیارات یا فرائض کے استعمال یا انجام دہی میں، سپریم کورٹ کے فیصلہ کی تاریخ پر یا اس سے پہلے، اس کے کیے گئے افعال اس فیصلہ کی رو سے کالعدم نہیں ہو جائیں گے۔

(3) اس آئین کی توضیعات کے تابع پارلیمنٹ بذریعہ قانون صدر یا نائب صدر کے انتخاب کی نسبت یا اس سے منسلک کسی امر کو منضبط کر سکے گی۔

(4) کسی شخص کی بحیثیت صدر یا نائب صدر انتخاب پر اس وجہ سے اعتراض نہ کیا جائے گا کہ اسے منتخب کرنے والی انتخابی جماعت کے ارکان کے مابین کوئی جگہ خالی ہے، چاہے وہ کسی بھی وجہ سے ہو۔

صدر کو بعض مقدمات میں معافیاں وغیرہ عطا کرنے اور احکام سزا کو ملتوی، کم یا تبدیل کرنے کا اختیار۔

72-(1) صدر کو اختیار ہو گا کہ کسی ایسے شخص کی سزا میں معافی عطا کرے، احکام التوائے سزا دے، سزا معطل کرے، سزا بخش دے یا اس کے خلاف حکم سزا کو ملتوی، معاف یا کم کرے جسے کسی جرم کا مجرم قرار دیا گیا ہو—

(الف) ان سب مقدمات میں جن میں سزا یا حکم سزا فوجی عدالت دے؛

(ب) ان سب مقدمات میں جن میں سزا یا حکم سزا ایسے جرم کے لیے ہو جو کسی ایسے امر کی بابت قانون کے خلاف ہو جو یونین کے عاملانہ دائرہ اختیار سے متعلق ہو؛

(ج) ان سب مقدمات میں جہاں حکم سزا حکم سزائے موت ہو۔

(2) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (الف) کا کوئی امر یونین کی مسلح افواج کے کسی عہدہ دار کے اس اختیار کو متاثر نہ کرے گا جو اسے قانون نے فوجی عدالت کے دیے ہوئے حکم سزا کو ملتوی، معاف یا کم کرنے کے لیے عطا کیا ہو۔

(3) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ج) کا کوئی امر کسی ریاست کے گورنر کے ایسے اختیار کو متاثر نہ کرے گا جسے وہ نافذ الوقت قانون کے تحت حکم

سزائے موت کوملتوی، معاف یا کم کرنے کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔

یونین کے علاملانہ اختیار کی وسعت۔

73-(1)اس آئین کی توضیعات کے تابع، یونین کے عاملانہ اختیار کی وسعت مندرجہ ذیل تک ہو گی —

(الف)ان امور پر جن کی بابت پارلیمنٹ کو قوانین بنانے کا اختیار ہے؛اور

(ب) ایسے حقوق، اختیار اور اختیار سماعت کے استعمال پر جن کو بھارت کی حکومت کسی عہد نامہ یا اقرار نامہ کی رو سے استعمال کر سکتی ہے:

بشرطیکہ ذیلی فقرہ (الف) میں متذکرہ عاملانہ اختیار، سوائے اس کے جس کی اس آئین میں یا پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون میں صراحت سے توضیع ہو، کسی ریاست میں ان امور سے متعلق نہ ہو گا جن کے بارے میں اس ریاست کی مجلس قانون ساز کو بھی قوانین بنانے کا اختیار ہے۔

(2) تاوقتیکہ پارلیمنٹ دیگر طور پر توضیع نہ کرے، کوئی ریاست اور کسی ریاست کا کوئی عہدہ دار یا حاکم اس دفعہ میں کسی امر کے باوجود، ان امور میں جن کے متعلق پارلیمنٹ کو اس ریاست کے لیے قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے، ایسے عاملانہ اختیار یا کارہائے منصبی کا استعمال کرتا رہے گا جو ایسی ریاست یا اس کا عہدہ دار یا حاکم اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل استعمال کر سکتا تھا۔

وزیروں کی کونسل

صدر کی معاونت اور مشورے کے لیے وزیروں کی کونسل۔

74-(1)وزراء کی ایک کونسل، جس کا سربراہ وزیراعظم ہو گا، صدر جمہوریہ کی معاون و مشیر ہو گی جب کہ صدر جمہوریہ اپنے کارہائے منصبی انجام دیتے وقت اس کے مشورے کے مطابق عمل کریں گے:

بشر طیکہ صدر وزیروں کی کونسل کو اپنے مشورے پر، خواہ عام طور پر یا دیگر طور پر، دوبارہ غور کرنے کو کہہ سکے گا اور صدر اس طرح دوبارہ غور کے بعد پیش کیے گئے مشورے کے مطابق کارروائی کرے گا۔

(2) اس سوال کی کہ آیا کوئی مشورہ وزیروں نے صدر کو دیا اگر دیا تو کیا مشورہ دیا، کوئی تحقیقات کسی عدالت میں نہیں ہو گی۔

وزیروں سے متعلق دیگر توضیعات۔

75-(1) وزیر اعظم کا تقرر صدر کرے گا اور دوسرے وزیروں کا تقرر صدر وزیر اعظم کے مشورہ سے کرے گا۔

(1الف) وزیروں کی کونسل میں وزیر اعظم سمیت وزیروں کی کل تعداد لوک سبھا کے ارکان کی کل تعداد کے 15 فیصد سے زائد نہیں ہو گی۔

(اب) کسی سیاسی جماعت کا پارلیمنٹ کے کسی ایوان کا کوئی رکن، جو دسویں فہرست بند کے پیرا 2 کے تحت اس ایوان کا رکن ہونے کے لیے نااہل ہے، اپنی نااہلیت کی تاریخ سے شروع ہونے والی اور اس تاریخ تک جس کو ایسے رکن کے طور پر اس کی میعاد عہدہ ختم ہو گی یا جہاں وہ ایسی میعاد کے ختم ہونے کے قبل پارلیمنٹ کے کسی ایوان کے لیے انتخاب لڑتا ہے، اس تاریخ تک جس کو وہ منتخب قرار دیا جاتا ہے، ان میں سے جو بھی پہلے واقع ہو، کی میعاد کے دوران فقرہ (1) کے تحت وزیر کے طور پر تقرری کے لیے بھی نااہل ہو گا۔

(2) وزرا صدر کی خوشنودی حاصل رہنے تک اپنے عہدے پر فائز رہیں گے۔

(3) وزیروں کی کونسل لوک سبھا کے روبرو اجتماعی طور پر جوابدہ ہو گی۔

(4) کسی وزیر کو اس کا کام شروع کرنے سے قبل، صدر عہدے اور راز داری کے حلف ان نمونوں کے مطابق دلائے گا جو اس مقصد

سے تیسرے فہرست بند میں دیے گئے ہیں۔

(5) کوئی وزیر جو متواتر چھ ماہ کی کسی مدت تک پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان کا رکن نہ ہو، اس مدت کے منقضی ہونے پر وزیر نہ رہے گا۔

(6) وزیروں کی یافت اور الاؤنس ایسے ہوں گے جن کا پارلیمنٹ وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعے تعین کرے اور پارلیمنٹ کے ایسا تعین کرنے تک ایسے ہوں گے جن کی صراحت دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

بھارت کا اٹارنی جنرل

بھارت کا اٹارنی جنرل۔

76-(1) صدر کسی ایسے شخص کا، جو سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے تقرر کے اہل ہو، بھارت کے اٹارنی جنرل کی حیثیت سے تقرر کرے گا۔

(2) اٹارنی جنرل کا فرض ہو گا کہ وہ حکومت بھارت کو ایسے قانونی امور میں مشورہ دے اور قانونی نوعیت کے ایسے دیگر فرائض انجام دے جن کے لئے وقتاً فوقتاً صدر اس سے رجوع کرے یا اس کو تفویض کرے اور ان کارہائے منصبی کو انجام دے جو اس آئین یا کسی دیگر نافذ الوقت قانون سے یا ان کے تحت اس کو عطا کیے گئے ہوں۔

(3) اپنے فرائض انجام دینے کے سلسلہ میں اٹارنی جنرل کو بھارت کے علاقہ کی سب عدالتوں میں پیروی کرنے کا حق حاصل ہو گا۔

(4) اٹارنی جنرل اپنے عہدہ پر صدر کی خوشنودی حاصل رہنے تک فائز رہے گا اور اتنا مختتانہ پائے گا جتنا صدر تعین کرے۔

حکومت کے کام کا طریقہ

بھارت کی حکومت کے کام کا طریقہ۔

77-(1) حکومت بھارت کی جملہ عاملانہ کارروائی کا صدر کے نام سے کیا جانا ظاہر کیا جائے گا۔

(2) ایسے احکام اور دیگر نوشتے جو صدر کے اختیار سے صادر اور تکمیل کیے جائیں ایسے طریقے سے مستند کیے جائیں گے جن کی صراحت ان قواعد میں کی جائے جن کو صدر بنائے گا اور اس طرح مستند کیے ہوئے حکم یا نوشتہ کے جواز کے خلاف اس بنا پر اعتراض نہ ہو گا کہ وہ صدر کا صادر یا تکمیل کیا ہوا حکم یا نوشتہ نہیں ہے۔

(3) صدر حکومت بھارت کے کاروبار کو زیادہ سہولت سے انجام دینے اور مذکورہ کاروبار وزیروں کے سپرد کرنے کے لیے قواعد بنائے گا۔

× × ×

صدر کو معلومات وغیرہ مہیا کرنے کے متعلق وزیر اعظم کے فرائض۔

78- وزیر اعظم کا فرض ہو گا کہ وہ —

(الف) صدر کو یونین کے امور کے نظم و نسق اور قانون سازی کی تجاویز کے بارے میں وزیروں کی کونسل کے تمام فیصلوں کی اطلاع دے؛

(ب) یونین کے امور کے نظم و نسق اور قانون سازی کی تجاویز کے بارے میں ایسی معلومات مہیا کرے جو صدر طلب کرے؛ اور

(ج) اگر صدر ایسا ضروری خیال کرے تو وزرا کی کونسل کے غور کے لیے کسی ایسے امر کو پیش کرے جس پر کسی وزیر نے فیصلہ کر لیا ہو مگر جس پر کونسل نے غور نہ کیا ہو۔

باب 2- پارلیمنٹ

عام

پارلیمنٹ کی تشکیل۔

79- یونین کے لیے ایک پارلیمنٹ ہو گی جو صدر اور دو ایوانوں پر مشتمل ہو گی جن کو علی الترتیب راجیہ سبھا اور لوک سبھا کہا جائے گا۔

راجیہ سبھا کی بناوٹ۔

80- راجیہ سبھا حسب ذیل ارکان پر مشتمل ہو گی —

(الف) بارہ ارکان جن کو صدر فقرہ(3) کی توضیعات کے مطابق نامزد کرے گا؛اور

(ب) ریاستوں اور یونین علاقوں کے نمائندے جو دو سواڑ تیس سے زیادہ نہ ہوں گے۔

(2) راجیہ سبھا میں ان نشستوں کی تخصیص، جو ریاستوں اور یونین علاقوں کے نمائندوں سے پُر کی جائیں گی، ان توضیعات کے مطابق ہو گی جو اس بارے میں چوتھے فہرست بند میں درج ہیں۔

(3) وہ ارکان جن کو صدر فقرہ(1) کے ذیلی فقرہ (الف) کے تحت نامزد کرے گا ایسے اشخاص پر مشتمل ہوں گے جن کو مندرجہ ذیل جیسے امور کے بارے میں خصوصی علم یا عملی تجربہ حاصل ہو، یعنی:-

ادب، سائنس، فن اور سماجی خدمت۔

(4) راجیہ سبھا میں ہر ریاست کے نمائندوں کا انتخاب اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے منتخب کیے ہوئے ارکان تناسبی نمائندگی بذریعہ واحد قابل انتقال ووٹ کے اصول کے مطابق کریں گے۔

(5) راجیہ سبھا میں یونین علاقوں کے نمائندے اس طریقہ سے چنے جائیں گے جو پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ مقرر کرے۔

لوک سبھا کی بناوٹ۔

81-(1) دفعہ 331 کی توضیعات کے تابع لوک سبھا حسب ذیل ارکان پر مشتمل ہو گی —

(الف) ریاستوں میں علاقائی انتخابی حلقوں سے بلاواسطہ منتخب کیے ہوئے ارکان جو پانچ سو تیس سے زیادہ نہ ہوں گے، اور

(ب) یونین علاقوں کی نمائندگی کے لیے زیادہ سے زیادہ بیس ارکان جو ایسے طریقہ سے منتخب کیے جائیں گے جس کی پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ توضیع کرے۔

(2) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (الف) کی اغراض کے لیے، —

(الف) لوک سبھا میں ہر ریاست کو نشستیں اس طریقہ سے دی جائیں گی کہ اس تعداد اور ریاست کی آبادی میں تناسب، جہاں تک ہو سکے، سب ریاستوں میں یکساں ہو؛ اور

(ب) ہر ریاست علاقائی انتخابی حلقوں میں اس طریقہ سے تقسیم ہو گی کہ ہر ایک حلقہ انتخاب کی آبادی اور اس کو دی ہوئی نشستوں کی تعداد میں تناسب، جہاں تک عملاً ممکن ہو، پوری ریاست میں یکساں ہو:

بشر طیکہ اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (الف) کی توضیعات کا اطلاق لوک سبھا کی نشستوں کی تقسیم کی غرض سے کسی ریاست پر نہ ہو گا جب تک اس ریاست کی آبادی ساٹھ لاکھ سے متجاوز نہ ہو جائے۔

(3) اس دفعہ میں اصطلاح ''آبادی'' سے وہ آبادی مراد ہے جس کا تعین گزشتہ مردم شماری میں کیا گیا ہو جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع کیے گئے ہیں:

بشر طیکہ اس فقرہ میں گزشتہ ایسی مردم شماری کے حوالے سے جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع ہو چکے ہیں تاوقتیکہ سال 2026 کے بعد پہلی مردم شماری کے متعلقہ اعداد و شمار شائع نہ ہوئے ہوں یہ متصور ہو گا کہ، —

(i) فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (الف) اور اس فقرہ کے شرطیہ فقرہ کی اغراض کے لئے 1971 کی مردم شماری کا حوالہ ہے؛ اور

(ii) فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (ب) کی اغراض کے لئے 2001 کی مردم شماری کا حوالہ ہے۔

ہر مردم شماری کے بعد مکرر ترتیب۔

82- ہر مردم شماری کی تکمیل پر لوک سبھا میں ریاستوں کو دی جانے والی نشستوں کی اور ہر ریاست کی علاقائی انتخابی حلقوں میں تقسیم کی مکرر ترتیب ایسا حاکم ایسے طریقہ سے کرے گا جسے پارلیمنٹ بذریعۂ قانون معین کرے:

بشرطیکہ ایسی مکرر ترتیب سے لوک سبھا میں نمائندگی اس وقت کے موجودہ ایوان کے ٹوٹ جانے تک متاثر نہ ہوگی:

نیز شرط یہ ہے کہ ایسی مکرر ترتیب ایسی تاریخ سے موثر ہوگی جس کی صدر جمہوریہ بذریعہ حکم صراحت کرے اور ایسے مکرر ترتیب کے موثر ہونے تک ایوان کا کوئی انتخاب ایسی ترتیب نو سے پہلے موجود علاقائی حلقہ جات انتخاب کی بنا پر کروایا جائے گا:

شرط یہ بھی ہے کہ سال 2026 کے بعد کی گئی پہلی مردم شماری کے متعلقہ اعداد و شمار کی اشاعت تک اس دفعہ کے تحت، —

(i) ریاستوں کو لوک سبھا میں 1971 کی مردم شماری کی بنیاد پر مکرر ترتیب شدہ نشستوں کو مختص کرنے کی؛ اور

(ii) ہر ایک ریاست کے علاقائی انتخابی حلقوں میں تقسیم کی، جو 2001 کی مردم شماری کی بنیاد پر مکرر ترتیب دی جائے،

مکرر ترتیب ضروری نہ ہوگی۔

پارلیمنٹ کے ایوانوں کی مدت۔

83-(1) راجیہ سبھا توڑی نہ جائے گی لیکن جہاں تک ممکن ہو اس کے ایک تہائی ارکان ہر دوسرے سال کے اختتام پر، جس قدر جلد ہو سکے ان توضیعات کے مطابق سبکدوش ہو جائیں گے جو پارلیمنٹ اس بارے میں قانون کے ذریعہ کرے۔

(2) لوک سبھا بجز اس کے کہ پہلے ہی توڑ دی جائے، اس کے پہلے اجلاس کی معینہ تاریخ سے پانچ سال تک قائم رہے گی اور اس سے زیادہ نہیں رہے گی اور اس پانچ سال کی مذکورہ مدت کے اختتام سے اس ایوان کے ٹوٹ جانے کا اثر ہو گا:

بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو تو مذکورہ مدت میں پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ ایسی مدت کے لیے توسیع کر سکے گی جو بیک وقت ایک سال سے متجاوز نہ ہو اور ہر صورت میں اعلان نامہ نافذ نہ رہنے کے بعد چھ ماہ سے زیادہ نہ ہو۔

پارلیمنٹ کی رکنیت کے لیے اہلیت۔

84- کوئی شخص پارلیمنٹ میں نشست کو پُر کرنے کے لیے چنے جانے کا اہل نہ ہو گا اگر وہ —

(الف) بھارت کا شہری نہ ہو اور کسی ایسے شخص کے سامنے جس کو اس بارے میں انتخابی کمیشن مجاز کرے اس نمونہ کے مطابق جو اس غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے حلف نہ لے یا اقرار صالح نہ کرے اور اس پر دستخط نہ کرے؛

(ب) راجیہ سبھا کی نشست کی صورت میں کم سے کم تیس سال کی عمر کا اور لوک سبھا کی نشست کی صورت میں کم سے کم پچیس سال کی عمر کا نہ ہو؛ اور

(ج) ایسی دیگر اہلیتیں نہ رکھتا ہو جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس بارے میں مقرر کی جائیں۔

پارلیمنٹ کا اجلاس، اس کی برخاستگی اور ٹوٹنا۔

85-(1) صدر وقتاً فوقتاً پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان کا اجلاس، ایسے وقت اور ایسی جگہ پر جو وہ مناسب خیال کرے، طلب کرے گا لیکن ایک اجلاس میں اس کی آخری نشست اور اس کے بعد کے اجلاس کی پہلی نشست کے لیے مقررہ تاریخ کے درمیان چھ ماہ سے زیادہ وقفہ نہ ہو گا۔

(2) صدر وقتاً فوقتاً —

(الف) دونوں ایوانوں کو یا ان میں سے کسی ایک ایوان کو برخاست کر سکے گا،

(ب) لوک سبھا کو توڑ سکے گا۔

صدر کا ایوانوں کو خطاب کرنے اور پیغامات بھیجنے کا حق۔

86-(1) صدر، پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان یا دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس کو خطاب کر سکے گا اور اس غرض سے ارکان کو حاضر رہنے کا حکم دے سکے گا۔

(2) صدر، پارلیمنٹ کے کسی ایوان کو خواہ کسی ایسے بل سے متعلق ہو، جو پارلیمنٹ میں اس وقت زیر غور ہو، خواہ کسی اور غرض سے پیغامات بھیج سکے گا اور جس ایوان کو ایسا پیغام بھیجا جائے وہ پوری مناسب عجلت سے اس

امر پر غور کرے گا جس پر غور کرنے کا پیغام میں حکم ہو۔

صدر کا خاص خطاب۔

87-(1) لوک سبھا کے ہر عام انتخاب کے بعد کے پہلے اجلاس پر اور ہر سال کے پہلے اجلاس کے آغاز پر صدر، پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس کو خطاب کرے گا اور پارلیمنٹ کو اس کے طلب کرنے کی وجوہ سے مطلع کرے گا۔

(2) ان امور پر بحث کرنے کی غرض سے، جن کا ایسے خطاب میں ذکر ہو، وقت مختص کرنے کے لیے ہر دو ایوان کا طریق کار قواعد کے ذریعہ منضبط کرنے کے لیے توضیع کی جائے گی۔

وزرا اور اٹارنی جنرل کے ایوانوں سے متعلق حقوق۔

88- بھارت کے ہر وزیر اور اٹارنی جنرل کو ہر دو ایوان میں، ان ایوانوں کی مشترکہ نشست میں اور پارلیمنٹ کی کسی ایسی کمیٹی میں جس کا وہ رکن نامزد کیا جائے، تقریر کرنے اور دیگر طریقہ سے اس کی کارروائی میں حصہ لینے کا حق ہو گا، مگر اس دفعہ کی رو سے وہ ووٹ دینے کا مستحق نہ ہو گا۔

پارلیمنٹ کے عہدہ دار

راجیہ سبھا کا میر مجلس اور نائب میر مجلس۔

89-(1) بھارت کا نائب صدر بہ اعتبار عہدہ راجیہ سبھا کا میر مجلس ہو گا۔

(2) راجیہ سبھا، جس قدر جلد ہو سکے، راجیہ سبھا کے کسی رکن کو اپنے نائب میر مجلس کی حیثیت سے چن لے گی اور جب بھی نائب میر مجلس کا عہدہ خالی ہو جائے، راجیہ سبھا کسی دوسرے رکن کو اپنے نائب میر مجلس کی حیثیت سے چن لے گی۔

نائب میر مجلس کا عہدہ خالی ہونا، اس سے استعفیٰ دینا اور علاحدہ کیا جانا۔

90- کوئی رکن جو راجیہ سبھا کے نائب میر مجلس کی حیثیت سے عہدہ پر فائز ہو —

(الف) اپنا عہدہ خالی کر دے گا اگر وہ راجیہ سبھا کا رکن نہ رہے؛

(ب) کسی وقت میر مجلس کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعہ اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا؛اور

(ج) راجیہ سبھا کی ایسی قرار داد سے، جو راجیہ سبھا کے اس وقت کے کل ارکان کی اکثریت سے منظور کی گئی ہو،اس کے عہدے سے علاحدہ کیا جاسکے گا:

بشرطیکہ فقرہ (ج) کی غرض سے کوئی قرار داد پیش نہ ہو گی اگر اس قرار داد کے پیش کرنے کے ارادہ کی کم سے کم چودہ دن کی اطلاع نہ دی گئی ہو۔

نائب میر مجلس یا دوسرے شخص کا میر مجلس کے عہدے کے فرائض انجام دینے یا اس حیثیت سے کام کرنے کا اختیار۔

91-(1) اس وقت جب میر مجلس کا عہدہ خالی ہو یا اس مدت کے دوران جب نائب صدر، صدر کی حیثیت سے کام کر رہا ہو یا اس کے کارہائے منصبی انجام دے رہا ہو، اس عہدہ کے فرائض نائب میر مجلس یا اگر نائب میر مجلس کا عہدہ بھی خالی ہو تو راجیہ سبھا کا ایسا رکن انجام دے گا جس کا صدر، اس غرض سے تقرر کرے۔

(2) راجیہ سبھا کی کسی نشست میں میر مجلس کی غیر حاضری میں نائب میر مجلس، یا اگر وہ بھی غیر حاضر ہو تو ایسا شخص جس کا راجیہ سبھا کے طریق کار کے قواعد سے تعین کیا جائے، یا اگر کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو تو ایسا کوئی شخص جس کا تعین راجیہ سبھا کرے، بہ حیثیت میر مجلس کام کرے گا۔

میر مجلس یا نائب میر مجلس اس وقت صدارت نہیں کرے گا جب اس کو عہدے سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرار داد زیر غور ہو۔

92-(1) راجیہ سبھا کی کسی نشست کی اس وقت جب نائب صدر کو اس کے عہدے سے علاحدہ کرنے کی قرار داد زیر غور ہو تو میر مجلس یا اس وقت جب نائب میر مجلس کو اس کے عہدے سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرار داد زیر غور ہو تو نائب میر مجلس اگرچہ وہ موجود ہو، صدارت نہیں کرے گا اور دفعہ 91 کے فقرہ (2) کی توضیعات کا اطلاق ہر ایسی نشست سے متعلق ویسا ہی ہو گا جیسا ان کا اطلاق اس نشست سے متعلق ہوتا ہے جس میں میر مجلس یا نائب میر

مجلس، جیسی کہ صورت ہو، غیر حاضر ہو۔

(2)اس وقت جب راجیہ سبھا میں نائب صدر کو اس کے عہدے سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرارداد زیر غور ہو تو میر مجلس کو راجیہ سبھا میں تقریر کرنے یا اس کی کارروائی میں دیگر طور پر حصہ لینے کا حق ہو گا لیکن دفعہ 100 میں کسی امر کے باوجود اسے ایسی قرارداد پر یا ایسی کارروائی کے دوران کسی اور امر پر ووٹ دینے کا بالکل حق نہ ہو گا۔

لوک سبھا کا اسپیکر اور نائب اسپیکر۔

93-لوک سبھا جس قدر جلد ہو سکے ایوان کے دو ارکان کو ترتیب وار اسپیکر اور نائب اسپیکر کی حیثیت سے چن لے گی اور جب بھی اسپیکر یا نائب اسپیکر کا عہدہ خالی ہو جائے، کسی دیگر رکن کو اسپیکر یا نائب اسپیکر کی حیثیت سے، جیسی کہ صورت ہو، چن لے گی۔

اسپیکر اور نائب اسپیکر کے عہدہ کا خالی ہونا، اس سے استعفیٰ اور علاحدگی۔

94- کوئی رکن جو لوک سبھا کے اسپیکر یا نائب اسپیکر کی حیثیت سے عہدے پر فائز ہو—

(الف) اپنا عہدہ خالی کر دے گا اگر وہ لوک سبھا کا رکن نہ رہے؛

(ب) کسی وقت بھی اگر ایسا رکن اسپیکر ہے تو نائب اسپیکر کو موسومہ اور اگر ایسا رکن نائب اسپیکر ہے تو اسپیکر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر سے استعفیٰ دے سکے گا؛ اور

(ج) لوک سبھا کی ایسی قرارداد کے ذریعہ، جو اس ایوان کے اس وقت کے کل ارکان کی اکثریت سے منظور کی گئی ہو، اس کے عہدے سے علاحدہ کیا جا سکے گا:

بشرطیکہ فقرہ (ج) کی غرض کے لیے کوئی قرارداد پیش نہیں کی جائے گی اگر اس قرارداد کے پیش کرنے کے ارادہ کی کم سے کم چودہ دن کی اطلاع نہ دی گئی ہو:

مزید شرط یہ ہے کہ جب بھی لوک سبھا توڑ دی جائے تو اسپیکر اپنا عہدہ لوک سبھا کے ٹوٹ جانے کے بعد اس کے پہلے اجلاس کے عین قبل تک خالی نہ کرے گا۔

نائب اسپیکر یا دوسرے شخص کا اسپیکر کے عہدے کے فرائض انجام دینے یا بہ حیثیت اسپیکر کام کرنے کا اختیار۔

95-(1) اس وقت جب اسپیکر کا عہدہ خالی ہو اس عہدہ کے فرائض نائب اسپیکر، یا اگر نائب اسپیکر کا عہدہ بھی خالی ہو تو لوک سبھا کا ایسا رکن انجام دے گا، جس کا صدر اس غرض سے تقرر کرے۔

(2) لوک سبھا کی کسی نشست میں اسپیکر کی غیر حاضری میں نائب اسپیکر، یا اگر وہ بھی غیر حاضر ہو تو ایسا شخص جس کا اس ایوان کے طریق کار کے قواعد کے ذریعہ تعین ہو، یا اگر کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو تو ایسا کوئی شخص، جس کا تعین وہ ایوان کرے، بہ حیثیت اسپیکر کام کرے گا۔

اسپیکر یا نائب اسپیکر اس وقت صدارت نہیں کرے گا جب اس کو عہدے سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرارداد زیر غور ہو۔

96-لوک سبھا کی کسی نشست کی، اس وقت جب اسپیکر کو اس کے عہدے سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو، اسپیکر یا جب نائب اسپیکر کو اس کے عہدے سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو، نائب اسپیکر، اگرچہ وہ موجود ہو، صدارت نہیں کرے گا اور دفعہ 95 کے فقرہ (2) کی توضیعات کا اطلاق ہر ایسی نشست سے متعلق ویسا ہی ہو گا جیسا ان کا اطلاق اس نشست سے متعلق ہوتا ہے جس میں اسپیکر یا نائب اسپیکر، جیسی کی صورت ہو، غیر حاضر ہو۔

(2) اس وقت جب لوک سبھا میں اسپیکر کو اس کے عہدے سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرارداد زیر غور ہو تو اسپیکر کو اس ایوان میں تقریر کرنے اور اس کی کارروائی میں دیگر طور پر حصہ لینے کا حق ہو گا اور دفعہ 100 میں کسی امر کے باوجود اس کو ایسی قرارداد پر یا ایسی کارروائی کے دوران کسی اور امر پر صرف ابتدائی مرحلے پر ووٹ دینے کا حق ہو گا لیکن ووٹوں کے مساوی ہونے کی صورت میں حق نہیں ہو گا۔

میر مجلس اور نائب میر مجلس اور اسپیکر اور نائب اسپیکر کی یافت اور الاؤنس۔

97- راجیہ سبھا کے میر مجلس اور نائب میر مجلس اور لوک سبھا کے اسپیکر اور نائب اسپیکر کو ایسی یافت اور الاؤنس دیے جائیں گے جن کا پارلیمنٹ، علی الترتیب قانون کے ذریعہ تعین کرے اور اس بارے میں اس طرح توضیع ہونے تک ان کو ایسی یافت اور الاؤنس دیے جائیں گے جن کی دوسرے فہرست بند میں صراحت ہے۔

پارلیمنٹ کی معتمدی۔

98-(1) پارلیمنٹ کے ہر ایوان کا ایک علیحدہ عملہ معتمدی ہو گا:

بشرطیکہ اس فقرہ میں کسی امر کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ وہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے لیے مشترکہ عہدوں کے قائم کرنے میں مانع ہے۔

(2) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ، ہر دو ایوان کے عملہ معتمدی میں بھرتی اور تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت منضبط کر سکے گی۔

(3) تاوقتیکہ فقرہ (2) کے تحت پارلیمنٹ توضیع نہ کرے صدر، لوک سبھا کے اسپیکر یا راجیہ سبھا کے میر مجلس سے، جیسی کہ صورت ہو، صلاح کرنے کے بعد لوک سبھا یا راجیہ سبھا کے عملہ معتمدی میں بھرتی اور تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت منضبط کرنے کے لیے قواعد بنا سکے گا اور اس طرح بنائے ہوئے قواعد مذکورہ فقرہ کے تحت بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع نافذ ہوں گے۔

کام کرنے کا طریقہ

ارکان کا حلف یا اقرار صالح۔

99- پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانوں کا ہر رکن اپنی نشست سنبھالنے سے پہلے، صدر یا کسی ایسے شخص کے سامنے جس کا وہ اس بارے میں تقرر کرے، اس نمونہ کے مطابق جو اس غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے، حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا۔

ایوانوں میں رائے دہی، نشستوں کے خالی ہونے کے باوجود ایوانوں کو کام کرنے کا اختیار اور کورم۔

100-(1) سوائے اس کے کہ اس آئین میں دیگر طور پر توضیع ہو، ہر دو ایوانوں کی کسی نشست میں یا ایوانوں کی مشترکہ نشست میں تمام تصفیہ طلب امور کا تصفیہ، سوائے اسپیکر یا اس شخص کے، جو میر مجلس یا اسپیکر کی حیثیت سے کام کر رہا ہو، ان دیگر ارکان کے ووٹوں کی اکثریت سے کیا جائے گا جو موجود ہوں اور ووٹ دیں۔

میر مجلس یا اسپیکر یا وہ شخص جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو، ابتدائی مرحلے پر ووٹ نہیں دے گا لیکن ووٹوں کے مساوی ہونے کی صورت میں اس کو فیصلہ کن ووٹ حاصل رہے گا اور وہ اس کو استعمال کرے گا۔

(2) پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانوں کو ان کی کسی رکنیت کے خالی ہونے کے باوجود کام کرنے کا اختیار ہو گا، اور پارلیمنٹ میں کوئی کارروائی جائز ہو گی باوجود اس کے کہ بعد میں معلوم ہو کہ کوئی ایسا شخص جس کو ایسا کرنے کا حق نہ تھا اس کارروائی میں شریک تھا یا اس نے ووٹ دیا تھا یا دیگر طور پر حصہ لیا تھا۔

(3) تاوقتیکہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع کرے، پالیمنٹ کے ہر دو ایوانوں کے کسی اجلاس کی تشکیل پانے کا کورم اس ایوان کے ارکان کی کل تعداد کا دسواں حصہ ہو گا۔

(4) اگر کسی ایوان کے اجلاس کے دوران کسی وقت کوئی کورم نہ ہو تو میر مجلس یا اسپیکر یا اس شخص کا، جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو، فرض ہو گا کہ کورم کے ہونے تک یا تو ایوان کو ملتوی کر دے یا اجلاس کو معطل کر دے۔

ارکان کی نااہلیتیں

نشستوں کا خالی ہونا۔

101-(1) کوئی شخص پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کا رُکن نہ ہو گا اور پالیمنٹ، قانون کے ذریعے یہ توضیع کرے گی کہ کوئی شخص، جو دونوں ایوانوں کا رکن چن لیا جائے، ان میں سے ایک ایوان میں اپنی نشست خالی کر دے۔

(2) کوئی شخص پارلیمنٹ اور کسی ریاست کی مجلس قانون ساز دونوں کا رکن نہ ہو گا اور اگر کوئی شخص پارلیمنٹ اور کسی ریاست کی مجلس قانون ساز دونوں کا رکن چن لیا جائے تو اس مدت کے منقضی ہونے پر جس کی صدر کے بنائے ہوئے قواعد میں صراحت کی جائے،

پارلیمنٹ میں اس شخص کی نشست خالی ہو جائے گی بجز اس کے کہ وہ اس سے قبل ریاست کی مجلس قانون ساز میں اپنی نشست سے مستعفی ہو گیا ہو۔

(3) پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان کے کسی رکن کی نشست فوراً خالی ہو جائے گی اگر وہ —

(الف) دفعہ 102 کے فقرہ (1) یا فقرہ (2) میں متذکرہ نااہلیتوں میں سے کسی نااہلیت کے تحت آجائے؛ یا

(ب) میر مجلس یا اسپیکر کو موسومہ، جیسی کہ صورت ہو، اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنی نشست سے مستعفی ہو جائے اور میر مجلس یا اسپیکر نے، جیسی کہ صورت ہو، اس کا استعفیٰ منظور کر لیا ہو:

بشرطیکہ ذیلی فقرہ (ب) میں محولہ کسی استعفیٰ کی صورت میں، اگر موصولہ اطلاع سے یا دیگر طور پر اور ایسی تحقیقات کرنے کے بعد، جو وہ مناسب خیال کرے، اسپیکر یا میر مجلس، جیسی کہ صورت ہو، مطمئن ہو کہ ایسا استعفیٰ رضامندانہ یا اصلی نہیں ہے تو ایسے استعفیٰ کو منظور نہیں کرے گا۔

(4) اگر ساٹھ دن کی مدت تک ہر دو ایوان کا کوئی رکن ایوان کی اجازت کے بغیر اس کے تمام اجلاسوں سے غیر حاضر رہے تو ایوان اس کی نشست کو خالی قرار دے سکے گا:

بشرطیکہ ساٹھ دن کی مذکورہ مدت کا شمار کرنے میں ایسی کسی مدت کا لحاظ نہ ہو گا جس کے دوران ایوان برخاست ہو جائے یا متواتر چار دن سے زیادہ ملتوی رہے۔

رکنیت کے لیے نا اہلیتیں۔

102-(1) کوئی شخص دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان کے رکن کی حیثیت سے چنے جانے اور رہنے کا اہل نہ ہو گا —

(الف) اگر وہ بھارت کی حکومت یا کسی ریاستی حکومت کے تحت کسی نفع بخش عہدے پر اس عہدہ کے سوا فائز ہو، جس کی بابت

پارلیمنٹ، نے قانون کے ذریعے قرار دیا ہو کہ اس پر فائز شخص نااہل نہ ہو گا؛

(ب) اگر وہ فاترالعقل ہو اور کسی عدالت مجاز کا اس کی بابت ایسا استقرار برقرار ہو؛

(ج) اگر وہ غیر بری الزمہ دیوالیہ ہو؛

(د) اگر وہ بھارت کا شہری نہ ہو، یا اس نے کسی مملکت غیر کی شہریت رضا کارانہ حاصل کرلی ہو، یا کسی مملکت غیر سے اقرار وفاداری کرے یا کسی مملکت غیر سے وابستگی رکھے؛

(ہ) اگر وہ پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی رو سے یا اس کے تحت ایسا نااہل ہو۔

تشریح۔ اس فقرہ کی اغراض کے لیے کسی شخص کا محض اس وجہ سے بھارت کی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت نفع بخش عہدے پر فائز ہونا متصور نہ ہو گا کہ وہ یونین یا ایسی ریاست کا وزیر ہے۔

(2) کوئی شخص پارلیمنٹ کے کسی ایوان کا رکن ہونے کے لیے نااہل ہو گا اگر وہ دسویں فہرست بند کے تحت اس طرح نااہل ہو جاتا ہے۔

ارکان کی نااہلیتوں سے متعلق تصفیہ طلب امور کا فیصلہ۔

103-(1) اگر اس امر کی نسبت کوئی سوال پیدا ہو کہ آیا پارلیمنٹ کے کسی ایوان کا کوئی رکن دفعہ 102 کے فقرہ (1) میں مندرج نااہلیتوں میں سے کسی نااہلیت کے تحت آ گیا ہے، تو یہ معاملہ فیصلہ کے لیے صدر کو بھیجا جائے گا اور اس کا فیصلہ حتمی ہو گا۔

(2) کسی ایسے معاملہ پر فیصلہ کرنے سے پہلے صدر انتخابی کمیشن کی رائے لے گا اور ایسی رائے کے مطابق فیصلہ کرے گا۔

دفعہ 99 کے تحت حلف لینے یا اقرار صالح کرنے سے پہلے یا جب اہل نہ ہو یا نااہل قرار دیا جائے، نشست

104- اگر کوئی شخص دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان کے رکن کی حیثیت سے، قبل اس کے کہ وہ دفعہ 99 کے احکام کے مطابق عمل کرے، یا یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کی رکنیت کا اہل نہیں ہے، یا نااہل قرار دیا گیا ہے یا اس کو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے

سنبھالنے اور ووٹ دینے پر تاوان۔

کسی قانون کی توضیعات کی روسے اس کی ممانعت کر دی گئی ہے، نشست سنبھالے یا ووٹ دے تو وہ ہر ایک دن کی بابت جس میں وہ اس طرح نشست سنبھالے یا ووٹ دے، پانچ سو روپیہ تاوان کا مستوجب ہو گا جو یونین کو واجب الادا دین کے طور پر وصول کیا جائے گا۔

پارلیمنٹ اور اس کے ارکان کے اختیارات، مراعات اور تحفظات

پارلیمنٹ کے ایوانوں اور ان کے ارکان اور کمیٹیوں کے اختیارات، مراعات وغیرہ۔

105-(1) اس آئین کی توضیعات اور پارلیمنٹ کا طریق کار منضبط کرنے والے قواعد اور احکام قائمہ کے تابع، پارلیمنٹ میں تقریر کی آزادی ہو گی۔

(2) پارلیمنٹ کا کوئی رکن پارلیمنٹ یا اس کی کسی کمیٹی میں کہی ہوئی کسی بات یا دیے ہوئے کسی ووٹ سے متعلق کسی عدالت میں کسی کارروائی کا مستوجب نہ ہو گا، اور کوئی شخص پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان کے اختیار سے اس کے تحت کسی رپورٹ، مضمون، ووٹ یا کارروائی کی اشاعت کی بابت اس طرح مستوجب نہ ہو گا۔

(3) دیگر اعتبار سے، پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان کے، اور ہر ایوان کے ارکان اور کمیٹیوں کے اختیارات، مراعات اور تحفظات ایسے ہوں گے جن کا پارلیمنٹ وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ تعین کرے، اور اس طرح سے تعین ہونے تک وہی ہوں گے جو اس ایوان اور اس کے ارکان اور کمیٹیوں کے آئین (چوالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1978 کی دفعہ 15 کی تاریخ نفاذ سے فوراً پہلے تھے۔

(4) فقرات (1)، (2) اور (3) کی توضیعات کا اطلاق ان اشخاص سے متعلق، جن کو اس آئین کی رُو سے پارلیمنٹ کے کسی ایوان یا اس

کی کسی کمیٹی کی کارروائی میں تقریر کرنے اور اس میں دیگر طور پر حصہ لینے کا حق حاصل ہے، ویسا ہی ہو گا جیسا ان کا اطلاق پارلیمنٹ کے ارکان سے متعلق ہوتا ہے۔

ارکان کی یافت اور الاؤنس۔

106- پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان کے ارکان ایسی یافت اور الاؤنس، جن کا پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ وقتاً فوقتاً تعین کرے، اور اس بارے میں اس طرح توضیع ہونے تک ان شرحوں سے اور ایسی شرائط پر پانے کے مستحق ہوں گے، جن کا اطلاق اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل بھارت کی ڈومینین کی آئین ساز اسمبلی کے ارکان کے بارے میں ہوتا تھا۔

قانون سازی کا طریق کار

بلوں کو پیش کرنے اور ان کو منظور کرنے کے بارے میں توضیعات۔

107-(1) رقمی بل اور دیگر مالیاتی بل کے متعلق دفعات 109 اور 117 کی توضیعات کے تابع، کوئی بل پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان میں ابتدأً پیش ہو سکے گا۔

(2) دفعات 108 اور 109 کی توضیعات کے تابع، کسی بل کا پارلیمنٹ کے ایوانوں سے منظور ہونا متصور نہ ہو گا بجز اس کے کہ اس پر دونوں ایوان، خواہ بلا ترمیم یا صرف ایسی ترمیمات کے ساتھ، جن سے دونوں ایوان اتفاق کریں، متفق ہو گئے ہوں۔

(3) کوئی بل جو پارلیمنٹ میں زیر غور ہو ایوانوں کے برخاست ہونے کی وجہ سے ساقط نہ ہو گا۔

(4) کوئی بل جو راجیہ سبھا میں زیر غور ہو اور لوک سبھا سے منظور نہ ہوا ہو، لوک سبھا کے ٹوٹ جانے پر ساقط نہ ہو گا۔

(5) کوئی بل جو لوک سبھا میں زیر غور ہو یا لوک سبھا سے منظور ہو کر راجیہ سبھا میں زیر غور ہو، دفعہ 108 کی توضیعات کے تابع، لوک سبھا کے ٹوٹ جانے پر ساقط ہو جائے گا۔

بعض حالات میں دونوں ایوانوں کی مشترکہ نشست۔

108-(1)اگر کوئی بل ایک ایوان سے منظور ہونے اور دوسرے ایوان میں منتقل ہوجانے کے بعد—

(الف)دوسرے ایوان سے نامنظور ہوجائے؛یا

(ب)دونوں ایوانوں میں اس بل میں کی جانے والی ترمیمات کے بارے میں بالآخر اختلاف رائے ہو؛یا

(ج)دوسرے ایوان میں اس بل کے وصول ہونے کی تاریخ سے اس بل کو بلا منظوری کے چھ ماہ سے زیادہ گزر جائیں،

تو بجز اس کے کہ وہ بل لوک سبھا کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے ساقط ہو گیا ہو، صدر ایوانوں کو، اگر وہ نشست میں ہوں، پیام کے ذریعہ، اور اگر وہ نشست میں نہ ہوں تو عام اطلاع نامہ کے ذریعہ،اس بل پر غور وخوض کرنے اور ووٹ دینے کی غرض سے مشترکہ نشست کرنے کے لیے انہیں طلب کرنے کے اپنے ارادہ سے مطلع کرسکے گا:

بشرطیکہ اس فقرہ کے کسی امر کا اطلاق رقمی بل پر نہ ہو گا۔

(2)فقرہ(1)میں مذکورہ چھ ماہ کی کسی مدت کا شمار کرنے میں، کسی ایسی مدت کا لحاظ کیا جائے گا جس میں وہ ایوان، جس کا اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (ج) میں ذکر ہے، برخاست کیا جائے یا متواتر چار دن سے زیادہ ملتوی رہے۔

(3)جب صدر نے فقرہ(1) کے تحت ایوانوں کا مشترکہ اجلاس طلب کرنے کے ارادے کی اطلاع دی ہو تو ان میں سے کوئی ایوان اس بل پر مزید کارروائی نہ کرے گا، لیکن صدر اپنے اطلاع نامے کی تاریخ کے بعد کسی وقت ایوانوں کا مشترکہ اجلاس اطلاع نامہ میں صراحت کی ہوئی غرض کے لیے طلب کرسکے گا اور اگر وہ ایسا کرے تو حسبہ دونوں ایوان اجلاس کریں گے۔

(4) اگر دونوں ایوانوں کی مشترکہ نشست میں وہ بل ایسی ترمیمات کے ساتھ،اگر کوئی ہوں، جن پر مشترکہ نشست میں اتفاق

رائے ہو، دونوں ایوانوں کے ان کل ارکان کی اکثریت سے جو موجود ہوں اور ووٹ دیں منظور ہو جائے تو اس آئین کی اغراض کے لیے اس کا دونوں ایوانوں سے منظور ہو جانا متصور ہو گا:

بشرطیکہ کسی مشترکہ نشست میں —

(الف) اگر کوئی بل ایک ایوان سے منظور ہونے کے بعد دوسرے ایوان سے ترمیمات کے ساتھ منظور نہ ہو اور اس ایوان کو، جہاں سے اس کی ابتدا ہوئی تھی، واپس کر دیا گیا ہو تو اس بل میں سوائے ایسی ترمیمات کے (اگر کوئی ہوں) جو اس بل کے منظور ہونے میں تاخیر کی وجہ سے ضروری ہو جائیں، کسی دوسری ترمیم کی تجویز نہ کی جائے گی؛

(ب) اگر وہ بل اس طرح سے منظور ہوا ہو اور واپس کر دیا گیا ہو، تو اس بل میں صرف ان ترمیمات کی، جن کا اوپر ذکر ہے اور ایسی دیگر ترمیمات کی تجویز کی جائے گی جو ان امور سے متعلق ہوں، جن کی نسبت ایوانوں میں اتفاق رائے نہ ہو،

اور ان ترمیمات کی بابت جو اس فقرہ کے تحت پیش ہونے کے قابل ہوں، صدارت کرنے والے شخص کا فیصلہ حتمی ہو گا۔

(5) باوجود اس کے کہ صدر کے ایوانوں کا مشترکہ اجلاس طلب کرنے کی اطلاع دینے اور اس کے انعقاد کے درمیانی عرصہ میں لوک سبھا توڑ دی گئی ہو، اس دفعہ کے تحت ایک مشترکہ نشست منعقد ہو سکے گی اور اس میں کوئی بل منظور کیا جا سکے گا۔

رقمی بل کے متعلق خصوصی طریق کار۔

109-(1) رقمی بل راجیہ سبھا میں پیش نہیں ہو گا۔

(2) رقمی بل لوک سبھا سے منظور ہونے کے بعد راجیہ سبھا میں اس کی سفارشات کے لیے منتقل کر دیا جائے گا اور راجیہ سبھا اس بل کے ملنے کی تاریخ سے چودہ دن کی مدت کے اندر اس بل کو اپنی سفارشات کے ساتھ لوک سبھا کو واپس کر دے گی اور لوک سبھا اس کے بعد

راجیہ سبھا کی ان سب سفارشات کو یاان میں سے کسی سفارش کو قبول یانامنظور کر سکے گی۔

(3)اگر لوک سبھا راجیہ سبھا کی سفارشات میں سے کسی سفارش کو قبول کرے تو اس رقمی بل کا دونوں ایوانوں سے ان ترمیمات کے ساتھ ، جن کی سفارش راجیہ سبھانے کی ہو اور جن کو لوک سبھانے قبول کرلیاہو، منظور ہو جانا متصور ہو گا۔

(4)اگر لوک سبھا راجیہ سبھا کی سفارشات میں سے کسی بھی سفارش کو قبول نہ کرے تو اس رقمی بل کا دونوں ایوانوں سے اس شکل میں منظور ہو جانا متصور ہو گا جس میں وہ لوک سبھا سے، ان ترمیمات میں سے کسی ترمیم کے بغیر جن کی سفارش راجیہ سبھانے کی تھی، منظور ہوا تھا۔

(5)اگر کسی بل کو جو لوک سبھا سے منظور ہوا ہو اور راجیہ سبھا کو اس کی سفارشات کے لیے منتقل کیا گیا ہو چودہ دن کی مذکورہ مدت کے اندر لوک سبھا کو واپس نہ کیا جائے تو مذکورہ مدت کے منقضی ہونے پر اس بل کا دونوں ایوانوں سے، اس شکل میں منظور ہو جانا متصور ہو گا جس میں وہ لوک سبھا سے منظور ہوا تھا۔

رقمی بل کی تعریف۔

110-(1)اس باب کی اغراض کے لیے، کسی بل کا رقمی بل ہونا متصور ہو گا اگر اس میں صرف ایسی توضیعات درج ہوں جو حسب ذیل جملہ امور یاان میں سے کسی امر سے متعلق ہوں، یعنی —

(الف) کسی ٹیکس کو عائد کرنا، برخاست کرنا، معاف کرنا، بدلنایامنضبط کرنا؛

(ب) بھارت کی حکومت کے رقم ادھار لینے یا کسی ضمانت کے دینے کو منضبط کرنایاایسے مالیاتی وجوب کی بابت قانون میں ترمیم کرنا جو بھارت کی حکومت نے قبول کیے ہوں یااس کو قبول کرنے ہوں؛

(ج) بھارت کے مجتمعہ فنڈیااتفاقی مصارف فنڈ کی تحویل، کسی ایسے

فنڈ میں رقوم جمع کرنا یا اس سے رقوم کا نکالنا؛

(د) بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے رقوم کا تصرف؛

(ہ) کسی خرچ کی بابت قرار دینا کہ وہ ایسا خرچ ہے جو بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو گا یا ایسے کسی خرچ کی رقم میں اضافہ کرنا؛

(و) بھارت کے مجتمعہ فنڈ یا بھارت کے سرکاری کھاتے کی بابت رقم کی وصولی یا ایسی رقم کی تحویل یا اس کا اجراء یا یونین یا کسی ریاست کے حسابات کی جانچ؛ یا

(ز) کوئی ایسا امر جو ذیلی فقرات (الف) تا (و) میں مصرحہ امور میں سے کسی کا ضمنی امر ہو۔

(2) کسی بل کا محض اس وجہ سے کہ اس میں جرمانے یا دیگر تاوان عائد کرنے یا لائسنسوں کی فیس یا انجام دی ہوئی خدمات کے لیے فیس کے مطالبہ یا ادائیگی کی بابت توضیع درج ہے اس وجہ سے رقمی بل ہونا متصور نہ ہو گا کہ اس میں کسی مقامی حاکم یا جماعت کی مقامی اغراض کے لیے لگائے ہوئے کسی ٹیکس کے عائد کرنے، برخاست کرنے، معاف کرنے، اس میں ردوبدل کرنے یا منضبط کرنے کی توضیع درج ہے۔

(3) اگر کوئی سوال پیدا ہو کہ آیا کوئی بل رقمی بل ہے یا نہیں، تو اس پر لوک سبھا کے اسپیکر کا فیصلہ حتمی ہو گا۔

(4) ہر رقمی بل پر جب وہ دفعہ 109 کے تحت راجیہ سبھا کو منتقل کیا جائے اور جب وہ دفعہ 111 کے تحت صدر کو منظوری کے لیے پیش کیا جائے، تو لوک سبھا کا اسپیکر اپنے دستخط سے اس کی پشت پر تصدیق کرے گا کہ وہ رقمی بل ہے۔

بلوں کی منظوری۔

111- جب کوئی بل پارلیمنٹ کے ایوانوں سے منظور ہو جائے تو وہ صدر کو پیش کیا جائے گا اور صدر یا تو اعلان کرے گا کہ اس نے بل کی منظوری دی ہے یا یہ کہ اس کی منظوری روک لی ہے:

بشرطیکہ صدر، بل اس کے پاس منظوری کے لیے پیش ہونے کے بعد، جس قدر جلد ہوسکے، اس بل کو، اگر وہ رقمی بل نہ ہو تو ایوانوں کو ایک پیغام کے ساتھ واپس کرسکے گا جس میں درخواست ہو گی کہ وہ اس بل پر یا اس میں مصرحہ توضیعات پر مکرر غور کریں اور خاص طور پر اس پر غور کریں کہ ایسی ترمیمات جن کی وہ اپنے پیغام میں سفارش کرے اس قابل ہیں کہ انہیں شامل کیا جائے اور جب کوئی بل اس طرح واپس ہو تو دونوں ایوان حسبہٖ اس بل پر مکرر غور کریں گے اور اگر وہ بل ایوانوں سے ترمیم کے ساتھ، یا بلا ترمیم، مکرر منظور ہوجائے اور صدر کے پاس منظوری کے لیے پیش ہو، تو صدر اس کی منظوری نہیں روکے گا۔

مالیاتی امور میں طریق کار

سالانہ مالیاتی گوشوارہ۔

112-(1) صدر، ہر مالیاتی سال کی بابت، بھارت کی حکومت کی اس سال کی تخمینی آمدنی اور خرچ کا گوشوارہ، جس کو اس حصہ میں ''سالانہ مالیاتی گوشوارہ'' کہا گیا ہے، پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں پیش کرائے گا۔

(2) سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں شامل کیے ہوئے خرچ کے تخمینوں میں ذیل کی رقوم علیحدہ دکھائی جائیں گی —

(الف) ایسی رقوم جو اس خرچ کو ادا کرنے کے لیے ضروری ہوں جس کو اس آئین میں ایسا خرچ بتلایا گیا ہے جو بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوتا ہے؛ اور

(ب) ایسی رقوم جو ایسے دوسرے خرچ کو ادا کرنے کے لیے ضروری ہوں جس کو بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے صرف کرنے کی تجویز ہو،

اور خرچ بہ مد آمدنی اور دوسرے خرچ میں امتیاز کیا جائے گا۔

(3) حسب ذیل خرچ ایسا خرچ ہو گا جس کا بار بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوتا ہے—

(الف) صدر کے مشاہرے اور الاؤنس اور اس کے عہدے سے متعلق دوسرا خرچ؛

(ب) راجیہ سبھا کے میر مجلس اور نائب میر مجلس اور لوک سبھا کے اسپیکر اور نائب اسپیکر کی یافت اور الاؤنس؛

(ج) ایسے مصارف دین مع سود جن کے لیے بھارت کی حکومت ذمہ دار ہو، قرض ادائی فنڈ کے مصارف اور دین کی ادائیگی کے مصارف اور قرضے حاصل کرنے اور خدمت اور دین کی ادائیگی سے متعلق دیگر خرچ؛

(د)(i) یافت، الاؤنس اور پینشن جو سپریم کورٹ کے ججوں کو یا ان کے متعلق واجب الادا ہوں،

(ii) پینشن جو فیڈرل کورٹ کے ججوں کو یا ان کے متعلق واجب الادا ہوں،

(iii) پینشن جو کسی ایسی عدالت العالیہ کے ججوں کو یا ان سے متعلق واجب الادا ہوں جو بھارت کے علاقہ میں شامل کسی رقبہ کی بابت اختیار سماعت استعمال کرتی ہو یا جو کسی وقت اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل بھارت کی ڈومینین کے گورنر کے کسی صوبہ میں شامل کسی رقبہ پر اختیار سماعت استعمال کرتی تھی؛

(ہ) یافت، الاؤنس اور پینشن جو بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کو یا اس سے متعلق واجب الادا ہوں؛

(و) کوئی رقوم جو کسی عدالت یا ثالثی ٹریبونل کے کسی فیصلے، ڈگری یا فیصلہ ثالثی کے ایفا کے لیے ضروری ہوں؛

(ز) کوئی دوسرا خرچ جس کی نسبت آئین ہذا یا پارلیمنٹ قانون کی رو سے قرار دے کہ اس طرح عائد کیا جائے۔

تخمینوں کے بارے میں پارلیمنٹ میں طریق کار۔

113-(1) تخمینوں کا اس قدر جز جو ایسے خرچ سے متعلق ہو جس کا بار بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوتا ہو، پارلیمنٹ کی منظوری کے لیے پیش نہ ہو گا، لیکن اس فقرہ کے کسی امر کی یہ تعبیر نہ ہو گی کہ وہ ان تخمینوں میں سے کسی تخمینہ پر پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانوں میں بحث کرنے میں مانع ہے۔

(2) مذکورہ تخمینوں میں سے اس قدر جز جو دوسرے خرچ کی بابت ہو رقمی مطالبات کی شکل میں لوک سبھا میں پیش کیا جائے گا اور لوک سبھا کو اختیار حاصل ہو گا کہ کسی مطالبہ کی منظوری دے یا منظوری دینے سے انکار کرے یا کسی مطالبہ کی اس میں مصرحہ رقم کو کم کرتے ہوئے منظوری دے۔

(3) کوئی رقمی مطالبہ صدر کی سفارش کے بغیر پیش نہ ہو گا۔

تصرف رقوم بل۔

114-(1) لوک سبھا کی جانب سے دفعہ 113 کے تحت رقمی بل منظوریاں دیے جانے کے بعد، جس قدر جلد ہو سکے، ایک بل پیش کیا جائے گا جس میں بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے ان تمام رقوم کے تصرف کے لیے توضیع ہو گی جو حسب ذیل کی تکمیل کے لیے در کار ہوں—

(الف) وہ رقمی منظوریاں جو لوک سبھا کی جانب سے اس طرح دی گئی ہوں؛ اور

(ب) وہ خرچ جس کا بار بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو لیکن کسی حالت میں اس رقم سے زائد نہ ہو جو پارلیمنٹ میں اس سے قبل پیش کیے ہوئے گوشوارہ میں بتلائی گئی ہو۔

(2) پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان میں کسی ایسے بل میں کوئی ایسی ترمیم تجویز نہیں کی جائے گی جس کا اثر یہ ہو کہ اس سے اس طرح منظور کی ہوئی کسی رقم میں کمی بیشی ہو یا اس کا تصرف بدل جائے یا کسی ایسے خرچ کی رقم میں کمی بیشی ہو جس کا بار بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو اور صدارت کرنے والے شخص کا فیصلہ، کہ

آیا کوئی ترمیم اس فقرہ کے تحت ناقابل قبول ہے، حتمی ہو گا۔

(3) دفعات 115اور 116 کی توضیعات کے تابع کوئی رقم بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے نکالی نہ جائے گی، سوائے اس کے کہ وہ اس دفعہ کی توضیعات کے بموجب منظورہ قانون سے کیے ہوئے تصرف کے مطابق ہو۔

تکمیلی، اضافی یا زائد رقمی منظوریاں۔

115-(1)صدر—

(الف) اگر کوئی رقم جسے کسی مخصوص سروس کے لیے مالیاتی سال رواں کے واسطے خرچ کرنے کا دفعہ 114 کی توضیعات کے بموجب بنائے ہوئے کسی قانون کی رو سے مجاز کیا گیا ہو، اس سال کی اغراض کے لیے ناکافی پائی جائے یا جب اس مالیاتی سال رواں میں کسی جدید سروس پر تکمیلی یا زائد خرچ کی، جو اس سال کے سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں مد نظر نہ تھا، ضرورت پیدا ہوئی ہو؛ یا

(ب) اگر کسی مالیاتی سال کے دوران کسی سروس پر اس سروس اور اس سال کے لیے منظورہ رقم سے زائد کوئی رقم خرچ ہو گئی ہو، تو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں دوسرا گوشوارہ، جس میں اس خرچ کی تخمینی رقم بتلائی گئی ہو، پیش کروائے گا یا لوک سبھا میں، جیسی کہ صورت ہو، اس زائد رقم کا مطالبہ پیش کروائے گا۔

(2) کسی ایسے گوشوارے اور خرچ یا مطالبے نیز ایسے قانون سے متعلق جو ایسے خرچ یا ایسے مطالبے کی بابت رقمی منظوری کو ادا کرنے کے لیے بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے تصرف رقوم کا مجاز کرنے کے لیے بنایا جانا ہو، دفعات 113،112اور 114 کی توضیعات کا وہی اثر ہو گا جیسا ان کا اثر سالانہ مالیاتی گوشوارہ یا اس میں متذکرہ خرچ یا رقمی منظوری ادا کرنے کے لیے اور اس قانون کے تعلق سے ہے جو بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے ایسے مطالبہ یا رقمی منظوری کو ادا کرنے کے لیے تصرف رقوم کا مجاز کرنے کے لیے بنایا جانا ہو۔

علی الحساب رقمی منظوریاں، اعتمادی رقمی منظوریاں اور غیر معمولی رقمی منظوریاں۔

116-(1)اس باب کی متذ کرہ بالا توضیعات میں کسی امر کے باوجود لوک سبھا کو اختیار ہو گا کہ —

(الف) کسی مالیاتی سال کے ایک جز کے لیے تخمینی خرچ کی بابت کوئی پیشگی رقمی منظوری ایسی رقمی منظوری دینے کے لیے دفعہ 113 میں مقررہ طریق کار کی تکمیل اور اس خرچ سے متعلق دفعہ 114 کی توضیعات کے بموجب قانون کے منظور ہونے تک دے؛

(ب) بھارت کے وسائل پر کسی غیر متوقع مطالبہ کو ادا کرنے کے لیے رقمی منظوری دے جب اس سروس کی وسعت یا غیر معین نوعیت کی وجہ سے ایسا مطالبہ ان تفصیلات کے ساتھ بیان نہ کیا جا سکے جو عموماً سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں دی جاتی ہیں؛

(ج) ایسی غیر معمولی رقمی منظوری دے جو کسی مالیاتی سال کی جاریہ سروس کا کوئی جز نہ ہو،

اور پارلیمنٹ کو اختیار ہو گا کہ وہ ان اغراض کے لیے جن کے واسطے مذکورہ رقمی منظوریاں دی جائیں، بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے رقوم کا نکالا جانا قانون کے ذریعہ مجاز کرے۔

(2) دفعات 113 اور 114 کی توضیعات کا اثر فقرہ (1) کے تحت کوئی رقمی منظوری دینے کے لیے اور کسی ایسے قانون سے متعلق جو اس فقرہ کے تحت بنایا جائے ویسا ہی ہو گا جیسا ان کا اثر سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں متذکرہ کسی خرچ کی بابت رقمی منظوری دینے سے اور اس قانون کے تعلق سے ہے جو بھارت کے مجتمعہ فنڈ میں سے ایسے خرچ کے ادا کرنے کے لیے تصرف رقوم کا مجاز کرنے کے لیے بنایا جانا ہو۔

مالیاتی بلوں کی بابت خصوصی توضیعات۔

117-(1)صدر کی سفارش کے بغیر کوئی ایسا بل نہ تو پیش ہو گا اور نہ کسی ایسی ترمیم کی تحریک ہو گی جس میں دفعہ 110 کے فقرہ (1) کے ذیلی فقرات (الف) تا (و) میں مصرحہ امور میں سے کسی امر کے لیے توضیع کی جائے اور کوئی بل جس میں ایسی کوئی توضیع ہو، راجیہ سبھا

میں پیش نہ ہو گا:

بشرطیکہ اس فقرہ کے تحت ایسی ترمیم کی تحریک کرنے کے لیے جس میں کسی ٹیکس کی کمی یا برخاستگی کی توضیع ہو، کسی سفارش کی ضرورت نہ ہو گی۔

(2) کسی بل یا ترمیم کا متذکرہ بالا امور میں سے کسی امر کی بابت توضیع محض اس وجہ سے ہونا متصور نہ ہو گا کہ اس میں جرمانوں یا دیگر تاوان عائد کرنے یا لائسنس کی فیس یا انجام دی ہوئی خدمات کی فیس کے مطالبہ یا ادائیگی کی بابت توضیع ہے یا اس وجہ سے متصور نہ ہو گا کہ کسی مقامی حاکم یا جماعت کے کسی ٹیکس کے مقامی اغراض کے لیے عائد کرنے، برخاست کرنے، معاف کرنے یا اس میں رد و بدل کرنے یا اس کو منضبط کرنے کی توضیع ہے۔

(3) کوئی ایسا بل جس کے ایکٹ بنانے اور نافذ کرنے سے بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے لازماً خرچ ہو گا، پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان سے منظور نہیں کیا جائے گا بجز اس کے کہ صدر نے اس ایوان سے اس بل پر غور کرنے کی سفارش کی ہو۔

عام طریق کار

طریق کار کے قواعد۔

118-(1) پارلیمنٹ کا ہر ایک ایوان اس آئین کی توضیعات کے تابع اپنے طریق کار اور اپنے کام کے انضباط کے لیے قواعد بنا سکے گا۔

(2) فقرہ (1) کے تحت قواعد کے بنانے تک، طریق کار کے ایسے قواعد اور احکام قائمہ جو، اس آئین کے نفاذ کے عین قبل بھارت کی ڈومینین کی مجلس قانون ساز سے متعلق نافذ تھے، ایسی تبدیلیوں اور ایسی تطبیق کے تابع جو ان میں راجیہ سبھا کا میر مجلس یا لوک سبھا کا اسپیکر، جیسی کی صورت ہو، کرے، پارلیمنٹ سے متعلق نافذ رہیں گے۔

(3) صدر، راجیہ سبھا کے میر مجلس اور لوک سبھا کے اسپیکر سے

صلاح کرنے کے بعد دونوں ایوانوں کی مشترکہ نشستوں اور ان کے مابین مراسلت کے طریق کار کے بارے میں قواعد بنا سکے گا۔

(4) دونوں ایوانوں کی مشترکہ نشست کی صدارت لوک سبھا کا اسپیکر یا اس کی غیر حاضری میں ایسا شخص کرے گا جس کا تعین فقرہ (3) کے تحت بنائے ہوئے طریق کار کے قواعد کے ذریعہ کیا جائے۔

مالیاتی کاروبار سے متعلق پارلیمنٹ میں طریق کار کا قانون کے ذریعہ انضباط۔

119- پارلیمنٹ، مالیاتی کاروبار کی بروقت تکمیل کی غرض سے کسی مالیاتی امر سے متعلق یا بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے تصرف رقوم کے لیے کسی بل سے متعلق پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان کا طریق کار اور اس میں کاروبار کا انصرام قانون کے ذریعہ منضبط کر سکے گی اور جب کبھی اور جس حد تک اس طرح بنائے ہوئے کسی قانون کی کوئی توضیع پارلیمنٹ کے کسی ایوان کے دفعہ 118 کے فقرہ (1) کے تحت بنائے ہوئے کسی قاعدہ یا کسی ایسے قواعد یا احکام قائمہ کے متناقض ہو جو پارلیمنٹ کے متعلق اس دفعہ کے فقرہ (2) کے تحت نافذ ہوں تو ایسی توضیع حاوی رہے گی۔

زبان جو پارلیمنٹ میں استعمال ہو گی۔

120-(1) حصہ 17 میں کسی امر کے باوجود لیکن دفعہ 348 کی توضیعات کے تابع پارلیمنٹ میں کاروبار ہندی یا انگریزی میں ہو گا:

بشرطیکہ راجیہ سبھا کا میر مجلس یا لوک سبھا کا اسپیکر یا وہ شخص جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو، جیسی کہ صورت ہو، کسی ایسے رکن کو جو اپنے مطلب کا اظہار پورے طور پر ہندی یا انگریزی میں نہ کر سکتا ہو، ایوان کو اس کی اپنی مادری زبان میں خطاب کرنے کی اجازت دے سکے گا۔

(2) بجز اس کے کہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع کرے، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پندرہ سال کی مدت منقضی ہونے کے بعد یہ دفعہ اس طرح نافذ ہو گی گویا کہ الفاظ "یا انگریزی میں" اس سے حذف کیے گئے ہوں۔

پارلیمنٹ میں بحث پر پابندی۔

121-پارلیمنٹ میں کوئی بحث، سپریم کورٹ یا عدالت العالیہ کے کسی جج کے فرائض کی انجام دہی میں اس کے رویہ کے بارے میں نہ ہو گی سوائے اس کے کہ وہ صدر کو ایسی عرض داشت پیش کرنے کے بارے میں کسی تحریک پر ہو جس میں کسی جج کو یہاں بعد میں مندرجہ توضیع کے بموجب علیحدہ کرنے کی استدعا ہو۔

پارلیمنٹ کی کارروائی کی عدالتیں تحقیق نہیں کریں گی۔

122-(1) پارلیمنٹ میں کسی کارروائی کے جواز پر طریق کار کی کسی مبینہ بے ضابطگی کی بنا پر اعتراض نہ کیا جاسکے گا۔

(2) پارلیمنٹ کا کوئی عہدہ دار یا رکن، جس میں اس میں آئین کی رو سے یا اس کے تحت پارلیمنٹ میں طریق کار یا کام کو منضبط کرنے یا نظم وضبط بر قرار رکھنے کے اختیارات مرکوز ہوں، اس کے ان اختیارات کے استعمال کرنے کے متعلق عدالت کے اختیار سماعت کے تابع نہ ہو گا۔

باب 3

صدر کے قانون سازی کے اختیارات

پارلیمنٹ کے وقفہ کے دوران آرڈی نینس جاری کرنے کا صدر کو اختیار۔

123-(1) اگر صدر اس وقت کے سوا، جب پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کا اجلاس جاری ہو، مطمئن ہو جائے کہ ایسے حالات موجود ہیں، جن کی بنا پر اس کے لیے فوری کارروائی کرنا ضروری ہے تو وہ ایسے آرڈی نینس جاری کر سکے گا جو اسے حالات کے لحاظ سے ضروری معلوم ہوں۔

(2) اس دفعہ کے تحت جاری کیے ہوئے آرڈی نینس کو وہی نفوذ اور اثر حاصل ہو گا جو پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ کو حاصل ہوتا ہے لیکن ہر ایسا آرڈی نینس—

(الف) پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں پیش ہو گا اور پارلیمنٹ کے مکرر اجلاس کرنے سے چھ ہفتوں کے منقضی ہونے پر یا اگر اس

مدت کے منقضی ہونے سے قبل دونوں ایوان اس کو نامنظور کرتے ہوئے قرار دادیں منظور کریں تو ان قرار دادوں میں سے دوسری قرارداد کے منظور ہونے پر نافذ العمل نہیں رہے گا؛اور

(ب)صدر کسی بھی وقت واپس لے سکے گا۔

تشریح۔جب پارلیمنٹ کے ایوانوں کے اجلاس مختلف تاریخوں پر مکرر طلب کیے جائیں تو چھ ہفتوں کی مدت کا شمار اس فقرہ کی اغراض کے لیے ان تاریخوں میں سے بعد کی تاریخ سے ہو گا۔

(3)جب کبھی اور جس حد تک اس دفعہ کے تحت کسی آرڈی نینس میں ایسی توضیع ہو جس کے وضع کرنے کی پارلیمنٹ اس آئین کے تحت مجاز نہ ہو تو وہ اس حد تک باطل ہو گا۔

(4)حذف۔

باب4
یونین کی عدلیہ

سپریم کورٹ کا قیام اور اس کی تشکیل۔

124-(1)بھارت کی ایک سپریم کورٹ ہو گی جو بھارت کے اعلیٰ جج اور جب تک پارلیمنٹ قانون کے ذریعے اس سے زیادہ تعداد مقرر نہ کرے سات[1] دیگر ججوں پر مشتمل ہو گی۔

(2)سپریم کورٹ کے ہر جج کا تقرر صدر اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامہ کے ذریعہ[2] [دفعہ 124الف میں مصرحہ قومی عدالتی تقرری

1 اب تیس ہیں۔دیکھئے ایکٹ 11 بابت 2009 دفعہ 2:5 فروری 2009ء سے۔

2 آئین (ننانوے ویں ترمیم)ایکٹ، 2014 کی دفعہ 2 کے ذریعہ (13-4-2015 سے)''سپریم کورٹ یا ریاستوں کی عدالت ہائے عالیہ کے ایسے ججوں سے صلاح کے بعد کرے گا جنہیں صدر اس غرض سے ضروری تصور کرے''الفاظ کے مقام پر رکھا گیا۔یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈوو کیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔آئی۔آر۔2016 ایس۔سی 117 والے معاملے میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر،2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کر دی گئی ہے۔

کمیشن کی سفارش پر کرے گا]اور وہ پینسٹھ سال کی عمر کو پہنچنے تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا:

[1]☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

[2][بشر طیکہ]

(الف) کوئی جج، صدر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے سکے گا؛

(ب) کوئی جج اس طریقہ سے جس کی فقرہ (4) میں توضیع ہے، اس کے عہدے سے علیحدہ کیا جاسکے گا۔

(2الف) سپریم کورٹ کے کسی جج کی عمر کا تعین ایسا حاکم ایسے طریقہ سے کرے گا جس کی پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ توضیع کرے۔

(3) کوئی شخص سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے تقرر کا اہل نہ ہو گا اگر وہ بھارت کا شہری نہ ہو اور—

(الف) کسی عدالت العالیہ کا یا دو یا دو سے زیادہ ایسی عدالتوں کا کم سے کم متواتر پانچ سال تک جج نہ رہا ہو؛ یا

(ب) کسی عدالت العالیہ کا یا دو یا دو سے زیادہ ایسی عدالتوں کا کم

1۔ آئین (ننانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2014 کی دفعہ 2 کے ذریعہ (13-4-2015 سے) ''پہلا شرطیہ فقرہ حذف کیا گیا۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈوو کیٹس آن ریکارڈ ایسو سی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔ آئی۔ آر۔ 2016 ایس۔ سی 117 والے معاملے میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر، 2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کر دی گئی ہے۔ ترمیم سے قبل یہ درج ذیل تھا۔
''بشرطیہ کہ اعلیٰ جج کے سوا کسی دوسرے جج کے تقرری کی صورت میں بھارت کے اعلیٰ جج سے ہمیشہ صلاح کی جائے گی''۔

2۔ آئین (ننانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2014 کی دفعہ 2 کے ذریعہ (13-4-2015 سے) ''مزید شرط یہ ہے کہ ''الفاظ کے مقام پر رکھا گیا۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈوو کیٹس آن ریکارڈ ایسو سی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔ آئی۔ آر۔ 2016 ایس۔ سی 117 والے معاملے میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر، 2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کر دی گئی ہے۔

سے کم متواتر دس سال تک ایڈو کیٹ نہ رہا ہو؛یا

(ج)صدر کی رائے میں ایک ممتاز قانون داں نہ ہو۔

تشریح 1-اس فقرہ میں ''عدالت العالیہ'' سے ایسی عدالت العالیہ مراد ہے جو بھارت کے علاقہ کے کسی حصہ میں اختیار سماعت استعمال کرتی ہو یا اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پہلے کسی وقت استعمال کرتی تھی۔

تشریح 2-اس فقرہ کی اغراض کے لیے اس مدت کا شمار کرتے وقت جس میں کوئی شخص ایڈو کیٹ رہا ہو، ہر ایسی مدت شامل کرلی جائے گی جس میں وہ شخص ایڈو کیٹ بننے کے بعد کسی ایسے عدالتی عہدہ پر فائز رہا ہو جو ضلع جج کے عہدہ سے کم نہ ہو۔

(4) سپریم کورٹ کے جج کو اپنے عہدے سے اس وقت تک علاحدہ نہ کیا جائے گا جب تک کہ ثابت شدہ بد اطواری یا ناقابلیت کی بنا پر ایسی علاحدگی کے لیے پارلیمنٹ کے ہر ایوان سے اس ایوان کی جملہ رکنیت کی اکثریت اور اس ایوان کے ایسے ارکان کی کم سے کم دو تہائی اکثریت کی تائید سے، جو موجود ہوں اور رائے دیں، صدر کو ایسے اجلاس میں عرض داشت پیش ہونے پر صدر حکم صادر نہ کرے۔

(5) پارلیمنٹ فقرہ (4) کے تحت عرض داشت پیش کرنے اور کسی جج کی بد اطواری یا ناقابلیت کی تفتیش اور ثبوت کا طریق کار قانون کے ذریعہ منضبط کرسکے گی۔

(6)ہر شخص جس کا تقرر سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے کیا گیا ہو، اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے صدر یا کسی ایسے شخص کے روبرو جس کا وہ اس بارے میں تقرر کرے، اس نمونہ کے مطابق جو اس غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے، حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا۔

(7) کوئی شخص جو سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے عہدہ پر فائز رہ چکا ہو، بھارت کے علاقہ کی کسی عدالت میں یا کسی حاکم کے روبرو وکالت یا پیروی نہ کرے گا۔

☆[قومی عدالتی تقرری کمیشن۔

124الف۔ (1) قومی عدالتی تقرری کمیشن کے نام سے موسوم ایک کمیشن ہو گا جو مندرجہ ذیل سے مل کر بنے گا، یعنی:۔

(الف) بھارت کا اعلیٰ جج، چیرپرسن، بہ اعتبار عہدہ؛

(ب) بھارت کے اعلیٰ جج سے ٹھیک بعد کے سپریم کورٹ کے دو دیگر سینئر جج، اراکین، بہ اعتبار عہدہ؛

(ج) قانون اور انصاف کا مرکزی وزیر انچارج؛ رکن، بہ اعتبار عہدہ؛

(د) وزیر اعظم، بھارت کے اعلیٰ جج اور لوک سبھا میں حزب اختلاف کے رہنما یا جہاں حزب اختلاف کا ایسا کوئی رہنما نہیں ہے، وہاں سب سے بڑے واحد حزب اختلاف پارٹی کے رہنما سے مل کے بننے والی کمیٹی کے ذریعہ نامزد کیے جانے والے دو ممتاز اشخاص، اراکین؛

بشرطیہ کہ ممتاز اشخاص میں سے ایک ممتاز شخص، درج فہرست ذات، درج فہرست قبائل، دیگر پسماندہ طبقات، اقلیت یا خواتین میں سے نامزد کیا جائے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ ممتاز شخص تین برسوں کی مدت کے لیے نامزد کیا جائے گا اور دوبارہ نامزدگی کا اہل نہیں ہو گا۔

(2) قومی عدالتی تقرری کمیشن کے کسی عمل یا کارروائی پر محض اس بنا پر سوال نہیں اٹھایا جائیگا یا اسے ناجائز قرار نہیں دیا جائے گا کہ کمیشن میں کوئی جگہ خالی ہے یا اس کی تشکیل میں کوئی خامی ہے۔

☆ آئین (ننانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2014 کی دفعہ 3 کے ذریعہ (13-4-2015 سے) شامل۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈوو کیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔ آئی۔ آر۔ 2016 ایس۔ سی 117 میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر، 2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کر دی گئی ہے۔

کمیشن کے کارہائے منصبی۔

124ب۔ قومی عدالتی تقرری کمیشن کے مندرجہ ذیل فرائض ہوں گے ،۔

(الف) بھارت کے اعلیٰ جج سپریم کورٹ کے ججوں، عدالت ہائے عالیہ کے اعلیٰ ججوں اور عدالت ہائے عالیہ کے دیگر ججوں کے طورپر تقرری کے لیے اشخاص کی سفارش کرنا؛

(ب) عدالت ہائے عالیہ کے اعلیٰ ججوں اور دیگر ججوں کا ایک عدالت العالیہ سے کسی دیگر عدالت العالیہ میں تبادلہ کرنے کی سفارش کرنا؛اور

(ج) یہ یقینی بنانا کہ جس شخص کی سفارش کی گئی ہے، وہ لائق اور دیانت دار ہے۔

قانون بنانے کا پارلیمنٹ کااختیار

124ج۔ پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ بھارت کے اعلیٰ جج اور سپریم کورٹ کے دیگر ججوں وعدالت ہائے عالیہ کے اعلیٰ ججوں اور دیگر ججوں کے تقرری کے ضابطے کو منضبط کرسکے گی اور کمیشن کو ضوابط کے ذریعہ اس کے کارہائے منصبی کی انجام دہی، تقرری کے لیے اشخاص کے انتخاب کا ضابطہ اور ایسے دیگر معاملوں کے لیے، جو اس کے ذریعہ ضروری خیال کیے جائیں، کے ضابطے بنانے کے لیے اختیار دے سکے گی۔]

ججوں کی یافت وغیرہ۔

125-(1) سپریم کورٹ کے ججوں کو اتنی یافتیں دی جائیں گی جن کا تعین پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ کرے اور جب تک اس تئیں اس طرح کی توضیع نہیں کی جاتی تب تک ایسی یافتیں دی جائیں گی جن کی صراحت دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

(2) ہر جج ایسی مراعات اور الاؤنس اور رخصت غیر حاضری اور وظیفہ پینشن کی بابت ایسے حقوق کا جن کا پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون سے یا اس کے تحت وقتاً فوقتاً تعین کیا جائے اور اس طرح تعین ہونے تک ایسی مراعات، الاؤنسوں اور حقوق کا مستحق ہوگا جن کی صراحت دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے:

بشرطیکہ کسی جج کی نہ تو مراعات میں اور نہ الاؤنسوں اور رخصت غیر حاضری یا پینشن کی بابت اس کے حقوق میں اس کے تقرر کے بعد ایسا ردوبدل کیا جائے گا جو اس کے لیے ناموافق ہو۔

قائم مقام اعلیٰ جج کا تقرر۔

126-جب بھارت کے اعلیٰ جج کا عہدہ خالی ہو یا جب اعلیٰ جج، غیر حاضری کے سبب سے دیگر طور پر اپنے عہدہ کے فرائض انجام دینے کے ناقابل ہو تو اس عہدے کے فرائض عدالت کے دوسرے ججوں میں سے ایک ایسا جج انجام دے گا، جس کا صدر اس غرض سے تقرر کرے۔

ایڈہاک ججوں کا تقرر۔

127-(1) اگر کسی وقت سپریم کورٹ کے ججوں کا کورم عدالت کے کسی اجلاس کو منعقد کرنے یا جاری رکھنے کے لیے پورا نہ ہو تو ☆[قومی عدالتی تقرری کمیشن، اسے بھارت کے اعلیٰ جج کے ذریعہ استصواب کیے جانے پر] صدر کی ماقبل منظوری سے اور متعلقہ عدالت العالیہ کے اعلیٰ جج سے صلاح کے بعد کسی عدالت العالیہ کے کسی ایسے جج کی جو سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے تقرر کیے جانے کی باضابطہ اہلیت رکھتا ہو اور جسے اعلیٰ جج نامزد کرے، ایڈہاک جج کی حیثیت سے اتنی مدت کے لیے، جو ضروری ہو، عدالت کے اجلاسوں میں شرکت کی تحریری استدعا کرسکے گا۔

(2) اس طرح نامزد کیے ہوئے جج کا فرض ہو گا کہ وہ اپنے عہدہ کے دیگر فرائض پر ترجیح دے کر سپریم کورٹ کے اجلاسوں میں اس وقت اور اس مدت کے لیے، جس میں اس کی

☆ آئین (ننانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2014 کی دفعہ 4 کے ذریعہ (13-4-2015 سے) بھارت کا اعلیٰ جج الفاظ کے مقام پر رکھا گیا۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈوو کیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا والے معاملے، اے۔ آئی۔ آر۔ 2016 ایس۔ سی 117 میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر، 2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کردی گئی ہے۔

شرکت در کار ہو، شریک ہو اور جب وہ اس طرح شریک رہے تو اس کو سپریم کورٹ کے جج کے تمام اختیار سماعت، اختیارات اور مراعات حاصل ہوں گی اور وہ اس کے فرائض انجام دے گا۔

سپریم کورٹ کے اجلاسوں میں پینشن پانے والے ججوں کی شرکت۔

128-اس باب میں کسی امر کے باوجود، ☆[قومی عدالتی تقرری کمیشن] کسی وقت، صدر کی ماقبل منظوری سے، کسی شخص سے جو سپریم کورٹ یا فیڈرل کورٹ کے جج کے عہدہ پر مامور رہا ہو یا جو کسی عدالت العالیہ کے جج کے عہدہ پر فائز رہا ہو اور جو سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے تقرر کیے جانے کی باضابطہ اہلیت رکھتا ہو، سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے اجلاس کرنے اور کام کرنے کی استدعا کرسکے گا اور ہر ایسا شخص، جس سے ایسی استدعا کی جائے، اس طرح اجلاس کرنے اور کام کرنے کے عرصہ میں ان الاؤنسوں کا مستحق ہوگا، جن کا صدر حکم کے ذریعے تعین کرے اور اس کو سپریم کورٹ کے جج کے تمام اختیارات سماعت، اختیارات اور مراعات حاصل ہوں گی لیکن اس کا دیگر طور سے اس عدالت کا جج ہونا متصور نہ ہوگا:

بشرطیکہ اس دفعہ میں کسی امر سے کسی ایسے شخص کو جس کا اوپر ذکر ہے اس عدالت میں جج کی حیثیت سے اجلاس کرنے اور کام کرنے کا حکم دینا متصور نہ ہوگا بجز اس کے کہ وہ ایسا کرنے کی رضامندی دے۔

سپریم کورٹ کا ایک نظیری عدالت ہونا۔

129-سپریم کورٹ ایک نظیری عدالت ہوگی جس کو ایسی عدالت کے جملہ اختیارات، جن میں خود اس کی اپنی توہین کی سزا دینے

☆ آئین (ننانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2014 کی دفعہ 4 کے ذریعہ (13-4-2015 سے) ''بھارت کا اعلیٰ جج'' الفاظ کے مقام پر رکھا گیا۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈووکیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔ آئی۔ آر۔ 2016 ایس۔ سی 117 والے معاملے میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر، 2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کردی گئی ہے۔

کا اختیار شامل ہے، حاصل ہوں گے۔

سپریم کورٹ کا صدر مقام۔

130- سپریم کورٹ دہلی میں یا کسی ایسے دوسرے مقام یا مقامات پر اجلاس کرے گی جن کا تعین بھارت کا اعلیٰ جج، صدر کی منظوری سے وقتاً فوقتاً کرے۔

سپریم کورٹ کا بہ صیغہ ابتدائی اختیار سماعت۔

131- اس آئین کی توضیعات کے تابع، سپریم کورٹ کو بہ اخراج کسی دیگر عدالت کے کسی ایسے تنازعہ میں اختیار سماعت بہ صیغہ ابتدائی حاصل ہو گا —

(الف) جو بھارت کی حکومت اور ایک یا ایک سے زیادہ ریاستوں کے درمیان ہو،

(ب) جو ایک طرف بھارت کی حکومت اور کسی ریاست یا ریاستوں اور دوسری طرف ایک یا زیادہ دیگر ریاستوں کے درمیان ہو، یا

(ج) جو دو یا زیادہ ریاستوں کے درمیان ہو،

اگر اور جس حد تک کہ تنازعہ میں کوئی ایسا مسئلہ پیدا ہو تا ہو (خواہ وہ قانونی ہو یا واقعاتی) جس پر کسی حق قانونی کا وجود یا اس کی وسعت منحصر ہو:

بشرطیکہ مذکورہ اختیار سماعت کسی ایسے عہد نامہ، اقرار نامہ، قول وقرار، قول، سند یا اس قسم کے دیگر نوشتے سے پیدا ہونے والے تنازعہ سے متعلق نہ ہو گا جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پہلے کیا گیا ہو یا جس کی تکمیل کی گئی ہو اور جس کا نفاذ ایسی تاریخ نفاذ کے بعد جاری رہا ہو یا جس میں توضیع ہو کہ مذکورہ اختیار سماعت کسی تنازعہ سے متلق نہ ہو گا۔

131 الف۔ (حذف) آئین (تینتالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1977 کی دفعہ 4 کے ذریعہ (13.4.1978) سے۔

بعض صورتوں میں عدالت ہائے عالیہ کے خلاف اپیلوں میں سپریم کورٹ کا اپیلی اختیارِ سماعت۔

132-(1) بھارت کے علاقہ میں عدالت العالیہ کے کسی فیصلہ، ڈگری یا حتمی حکم سے، چاہے وہ دیوانی یا فوجداری کارروائی میں ہو یا

دوسری کارروائی میں، سپریم کورٹ میں اپیل پیش ہو گی اگر عدالت العالیہ دفعہ 134الف کے تحت تصدیق کرے کہ اس مقدمہ میں اس آئین کی تعبیر کے بارے میں کوئی اہم قانونی مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔

× × × × ×

(3) جب ایسا صداقت نامہ دیا جائے تو مقدمہ کا کوئی فریق اس بنا پر کہ کوئی ایسا مسئلہ جس کا ذکر اوپر ہوا ہے، غلط طور پر فیصل پایا ہے، سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر سکے گا۔

تشریح۔اس دفعہ کی اغراض کے لیے اصطلاح ''حتمی حکم'' میں وہ حکم شامل ہے جس سے ایک ایسے امر تنقیح طلب کا فیصلہ ہو جائے جس کا فیصلہ اگر اپیل کنندہ کے حق میں ہو تو وہ اس مقدمہ کے حتمی تصفیہ کے لیے کافی ہو گا۔

دیوانی امور کے بارے میں عدالت ہائے عالیہ کی اپیلوں میں سپریم کورٹ کا اپیلی اختیار سماعت۔

133-(1) بھارت کے علاقہ کی کسی عدالت العالیہ کی کسی دیوانی کارروائی میں کسی فیصلہ، ڈگری یا حتمی حکم کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل پیش ہو گی اگر عدالت العالیہ دفعہ 134الف کے تحت تصدیق کرے کہ —

(الف) مقدمہ میں عام اہمیت کا اہم قانونی مسئلہ پیدا ہوتا ہے؛ اور

(ب) عدالت العالیہ کی رائے میں اس امر کی ضرورت ہے کہ اس مسئلہ کا سپریم کورٹ فیصلہ کرے۔

(2) دفعہ 132 میں کسی امر کے باوجود، سپریم کورٹ میں فقرہ (1) کے تحت اپیل کرنے والا کوئی فریق ایسے موجبات اپیل میں سے ایک عذر کے طور پر یہ اصرار کر سکے گا کہ آئین کی تعبیر سے متعلق کسی اہم قانونی مسئلہ کا غلط فیصلہ ہوا ہے۔

(3) اس دفعہ میں کسی امر کے باوجود کوئی اپیل، بجز اس کے کہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع کرے، عدالت العالیہ کے منفرد جج کے فیصلہ، ڈگری یا حتمی حکم کے خلاف سپریم کورٹ میں دائر نہیں ہو گی۔

134-(1) بھارت کے علاقہ میں کسی عدالت العالیہ کی فوجداری کارروائی میں کسی فیصلہ، حتمی حکم یا حکم سزا کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر ہوگی اگر عدالت العالیہ نے — | فوجداری امور میں سپریم کورٹ کا اپیلی اختیار سماعت۔

(الف) کسی ملزم کے حکم برأت کو اپیل میں منسوخ کرکے اس کو سزائے موت کا حکم دے دیا ہو؛ یا

(ب) اپنے زیر اختیار کسی عدالت سے کسی مقدمہ کو خود اپنے روبرو تجویز کرنے کے لیے واپس لے لیا ہو اور ایسی تجویز میں ملزم کو مجرم قرار دے کر سزائے موت کا حکم دے دیا ہو؛ یا

(ج) دفعہ 134الف کے تحت تصدیق کی ہو کہ مقدمہ سپریم کورٹ میں قابل اپیل ہے:

بشر طیکہ ذیلی فقرہ (ج) کے تحت کوئی اپیل ایسی توضیعات کے، جو دفعہ 145 کے فقرہ (1) کے تحت اس بارے میں کی جائیں اور ایسی شرائط کے تابع جن کو عدالت العالیہ قائم یا لازم کرے، پیش ہوگی۔

(2) پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ سپریم کورٹ کو بھارت کی عدالت العالیہ کی فوجداری کارروائی میں کسی فیصلہ، حتمی حکم یا حکم سزا کے خلاف اپیل کو قبول اور سماعت کرنے کے مزید اختیارات ایسی شرائط اور پابندیوں کے تابع عطا کرسکے گی، جن کی صراحت ایسے قانون میں کی جائے۔

134الف۔ ہر عدالت العالیہ، جو دفعہ 132 کے فقرہ (1) یا دفعہ 133 کے فقرہ (1) یا دفعہ 134 کے فقرہ (1) میں محولہ فیصلہ، ڈگری، حتمی حکم یا سزا صادر کرتے یا دیتے وقت، — | سپریم کورٹ میں اپیل دائر کرنے کی اجازت۔

(الف) اگر وہ ایسا کرنا ٹھیک سمجھے، اپنی ایما پر کرسکتی ہے؛ اور

(ب) اگر اسے ایسے فریق ناراض کی یا اس کی جانب سے ایسا فیصلہ، ڈگری، حتمی حکم یا سزا صادر کیے جانے یا دیے جانے کے بعد زبانی درخواست کی جائے،

تو عدالت العالیہ اس طرح صادر کرنے یا دینے کے بعد جتنی جلد ہو سکے، اس امر کا تعین کرے گی کہ آیا اس مقدمہ میں دفعہ 132 کے فقرہ (1) یا دفعہ 133 کے فقرہ (1) یا دفعہ 134 کے فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ج) میں، جیسی کہ صورت ہو، محولہ نوعیت کی اجازت دی جانی چاہیے یا نہیں۔

موجودہ قانون کے تحت فیڈرل کورٹ کے اختیار سماعت اور اختیارات سپریم کورٹ استعمال کر سکے گی۔

135- تاوقتیکہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع نہ کرے، سپریم کورٹ کو بھی کسی ایسے امر کے متعلق جس پر دفعہ 133 یا دفعہ 134 کی توضیعات کا اطلاق نہ ہوتا ہو، اختیار سماعت اور اختیارات حاصل ہوں گے اگر اس امر کے متعلق اختیار سماعت اور اختیارات فیڈرل کورٹ، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل کسی موجودہ قانون کے تحت استعمال کر سکتی تھی۔

سپریم کورٹ میں اپیل کرنے کی خاص اجازت۔

136-(1) اس باب میں کسی امر کے باوجود، سپریم کورٹ کسی مقدمہ یا امر نزاعی میں بھارت کے کسی علاقہ میں کسی عدالت یا ٹریبونل کے صادر کیے ہوئے یا دیے ہوئے کسی فیصلہ، ڈگری، تصفیہ، حکم سزا یا حکم کے خلاف اپیل کرنے کے اپنے اختیار تمیزی سے خاص اجازت دے سکے گی۔

(2) فقرہ (1) میں کسی امر کا اطلاق کسی ایسے فیصلہ، تصفیہ، حکم سزا یا حکم پر نہ ہوگا جسے مسلح افواج کے متعلق کسی قانون سے یا اس کے تحت قائم کی ہوئی کوئی عدالت یا ٹریبونل صادر کرے یا دے۔

سپریم کورٹ کے فیصلوں یا احکام کی تجویز ثانی۔

137- پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات یا دفعہ 145 کے تحت بنائے ہوئے قواعد کے تابع سپریم کورٹ کو اپنے صادر کیے ہوئے کسی فیصلہ یا دیے ہوئے حکم کی تجویز ثانی کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔

سپریم کورٹ کے اختیار سماعت میں اضافہ۔

138-(1) سپریم کورٹ کو یونین فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کے متعلق ایسے مزید اختیار سماعت اور اختیارات حاصل ہوں گے جو پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ عطا کرے۔

(2) سپریم کورٹ کو کسی امر کے متعلق ایسے مزید اختیار سماعت اور اختیارات حاصل ہوں گے جو بھارت کی حکومت اور کوئی ریاست کی حکومت خاص اقرار نامہ کے ذریعہ عطا کرے، اگر پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ سپریم کورٹ کے ایسے اختیار سماعت اور اختیارات استعمال کرنے کے بارے میں توضیع کرے۔

سپریم کورٹ کو بعض رٹ اجرا کرنے کے اختیارات عطا کرنا۔

139- پارلیمنٹ، قانون کے ذریعے، سپریم کورٹ کو دفعہ 32 کے فقرہ(2) کی متذکرہ اغراض کے سوا دوسری اغراض کے لیے ہدایات، احکام یا رِٹ جس میں حاضری ملزم، تاکیدی، امتناعی، اظہار اختیار اور مسل طلبی کی نوعیت کی رٹ شامل ہیں یا ان میں سے کسی کے اجرا کرنے کا اختیار عطا کر سکے گی۔

بعض مقدمات کی منتقلی۔

139الف۔ (1) جب سپریم کورٹ اور ایک یا اس سے زیادہ عدالت ہائے عالیہ یا دو عدالت ہائے عالیہ یا اس سے زیادہ عدالت ہائے عالیہ میں ایسے مقدمات زیر غور ہوں جن کے قانونی سوالات ٹھوس طور پر ایک ہی نوعیت کے ہوں اور سپریم کورٹ خواہ اپنی ایماپر یا بھارت کے اٹارنی جنرل یا ایسے کسی مقدمہ کے کسی فریق کی درخواست پر مطمئن ہو جائے کہ ایسے سوالات عام اہمیت کے ٹھوس سوالات ہیں تو سپریم کورٹ عدالت العالیہ یا عدالت ہائے عالیہ سے ایسا مقدمہ یا ایسے مقدمات واپس لے کر خود اس پر یا ان پر فیصلہ دے گی:

بشرطیکہ سپریم کورٹ مذکورہ قانونی سوالات کے فیصلے کے بعد اس طرح واپس لیے گئے کسی مقدمہ کو، جس کے ساتھ اس کے فیصلے کی ایک نقل ہو گی، اس عدالت العالیہ کو واپس بھیجے گی جس سے یہ لیا گیا تھا اور عدالت العالیہ اس کی وصولی کے بعد ایسے فیصلے کے مطابق مقدمہ کو نپٹانے کی کارروائی کرے گی۔

(2) اگر سپریم کورٹ انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے ایسا کرنا قرین مصلحت سمجھے تو وہ کسی ایسے مقدمے، اپیل یا دیگر

کار روائی کو جو کسی عدالت العالیہ کے زیر غور ہو، کسی دوسری عدالت العالیہ کو منتقل کر سکے گی۔

سپریم کورٹ کے ضمنی اختیارات۔

140-پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ سپریم کورٹ کو ایسے زائد اختیارات، جو اس آئین کی توضیعات میں سے کسی توضیع کے متناقض نہ ہوں اور جو اس آئین سے یا اس کے تحت عطا کیے ہوئے اختیار سماعت کو زیادہ موثر طریقہ سے استعمال کرنے کے لیے ضروری یا مناسب معلوم ہوں، عطا کرنے کے لیے توضیع کر سکے گی۔

سپریم کورٹ کے قرار دیے ہوئے قانون کا تمام عدالتوں پر قابل پابندی ہونا۔

141-بھارت کے علاقہ میں تمام عدالتیں سپریم کورٹ کے قرار دیے ہوئے قانون کی پابند ہوں گی۔

سپریم کورٹ کی ڈگریوں اور احکام کا نفاذ اور انکشاف وغیرہ کے بارے میں احکام۔

142-(1) سپریم کورٹ، اپنے اختیار سماعت کے استعمال میں ایسی ڈگری صادر کر سکے گی یا ایسا حکم دے سکے گی جو اس کے روبرو زیر غور کسی مقدمہ یا امر نزاعی میں پورا انصاف کرنے کے لیے ضروری ہو اور ایسی صادر کی ہوئی کوئی ڈگری یا ایسا دیا ہوا کوئی حکم بھارت کے پورے علاقہ میں ایسے طریقہ سے، جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون سے یا اس کے تحت مقرر کیا جائے اور اس بارے میں اس طرح حکم وضع ہونے تک ایسے طریقہ سے جو صدر حکم کے ذریعہ مقرر کرے، قابل نفاذ ہو گا۔

(2) اس بارے میں پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع، سپریم کورٹ کو بھارت کے پورے علاقہ سے متعلق کسی شخص کو حاضر کرانے یا دستاویزات کے انکشاف کرنے یا پیش کرنے یا خود اس کی اپنی کسی توہین کی تفتیش یا سزا دینے کی غرض سے کسی حکم کی توضیع کرنے کے تمام اور ہر قسم کے اختیارات حاصل ہوں گے۔

صدر کو سپریم کورٹ سے صلاح طلب کرنے کا اختیار۔

143-(1) اگر کسی وقت صدر کو معلوم ہو کہ ایسی نوعیت اور ایسی عام اہمیت کا کوئی قانونی یا واقعاتی مسئلہ پیدا ہو گیا ہے یا اس کے پیدا ہونے کا امکان ہے جس پر سپریم کورٹ کی رائے حاصل کرنا قرین

مصلحت ہے تو وہ اس مسئلہ کو اس عدالت سے غور کرنے کے لیے رجوع کر سکے گا اور عدالت ایسی سماعت کے بعد، جو وہ مناسب خیال کرے، اس پر اپنی صلاح صدر کو بھیج سکے گی۔

(2) صدر دفعہ 131 کے شرطیہ فقرہ میں کسی امر کے باوجود، اس شرطیہ فقرہ میں متذکرہ قسم کے تنازعہ کو سپریم کورٹ کو صلاح کے لیے رجوع کر سکے گا اور سپریم کورٹ ایسی سماعت کے بعد، جو وہ مناسب خیال کرے، اس پر اپنی رائے صدر کو بھیجے گی۔

سول اور عدالتی حکام کا سپریم کورٹ کی مدد کے لیے کام کرنا۔

144- بھارت کے علاقہ میں سارے سول اور عدالتی حکام سپریم کورٹ کی مدد کے لیے کام کریں گے۔

144 الف۔ آئین (تینتالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1977 کی دفعہ 5 کے ذریعہ (13.4.1978) سے حذف۔

عدالت کے قواعد وغیرہ۔

145-(1) پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع، سپریم کورٹ وقتاً فوقتاً صدر کی منظوری سے، عدالت کا طریق کار اور ضابطہ عام طور سے منضبط کرنے کے لیے قواعد بنا سکے گی جن میں شامل ہوں گے —

(الف) قواعد ان اشخاص کے بارے میں جو عدالت کے روبرو وکالت کرتے ہوں؛

(ب) قواعد اپیلوں کی سماعت کے ضابطہ اور اپیلوں سے متعلق دوسرے امور کے بارے میں، جس میں وہ مدت شامل ہے جس کے اندر عدالت میں اپیلیں داخل کی جاتی ہیں؛

(ج) قواعد حصہ 3 کے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کسی حق کے نفاذ کے لیے عدالت میں کارروائی سے متعلق؛

(ج ج) قواعد دفعہ 139 الف کے تحت عدالتی کارروائی سے متعلق؛

(د) قواعد دفعہ 134 کے فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ج) کے تحت اپیلیں قبول کرنے سے متعلق؛

(ہ) قواعد ان شرائط سے متعلق، جن کے تابع عدالت کے صادر کیے ہوئے یا دیے ہوئے کسی فیصلہ یا حکم کی تجویز ثانی ہو سکے گی اور ایسی تجویز ثانی کے ضابطہ سے متعلق، جس میں وہ مدت شامل ہے جس کے اندر عدالت میں ایسی تجویز ثانی کی درخواستیں داخل ہونی ہوں؛

(و) قواعد عدالت میں کسی کار روائی کے اور اس کے ضمن میں خرچہ سے متعلق اور ان فیسوں سے متعلق، جو اس میں کار روائی کی نسبت عائد کی جائیں گی؛

(ز) قواعد ضمانت منظور کرنے سے متعلق؛

(ح) قواعد التوا کار روائی سے متعلق؛

(ط) قواعد، جن میں کسی ایسی اپیل کے سرسری تصفیہ کے لیے حکم درج ہو جو عدالت کو بے بنیاد یا ایذا رساں یا تاخیر کرنے کی غرض سے داخل کی ہوئی معلوم ہو؛

(ی) قواعد ان تحقیقات کے ضابطہ سے متعلق، جن کا دفعہ 317 کے فقرہ (1) میں حوالہ ہے۔

(2) فقرہ (3) کی توضیعات کے تابع، اس دفعہ کے تحت بنائے ہوئے قواعد میں ججوں کی کم سے کم ایسی تعداد کا تعین ہو سکے گا جو کسی غرض کے لیے اجلاس کریں گے اور منفرد ججوں اور ڈویژن عدالتوں کے اختیارات کی بابت توضیع ہو سکے گی۔

(3) ان ججوں کی کم سے کم تعداد پانچ ہو گی جو کسی ایسے مقدمہ کا فیصلہ کرنے کی غرض سے جس میں اس آئین کی تعبیر سے متعلق کوئی اہم قانونی مسئلہ شامل ہو یا دفعہ 143 کے تحت کسی استصواب کی سماعت کی غرض سے اجلاس کریں گے:

بشرطیکہ جب دفعہ 132 کے سوا اس باب کی دوسری توضیعات میں سے کسی توضیع کے تحت اپیل کی سماعت کرنے والی عدالت پانچ ججوں سے کم پر مشتمل ہو اور اپیل کی سماعت کے دوران عدالت مطمئن

ہو جائے کہ اپیل میں اس آئین کی تعبیر سے متعلق کوئی ایسا اہم قانونی مسئلہ پیدا ہوتا ہے جس کا فیصلہ اپیل کے تصفیہ کے لیے ضروری ہے تو ایسی عدالت اس مسئلہ پر رائے لینے کے لیے اس عدالت سے استصواب کرے گی جو کسی ایسے مقدمہ کا، جس میں ایسا مسئلہ پیدا ہوتا ہو، فیصلہ کرنے کے لیے اس فقرہ کے بموجب قائم کی گئی ہو اور رائے کے ملنے پر ایسی رائے کے مطابق اپیل کا تصفیہ کرے گی۔

(4) سپریم کورٹ کا ہر فیصلہ صرف کھلی عدالت میں صادر ہو گا اور دفعہ 143 کے تحت کوئی رپورٹ نہ بھیجی جائے گی سوائے اس کے کہ وہ کسی ایسی رائے کے مطابق ہو جس کا اظہار بھی کھلی عدالت میں کیا گیا ہو۔

(5) سپریم کورٹ کوئی بھی فیصلہ اور کوئی ایسی رائے نہ دے گی سوائے اس کے کہ ان ججوں کی اکثریت کو اس سے اتفاق ہو جو مقدمہ کی سماعت کے وقت موجود ہوں لیکن اس فقرہ میں کسی امر کا، اس جج کو جو اس سے متفق نہ ہو، اختلافی فیصلہ یا رائے دینے میں مانع ہونا متصور نہ ہو گا۔

سپریم کورٹ کے عہدہ دار، ملازم اور مصارف۔

146-(1) سپریم کورٹ کے عہدہ داروں اور ملازموں کے تقررات، بھارت کے اعلیٰ جج یا اس عدالت کا ایسا دیگر جج یا عہدہ دار کرے گا جس کو وہ ہدایت دے:

بشرطیکہ صدر، قاعدہ کے ذریعہ محکوم کر سکے گا کہ ایسی صورتوں میں جن کی صراحت قاعدہ میں کی جائے، کسی ایسے شخص کا جو پہلے ہی عدالت سے متعلق نہ ہو عدالت سے متعلقہ کسی عہدہ پر، سوائے اس تقرر کے جو یونین پبلک سروس کمیشن سے صلاح کے بعد ہو، تقرر نہ کیا جائے۔

(2) پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع، سپریم کورٹ کے عہدہ داروں اور ملازموں کی شرائط ملازمت ایسی ہوں گی جو بھارت کا اعلیٰ جج یا عدالت کا کوئی دیگر جج یا عہدہ دار جس کو بھارت کا اعلیٰ جج اس غرض سے قواعد بنانے کا مجاز کرے، قواعد کے ذریعہ مقرر کرے:

بشر طیکہ اس فقرہ کے تحت بنائے ہوئے قواعد کے لیے جہاں تک وہ یافت، الاؤنسوں، رخصت یا پینشن سے متلق ہوں، صدر کی منظوری لازمی ہو گی۔

(3) سپریم کورٹ کے مصارف انتظامی کا بار جن میں اس عدالت کے عہدہ داروں اور ملازموں کو یا ان کی بابت واجب الادا تمام یافت، الاؤنس اور پینشن شامل ہیں، بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر ہو گا اور عدالت کی لی ہوئی فیس یا دیگر رقمیں اس فنڈ کا جز ہوں گی۔

تعبیر۔

147-اس باب اور حصہ 6 کے باب 5 میں اس آئین کی تعبیر سے متعلق کسی اہم قانونی مسئلہ کے حوالوں کی اس طرح تعبیر کی جائے گی کہ اس میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 (بشمول کسی ایسے قانون کے جو اس ایکٹ میں ترمیم یا اضافہ کرتا ہو) یا اس کے تحت صادر شدہ کسی حکم بہ اجلاس کونسل یا کسی حکم یا بھارت کی آزادی ایکٹ، 1947 یا اس کے تحت صادر شدہ کسی حکم کی تعبیر سے متعلق کسی اہم قانونی مسئلہ کے حوالے شامل ہیں۔

باب 5

بھارت کا کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل

بھارت کا کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل۔

148-(1) بھارت کا ایک کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل ہو گا جس کا تقرر صدر اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامہ کے ذریعہ کرے گا اور اس کو صرف ایسے ہی طریقہ اور ویسے ہی وجوہ کی بنا پر عہدہ سے علاحدہ کیا جائے گا جیسے کہ سپریم کورٹ کے جج کو علاحدہ کیا جا سکتا ہے۔

(2) ہر وہ شخص جس کا بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کی حیثیت سے تقرر ہو، اپنا عہدہ سنبھالنے کے قبل صدر یا کسی ایسے شخص کے سامنے جس کا وہ اس بارے میں تقرر کرے، اس نمونہ کے مطابق

جواس غرض کے لیے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے، حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا۔

(3) کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کی یافت اور دیگر شرائط ملازمت ایسی ہوں گی، جن کا پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ تعین کرے اور اس طرح تعین ہونے تک ایسی ہوں گی جو دوسرے فہرست بند میں تعین کی گئی ہیں:

بشرطیکہ کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کی نہ تو یافت میں اور نہ رخصت غیر حاضری، پینشن یا سبکدوشی کی عمر سے متعلق اس کے حقوق میں اس کے تقرر کے بعد کوئی ایسی تبدیلی کی جائے گی جو اس کے ناموافق ہو۔

(4) کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل اپنے عہدہ سے ہٹ جانے کے بعد بھارت کی حکومت کے تحت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت کسی مزید عہدہ کے لیے اہل نہ ہو گا۔

(5) اس آئین اور پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع، بھارتی آڈٹ اور اکاؤنٹ محکمہ میں ملازمت کرنے والے اشخاص کی شرائط ملازمت اور کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے انتظامی اختیارات ایسے ہوں گے جو کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل سے صلاح کے بعد صدر کے بنائے ہوئے قواعد کے ذریعہ مقرر کیے جائیں۔

(6) کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے دفتر کے مصارف انتظامی کا بار جن میں اس دفتر میں ملازمت کرنے والے اشخاص کو یا ان کی بابت واجب الادا تمام یافت، الاؤنس اور پینشن شامل ہیں، بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو گا۔

کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے فرائض اور اختیارات۔

149- کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل یونین اور ریاستوں اور کسی دیگر حاکم یا جماعت کے حسابات کے متعلق ایسے فرائض انجام دے گا اور ایسے اختیارات استعمال کرے گا جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون سے یا اس کے تحت مقرر کیے جائیں اور اس بارے میں

اس طرح توضیع ہونے تک یونین اور ریاستوں کے حسابات کے متعلق وہ ایسے فرائض انجام دے گا اور ایسے اختیارات استعمال کرے گا جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل بھارت کے آڈیٹر جنزل کو ترتیب وار بھارت کی ڈومینین اور صوبوں کے حسابات کے متعلق عطا کیے گئے تھے یا جن کو وہ استعمال کر سکتا تھا۔

یونین اور ریاستوں کے حسابات کے نمونے۔

150-یونین اور ریاستوں کے حسابات ایسے نمونہ کے مطابق رکھے جائیں گے جو بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنزل کی صلاح سے صدر مقرر کرے۔

آڈٹ کی رپورٹیں۔

151-(1)یونین کے حسابات کے متعلق بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنزل کی رپورٹیں صدر کو پیش کی جائیں گی جن کو وہ پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کروائے گا۔

(2) کسی ریاست کے حسابات کے متعلق بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنزل کی رپورٹیں اس ریاست کے گورنر کو پیش کی جائیں گی جن کو وہ ریاست کی مجلس قانون ساز میں پیش کروائے گا۔

حصہ 6

ریاستیں

باب 1-عام

تعریف۔

152-اس حصہ میں، بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، اصطلاح ''ریاست'' میں ریاست جموں و کشمیر شامل نہیں ہے۔

باب 2-عاملہ

گورنر

ریاستوں کے گورنر۔

153- ہر ایک ریاست کے لیے ایک گورنر ہو گا:
بشرطیکہ اس دفعہ میں کوئی امر ایک ہی شخص کے دو یا زیادہ ریاستوں کے گورنر کی حیثیت سے تقرر میں مانع نہ ہو گا۔

ریاست کا عاملانہ اختیار۔

154- (1) ریاست کا عاملانہ اختیار گورنر میں مرکوز ہو گا اور وہ اس کو آئین کے مطابق یا تو براہ راست یا اپنے ماتحت عہدے داروں کی وساطت سے استعمال کرے گا۔

(2) اس دفعہ میں کسی امر سے—

(الف) ایسے کارہائے منصبی کا، جو کسی موجودہ قانون سے کسی دیگر حاکم کو عطا کیے گئے ہوں، گورنر کو منتقل کرنا متصور نہ ہو گا؛ یا

(ب) پارلیمنٹ یا ریاست کی مجلس قانون ساز کو قانون کے ذریعہ گورنر

کے ماتحت کسی حاکم کو کارہائے منصبی عطا کرنے کی ممانعت نہ ہو گی۔

گورنر کا تقرر۔ 155 - کسی ریاست کے گورنر کا تقرر صدر اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامے کے ذریعے کرے گا۔

گورنر کے عہدے کی میعاد۔ 156 - (1) گورنر صدر کی خوشنودی حاصل رہنے تک اپنے عہدے پر فائز رہے گا۔

(2) گورنر، صدر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعہ اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا۔

(3) اس دفعہ کی مندرجہ بالا توضیعات کے تابع، گورنر اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے پانچ سال کی مدت تک عہدے پر فائز رہے گا:

بشرطیکہ گورنر اپنی مدت ختم ہو جانے کے باوجود اس کے جانشین کے اپنا عہدہ سنبھالنے تک عہدے پر فائز رہے گا۔

گورنر کی حیثیت سے تقرر کے لیے اہلیتیں۔ 157- کوئی شخص گورنر کی حیثیت سے تقرر کا اہل نہ ہو گا اگر وہ بھارت کا شہری نہ ہو اور پینتیس سال کی عمر پوری نہ کر چکا ہو۔

گورنر کے عہدے کی شرائط۔ 158-(1) گورنر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان یا پہلے فہرست بند میں متذکرہ کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان کا، رکن نہ ہو گا اور اگر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان یا کسی ایسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کے کسی رکن کا گورنر کی حیثیت سے تقرر ہو تو اس کا گورنر کی حیثیت سے اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ پر اس ایوان میں اپنی نشست خالی کر دینا متصور ہو گا۔

(2) گورنر کسی دوسرے نفع بخش عہدہ پر فائز نہ ہو گا۔

(3) گورنر کرایہ ادا کیے بغیر اپنی سرکاری قیام گاہوں کو استعمال کرنے کا مستحق ہو گا اور ایسے مشاہرے، الاؤنسوں اور مراعات کا بھی، جن کا پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ تعین کرے

اور تا وقتیکہ اس بارے میں اس طرح حکم وضع نہ ہو وہ ایسے مشاہرے، الاؤنسوں اور مراعات کا مستحق ہو گا، جو دوسرے فہرست بند میں درج ہیں۔

(3الف) جب ایک ہی شخص کا دو یا زیادہ ریاستوں کے گورنر کی حیثیت سے تقرر کیا جائے تو گورنر کو واجب الادا مشاہروں اور الاؤنسوں کی تقسیم ریاستوں کے درمیان ایسے تناسب سے کی جائے گی، جس کا صدر بذریعہ حکم تعین کرے۔

(4) گورنر کے مشاہرہ اور الاؤنسوں میں اس کے عہدے کی مدت کے دوران کمی نہ ہو گی۔

گورنر کا حلف یا اقرار صالح۔

159- ہر گورنر اور ہر وہ شخص جو گورنر کے کارہائے منصبی انجام دے اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے اس عدالت العالیہ کے اعلیٰ جج کی موجودگی میں جو اس ریاست کے متعلق اختیار سماعت استعمال کرتی ہو یا اس کی غیر موجودگی میں اس عدالت کے سب سے سینئر جج کی موجودگی میں جو موجود ہو حسب ذیل نمونہ کے مطابق حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا، یعنی۔

"میں الف۔ ب۔ خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں
اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں وفاداری سے (ریاست کا نام) کے گورنر کے کام انجام دوں گا یا گورنر کا کار منصبی انجام دوں گا اور حتی المقدور آئین اور قانون کو برقرار رکھوں گا اور اس کی حفاظت و مدافعت کروں گا اور میں (ریاست کا نام) کے لوگوں کی خدمت اور فلاح و بہبود کے لیے اپنے آپ کو وقف کروں گا۔

بعض غیر متوقع حالات میں گورنر کے کار منصبی کی انجام دہی۔

160- صدر کسی غیر متوقع حالت میں جس کے لیے اس باب میں کوئی توضیع درج نہیں ہے کسی ریاست کے گورنر کے کار منصبی انجام دینے کے لیے ایسی توضیع کر سکے گا جو وہ مناسب خیال کرے۔

گورنر کو بعض صورتوں میں معافیاں وغیرہ عطا کرنے اور احکام سزا کو ملتوی، کم یا تبدیل کرنے کا اختیار۔

161- کسی ریاست کے گورنر کو اختیار ہو گا کہ کسی ایسے شخص کو سزا میں معافی عطا کرے، احکام التوائے سزا دے، سزا معطل کرے، سزا بخش دے یا اس کے خلاف حکم سزا کو ملتوی، معاف یا کم کرے جسے کسی ایسے امر کی نسبت قانون کی خلاف ورزی کا مجرم قرار دیا گیا ہو جس کی نسبت ریاست کو عاملانہ اختیار ہو۔

ریاست کے عاملانہ اختیار کی وسعت۔

162 - اس آئین کی توضیعات کے تابع، ریاست کا عاملانہ اختیار ان امور کی نسبت ہو گا، جن کی نسبت ریاست کی مجلس قانون ساز کو قوانین بنانے کا اختیار ہے:

بشرطیکہ ایسے کسی امر میں، جس کے متعلق کسی ریاست کی مجلس قانون ساز اور پارلیمنٹ کو قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے، اس ریاست کا عاملانہ اختیار اس عاملانہ اختیار کے تابع اور اس تک محدود ہو گا جو اس آئین یا پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون سے یونین یا اس کے حکام کو صراحت سے عطا کیا گیا ہے۔

وزیروں کی کونسل

گورنر کو معاونت اور مشورہ دینے کے لیے وزیروں کی کونسل۔

163-(1) گورنر کو اس کے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں معاونت اور مشورہ دینے کے لیے، سوائے اس کے کہ جہاں تک ان کارہائے منصبی یا ان میں سے کسی کار منصبی کو اسے اس آئین یا اس کے تحت اپنے اختیار تمیزی سے انجام دینا لازم ہو، ایک وزیروں کی کونسل ہو گی جس کا سربراہ وزیر اعلیٰ ہو گا۔

(2) اگر کوئی ایسا سوال پیدا ہو کہ آیا کوئی امر ایسا ہے یا نہیں جس کے بارے میں اس آئین سے یا اس کے تحت گورنر کو اپنے اختیار تمیزی

سے عمل کرنالازم ہے تو گورنر کااپنے اختیار تمیزی سے کیا ہوا فیصلہ حتمی ہو گا اور گورنر کے کیے ہوئے کسی امر کے جواز کے خلاف کسی عدالت میں اس بناپر اعتراض نہ کیا جائے گا کہ اس کو اپنے اختیار تمیزی سے عمل کرنا یانہ کرنا چاہیے تھا۔

(3)اس سوال کی کہ آیا کوئی صلاح وزرا نے گورنر کو دی یا دی تو کیا صلاح دی، کوئی تحقیقات کسی عدالت میں نہیں ہو گی۔

وزرا سے متعلق دیگر توضیعات۔

164- (1)وزیر اعلیٰ کا تقرر گورنر کرے گا اور دوسرے وزیروں کا تقرر گورنر وزیر اعلیٰ کی صلاح سے کرے گا اور وزرا گورنر کی خوشنودی حاصل رہنے تک اپنے عہدوں پر فائز رہیں گے:

بشرطیکہ چھتیس گڑھ، جھارکھنڈ، مدھیہ پردیش، اوڈیشہ کی ریاستوں میں قبائل کی بہبود کا نگراں کار ایک وزیر ہو گا جو اس کے علاوہ درج فہرست ذاتوں اور پسماندہ طبقوں کی بہبودی یا کسی دوسرے کام کا نگراں کار ہو سکے گا۔

(1الف) کسی ریاست کی وزیروں کی کونسل میں وزیر اعلیٰ سمیت وزیروں کی کل تعداد اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ارکان کی کل تعداد کے پندرہ فیصد سے زائد نہ ہو گی:

بشرطیکہ کسی ریاست میں وزیر اعلیٰ سمیت وزیروں کی تعداد بارہ سے کم نہیں ہو گی:

مزید شرطیکہ جہاں آئین (اکیانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2003 کے نفاذ پر کسی ریاست کی وزیروں کی کونسل میں وزیر اعلیٰ سمیت وزیروں کی کل تعداد، جیسی کہ صورت ہو، مذکورہ پندرہ فیصد یا پہلے شرطیہ فقرہ میں مصرحہ تعداد سے زائد ہے، وہاں اس ریاست میں وزیروں کی کل تعداد، ایسی تاریخ سے، جو صدر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ مقرر کرے، ایک ماہ کے اندر اس فقرہ کی

توضیعات کی مطابقت میں لائی جائے گی۔

(1ب) کسی سیاسی جماعت کا کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کا یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کا جس میں قانون ساز کونسل ہے، کوئی رکن جو دسویں فہرست بند کے پیرا2 کے تحت اس ایوان کا رکن ہونے کے لیے نااہل ہے، اپنی نااہلیت کی تاریخ سے شروع ہونے والی اوراس تاریخ تک جس کو ایسے رکن کے طور پر اس کی معیاد عہدہ ختم ہو گی یا جہاں وہ، ایسی میعاد کے منقضی ہونے کے قبل، جیسی کہ صورت ہو، کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے لیے یا قانون ساز کونسل والی کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کے لیے کوئی انتخاب لڑتا ہے، اس تاریخ تک جس کو وہ منتخب قرار دیا جاتا ہے، ان میں سے جو بھی پہلے واقع ہو، کی میعاد کے دوران فقرہ (1) کے تحت وزیر کے طور پر تقرری کے لیے بھی نااہل ہو گا۔

(2) وزیروں کی کونسل ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے آگے اجتماعی طور پر ذمہ دار ہو گی۔

(3) ہر وزیر کو اپنا کام شروع کرنے سے قبل گورنر عہدے اور رازداری کے حلف ان نمونوں کے مطابق دلائے گا جو اس غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیئے گئے ہیں۔

(4) کوئی وزیر جو چھ6 ماہ کی متواتر کسی مدت کے لیے ریاستی مجلس قانون ساز کا رکن نہ رہا ہو اس مدت کے منقضی ہونے پر وزیر نہ رہے گا۔

(5) وزیروں کی یافت اور الاؤنس ایسے ہوں گے جن کا ریاست کی مجلس قانون ساز وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ تعین کرے اور ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایسا تعین کرنے تک وہ ایسے ہوں گے جن کی صراحت دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

ریاست کا ایڈوکیٹ جنرل

ریاست کا ایڈوکیٹ جنرل۔

165-(1) ہر ایک ریاست کا گورنر کسی ایسے شخص کا، جو کسی عدالت العالیہ کے جج کی حیثیت سے تقرر کیے جانے کے اہل ہو، اس ریاست کے ایڈوکیٹ جنرل کی حیثیت سے تقرر کرے گا۔

(2) ایڈوکیٹ جنرل کا فرض ہو گا کہ وہ اس ریاست کی حکومت کو ایسے قانونی امور میں مشورہ دے اور قانونی نوعیت کے ایسے دیگر فرائض انجام دے جنہیں وقتاً فوقتاً گورنر اس سے رجوع کرے یا اس کو تفویض کرے اور ان کارہائے منصبی کو انجام دے جو اس آئین یا کسی دیگر نافذ الوقت قانون سے یا ان کے تحت اس کو عطا کیے گیے ہوں۔

(3) ایڈوکیٹ جنرل اپنے عہدہ پر گورنر کی خوشنودی حاصل رہنے تک فائز رہے گا اور اتنا محنتانہ پائے گا جتنا گورنر تعین کرے۔

حکومت کے کام کا طریقہ

کسی ریاست کی حکومت کے کام کا طریقہ۔

166 -(1) ریاستی حکومت کی جملہ عاملانہ کارروائی کا گورنر کے نام سے کیا جانا ظاہر کیا جائے گا۔

(2) وہ احکام اور دیگر نوشتے جو گورنر کے نام سے صادر اور تکمیل کیے جائیں، اس طریقہ سے مستند کیے جائیں گے، جس کی صراحت ان قواعد میں کی جائے جن کو گورنر بنائے اور اس طرح مستند کیے ہوئے حکم یا نوشتہ کے جواز کے خلاف اس بنا پر اعتراض نہ کیا جائے گا کہ وہ گورنر کا صادر یا تکمیل کیا ہوا حکم یا نوشتہ نہیں ہے۔

(3) گورنر، ریاستی حکومت کے کام کو زیادہ سہولت سے انجام دینے اور وزیروں میں مذکورہ کام کو اس حد تک تقسیم کرنے کے لیے قواعد بنائے گا جہاں تک وہ ایسا کام نہ ہو جس کے متعلق اس آئین سے

یااس کے تحت گورنر کو اپنے اختیار تمیزی سے عمل کرنالازم ہو۔

×--------×--------×

گورنر کو معلومات وغیرہ مہیا کرنے کے متعلق وزیراعلیٰ کے فرائض۔

167 - ریاست کے وزیراعلیٰ کا فرض ہو گا کہ —

(الف)اس ریاست کے گورنر کو ریاستی امور کے نظم و نسق اور قانون سازی کی تجاویز کے بارے میں وزیروں کی کونسل کے تمام فیصلوں کی اطلاع دے؛

(ب)ریاستی امور کے نظم و نسق اور قانون سازی کی تجاویز کے بارے میں ایسی معلومات فراہم کرے جو کہ گورنر طلب کرے؛اور

(ج)اگر گورنر ایسا ضروری خیال کرے تو وزیروں کی کونسل کے غور کے لیے کسی ایسے امر کو پیش کرے جس پر کسی وزیر نے فیصلہ کرلیا ہو مگر مجلس نے غور نہ کیا ہو۔

باب-3

ریاستی مجلس قانون ساز

عام

ریاستوں میں مجالس قانون ساز کی تشکیل۔

168-(1)ہر ریاست کے لیے ایک مجلس قانون ساز ہو گی جو گورنر اور —

(الف) آندھرا پردیش، بہار، مہاراشٹر، کرناٹک اور اتر پردیش کی ریاستوں میں دو ایوانوں پر؛

(ب)دیگر ریاستوں میں ایک ایوان پر،

مشتمل ہو گی۔

(2)جہاں کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے دو ایوان ہوں، ایک کو قانون ساز کونسل اور دوسرے کو قانون ساز اسمبلی کہا جائے گا اور جہاں صرف ایک ایوان ہو اس کو قانون

سازاسمبلی کہا جائے گا۔

ریاستوں میں قانون ساز کونسلوں کی برخاستگی یا قیام۔

169-(1) دفعہ 168 میں کسی امر کے باوجود، پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ کسی ریاست کی، جہاں قانون ساز کونسل ہو، قانون ساز کونسل کو برخاست کرنے یا کسی ریاست میں، جہاں ایسی کونسل نہ ہو، ایسی کونسل قائم کرنے کے لیے توضیع کر سکے گی اگر اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی اس غرض سے ایک قرارداد اس اسمبلی کی کل رکنیت کی اکثریت سے اور ان ارکان کی جو موجود ہوں اور رائے دیں، کم سے کم دو تہائی اکثریت سے منظور کرے۔

(2) فقرہ (1) میں متذکرہ کسی قانون میں اس آئین کی ترمیم کے لیے ایسی توضیعات درج ہوں گی جو قانون کی توضیعات کو روبہ عمل لانے کے لیے ضروری ہوں اور اس میں ایسی تکمیلی، ضمنی اور نتیجی توضیعات بھی درج ہو سکیں گی جن کو پارلیمنٹ ضروری تصور کرے۔

(3) متذکرہ بالا کسی قانون کا دفعہ 368 کی اغراض کے لیے اس آئین کی ترمیم ہونا متصور نہ ہو گا۔

قانون ساز اسمبلیوں کی بناوٹ۔

170-(1) دفعہ 333 کی توضیعات کے تابع، ہر ایک ریاست کی قانون ساز اسمبلی، ریاست کے زیادہ سے زیادہ پانچ سو ارکان اور کم سے کم ساٹھ ارکان پر مشتمل ہو گی جو علاقائی انتخابی حلقوں سے براہ راست انتخاب کے ذریعہ چنے جائیں گے۔

(2) فقرہ (1) کی اغراض کے لیے ہر ایک ریاست علاقائی انتخابی حلقوں میں اس طریقہ سے تقسیم کی جائے گی کہ ہر ایک حلقہ انتخاب کی آبادی اور اس کو تقسیم کی ہوئی نشستوں کی تعداد میں تناسب، جہاں تک عملاً ممکن ہو، اس ساری ریاست میں یکساں ہو۔

تشریح:- اس فقرہ میں اصطلاح ''آبادی'' سے وہ آبادی مراد ہے جس کا تعین گزشتہ مردم شماری میں کیا گیا ہو جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع کیے گیے ہیں:

بشر طیکہ اس تشریح میں گزشتہ ایسی مردم شماری کے حوالے سے جس کی نسبت متعلقہ اعداد و شمار شائع ہو چکے ہیں تا وقتیکہ سال 2026 کے بعد پہلی مردم شماری کے متعلقہ اعداد و شمار شائع نہ ہوئے ہوں 2001 کی مردم شماری کا حوالہ متصور ہو گا۔

(3) ہر مردم شماری کی تکمیل پر ہر ایک ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں نشستوں کی کل تعداد اور ہر ایک ریاست کے علاقائی انتخابی حلقوں میں تقسیم کی مکرر ترتیب ایسا حاکم ایسے طریقے سے کرے گا جسے پارلیمنٹ بذریعہ قانون معین کرے:

بشر طیکہ ایسی مکرر ترتیب سے قانون ساز اسمبلی میں نمائندگی اس وقت کی موجودہ اسمبلی کے ٹوٹ جانے تک متاثر نہ ہو گی:

مزید شرط یہ ہے کہ ایسی مکرر ترتیب اس تاریخ سے موثر ہو گی جس کی نسبت صدر بذریعہ حکم صراحت کرے اور ایسی ترتیب موثر ہونے تک قانون ساز اسمبلی کے لیے کوئی انتخاب ایسی مکرر ترتیب سے پہلے موجودہ علاقائی حلقہ جات انتخاب کی بنا پر کروایا جائے گا:

مگر شرط یہ بھی ہے کہ سال 2026 کے بعد کی گئی پہلی مردم شماری کے متعلقہ اعداد و شمار کی اشاعت تک اس فقرہ کے تحت، —

(i) ہر ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں 1971 کی مردم شماری کی بنیاد پر مکرر ترتیب شدہ کل نشستوں کی؛ اور

(ii) ایسی ریاست کے علاقائی انتخابی حلقوں میں تقسیم کی، جو 2001 کی مردم شماری کی بنیاد پر مکرر ترتیب دی جائے،

مکرر ترتیب ضروری نہ ہو گی۔

قانون ساز کونسلوں کی بناوٹ۔

171-(1) کسی ریاست میں، جس میں قانون ساز کونسل ہو، ایسی کونسل کے ارکان کی کل تعداد اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں ارکان کی کل تعداد کے ایک تہائی سے متجاوز نہ ہو گی:

بشر طیکہ کسی ریاست کی قانون ساز کونسل میں ارکان کی

کل تعداد کسی صورت میں چالیس سے کم نہ ہو گی۔

(2) تاوقتیکہ پارلیمنٹ بذریعہ قانون دیگر طور پر توضیع نہ کرے، کسی ریاست کی قانون ساز کونسل کی بناوٹ ایسی ہو گی جس کی توضیع فقرہ (3) میں کی گئی ہے۔

(3) کسی ریاست کی قانون ساز کونسل کے ارکان کی کل تعداد میں سے —

(الف) تقریباً ایک تہائی کو رائے دہندگان کی جماعتیں منتخب کریں گی جو ریاست کی بلدیات، ضلع بورڈوں اور دیگر ایسے مقامی حکام کے ارکان پر مشتمل ہوں گی جن کی صراحت پارلیمنٹ قانون کے ذریعے کرے؛

(ب) تقریباً بارہویں حصہ کو رائے دہندگان کی جماعتیں منتخب کریں گی جو ریاست کے باشندہ ایسے اشخاص پر مشتمل ہوں گی جو کم سے کم تین سال سے بھارت کے علاقہ میں کسی یونیورسٹی کے گریجویٹ رہے ہوں یا کم سے کم تین سال سے ایسی اہلیتیں رکھتے ہوں جن کو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون سے یا اس کے تحت کسی ایسی یونیورسٹی کے گریجویٹ کے مساوی مقرر کیا گیا ہے؛

(ج) تقریباً بارہویں حصہ کو رائے دہندگان کی جماعتیں منتخب کریں گی جو ایسے اشخاص پر مشتمل ہوں گی جو کم سے کم تین سال سے ریاست کے اندر ایسے تعلیمی اداروں میں جن کا معیار ثانوی اسکول سے کم نہ ہو اور جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون سے یا اس کے تحت مقررہ ہو، پڑھانے کے کام میں لگے ہوئے ہوں؛

(د) تقریباً ایک تہائی کو ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ارکان ایسے اشخاص میں سے منتخب کریں گے جو اس اسمبلی کے ارکان نہ ہوں؛

(ہ) باقی کو گورنر، فقرہ (5) کی توضیعات کے مطابق نامزد کریگا۔

(4) فقرہ (3) کے ذیلی فقرات (الف)، (ب) اور (ج) کے تحت منتخب ہونے والے اراکین، ایسے علاقائی انتخابی حلقوں سے چنے

جائیں گے جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون سے یا اس کے تحت مقرر کیے جائیں اور مذکورہ ذیلی فقروں کے تحت اور مذکورہ فقرہ کے ذیلی فقرہ (د) کے تحت انتخابات تناسبی نمائندگی بذریعہ واحد قابل انتقال ووٹ کے اصول کے مطابق منعقد ہوں گے۔

(5) وہ ارکان جن کو گورنر فقرہ (3) کے ذیلی فقرہ (ہ) کے تحت نامزد کریگا، ایسے اشخاص پر مشتمل ہوں گے، جن کو مندرجہ ذیل جیسے امور کے بارے میں خصوصی علمیت یا عملی تجربہ حاصل ہو یعنی:-

ادب، سائنس، فنون، تحریک امداد باہمی اور سماجی خدمت۔

ریاستی مجالس قانون ساز کی مدت۔

172- ہر ریاست کی ہر قانون ساز اسمبلی، بجز اس کے کہ پہلے ہی توڑ دی جائے، اس کے پہلے اجلاس کے لیے مقررہ تاریخ سے پانچ سال تک جاری رہے گی اور اس سے زیادہ نہیں رہے گی اور پانچ سال کی مذکورہ مدت کے اختتام سے اسمبلی کے ٹوٹ جانے کا سا اثر ہو گا:

بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو تو مذکورہ مدت میں پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ ایسی مدت کے لیے توسیع کر سکے گی جو بہ یک وقت ایک سال سے متجاوز نہ ہو اور ہر صورت میں اعلان نامہ کے نافذ العمل نہ رہنے کے بعد چھ مہینے سے زیادہ نہ ہو۔

(2) کسی ریاست کی قانون ساز کونسل نہ توڑی جائے گی لیکن جہاں تک ممکن ہو، اس کے تقریباً ایک تہائی ارکان ہر دوسرے سال کے اختتام پر، جس قدر جلد ہو سکے، ان توضیعات کے مطابق، جو پارلیمنٹ اس بارے میں قانون کے ذریعہ کرے، سبکدوش ہو جائیں گے۔

ریاستی مجلس قانون ساز کی رکنیت کے لیے اہلیت۔

173- کوئی شخص کسی ریاست کی مجلس قانون ساز میں نشست کو پر کرنے کے لیے چنے جانے کا اہل نہ ہو گا اگر وہ —

(الف) بھارت کا شہری نہ ہو اور کسی ایسے شخص کے سامنے جس کو اس بارے میں انتخابی کمیشن مجاز کرے، اس نمونہ کے مطابق، جو اس

غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے، حلف نہ لے یا اقرار صالح نہ کرے اور اس پر دستخط نہ کرے؛

(ب) قانون ساز اسمبلی کی نشست کی صورت میں کم سے کم پچیس سال کی عمر کا اور قانون ساز کونسل کی نشست کی صورت میں کم سے کم تیس سال کی عمر کا نہ ہو؛ اور

(ج) ایسی دیگر اہلیتیں نہ رکھتا ہو جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس بارے میں مقرر کی جائیں۔

ریاستی مجلس قانون ساز کے اجلاس، برخاستگی اور ٹوٹنا۔

174- گورنر، وقتاً فوقتاً ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر ایک ایوان کا اجلاس ایسے وقت اور ایسی جگہ پر، جو وہ مناسب خیال کرے، طلب کریگا لیکن ایک اجلاس میں اس کی آخری نشست اور اس کے بعد کے اجلاس کی پہلی نشست کے لیے مقررہ تاریخ کے درمیان چھ ماہ سے زیادہ وقفہ نہ ہو گا۔

(2) گورنر وقتاً فوقتاً —

(الف) ایوان کو یا ہر دو ایوانوں کو برخاست کر سکے گا؛

(ب) قانون ساز اسمبلی کو توڑ سکے گا۔

گورنر کا ایوان یا ایوانوں کو خطاب کرنے اور پیغامات بھیجنے کا حق۔

175-(1) گورنر، قانون ساز اسمبلی کو یا کسی ریاست میں قانون ساز کونسل ہونے کی صورت میں، اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایک ایوان یا دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس کو خطاب کر سکے گا اور اس غرض سے ارکان کو حاضر رہنے کا حکم دے سکے گا۔

(2) گورنر، ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ایوانوں کو خواہ کسی ایسے بل سے متعلق جو مجلس قانون ساز میں اس وقت زیر غور ہو خواہ کسی اور غرض سے پیغامات بھیج سکے گا اور جس ایوان کو اس طرح پیغام بھیجا جائے وہ پوری مناسب عجلت سے اس امر پر

غور کرے گا جس پر غور کرنے کا پیغام میں حکم ہو۔

گورنر کا خاص خطاب۔

176-(1) قانون ساز اسمبلی کے ہر عام انتخاب کے بعد پہلے اجلاس کے آغاز پر اور ہر سال کے پہلے اجلاس کے آغاز پر گورنر قانون ساز اسمبلی کو یا کسی ریاست میں قانون ساز کونسل ہونے کی صورت میں، دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس کو خطاب کرے گا اور مجلس قانون ساز کو اس کے طلب کرنے کی وجوہ سے مطلع کرے گا۔

(2) ان امور پر بحث کرنے کی غرض سے، جن کا ایسے خطاب میں ذکر ہو، وقت مختص کرنے کے لیے اس ایوان یا ہر دو ایوانوں کا طریق کار قواعد کے ذریعہ منضبط کرنے کے لیے توضیع کی جائے گی۔

وزرا اور ایڈوکیٹ جنرل کے ایوانوں سے متعلق حقوق۔

177- ہر وزیر اور ریاست کے ایڈوکیٹ جنرل کو ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا کسی ریاست میں قانون ساز کونسل ہونے کی صورت میں، دونوں ایوانوں میں تقریر کرنے اور دیگر طریقہ سے اس کی کارروائی میں حصہ لینے اور مجلس قانون ساز کی کسی ایسی کمیٹی میں جس کا وہ رکن نامزد کیا جائے، تقریر کرنے اور دیگر طریقہ سے اس کی کارروائی میں حصہ لینے کا حق ہوگا مگر وہ اس دفعہ کی رو سے ووٹ دینے کا مستحق نہ ہوگا۔

ریاستی مجلس قانون ساز کے عہدہ دار

قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر۔

178-ریاست کی ہر قانون ساز اسمبلی، جس قدر جلد ہو سکے، اسمبلی کے دو ارکان کو ترتیب وار اس کے اسپیکر اور نائب اسپیکر کی حیثیت سے چن لے گی اور جب بھی اسپیکر یا نائب اسپیکر کا عہدہ خالی ہو جائے اسمبلی ایک اور رکن کو اسپیکر یا نائب اسپیکر کی حیثیت سے، جیسی کہ صورت ہو، چن لے گی۔

اسپیکر اور نائب اسپیکر کے عہدوں کا خالی ہونا، ان سے استعفیٰ دینا اور علاحدہ کیا جانا۔

179- کوئی رکن جو کسی قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر یا نائب اسپیکر کی حیثیت سے عہدہ پر فائز ہو، —

(الف) اپنے عہدے کو خالی کر دے گا اگر وہ اس اسمبلی کا رکن نہ رہے؛

(ب) اگر ایسا رکن اسپیکر ہو تو نائب اسپیکر کو موسومہ اور اگر ایسا رکن نائب اسپیکر ہو تو اسپیکر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعہ کسی وقت اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا؛ اور

(ج) اسمبلی کی ایسی قرار داد کے ذریعے جو اسمبلی کے ارکان کی اکثریت سے منظور کی گئی ہو، اس کے عہدے سے علاحدہ کیا جاسکے گا:

بشرطیکہ فقرہ (ج) کی غرض سے کوئی قرار داد پیش نہ ہو گی اگر اس قرار داد کو پیش کرنے کے ارادہ کی کم سے کم چودہ دن کی اطلاع نہ دی گئی ہو:

مزید شرط یہ ہے کہ جب کوئی اسمبلی توڑ دی جائے تو ٹوٹ جانے کے بعد اسمبلی کی پہلی نشست کے عین قبل تک اسپیکر اپنا عہدہ خالی نہیں کرے گا۔

اسپیکر کے عہدے کے فرائض انجام دینے یا اس حیثیت سے کام کرنے کا نائب اسپیکر یا دوسرے شخص کو اختیار۔

180-(1) اس وقت جب اسپیکر کا عہدہ خالی ہو، اس عہدے کے فرائض نائب اسپیکر انجام دے گا یا، اگر نائب اسپیکر کا عہدہ بھی خالی ہو تو اسمبلی کا ایسا رکن انجام دے گا جس کا گورنر اس غرض سے تقرر کرے۔

(2) اسمبلی کی کسی نشست میں اسپیکر کی غیر حاضری کے دوران نائب اسپیکر یا اگر وہ بھی غیر حاضر ہو تو ایسا شخص جس کا اسمبلی کے طریق کار کے قواعد سے تعین کیا جائے یا اگر کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو تو ایسا دوسرا شخص جس کا اسمبلی تعین کرے، بہ حیثیت اسپیکر کام کرے گا۔

اسپیکر یا نائب اسپیکر اس وقت صدارت نہیں کرے گا جب اس کو عہدہ سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو۔

181-(1) اس وقت جب قانون ساز اسمبلی کی کسی نشست میں اسپیکر کو اس کے عہدہ سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو تو اسپیکر، یا اس وقت جب کوئی قرارداد نائب اسپیکر کو اس کے عہدہ سے علاحدہ کرنے کی زیر غور ہو تو نائب اسپیکر، اگرچہ وہ موجود ہو، صدارت نہیں کریگا اور دفعہ 180 کے فقرہ (2) کی توضیعات کا اطلاق ہر ایسی نشست کے بارے میں، ایسا ہی ہو گا جیسا ان کا اطلاق اس نشست سے متعلق ہوتا ہے جس میں اسپیکر یا نائب اسپیکر، جیسی کہ صورت ہو، غیر حاضر ہو۔

(2) اس وقت جب کوئی قرارداد قانون ساز اسمبلی میں اسپیکر کو اس کے عہدے سے علیحدہ کرنے کی زیر غور ہو تو، اس کو اسمبلی میں تقریر کرنے اور اس کی کارروائی میں دیگر طور پر حصہ لینے کا حق ہو گا اور دفعہ 189 میں کسی امر کے باوجود اس کو ایسی قرارداد پر یا ایسی کارروائی کے دوران کسی اور امر پر صرف ابتدائی مرحلے پر ووٹ دینے کا حق ہو گا لیکن ووٹ مساوی ہونے کی صورت میں حق نہ ہو گا۔

قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس۔

182- ہر ایسی ریاست کی قانون ساز کونسل، جس میں ایسی کونسل ہو، جس قدر جلد ہو سکے، کونسل کے دو ارکان چن لے گی جو ترتیب وار اس کے میر مجلس اور نائب میر مجلس ہوں گے اور جب بھی میر مجلس یا نائب میر مجلس کا عہدہ خالی ہو جائے، کونسل دوسرے رکن کو چن لے گی جو میر مجلس یا نائب میر مجلس، جیسی کہ صورت ہو، ہو گا۔

میر مجلس یا نائب میر مجلس کے عہدوں کا خالی ہونا، ان سے استعفیٰ دینا اور علاحدہ کیا جانا۔

183- کوئی رکن جو قانون ساز کونسل کے میر مجلس یا نائب میر مجلس کی حیثیت سے عہدے پر فائز ہو —

(الف) اپنا عہدہ خالی کردے گا اگر وہ کونسل کا رکن نہ رہے؛

(ب) کسی وقت بھی اگر ایسا رکن میر مجلس ہے تو نائب میر مجلس کو موسومہ اور اگر ایسا رکن نائب میر مجلس ہے تو میر مجلس کو

موسومہ اپنی دستخطی تحریر سے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا؛ اور

(ج) کونسل کی ایسی قرارداد کے ذریعے جو کونسل کے اس وقت کے کل ارکان کی اکثریت سے منظور کی گئی ہو، اس کے عہدے سے علاحدہ کیا جاسکے گا:

بشرطیکہ فقرہ (ج) کی غرض کے لیے کوئی قرارداد پیش نہ کی جائے گی اگر اس قرارداد کے پیش کرنے کے ارادہ کی کم سے کم چودہ دن کی اطلاع نہ دی گئی ہو۔

میر مجلس کے عہدے کے فرائض انجام دینے یا اس حیثیت سے کام کرنے کا نائب میر مجلس یا دوسرے شخص کو اختیار۔

184-(1) اس وقت جب میر مجلس کا عہدہ خالی ہو، اس عہدے کے فرائض نائب میر مجلس یا اگر نائب میر مجلس کا عہدہ بھی خالی ہو تو کونسل کا ایسا رکن انجام دے گا جس کا گورنر اس غرض سے تقرر کرے۔

(2) کونسل کی کسی نشست میں میر مجلس کی غیر حاضری میں نائب میر مجلس یا اگر وہ بھی غیر حاضر ہو تو ایسا شخص جس کا کونسل کے طریق کار کے قواعد سے تعین ہو یا اگر کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو تو ایسا دوسرا شخص جس کا تعین کونسل کرے، بحیثیت میر مجلس کام کرے گا۔

میر مجلس یا نائب میر مجلس صدارت نہیں کریگا جب اس کو عہدے سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو۔

185- (1) قانون ساز کونسل کے کسی اجلاس کی اس وقت جب میر مجلس کو اس کے عہدہ سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو تو میر مجلس یا اس وقت جب نائب میر مجلس کو اس کے عہدہ سے علاحدہ کرنے کی قرارداد زیر غور ہو تو نائب میر مجلس، اگرچہ وہ موجود ہو، صدارت نہیں کرے گا اور دفعہ 184 کے فقرہ (2) کی توضیعات کا اطلاق ہر ایسی نشست سے متعلق ویسا ہی ہو گا جیسا ان کا اطلاق اس نشست سے متعلق ہوتا ہے جس میں میر مجلس یا نائب میر مجلس، جیسی کہ صورت ہو، غیر حاضر ہو۔

(2) اس وقت جب قانون ساز کونسل میں میر مجلس کو اس کے عہدہ سے علاحدہ کرنے کی کوئی قرارداد زیر غور ہو تو، اس کو کونسل

میں تقریر کرنے یا اس کی کارروائی میں دیگر طور پر حصہ لینے کا حق ہو گا اور دفعہ 189 میں کسی امر کے باوجود اس کو ایسی قرارداد پر یا ایسی کارروائی کے دوران کسی اور امر پر صرف ابتدائی مرحلے پر ووٹ دینے کا حق ہو گا لیکن ووٹوں کے مساوی ہونے کی صورت میں حق نہ ہو گا۔

اسپیکر، نائب اسپیکر، میر مجلس اور نائب میر مجلس کی یافت اور الاؤنس۔

186- قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس کو وہ یافت اور الاؤنس دیئے جائیں گے جن کا ریاست کی مجلس قانون ساز قانون کے ذریعہ الگ الگ تعین کرے اور، اس طرح توضیع ہونے تک، ایسی یافت اور الاؤنس دیئے جائیں گے جن کی دوسرے فہرست بند میں صراحت ہے۔

ریاستی مجلس قانون ساز کی معتمدی۔

187- ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر ایوان کا ایک علاحدہ عملہ معتمدی ہو گا:

بشرطیکہ اس فقرہ کے کسی امر کی، اس ریاست کی صورت میں جس میں قانون ساز کونسل ہو، یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ وہ ایسی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں کے لیے مشترکہ عہدوں کے قائم کرنے میں مانع ہے۔

(2) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ایوانوں کے عملہ معتمدی میں بھرتی اور تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت منضبط کر سکے گی۔

(3) تاوقتیکہ فقرہ (2) کے تحت ریاست کی مجلس قانون ساز توضیع نہ کرے، گورنر قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر یا قانون ساز کونسل کے میر مجلس سے، جیسی کہ صورت ہو، صلاح کرنے کے بعد اسمبلی یا کونسل کے عملہ معتمدی میں بھرتی اور تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت منضبط کرنے کے لیے قواعد بنا سکے گا اور اس طرح بنائے ہوئے قواعد مذکورہ فقرہ کے تحت بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع نافذ ہوں گے۔

کام کرنے کا طریقہ

ارکان کا حلف یا اقرار صالح۔

188- کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قانون ساز کونسل کا ہر رکن اپنی نشست سنبھالنے سے پہلے، گورنر یا کسی ایسے شخص کے سامنے جس کا وہ اس بارے میں تقرر کرے، اس نمونہ کے مطابق جو اس غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے، حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا۔

ایوانوں میں رائے دہی، نشستوں کے خالی ہونے کے باوجود ایوانوں کو کام کرنے کا اختیار اور کورم۔

189- (1) سوائے اس کے کہ اس آئین میں دیگر طور پر توضیع ہو، ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان کی کسی نشست میں تصفیہ طلب امور کا تصفیہ، سوائے اسپیکر یا میر مجلس یا اس شخص کے جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو، ان ارکان کے ووٹوں کی اکثریت سے کیا جائے گا جو موجود ہوں اور ووٹ دیں۔

اسپیکر یا میر مجلس یا وہ شخص جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو ابتدائی مرحلے پر ووٹ نہیں دے گا لیکن ووٹوں کے مساوی ہونے کی صورت میں اس کو فیصلہ کن ووٹ حاصل رہے گا اور وہ اس کو استعمال کریگا۔

(2) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کو اس کی کسی رکنیت کے خالی ہونے کے باوجود کام کرنے کا اختیار ہو گا، اور ریاست کی مجلس قانون ساز میں کوئی کارروائی جائز ہو گی باوجود اس کے کہ بعد میں معلوم ہو کہ کوئی ایسا شخص جس کو ایسا کرنے کا حق نہ تھا اس کارروائی میں شریک تھا یا اس نے ووٹ دیا تھا یا دیگر طور پر حصہ لیا تھا۔

(3) تاوقت یہ کہ ریاست کی مجلس قانون ساز قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع نہ کرے، ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کے کسی اجلاس کے تشکیل پانے کا کورم دس ارکان یا اس ایوان کے ارکان کی کل تعداد کا دسواں حصہ ہو گا، ان میں سے جو بھی زیادہ ہو۔

(4) اگر ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قانون ساز کونسل کے اجلاس کے دوران کسی وقت کوئی کورم نہ ہو تو اسپیکر یا میر مجلس یا اس شخص کا، جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو، فرض ہو گا کہ کورم کے ہونے تک یا تو ایوان کو ملتوی کر دے یا اجلاس کو معطل کر دے۔

ارکان کی نااہلیتیں

نشستوں کا خالی ہونا۔

190-(1) کوئی شخص ریاست کی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں کا رکن نہ ہو گا اور ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعے توضیع کرے گی کہ کوئی شخص، جو دونوں ایوانوں کا رکن چن لیا جائے، ان میں سے ایک ایوان میں اپنی نشست خالی کر دے۔

(2) کوئی شخص پہلے فہرست بند میں متذکرہ ریاستوں کی دو یا زیادہ مجالس قانون ساز کا رکن نہ ہو گا اور اگر کوئی شخص دو یا زیادہ ایسی ریاستوں کی مجالس قانون ساز کا رکن چن لیا جائے تو اس مدت کے منقضی ہونے پر جس کی صدر کے بنائے ہوئے قواعد میں صراحت کی جائے ،ایسی تمام ریاستوں کی مجالس قانون ساز میں اس شخص کی نشست خالی ہو جائے گی بجز اس کے کہ وہ اس سے قبل ایک ریاست کے سوا تمام ریاستوں کی مجالس قانون ساز میں اپنی نشست سے مستعفی ہو گیا ہو۔

(3) ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کے کسی رکن کی نشست خالی ہو جائے گی اگر وہ---

(الف) دفعہ 191 کے فقرہ (1) یا فقرہ (2) میں متذکرہ نااہلیتوں میں سے کسی نااہلیت کے تحت آ جائے؛ یا

(ب) اسپیکر یا میر مجلس کو موسومہ، جیسی کہ صورت ہو، اپنی دستخطی تحریر کے ذریعہ اپنی نشست سے مستعفی ہو جائے اور اسپیکر یا میر مجلس نے، جیسی کہ صورت ہو، اس کا استعفیٰ منظور کر لیا ہو:

بشرطیکہ ذیلی فقرہ (ب) میں محولہ کسی استعفیٰ کی صورت میں، اگر موصولہ اطلاع سے یا دیگر طور پر اور ایسی تحقیقات کرنے کے بعد، جو وہ مناسب خیال کرے، اسپیکر یا میر مجلس، جیسی کہ صورت ہو، مطمئن ہو کہ ایسا استعفیٰ رضامندانہ یا اصلی نہیں ہے تو ایسے استعفیٰ کو منظور نہیں کریگا۔

(4) اگر ساٹھ دن کی مدت تک ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کا کوئی رکن ایوان کی اجازت کے بغیر اس کے تمام اجلاسوں سے غیر حاضر رہے تو ایوان اس کی نشست کو خالی قرار دے سکے گا:

بشرطیکہ ساٹھ دن کی مذکورہ مدت کا شمار کرنے میں ایسی کسی مدت کا لحاظ نہ ہو گا جس کے دوران ایوان برخاست ہو جائے یا متواتر چار دن سے زیادہ ملتوی رہے۔

رکنیت کے لیے نااہلیتیں۔

191-(1) کوئی شخص کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قانون ساز کونسل کے رکن کی حیثیت سے چنے جانے اور رہنے کا اہل نہ ہو گا —

(الف) اگر وہ بھارت کی حکومت یا پہلے فہرست بند میں متذکرہ کسی ریاست کی حکومت کے تحت کسی نفع بخش عہدے پر اس عہدے کے سوا فائز ہو، جس کی بابت ریاست کی مجلس قانون ساز نے قانون کے ذریعہ قرار دیا ہو کہ اس پر فائز شخص نااہل نہ ہو گا؛

(ب) اگر وہ فاتر العقل ہو اور کسی عدالت مجاز کا اس کی بابت ایسا استقرار برقرار ہو؛

(ج) اگر وہ غیر بری الزمہ دیوالیہ ہو؛

(د) اگر وہ بھارت کا شہری نہ ہو، اس نے کسی مملکت غیر کی شہریت رضاکارانہ حاصل کر لی ہو یا کسی مملکت غیر سے اقرار وفاداری کرے یا کسی مملکت غیر سے وابستگی رکھے؛

(ہ) اگر وہ پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی رو سے یا

اس کے تحت ایسا نااہل ہو۔

تشریح: اس فقرہ کی اغراض کے لیے کسی شخص کا محض اس وجہ سے بھارت کی حکومت یا پہلی فہرست بند میں متذکرہ کسی ریاست کی حکومت کے تحت نفع بخش عہدے پر فائز ہونا متصور نہ ہو گا کہ وہ یونین یا ایسی ریاست کا وزیر ہے۔

(2) کوئی شخص کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قانون ساز کونسل کا رکن ہونے کے لئے نااہل ہو گا اگر وہ دسویں فہرست بند کے تحت اس طرح نااہل ہو جاتا ہے۔

ارکان کی نااہلیتوں سے متعلق تصفیہ طلب امور کا فیصلہ۔

192-(1) اگر اس امر کی نسبت کوئی سوال پیدا ہو کہ آیا کسی ریاستی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کا کوئی رکن دفعہ 191 کے فقرہ (1) میں متذکرہ نااہلیتوں میں سے کسی نااہلیت کے تحت آ گیا ہے تو یہ معاملہ فیصلے کے لیے گورنر کو بھیجا جائے گا اور اس کا فیصلہ حتمی ہو گا۔

(2) کسی ایسے معاملہ پر فیصلہ کرنے سے پہلے گورنر انتخابی کمیشن کی رائے لے گا اور اِسی رائے کے مطابق فیصلہ کرے گا۔

دفعہ 188 کے تحت حلف لینے یا اقرار صالح کرنے سے پہلے یا جب اہل نہ ہو یا نااہل قرار دیا جائے، نشست سنبھالنے اور ووٹ دینے پر تاوان۔

193-اگر کوئی شخص کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی یا قانون ساز کونسل کے رکن کی حیثیت سے نشست سنبھالے یا ووٹ دے قبل اس کے کہ وہ دفعہ 188 کی ضروری شرائط کی تکمیل کرے یا یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کی رکنیت کا اہل نہیں ہے یا نااہل قرار دیا گیا ہے یا اس کو پارلیمنٹ یا اس کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کی رو سے اس کی ممانعت کر دی گئی ہے، تو وہ ہر ایک دن کی بابت جس میں وہ اس طرح نشست سنبھالے یا ووٹ دے، پانچ سو روپے تاوان کا مستوجب ہو گا جو ریاست کو واجب الادادین کے طور پر وصول کیا جائے گا۔

مجالس ریاستی قانون سازاوران کے ارکان کے اختیارات، مراعات اور تحفظات

مجالس قانون ساز کے ایوانوں اور ان کے ارکان اور کمیٹیوں کے اختیارات، مراعات وغیرہ۔

194-(1)اس آئین کی توضیعات اور مجلس قانون ساز کے طریق کار منضبط کرنے والے قواعد اور احکام قائمہ کے تابع، ہر ریاست کی مجلس قانون ساز میں تقریر کی آزادی ہو گی۔

(2) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی رکن کسی مجلس قانون ساز میں کہی ہوئی کسی بات یا دیئے ہوئے کسی ووٹ سے متعلق کسی عدالت میں کسی کارروائی کا مستوجب نہ ہو گا، اور کوئی شخص ایسی کسی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان کے اختیار سے یا اس کے تحت کسی رپورٹ، مضمون، ووٹ یا کارروائی کی اشاعت کی بابت اس طرح مستوجب نہ ہو گا۔

(3) دیگر اعتبار سے، کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان اور ایسی مجلس قانون ساز کے ایوان کے ارکان اور کمیٹیوں کے اختیارات، مراعات اور تحفظات ایسے ہوں گے جن کا مجلس قانون ساز وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ تعین کرے، اور اس طرح سے تعین ہونے تک وہی ہوں گے جو اس ایوان اور اس کے ارکان اور کمیٹیوں کے آئین (چوالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1978ء کی دفعہ 26 کی تاریخ نفاذ سے فوراً پہلے تھے۔

(4) فقرات (1)، (2) اور (3) کی توضیعات کا اطلاق ان اشخاص سے متعلق، جن کو اس آئین کی رو سے ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان یا اس کی کمیٹی کی کارروائی میں تقریر کرنے اور اس میں دیگر طور پر حصہ لینے کا حق حاصل ہے، ویسا ہی ہو گا جیسا ان کا اطلاق اس مجلس قانون ساز کے ارکان سے متعلق ہوتا ہے۔

ارکان کی یافت اور الاؤنس۔

195-ریاست کی قانون ساز اسمبلی اور قانون ساز کونسل کے ارکان ایسی یافت اور الاؤنس، جن کا ریاست کی مجلس قانون ساز وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ تعین کرے، اور اس بارے میں اس طرح توضیع ہونے تک ان شرحوں سے اور ایسی شرائط پر یافت اور الاؤنس پانے کے مستحق ہوں گے، جن کا اطلاق اس آئین کی تاریخ نفاذ کے فوراً پہلے مماثل صوبے کی قانون ساز اسمبلی کے ارکان کے بارے میں ہوتا تھا۔

قانون سازی کا طریق کار

بلوں کے پیش کرنے اور ان کو منظور کرنے کے بارے میں توضیعات۔

196- (1) رقمی بل اور دیگر مالیاتی بل کے متعلق دفعات 198 اور 207 کی توضیعات کے تابع، کوئی بل کسی ریاست کی، جس میں قانون ساز کونسل ہو، مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان میں ابتداً پیش ہو سکے گا۔

(2) دفعات 197 اور 198 کی توضیعات کے تابع، کسی بل کا کسی ریاست کی، جس میں قانون ساز کونسل ہو، مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں سے منظور ہونا متصور نہ ہو گا بجز اس کے کہ اس پر دونوں ایوان، خواہ بلا ترمیم یا صرف ایسی ترمیمات کے ساتھ، جن سے دونوں ایوان اتفاق کریں، متفق ہو گئے ہوں۔

(3) کوئی بل جو کسی ریاست کی مجلس قانون ساز میں زیر غور ہو اس کے ایوان یا ایوانوں کے برخاست ہونے کی وجہ سے ساقط نہ ہو گا۔

(4) کوئی بل جو کسی ریاست کی قانون ساز کونسل میں زیر غور ہو اور اس کی قانون ساز اسمبلی سے منظور نہ ہوا ہو، اس اسمبلی کے ٹوٹ جانے پر ساقط نہ ہو گا۔

(5) کوئی بل جو کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں زیر غور ہو یا قانون ساز اسمبلی سے منظور ہو کر قانون ساز کونسل میں زیر غور ہو، اسمبلی کے ٹوٹ جانے پر ساقط ہو جائے گا۔

قانون ساز کونسل کے اختیارات پر رقمی بل کے سوا دیگر مالیاتی بل کے متعلق پابندیاں۔

197- (1) اگر کوئی بل ریاست کی قانون ساز اسمبلی سے، جس میں کوئی قانون ساز کونسل ہو، منظور ہو جانے اور قانون ساز کونسل میں منتقل ہو جانے کے بعد—

(الف) کونسل سے نامنظور ہو جائے؛ یا

(ب) کونسل میں اس بل کے رکھے جانے کی تاریخ سے اس بل کی اس سے منظوری کے بغیر تین ماہ سے زیادہ گذر جائیں؛ یا

(ج) بل کونسل سے ایسی ترمیمات کے ساتھ منظور ہو جن سے قانون ساز اسمبلی اتفاق نہ کرے،

تو اس بل کا ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان سے اس شکل میں جس میں وہ قانون ساز اسمبلی سے دوسری بار ان ترمیمات کے ساتھ، اگر کوئی ہوں، جو قانون ساز کونسل نے کی ہوں یا تجویز کی ہوں اور قانون ساز اسمبلی نے ان سے اتفاق کیا ہو، منظور ہو جانا متصور ہو گا۔

(3) اس دفعہ کے کسی امر کا اطلاق رقمی بل پر نہ ہو گا۔

رقمی بلوں سے متعلق خصوصی طریق کار۔

198-(1) رقمی بل قانون ساز کونسل میں پیش نہ ہو گا۔

(2) رقمی بل اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی سے جس میں کوئی قانون ساز کونسل ہو، منظور ہونے کے بعد قانون ساز کونسل کو اس کی سفارشات کے لیے منتقل کر دیا جائے گا، اور قانون ساز کونسل اس بل کے ملنے کی تاریخ سے چودہ دن کی مدت کے اندر اس بل کو اپنی سفارشات کے ساتھ قانون ساز اسمبلی کو واپس کر دے گی، اور قانون ساز اسمبلی اس کے بعد قانون ساز کونسل کی ان سب سفارشات کو یا ان میں سے کسی سفارش کو قبول یا نامنظور کر سکے گی۔

(3) اگر قانون ساز اسمبلی قانون ساز کونسل کی سفارشات میں سے کسی سفارش کو قبول کر لے، تو اس رقمی بل کا دونوں ایوانوں سے ان ترمیمات کے ساتھ جن کی سفارش قانون ساز کونسل نے کی ہو اور جن کو قانون ساز اسمبلی نے قبول کر لیا ہو، منظور ہو جانا متصور ہو گا۔

(4) اگر قانون ساز اسمبلی قانون ساز کونسل کی سفارشات میں سے کسی بھی سفارش کو قبول نہ کرے، تو اس رقمی بل کا دونوں ایوانوں سے اس شکل میں منظور ہو جانا متصور ہو گا جس میں وہ قانون ساز اسمبلی سے ان ترمیمات میں سے کسی ترمیم کے بغیر، جن کی سفارش قانون ساز کونسل نے کی تھی، منظور ہوا تھا۔

(5) اگر کسی رقمی بل کو جو قانون ساز اسمبلی سے منظور ہوا ہو اور قانون ساز کونسل کو اس کی سفارشات کے لیے منتقل کیا گیا ہو چودہ دن کی مذکورہ مدت کے اندر قانون ساز اسمبلی کو واپس نہ کیا جائے تو مذکورہ مدت کے منقضی ہونے پر اس بل کا دونوں ایوانوں سے اس شکل میں منظور ہو جانا متصور ہو گا جس میں وہ قانون ساز اسمبلی سے منظور ہوا تھا۔

''رقمی بل'' کی تعریف۔

199-(1) اس باب کی اغراض کے لیے، کسی بل کا رقمی بل ہونا متصور ہو گا اگر اس میں صرف ایسی توضیعات درج ہوں جو حسب ذیل جملہ امور یا ان میں سے کسی امر سے متعلق ہوں، یعنی —

(الف) کسی ٹیکس کو عائد کرنا، برخاست کرنا، معاف کرنا، بدلنا یا منضبط کرنا؛

(ب) ریاست کے رقم قرض لینے یا کسی ضمانت کے دینے کو منضبط کرنا یا ایسے مالیاتی وجوب کی بابت قانون میں ترمیم کرنا جو اس ریاست نے قبول کیے ہوں یا اس کو قبول کرنے ہوں؛

(ج) ریاست کے مجتمعہ فنڈ یا اتفاقی مصارف فنڈ کی تحویل،

کسی ایسے فنڈ میں رقوم جمع کرنا یا اس سے رقوم کا نکالنا؛

(د) ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے رقوم کا تصرف؛

(ہ) کسی خرچ کی بابت قرار دینا کہ وہ ایسا خرچ ہے جو ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوگا یا ایسے کسی خرچ کی رقم میں اضافہ کرنا؛

(و) ریاست کے مجتمعہ فنڈ یا ریاست کے سرکاری کھاتے کی بابت رقم کی وصولی یا ایسی رقم کی تحویل یا اس کی اجرائی؛ یا

(ز) کوئی ایسا امر جو ذیلی فقرات (الف) تا (و) میں مصرحہ امور میں سے کسی کا ضمنی امر ہو۔

(2) کسی بل کا محض اس وجہ سے کہ اس میں جرمانے یا دیگر تاوان عائد کرنے یا لائسنسوں کی فیس یا انجام دی ہوئی خدمات کے لیے فیس کے مطالبہ یا ادائیگی کی بابت توضیع درج ہے، رقمی بل ہونا متصور نہ ہوگا کہ اس میں کسی مقامی حاکم یا جماعت کی مقامی اغراض کے لیے لگائے ہوئے کسی ٹیکس کے عائد کرنے، برخاست کرنے، معاف کرنے، اس کو بدلنے یا منضبط کرنے کی توضیع درج ہے۔

(3) اگر کوئی سوال پیدا ہو کہ جس ریاست میں قانون ساز کونسل ہو، اس کی مجلس قانون ساز میں پیش کیا ہوا کوئی بل رقمی بل ہے یا نہیں، تو اس پر ایسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

(4) ہر رقمی بل پر جب وہ دفعہ 198 کے تحت قانون ساز کونسل کو منتقل کیا جائے اور جب وہ دفعہ 200 کے تحت گورنر کو منظوری کے لیے پیش کیا جائے، تو قانون ساز اسمبلی کا اسپیکر اپنے دستخط سے اس کی تصدیق کرے گا کہ وہ رقمی بل ہے۔

بلوں کی منظوری۔

200- جب کوئی بل کسی ریاست کی مجلس قانون ساز سے منظور ہو جائے یا جس ریاست میں قانون ساز کونسل ہو اس کی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں سے منظور ہو جائے تو وہ گورنر کو پیش کیا جائے گا اور گورنر یا تو اعلان کرے گا کہ اس نے بل کی

منظوری دی ہے یا اس کی منظوری روک لی ہے یا یہ کہ بل کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھا ہے:

بشرطیکہ گورنر، بل اس کے پاس منظوری کے لیے پیش ہونے کے بعد، جس قدر جلد ہو سکے، اس بل کو، اگر وہ رقمی بل نہ ہو تو ایک پیغام کے ساتھ واپس کر سکے گا جس میں درخواست ہو گی کہ وہ ایوان یا دونوں ایوان اس بل پر یا اس میں مصرحہ توضیعات پر مکرر غور کریں اور خاص طور پر اس پر غور کریں کہ ایسی ترمیمات جن کی وہ اپنے پیغام میں سفارش کرے، اس قابل ہیں کہ انہیں شامل کیا جائے اور جب کوئی بل اس طرح واپس ہو تو وہ ایوان یا دونوں ایوان حسبہٖ اس بل پر مکرر غور کریں گے اور اگر وہ بل اس ایوان یا دونوں ایوانوں سے ترمیم کے ساتھ یا بلا ترمیم مکرر منظور ہو جائے اور گورنر کے پاس منظوری کے لیے پیش ہو تو گورنر اس کی منظوری نہیں روکے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ گورنر کسی ایسے بل کو منظور نہیں کریگا لیکن اس کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھے گا جو اس کی رائے میں اگر وہ قانون بن گیا ہوتا تو عدالت العالیہ کے ایسے اختیارات کے، جنہیں آئین کے حسب منشا اس عدالت کو انجام دینا ہے، اتنا نقیض ہو جاتا کہ اس سے اس کی حیثیت خطرے میں پڑ جاتی۔

201- جب گورنر کسی بل کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھے تو صدر اعلان کرے گا کہ آیا وہ بل کو منظور کرتا ہے یا اس کی منظوری روکتا ہے: بل جو غور کے لیے محفوظ کیے گئے ہوں۔

بشرطیکہ جب وہ بل رقمی بل نہ ہو تو صدر گورنر کو ہدایت کر سکے گا کہ وہ اس بل کو ریاست کے ایوان یا، جیسی کہ صورت ہو، ایوانوں کو ایسے پیغام کے ساتھ واپس کر دے جس کا ذکر دفعہ 200 کے پہلے فقرہ شرطیہ میں ہے اور جب کوئی بل اس طرح واپس کر دیا جائے تو ایسے پیغام کے ملنے کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت

کے اندر ایوان یا دونوں ایوان حسبہٖ غور کریں گے اور اگر وہ ایوان یا دونوں ایوانوں سے ترمیم کے ساتھ یا بلا ترمیم پھر منظور ہو جائے تو وہ صدر کو اس کے غور کے لیے مکرر پیش کیا جائے گا۔

مالیاتی امور میں طریق کار

سالانہ مالیاتی گوشوارہ۔

202-(1) گورنر ،ہر مالیاتی سال کی بابت ریاست کی اس سال کی تخمینی آمدنی اور خرچ کا گوشوارہ، جس کو اس حصہ میں ''سالانہ مالیاتی گوشوارہ'' کہا گیا ہے،ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ایوانوں میں پیش کروائے گا۔

(2) سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں شامل کیے ہوئے خرچ کے تخمینوں میں ذیل کی رقوم علیحدہ دکھائی جائیں گی---

(الف) ایسی رقوم جو اس خرچ کو ادا کرنے کے لیے ضروری ہوں جس کو اس آئین میں ایسا خرچ بتلایا گیا ہے جس کا بار ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوتا ہے؛ اور

(ب) ایسی رقوم جو ایسے دوسرے خرچ کو ادا کرنے کے لیے ضروری ہوں جس کو ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے صرف کرنے کی تجویز ہو،

اور خرچ بہ مد آمدنی اور دوسرے خرچ میں امتیاز کیا جائے گا۔

(3) حسب ذیل خرچ ایسا خرچ ہو گا جس کا بار ہر ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوتا ہے —

(الف) گورنر کے مشاہرے اور الاؤنس اور اس کے عہدے سے متعلق دوسرا خرچ؛

(ب) قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور کسی ایسی ریاست کی صورت میں، جس میں قانون ساز کونسل ہو، قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس کی بھی یافت اور الاؤنس؛

(ج) ایسے مصارف دین مع سود جن کے لیے ریاست ذمہ دار ہو، قرض ادائی فنڈ کے مصارف اور دین کی ادائیگی کے مصارف اور قرضے حاصل کرنے اور خدمت اور دین کی ادائیگی سے متعلق دیگر خرچ؛

(د) کسی عدالت العالیہ کے ججوں کی یافت اور الاؤنسوں کی بابت خرچ؛

(ہ) رقوم جو کسی عدالت یا ثالثی ٹربیونل کے کسی فیصلہ، ڈگری یا فیصلہ ثالثی کے ایفا کے لیے ضروری ہوں؛

(و) کوئی دوسرا خرچ جس کی نسبت یہ آئین یا ریاست کی مجلس قانون ساز قانون کی رو سے قرار دے کہ اس طرح عاید کیا جائے۔

تخمینوں کے بارے میں مجلس قانون ساز میں طریق کار۔

203-(1) تخمینوں کا اس قدر جز جو ایسے خرچ سے متعلق ہو جس کا بار ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوتا ہو، قانون ساز اسمبلی کی منظوری کے لیے پیش نہ ہو گا، لیکن اس فقرہ کے کسی امر کی یہ تعبیر نہ ہو گی کہ وہ ان تخمینوں میں سے کسی تخمینہ پر مجلس قانون ساز میں بحث کرنے میں مانع ہے۔

(2) مذکورہ تخمینوں میں سے اس قدر جز جو دوسرے خرچ کی بابت ہو رقمی مطالبات کی شکل میں قانون ساز اسمبلی میں پیش کیا جائے گا اور قانون ساز اسمبلی کو اختیار حاصل ہو گا کہ کسی مطالبہ کی منظوری دے یا منظوری دینے سے انکار کرے یا کسی مطالبہ کی اس میں مصرحہ رقم کو کم کرتے ہوئے منظوری دے۔

(3) کوئی رقمی مطالبہ گورنر کی سفارش کے بغیر پیش نہ ہو گا۔

تصرف رقوم بل۔

204-(1) اسمبلی کی جانب سے دفعہ 203 کے تحت رقمی منظوریاں دیئے جانے کے بعد، جس قدر جلد ہو سکے، ایک بل پیش کیا جائے گا جس میں اس ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے ان تمام رقوم

کے تصرف کے لیے توضیع ہو گی جو حسب ذیل کی تکمیل کے لئے درکار ہوں —

(الف) ایسی رقمی منظوریاں جو اسمبلی کی جانب سے اس طرح دی گئی ہوں؛اور

(ب) ایسا خرچ جس کا بار ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو لیکن کسی حالت میں اس رقم سے زائد نہ ہو جو ایوان یا ایوانوں میں اس سے قبل پیش کیے ہوئے گوشوارہ میں بتلائی گئی ہو۔

(2) اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر دو ایوان میں کسی ایسے بل میں کوئی ایسی ترمیم تجویز نہیں کی جائے گی جس کا اثر یہ ہو کہ اس طرح منظور کی ہوئی کسی رقم میں کمی بیشی ہو یا اس کا تصرف بدل جائے یا کسی ایسے خرچ کی رقم میں کمی بیشی ہو جس کا بار ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو اور صدارت کرنے والے شخص کا فیصلہ کہ آیا کوئی ترمیم اس فقرہ کے تحت نا قابل قبول ہے، حتمی ہو گا۔

(3) دفعات 205 اور 206 کی توضیعات کے تابع کوئی رقم ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے نکالی نہ جائے گی سوائے اس کے کہ وہ اس دفعہ کی توضیعات کے بموجب منظورہ قانون سے کیے ہوئے تصرف کے مطابق ہو۔

تکمیلی، اضافی یا زائد رقمی منظوریاں۔

205-(1) گورنر—

(الف) اگر کوئی رقم جس کو کسی مخصوص سروس کے لیے مالیاتی سال رواں کے واسطے خرچ کرنے کا دفعہ 204 کی توضیعات کے بموجب بنائے ہوئے کسی قانون کی رو سے مجاز کیا گیا ہو، اس سال کی اغراض کے لیے نا کافی پائی جائے یا جب اس مالیاتی سال رواں میں کسی جدید سروس پر تکمیلی یا اضافی خرچ کی، جو اس سال کے سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں مد نظر نہ تھا، ضرورت پیدا ہوئی ہو، یا

(ب) اگر کسی مالیاتی سال کے دوران کسی سروس پر اس سروس اور اس سال کے لیے منظورہ رقم سے زائد کوئی رقم خرچ ہو گئی ہو،

تو ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ایوانوں میں دوسرا گوشوارہ، جس میں اس خرچ کی تخمینی رقم بتلائی گئی ہو، پیش کروائے گا یا ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں، جیسی کہ صورت ہو، اس زائد رقم کا مطالبہ پیش کروائے گا۔

(2) کسی ایسے گوشوارہ اور خرچ یا مطالبہ سے نیز ایسے کسی قانون سے متعلق جو ایسے خرچ یا ایسے مطالبے کی بابت رقمی منظوری ادا کرنے کے لیے ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے تصرف رقوم کا مجاز کرانے کے لیے بنایا جانا ہو، دفعات 202، 203 اور 204 کی توضیعات کا وہی اثر ہو گا جیسا ان کا اثر سالانہ مالیاتی گوشوارہ اور اس میں متذکرہ خرچ یا رقمی منظوری ادا کرنے کے لیے اس قانون کے تعلق سے ہے جو ایسا خرچ یا رقمی منظوری ادا کرنے کے لیے ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے تصرف رقوم کا مجاز کرنے کے لیے بنایا جانا ہو۔

علی الحساب رقمی منظوریاں، اعتمادی رقمی منظوریاں اور غیر معمولی رقمی منظوریاں۔

206- اس باب کی متذکرہ بالا توضیعات میں کسی امر کے باوجود ریاست کی قانون ساز اسمبلی کو اختیار ہو گا کہ—

(الف) کسی مالیاتی سال کے ایک جز کے لیے تخمینی خرچ کی بابت کوئی پیشگی رقمی منظوری ایسی رقمی منظوری دینے کے لیے دفعہ 203 میں مقررہ طریق کار کی تکمیل اور اس خرچ سے متعلق دفعہ 204 کی توضیعات کے بموجب قانون کے منظور ہونے تک دے؛

(ب) ریاست کے وسائل پر کسی غیر متوقع مطالبہ کو ادا کرنے کے لیے رقمی منظوری دے جب اس سروس کی وسعت یا غیر معین نوعیت کی وجہ سے ایسا مطالبہ ان تفصیلات کے ساتھ بیان نہ کیا جا سکے جو عموماً سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں دی جاتی ہیں؛

(ج) ایسی غیر معمولی رقمی منظوری دے جو کسی مالیاتی سال

کی جاریہ سروس کا کوئی جزنہ ہو،

اور ریاست کی مجلس قانون ساز کو اختیار ہو گا کہ ان اغراض کے لیے جن کے واسطے مذکورہ رقمی منظوریاں دی جائیں ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے رقوم کا نکالا جانا قانون کے ذریعہ مجاز کرے۔

(2) دفعات 203 اور 204 کی توضیعات کا اثر فقرہ (1) کے تحت کوئی رقمی منظوری دینے کے لیے اور کسی ایسے قانون سے متعلق جو اس فقرہ کے تحت بنایا جائے ویسا ہی ہو گا جیسا ان کا اثر سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں متذکرہ کسی خرچ کی بابت رقمی منظوری دینے سے اور اس قانون کے تعلق سے ہے جو ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے ایسے خرچ کے ادا کرنے کے لیے تصرف رقوم کا مجاز کرنے کے لیے بنایا جانا ہو۔

مالیاتی بلوں کی بابت خصوصی توضیعات۔

207-(1) گورنر کی سفارش کے بغیر کوئی ایسا بل نہ تو پیش ہو گا اور نہ کسی ایسی ترمیم کی تحریک ہو گی جس میں دفعہ 199 کے فقرہ (1) کے ذیلی فقرات (الف) تا (و) میں مصرحہ امور میں سے کسی امر کے لیے توضیع کی جائے اور کوئی بل جس میں ایسی توضیع کی جائے قانون ساز کونسل میں پیش نہ ہو گا:

بشرطیکہ اس فقرہ کے تحت ایسی ترمیم کی تحریک کرنے کے لیے جس میں کسی ٹیکس کی کمی یا برخاستگی کی توضیع ہو کسی سفارش کی ضرورت نہ ہو گی۔

(2) کسی بل یا ترمیم کا متذکرہ بالا امور میں سے کسی امر کے بارے میں توضیع کرنا محض اس وجہ سے متصور نہ ہو گا کہ اس میں جرمانوں یا دیگر رقمی تاوان عائد کرنے یا لائسنس کی فیس یا انجام دی ہوئی خدمات کی فیس کے مطالبہ یا ادائیگی کی بابت توضیع ہے یا اس وجہ سے متصور نہ ہو گا کہ اس میں مقامی اغراض کے لیے کسی مقامی حاکم یا جماعت کے کسی ٹیکس کے عائد کرنے، برخاست کرنے، معاف کرنے یا اس کو بدلنے کی یا اسے منضبط کرنے کی توضیع ہے۔

(3) کوئی ایسا بل جس کے ایکٹ بنانے اور نافذ کرنے سے ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے لازماً خرچ ہو گا، اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان سے منظور نہیں کیا جائے گا بجز اس کے کہ گورنر نے اس ایوان سے اس پر غور کرنے کی سفارش کی ہو۔

عام طریق کار

طریق کار کے قواعد۔

208- (1) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی ایوان اس آئین کی توضیعات کے تابع اپنے طریق کار اور کام کے انضباط کے لیے قواعد بنا سکے گا۔

(2) فقرہ (1) کے تحت قواعد بنانے تک، طریق کار کے ایسے قواعد اور احکام قائمہ جو اس آئین کے نفاذ کے عین قبل مماثل صوبہ کی مجلس قانون ساز سے متعلق نافذ تھے، ایسی تبدیلیوں اور تطبیق کے تابع جو قانون ساز اسمبلی کا اسپیکر یا قانون ساز کونسل کا میر مجلس، جیسی کہ صورت ہو، ان میں کرے، اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے متعلق نافذ رہیں گے۔

(3) جس ریاست میں قانون ساز کونسل ہو، گورنر، قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور قانون ساز کونسل کے میر مجلس سے صلاح کرنے کے بعد ان دو ایوانوں کے مابین مراسلت کے طریق کار کے بارے میں قواعد بنا سکے گا۔

مالیاتی کاروبار سے متعلق ریاست کی مجلس قانون ساز کے طریق کار کا قانون کے ذریعہ انضباط۔

209- کسی ریاست کی مجلس قانون ساز، مالیاتی کاروبار کی بروقت تکمیل کی غرض سے کسی مالیاتی امر سے متعلق یا ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے تصرف رقوم کے لیے کسی بل سے متعلق اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ایوانوں کا طریق کار اور اس میں کاروبار کا انصرام قانون کے ذریعہ منضبط کر سکے گی اور جب کبھی اور جس حد تک اس طرح بنائے ہوئے کسی قانون کی کوئی توضیع

ریاست کی مجلس قانون ساز کے اس ایوان یا دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان کے دفعہ 208 کے فقرہ (1) کے تحت بنائے ہوئے کسی قواعد یا کسی ایسے قواعد یا احکام قائمہ کے متناقض ہو جو اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے متعلق اس دفعہ کے فقرہ (2) کے تحت نافذ ہوں تو ایسی توضیع حاوی رہے گی۔

زبان جو مجلس قانون ساز میں استعمال ہو گی۔

210-(1) حصہ 17 میں کسی امر کے باوجود لیکن دفعہ 348 کی توضیعات کے تابع کسی ریاست کی مجلس قانون ساز میں کام کاج اس ریاست کی سرکاری زبان یا زبانوں میں یا ہندی میں یا انگریزی میں ہو گا:

بشرطیکہ قانون ساز اسمبلی کا اسپیکر یا قانون ساز کونسل کا میر مجلس یا وہ شخص جو اس حیثیت سے کام کر رہا ہو، جیسی کہ صورت ہو، کسی ایسے رکن کو جو اپنے مطلب کا اظہار پورے طور پر مذکورہ بالا زبانوں میں سے کسی زبان میں نہ کر سکتا ہو، ایوان کو اس کی اپنی مادری زبان میں خطاب کرنے کی اجازت دے سکے گا۔

(2) بجز اس کے کہ ریاست کی مجلس قانون ساز قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع کرے، یہ دفعہ اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پندرہ سال کی مدت منقضی ہو جانے کے بعد اس طرح نافذ رہے گی گویا کہ الفاظ ''یا انگریزی میں'' اس سے حذف کیے گیے ہوں:

بشرطیکہ ہماچل پردیش، منی پور، میگھالیہ اور تری پورہ کی ریاستوں کی مجالس قانون ساز کے تعلق سے یہ فقرہ اس طرح نافذ رہے گا گویا کہ الفاظ ''پندرہ سال'' کے بجائے جو اس آئین میں آئے ہیں الفاظ ''پچیس سال'' قائم کیے گیے ہوں:

مزید شرط یہ کہ اروناچل پردیش، گوا اور میزورم ریاستوں کی مجالس قانون ساز کے تعلق سے یہ فقرہ اس طرح نافذ رہے گا گویا کہ الفاظ ''پندرہ سال'' کے بجائے جو اس آئین میں آئے ہیں الفاظ ''چالیس سال'' قائم کئے گئے ہوں:

مجلس قانون ساز میں بحث پر پابندی۔

211- کسی ریاست کی مجلس قانون ساز میں کوئی بحث سپریم کورٹ یا کسی عدالت العالیہ کے کسی جج کے فرائض کی انجام دہی میں اس کے رویے کے بارے میں نہ ہو گی۔

عدالتیں، مجلس قانون ساز کی کارروائی کی تحقیقات نہیں کریں گی۔

212-(1) ریاست کی مجلس قانون ساز میں کسی کارروائی کے جواز پر طریق کار کی کسی مبینہ بے ضابطگی کی بنا پر اعتراض نہ کیا جا سکے گا۔

(2) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی عہدہ دار یا رکن، جس میں اس آئین سے یا اس کے تحت اس مجلس قانون ساز میں طریق کار یا کام کو منضبط کرنے یا نظم وضبط برقرار رکھنے کے اختیارات مرکوز ہوں، اس کے ان اختیارات کے استعمال کرنے کے متعلق کسی عدالت کے اختیار سماعت کے تابع نہ ہو گا۔

باب4

گورنر کا قانون سازی کا اختیار

مجلس قانون ساز کے وقفہ کے دوران آرڈیننس جاری کرنے کا گورنر کو اختیار۔

213-(1) اگر گورنر اس وقت کے سوا، جب کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کا اجلاس جاری ہو یا جہاں کسی ریاست میں قانون ساز کونسل ہو اس وقت کے سوا جب مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں کا اجلاس جاری ہو، کسی وقت مطمئن ہو جائے کہ ایسے حالات موجود ہیں جن کی بنا پر اس کے لیے فوری کارروائی کرنا ضروری ہے تو وہ ایسے آرڈیننس جاری کر سکے گا جو اس کو حالات کے لحاظ سے ضروری معلوم ہوں:

بشرطیکہ گورنر، صدر سے ہدایات کے بغیر کوئی ایسا آرڈیننس جاری نہ کرے گا اگر-

(الف) کسی ایسے بل کو، جس میں ویسی ہی توضیعات درج ہوں، مجلس قانون ساز میں پیش کرنے کے لیے اس آئین کے تحت صدر کی ماقبل منظوری مطلوب ہو؛ یا

(ب) کسی بل کو، جس میں ویسی ہی توضیعات درج ہوں،وہ صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھنا ضروری تصور کرے؛یا

(ج) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی ایکٹ، جس میں ویسی ہی توضیعات درج ہوں، اس آئین کے تحت باطل ہوتا بجز اس کے کہ صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھنے کے بعد اسے صدر کی منظوری حاصل ہوتی۔

(2) اس دفعہ کے تحت جاری کیے ہوئے کسی آرڈیننس کو وہی نفوذ واثر حاصل ہو گا جو اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایسے ایکٹ کو حاصل ہوتا ہے جس کی گورنر نے منظوری دی ہو لیکن ایسا ہر آرڈیننس —

(الف) اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں یا جہاں اس ریاست میں قانون ساز کونسل ہو دونوں ایوانوں میں پیش ہو گا اور مجلس قانون ساز کے مکرر اجلاس کرنے کے چھ ہفتوں کے منقضی ہو جانے پر یا اگر اس مدت کے منقضی ہونے سے قبل قانون ساز اسمبلی اس کو نامنظور کرتے ہوئے قرار داد منظور کر دے اور قانون ساز کونسل، اگر کوئی ہو، اس سے اتفاق کرے، تو اس قرار داد کے منظور ہونے پر یا، جیسی کہ صورت ہو، اس قرار داد سے کونسل کے اتفاق کرنے پر نافذ العمل نہیں رہے گا؛اور

(ب) گورنر کسی بھی وقت واپس لے سکے گا۔

تشریح:- جب اس ریاست کے، جس میں قانون ساز کونسل ہو، ایوان کے اجلاس مختلف تاریخوں پر مکرر طلب کیے جائیں، تو چھ ہفتوں کی مدت کا شمار اس فقرہ کی اغراض کے لیے ان تاریخوں میں سے بعد کی تاریخ سے ہو گا۔

(3) جب کبھی اور جس حد تک اس دفعہ کے تحت کسی آرڈیننس میں ایسی توضیع ہو، جو اگر اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے اسی ایکٹ میں جس کی گورنر نے منظوری دی ہو، وضع کی جاتی تو جائز نہ ہوتی، تو وہ اس حد تک باطل ہو گا:

بشرطیکہ کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایسے ایکٹ کے اثر سے متعلق جو متوازی فہرست میں مندرجہ کسی امر کی نسبت پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ یا کسی موجودہ قانون کے نقیض ہو، اس آئین کی توضیعات کی اغراض کے لیے صدر کی ہدایت کی متابعت میں اس دفعہ کے تحت نافذ کیے ہوئے کسی آرڈیننس کا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا ایک ایسا ایکٹ ہونا متصور ہو گا جو صدر کے غور کے لیے محفوظ کر لیا گیا ہو اور اس نے اس کی منظوری دے دی ہو۔

باب 5
ریاستوں میں عدالت ہائے عالیہ

ریاستوں کے لیے عدالت ہائے عالیہ۔

214 -ہر ایک ریاست کے لیے ایک عدالت العالیہ ہو گی۔

عدالت ہائے عالیہ نظیری عدالتیں ہوں گی۔

215 -ہر عدالت العالیہ ایک نظیری عدالت ہو گی اور اس کو ایسی عدالت کے جملہ اختیارات، جن میں خود اس کی اپنی توہین کی سزا دینے کا اختیار شامل ہے، حاصل ہوں گے۔

عدالت ہائے عالیہ کی تشکیل۔

216 -ہر عدالت العالیہ ایک اعلیٰ جج اور ایسے دیگر ججوں پر مشتمل ہو گی جن کا تقرر کرنا صدر وقتاً فوقتاً ضروری تصور کرے۔

عدالت العالیہ کے جج کا تقرر اور شرائط عہدہ۔

217 -(1)عدالت العالیہ کے ہر جج کا تقرر صدر اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامے کے ذریعے ☆[دفعہ 124الف میں مصرحہ قومی عدالتی تقرری کمیشن کی سفارش پر] کرے گا اور زائد یا کار گذار جج اس مدت

☆ آئین (ننانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2014 کی دفعہ 6 کے ذریعہ (13-4-2015 سے) ''بھارت کے اعلیٰ جج، ریاست کے گورنر سے اور اعلیٰ جج کے سوا کسی دوسرے جج کے تقرر کی صورت میں اس عدالت العالیہ کے اعلیٰ جج سے صلاح کے بعد'' الفاظ کے مقام پر رکھا گیا۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈووکیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔ آئی۔ آر۔2016 ایس۔ سی 117 والے معاملے میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر، 2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کر دی گئی ہے۔

تک جس کی دفعہ 224 میں توضیع ہے اور کوئی دیگر صورت میں باسٹھ سال کی عمر کو پہنچنے تک عہدہ پر فائز رہے گا۔

بشرطیکہ۔

(الف) کوئی جج صدر کو موسومہ دستخطی تحریر کے ذریعہ اپنے عہدے سے استعفیٰ دے سکے گا؛

(ب) صدر، کسی جج کو اس کے عہدہ سے اس طریقہ سے علاحدہ کر سکے گا جس کی سپریم کورٹ کے جج کو علاحدہ کرنے کے لیے دفعہ 124 کے فقرہ (4) میں توضیع ہے؛

(ج) صدر کے کسی جج کا سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے تقرر کر دینے یا صدر کے اس کو بھارت کے علاقہ کے اندر کسی دوسری عدالت العالیہ میں تبادلہ کر دینے سے اس جج کا عہدہ خالی ہو جائے گا۔

(2) کوئی شخص عدالت العالیہ کے جج کی حیثیت سے تقرری کا اہل نہ ہو گا تاوقتیکہ وہ بھارت کا شہری نہ ہو اور —

(الف) بھارت کے علاقہ میں کسی عدالتی عہدہ پر کم سے کم دس سال تک فائز نہ رہا ہو؛ یا

(ب) کسی عدالت العالیہ کا یا دو یا دو سے زیادہ ایسی عدالتوں کا کم سے کم متواتر دس سال تک ایڈوکیٹ نہ رہا ہو۔

تشریح:- اس فقرہ کی اغراض کے لیے —

(الف) ایسی مدت کا شمار کرتے وقت جس کے دوران کوئی شخص بھارت کے علاقہ میں کسی عدالتی عہدہ پر فائز رہا ہو، عدالتی عہدہ پر فائز ہونے کے بعد کوئی ایسی مدت بھی شامل کی جائے گی جس کے دوران ایسا شخص کسی عدالت العالیہ کا ایڈوکیٹ رہا ہے یا یونین یا ریاست میں کسی ایسے ٹریبونل کے رکن کے عہدے یا کسی ایسے عہدے پر فائز رہا ہے جس کے لیے خصوصی قانونی علمیت مطلوب ہو؛

(الف الف) اس مدت کا شمار کرتے وقت جس میں کوئی شخص کسی عدالت العالیہ کا ایڈووکیٹ رہا ہو، ایسی ہر مدت شامل کر لی جائے گی جس میں وہ شخص ایڈووکیٹ بننے کے بعد کسی عدالتی عہدہ یا یونین یا ریاست میں کسی ٹریبونل کے رکن کے عہدے یا کسی ایسے عہدے پر فائز رہا ہے جس کے لیے خصوصی قانونی علمیت مطلوب ہو؛

(ب) اس مدت کا شمار کرتے وقت جس میں کوئی شخص بھارت کے علاقہ میں عدالتی عہدہ پر فائز رہا ہو یا کسی عدالت العالیہ کا ایڈووکیٹ رہا ہو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پہلے کی ہر ایسی مدت شامل کر لی جائے گی جس میں وہ کسی ایسے رقبہ میں عدالتی عہدہ پر رہا ہو جو پندرہ اگست، 1947ء سے قبل بھارت میں، جس کی تعریف گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935ء میں کی گئی ہے، شامل تھا یا، جیسی کہ صورت ہو، کسی ایسے رقبہ میں کسی عدالت العالیہ کا ایڈووکیٹ رہا ہو۔

(3) اگر کسی عدالت العالیہ کے جج کی عمر کے بارے میں کوئی سوال پیدا ہو تو صدر، اس سوال کا فیصلہ بھارت کے اعلیٰ جج سے صلاح کے بعد کرے گا اور صدر کا فیصلہ حتمی ہو گا۔

سپریم کورٹ سے متعلق بعض توضیعات کا عدالت ہائے عالیہ پر اطلاق۔

218- سپریم کورٹ کے حوالوں کے بجائے عدالت العالیہ کے حوالے قائم کر کے دفعہ 124 کے فقرات (4) و (5) کی توضیعات کا اطلاق کسی عدالت العالیہ کے تعلق سے ویسا ہی ہو گا جیسا کہ ان کا اطلاق سپریم کورٹ کے تعلق سے ہوتا ہے۔

عدالت ہائے عالیہ کے ججوں کا حلف یا اقرار صالح۔

219- ہر شخص جس کا تقرر عدالت العالیہ کے جج کی حیثیت سے کیا گیا ہو اپنا کام شروع کرنے سے پہلے ریاست کے گورنر یا کسی ایسے شخص کے روبرو جس کا گورنر اس بارے میں تقرر کرے، اس نمونہ کے مطابق جو اس غرض سے تیسرے فہرست بند میں دیا گیا ہے، حلف لے گا یا اقرار صالح کرے گا اور اس پر دستخط کرے گا۔

مستقل جج رہنے کے بعد وکالت کرنے پر پابندی۔

220- کوئی شخص جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعد عدالت العالیہ کے مستقل جج کی حیثیت سے عہدہ پر فائز رہ چکا ہو سوائے سپریم کورٹ اور دیگر عدالت ہائے عالیہ کے بھارت میں کسی عدالت میں یا کسی حاکم کے روبرو وکالت یا پیروی نہ کرے گا۔

تشریح:-اس دفعہ میں اصطلاح ''عدالت العالیہ'' میں ایسی ریاست کی عدالت العالیہ شامل نہیں ہے جس کی صراحت پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں تھی جیسا کہ وہ آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956ء کی تاریخ نفاذ سے قبل تھا۔

ججوں کی یافت وغیرہ۔

221 -ہر ایک عدالت العالیہ کے ججوں کو اتنی یافت دی جائے گی جس کا تعین پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ کرے اور جب تک اس تئیں اس طرح کی توضیع نہیں کی جاتی تب تک ایسی یافتیں دی جائیں گی جن کی دوسرے فہرست بند میں صراحت کی گئی ہے۔

(2) ہر جج ایسے الاؤنس اور رخصت غیر حاضری اور پنشن کی بابت ایسے حقوق کا، جن کا پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون سے یا اس کے تحت وقتاً فوقتاً تعین کیا جائے اور اس طرح تعین ہونے تک ایسے الاؤنس اور حقوق کا مستحق ہو گا جن کی صراحت دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے:

بشرطیکہ کسی جج کے نہ تو الاؤنس میں اور نہ رخصت غیر حاضری یا پنشن کی بابت اس کے حقوق میں اس کے تقرر کے بعد ایسی ردّوبدل کی جائے گی جو اس کے لیے ناموافق ہو۔

کسی جج کا ایک عدالت العالیہ سے دوسری عدالت العالیہ میں تبادلہ۔

222 -(1) صدر، ☆[دفعہ 124 الف میں مصرحہ قومی عدالتی تقرری کمیشن کی سفارش پر] کسی جج کا تبادلہ ایک عدالت العالیہ سے

☆ آئین (ننانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2014 کی دفعہ 2 کے ذریعہ (13-4-2015 سے) ''بھارت کے اعلیٰ جج سے صلاح کے بعد'' الفاظ کے مقام پر رکھا گیا۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈوو کیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔ آئی۔ آر۔ 2016 ایس۔ سی 117 والے معاملے میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر، 2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کر دی گئی ہے۔

کسی دوسری عدالت العالیہ میں کر سکے گا۔

(2) جب کسی جج کا اس طرح تبادلہ کر دیا گیا ہو یا کیا جائے تو وہ اس مدت کے دوران جس میں اس نے آئین (پندرہویں ترمیم) ایکٹ، 1963 کی تاریخ نفاذ کے بعد دوسری عدالت العالیہ کے جج کی حیثیت سے خدمت انجام دی ہو، اپنی یافت کے علاوہ ایسا معاوضہ الاؤنس پانے کا مستحق ہو گا جس کا تعین پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ کرے اور ایسا تعین ہونے تک ایسا معاوضہ الاؤنس پانے کا مستحق ہو گا جو صدر بذریعہ حکم مقرر کرے۔

کار گذار اعلیٰ ججوں کا تقرر۔

223- جب کسی عدالت العالیہ کے اعلیٰ جج کا عہدہ خالی ہو یا جب کوئی ایسا اعلیٰ جج بوجہ غیر حاضری یا دیگر طور پر اپنے عہدہ کے فرائض انجام دینے کے قابل نہ ہو تو اس عہدہ کے فرائض عدالت کے دوسرے ججوں میں سے ایک ایسا جج انجام دے گا جس کا صدر اس غرض سے تقرر کرے۔

زائد اور کار گذار ججوں کا تقرر۔

224- (1) اگر کسی عدالت العالیہ کے کام میں عارضی اضافہ یا اس میں کام کے بقایا کی وجہ سے صدر کو یہ معلوم ہو کہ اس عدالت کے ججوں کی تعداد میں فی الوقت اضافہ کرنا چاہئے تو صدر ☆[قومی عدالتی تقرری کمیشن کے مشورے سے] باضابطہ اہلیت رکھنے والے اشخاص کا تقرر اس عدالت کے زائد ججوں کی حیثیت سے ایسی مدت کے لیے کر سکے گا جو دو سال سے متجاوز نہ ہو اور جس کی وہ صراحت کرے۔

(2) جب عدالت العالیہ کے اعلیٰ جج کے سوا کوئی دوسرا جج بوجہ غیر حاضری یا دیگر طور پر اپنے عہدہ کے فرائض انجام دینے کے

☆ آئین (ننانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2014 کی دفعہ 8 کے ذریعہ (13-4-2015 سے) ''تو صدر'' الفاظ کے بعد شامل کیا گیا۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈووکیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔ آئی۔ آر۔ 2016 ایس۔ سی 117 والے معاملے میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر، 2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کر دی گئی ہے۔

قابل نہ ہو یا اعلیٰ جج کی حیثیت سے عارضی طور پر کام کرنے کے لیے اس کا تقرر ہو تو صدر، [1][قومی عدالتی تقرری کمیشن کے مشورے سے،] کسی با ضابطہ اہلیت رکھنے والے شخص کا تقرر مستقل جج کے اپنے کام پر واپس آنے تک اس عدالت کے جج کی حیثیت سے کام کرنے کے لیے کرسکے گا۔

(3) کوئی شخص جس کا عدالت العالیہ کے زائد یا کار گذار جج کی حیثیت سے تقرر ہو باسٹھ سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد عہدہ پر فائز نہ رہے گا۔

پینشن یافتہ ججوں کا عدالت ہائے عالیہ کے اجلاسوں کے لیے تقرر۔

224الف-اس باب میں کسی امر کے باوجود، [2][قومی عدالتی تقرری کمیشن، اسے کسی ریاست کی عدالت العالیہ کے اعلیٰ جج کے ذریعہ استصواب کیے جانے پر] صدر کی ماقبل منظوری سے کسی شخص سے جو اس عدالت یا کسی اور عدالت العالیہ کے جج کے عہدہ پر فائز رہا ہو، اس ریاست کی عدالت العالیہ کے جج کی حیثیت سے اجلاس کرنے اور کام کرنے کی استدعا کرسکے گا اور ہر ایسا شخص جس سے استدعا کی جائے، اس طرح اجلاس کرنے اور کام کرنے کے عرصہ میں ان الاؤنسوں کا مستحق ہو گا جن کا صدر، بذریعہ حکم تعین کرے

---

[1] آئین (ننانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2014 کی دفعہ 8 کے ذریعہ (13-4-2015 سے) ''تو صدر'' الفاظ کے بعد شامل کیا گیا۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈووکیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔ آئی۔ آر۔2016 ایس۔ سی 117 والے معاملے میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر، 2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کردی گئی ہے۔

[2] آئین (ننانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2014 کی دفعہ 9 کے ذریعہ (13-4-2015 سے) ''کسی ریاست کی عدالت العالیہ کا اعلیٰ جج کسی وقت'' الفاظ کے مقام پر رکھا گیا۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈووکیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔ آئی۔ آر۔2016 ایس۔ سی 117 والے معاملے میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر، 2015 کے حکم کے ذریعہ منسوخ کردی گئی ہے۔

اور اس کو اس عدالت العالیہ کے جج کے تمام اختیار سماعت، اختیارات اور مراعات حاصل ہوں گے لیکن اس کا دیگر طور پر عدالت العالیہ کا جج ہونا متصور نہ ہو گا:

بشرطیکہ اس دفعہ میں کسی امر سے کسی ایسے شخص کو جس کا اوپر ذکر ہے عدالت العالیہ کے جج کی حیثیت سے اجلاس کرنے اور کام کرنے کا حکم دینا متصور نہ ہو گا بجز اس کے کہ وہ ایسا کرنے پر راضی ہو۔

موجودہ عدالت ہائے عالیہ کا اختیار سماعت۔

225-اس آئین کی توضیعات اور اس آئین کے ذریعہ متعلقہ مجلس قانون ساز کو عطا کیے گیے اختیارات کی رو سے بنائے گیے اس کے کسی قانون کی توضیعات کے تابع کسی موجودہ عدالت العالیہ کا اختیار سماعت اور اس میں نافذ العمل قانون نیز اس عدالت میں عدل گستری سے متعلق اس کے ججوں کے اپنے اپنے اختیارات جن میں عدالت کے قواعد بنانے اور عدالت اور اس کے ارکان کے منفردہ یا متفقہ جلسوں کو منضبط کرنے کا کوئی اختیار شامل ہے، وہی ہوں گے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل تھے:

بشرطیکہ کوئی پابندی جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل مال گذاری سے متعلق یا کسی ایسے فعل سے متعلق کسی امر کی بابت جس کے کرنے کا اس کے وصول کرنے میں حکم دیا گیا ہو یا کیا گیا ہو، عدالت ہائے عالیہ میں سے کسی عدالت العالیہ کے ابتدائی اختیار سماعت کے استعمال پر عائد تھی ایسے اختیار سماعت کے استعمال پر آئندہ عائد نہ رہے گی۔

عدالت ہائے عالیہ کو بعض رٹ اجرا کرنے کا اختیار۔

226-(1) دفعہ 32 میں کسی امر کے باوجود، ہر عدالت العالیہ کو ان علاقوں کے طول و عرض میں جن کی بابت وہ اختیار سماعت استعمال کرتی ہو ان علاقوں کے اندر کسی شخص یا حاکم کو جس میں مناسب صورتوں میں کوئی حکومت شامل ہے، حصہ 3 کے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے کسی کے نفاذ یا کسی دیگر غرض سے

ہدایات، احکام یا رٹ جس میں رٹ حاضری ملزم، رٹ تاکیدی، رٹ امتناعی، رٹ اظہار اختیار اور طلبی مسل کی نوعیت کی رٹ شامل ہیں یا ان میں سے کوئی رٹ اجرا کرنے کے اختیارات حاصل ہوں گے۔

(2) کسی حکومت، حاکم یا شخص کو ہدایات، احکام یا رٹ اجرا کرنے کا فقرہ (1) سے عطا کیا ہوا اختیار کوئی ایسی عدالت العالیہ بھی استعمال کر سکے گی جو ان علاقوں کے تعلق سے اختیار سماعت استعمال کرتی ہو جن کے اندر ایسے اختیار کو استعمال کرنے کے لیے بنائے دعویٰ کلی یا جزوی طور پر پیدا ہو باوجود اس کے کہ ایسی حکومت یا حاکم کا مرکز یا ایسے شخص کی سکونت ان علاقوں کے اندر نہ ہو۔

(3) جب کوئی ایسا فریق جس کے خلاف کوئی عبوری حکم خواہ وہ امتناعی حکم یا حکم التوا یا کسی دیگر طریقے پر یا فقرہ (1) کے تحت کسی درخواست سے متعلق کسی کارروائی میں —

(الف) مذکورہ فریق کو ایسی درخواست اور ایسے عبوری حکم کی تائید میں جملہ دستاویزات کی نقول فراہم کیے بغیر؛ اور

(ب) ایسے فریق کو سننے کا موقعہ دیئے بغیر صادر کیا گیا ہو، مذکورہ حکم کی منسوخی کے لیے عدالت العالیہ کو درخواست پیش کرے اور ایسے فریق کو جس کے حق میں یہ حکم صادر کیا گیا ہو یا اس فریق کے وکیل کو اس درخواست کی ایک نقل پیش کرنے پر عدالت العالیہ درخواست موصول ہونے کی تاریخ سے یا ایسی تاریخ سے جس پر درخواست کی نقل دی گئی، جو بھی بعد والی تاریخ ہو، دو ہفتوں کے اندر درخواست پر فیصلہ صادر کرے گی یا جب عدالت العالیہ اس مدت کے آخری دن بند ہو تو اس کے بعد اگلے دن کے اختتام سے پہلے جب عدالت العالیہ کھلی ہو فیصلہ دے گی اور اگر

ایسی درخواست پر فیصلہ نہ دیا جائے تو اس مدت کے ختم ہونے پر یا مذکورہ اگلا دن ختم ہونے پر، جیسی کہ صورت ہو، عبوری حکم منسوخ تصور ہو گا۔

(4) اس دفعہ سے کسی عدالت العالیہ کو عطا کیے ہوئے اختیار سے دفعہ 32 کے فقرہ (2) سے سپریم کورٹ کو عطا کیے ہوئے اختیار میں کمی نہ ہو گی۔

226 الف۔ آئین (تینتالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1977 کی دفعہ 8 کے ذریعہ (13.4.1978) سے حذف۔

عدالت العالیہ کا جملہ عدالتوں پر نگرانی کا اختیار۔

227- (1) ہر عدالت العالیہ کی ان سارے علاقوں کے طول و عرض میں جن کی بابت وہ اختیار سماعت استعمال کرتی ہو، سب عدالتوں اور ٹریبونل پر نگرانی رہے گی۔

(2) متذکرہ بالا حکم کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر عدالت العالیہ —

(الف) ایسی عدالتوں سے رپورٹ طلب کر سکے گی؛

(ب) عام قواعد بنا سکے گی اور اجرا کر سکے گی اور ایسی عدالتوں کے طریق کار اور ان کی کارروائی کو منضبط کرنے کے لیے نمونے مقرر کر سکے گی؛ اور

(ج) ایسے نمونے مقرر کر سکے گی جن کے مطابق ایسی عدالتوں کے عہدہ دار رجسٹر، اندراجات اور حسابات رکھیں گے۔

(3) عدالت العالیہ ان فیسوں کے جدول بھی طے کر سکے گی جو ایسی عدالتوں کے شیرف اور تمام اہلکاروں اور عہدہ داروں اور ان میں وکالت کرنے والے اٹارنیوں، ایڈووکیٹوں اور وکیلوں کو دیئے جائیں گے:

بشرطیکہ فقرہ (2) یا فقرہ (3) کے تحت بنائے ہوئے قواعد، مقررہ نمونے یا طے کئے ہوئے جدول نافذ الوقت کسی قانون کی

کسی توضیع کے متناقض نہ ہوں گے اور ان کے لیے گورنر کی ماقبل منظوری لازمی ہو گی۔

(4)اس دفعہ کے کسی امر سے مسلح افواج کی نسبت کسی قانون کے ذریعے یا اس کے تحت قائم کی ہوئی کسی عدالت یا ٹریبونل پر نگرانی کے اختیارات کا کسی عدالت العالیہ کو عطا کیا جانا متصور نہ ہو گا۔

بعض مقدمات کی عدالت العالیہ میں منتقلی۔

228 - اگر عدالت العالیہ مطمئن ہو جائے کہ اس کے ماتحت کسی عدالت میں زیر غور کسی مقدمہ میں اس آئین کی تعبیر کے متعلق کوئی اہم قانونی مسئلہ پیدا ہوتا ہے جس کا طے کرنا اس مقدمہ کے تصفیہ کے لیے ضروری ہے تو عدالت العالیہ اس مقدمہ کو اس عدالت سے واپس لے گی اور اس کو اختیار ہو گا کہ -

(الف) خواہ اس مقدمہ کا خود ہی تصفیہ کرے؛ یا

(ب)اس قانونی مسئلہ کو طے کر کے اس عدالت کو جس سے وہ مقدمہ اس طرح واپس لیا گیا ہو ایسے مسئلہ پر اپنے فیصلہ کی نقل کے ساتھ واپس کرے اور اس کے ملنے پر وہ عدالت اس مقدمہ کا، عدالت العالیہ کے اس فیصلہ کے مطابق تصفیہ کرنے کے لیے کارروائی کرے گی۔

228 الف ۔ آئین (تینتالیسویں ترمیم) ایکٹ،1977 کی دفعہ 10 کے ذریعہ (13.4.1978) سے حذف۔

عدالت ہائے عالیہ کے عہدہ دار اور ملازمین اور مصارف۔

229 -(1) کسی عدالت العالیہ کے عہدہ دار اور ملازمین کے تقررات عدالت العالیہ کا اعلیٰ جج یا اس عدالت کا ایسا دیگر جج یا عہدہ دار کرے گا جس کو وہ ہدایت کرے:

بشرطیکہ ریاست کا گورنر قواعد کے ذریعہ محکوم کر سکے گا کہ ایسی صورتوں میں جن کی صراحت قواعد میں کی جائے کسی ایسے شخص کا جو پہلے ہی سے اس عدالت سے متعلق نہ ہو اس عدالت سے متعلق کسی

عہدہ پر، سوائے اس کے کہ تقرر ریاستی پبلک سروس کمیشن سے مشورہ کے بعد ہو، تقرر نہ کیا جائے۔

(2) ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع، کسی عدالت العالیہ کے عہدہ داروں اور ملازمین کی شرائط ملازمت ایسی ہوں گی جو اس عدالت کا اعلیٰ جج یا اس عدالت کا کوئی دیگر جج یا عہدہ دار، جس کو اعلیٰ جج اس غرض سے قواعد بنانے کا مجاز کرے، قواعد کے ذریعہ مقرر کرے:

بشرطیکہ اس فقرہ کے تحت بنائے ہوئے قواعد کے لیے جہاں تک کہ وہ یافت، الاؤنس، رخصت یا پنشن سے متعلق ہوں، اس ریاست کے گورنر کی منظوری لازمی ہو گی۔

(3) کسی عدالت العالیہ کے مصارف انتظامی کا بار جن میں اس عدالت کے عہدہ داروں اور ملازموں کو یا ان کی بابت واجب الادا تمام یافت، الاؤنس اور پنشن شامل ہیں، ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو گا اور اس عدالت کی لی ہوئی فیس یا دیگر رقوم اس فنڈ کا جز ہوں گی۔

عدالت العالیہ کے اختیار سماعت کی یونین علاقہ تک توسیع۔

230 -(1) پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ کسی عدالت العالیہ کے اختیار سماعت کی توضیع کسی یونین علاقہ تک کر سکے گی یا اس سے کسی عدالت العالیہ کے اختیار سماعت کو خارج کر سکے گی۔

(2) جہاں کسی ریاست کی عدالت العالیہ کسی یونین علاقہ کے تعلق سے اختیار سماعت استعمال کرتی ہو، ---

(الف) اس آئین کے کسی امر کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ اس سے اس ریاست کی مجلس قانون ساز کو اختیار سماعت کے بڑھانے، محدود کرنے یا برخاست کرنے کا اختیار دیا گیا ہے؛ اور

(ب) دفعہ 227 میں گورنر کے حوالہ کی اس علاقہ میں ماتحت

عدالتوں کے لیے قواعد، نمونوں یا جدولوں کے تعلق سے یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ صدر کا حوالہ ہے۔

دو یا زیادہ ریاستوں کے لیے مشترکہ عدالت العالیہ کا قیام۔

231 -(1) اس باب کی ماقبل توضیعات میں مندرجہ کسی امر کے باوجود، پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ دو یا زیادہ ریاستوں کے لیے یا دو یا زیادہ ریاستوں اور کسی یونین علاقہ کے لیے ایک مشترکہ عدالت العالیہ قائم کر سکے گی۔

(2) کسی ایسی عدالت العالیہ کے تعلق سے، —

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(ب) دفعہ 227 میں گورنر کے حوالہ کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ ماتحت عدالتوں کے لیے قواعد، نمونوں اور جدولوں کے تعلق سے اس ریاست کے گورنر کا حوالہ ہے جس میں وہ ماتحت عدالتیں واقع ہیں؛ اور

(ج) دفعات 219 اور 229 میں ریاست کے حوالوں کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ اس ریاست کا حوالہ ہیں جس میں اس عدالت العالیہ کا صدر مرکز ہے:

بشرطیکہ اگر ایسا صدر مرکز کسی یونین علاقہ میں ہو تو دفعات 219 اور 229 میں ریاست کے گورنر، پبلک سروس کمیشن، مجلس

☆ آئین (ننانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2014 کی دفعہ 10 کے ذریعہ (13-4-2015 سے) فقرہ (2) کا ذیلی فقرہ (الف) حذف کیا گیا۔ یہ ترمیم سپریم کورٹ ایڈووکیٹس آن ریکارڈ ایسوسی ایشن بنام یونین آف انڈیا اے۔ آئی۔ آر۔ 2016 ایس۔ سی۔ 117 والے معاملے میں سپریم کورٹ کے تاریخ 16 اکتوبر 2015، کے حکم کے ذریعہ منسوخ کر دی گئی ہے۔ ترمیم کے قبل ذیلی فقرہ (الف) مندرجہ ذیل تھا:

"(الف) دفعہ 217 میں ریاست کے گورنر کے حوالہ کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ ان سب ریاستوں کے گورنروں کا حوالہ ہے جن کی بابت عدالت العالیہ اختیار سماعت استعمال کرتی ہے"۔

قانون ساز اور مجتمعہ فنڈ کے حوالوں کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ ''ترتیب وار'' صدر، یونین پبلک سروس کمیشن، پارلیمنٹ اور بھارت کے مجتمعہ فنڈ کے حوالے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

باب6

ماتحت عدالتیں

ضلع ججوں کا تقرر۔

233-(1) کسی ریاست میں اس ریاست کا گورنر ایسی ریاست سے متعلق اختیار سماعت استعمال کرنے والی عدالت العالیہ کے مشورے سے ضلع جج کی حیثیت سے اشخاص کا تقرر اور تعیناتی کرے گا اور ان کو ترقی دے گا۔

(2) کوئی شخص جو پہلے ہی سے یونین یا اس ریاست کی ملازمت میں نہ ہو صرف اس صورت میں ضلع جج کی حیثیت سے تقرر کا اہل ہو گا جب وہ کم سے کم سات سال تک ایڈوکیٹ یا وکیل رہا ہو اور عدالت العالیہ اس کے تقرر کی سفارش کرے۔

بعض ضلع ججوں کے تقررات اور ان کے دیئے ہوئے فیصلوں وغیرہ کا جواز۔

233 الف- کسی عدالت کے کسی فیصلہ، ڈگری یا حکم کے باوجود —

(الف) (i) کسی شخص کا جو پہلے ہی سے کسی ریاست کی عدلیہ کی ملازمت میں ہو یا کسی شخص کا جو کم سے کم سات سال تک ایڈوکیٹ یا وکیل رہا ہو اس ریاست کے ضلع جج کی حیثیت سے تقرر کیا جانا، اور

(ii) کسی ایسے شخص کی ضلع جج کی حیثیت سے تعیناتی، ترقی یا تبادلہ کیا جانا،

جو آئین (بیسویں ترمیم) ایکٹ،1966ء کی تاریخ نفاذ سے پہلے کسی وقت دفعہ 233 یا دفعہ235 کی توضیعات کی مطابقت کے سوا دیگر

طور پر ہو، محض اس واقعہ کی وجہ سے کہ ایسا تقرر، تعیناتی، ترقی یا تبادلہ مذکورہ توضیعات کے مطابق نہیں ہوا تھا، ناجائز یا کالعدم ہونا یا کبھی بھی ناجائز یا کالعدم ہو جانا متصور نہ ہو گا؛

(ب) کسی ایسے شخص کی جانب سے یا اس کے روبرو جس کا دفعہ 233 یا دفعہ 235 کی توضیعات کی مطابقت کے سوا دیگر طور پر کسی ریاست میں ضلع جج کی حیثیت سے تقرر، تعیناتی، ترقی یا تبادلہ ہوا ہو، آئین (بیسویں ترمیم) ایکٹ، 1966ء کی تاریخ نفاذ سے قبل استعمال کیے ہوئے کسی اختیار سماعت یا صادر شدہ یا مرتبہ کسی فیصلہ، ڈگری، حکم سزا یا حکم یا کیے ہوئے کسی دوسرے فعل یا کی ہوئی کسی کارروائی کا محض اس واقعہ کی وجہ سے کہ ایسا تقرر، تعیناتی، ترقی یا تبادلہ مذکورہ توضیعات کے مطابق نہیں ہوا تھا، ناجائز یا باطل ہونا یا کبھی بھی ناجائز یا باطل ہونا متصور نہ ہو گا۔

عدلیہ کی ملازمت میں ضلع جج کے سوا دیگر اشخاص کی بھرتی۔

234- کسی ریاست کی عدلیہ کی ملازمت میں ضلع ججوں کے سوا دیگر اشخاص کے تقررات، اس ریاست کا گورنر، ریاستی پبلک سروس کمیشن اور ایسی ریاست کے تعلق سے اختیار سماعت استعمال کرنے والی عدالت العالیہ سے مشورے کے بعد اس بارے میں اس کے بنائے ہوئے قواعد کے مطابق کرے گا۔

ماتحت عدالتوں پر نگرانی۔

235- ضلع عدالتوں اور ان کی ماتحت عدالتوں پر نگرانی جس میں کسی ریاست کی عدلیہ کی ملازمت کرنے والے اور ضلع جج سے کم تر عہدہ کے اشخاص کی تعیناتی، ترقی اور رخصت کی منظوری شامل ہیں، عدالت العالیہ میں مرکوز ہو گی لیکن اس دفعہ کے کسی امر کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ کسی ایسے شخص سے اس کا اپیل کا کوئی حق جو اسے اس کی شرائط ملازمت منضبط کرنے والے کسی قانون کے تحت حاصل ہو، چھین لیا گیا ہے یا عدالت العالیہ کو مجاز کیا گیا ہے کہ وہ اس کے ساتھ اس کے سوا، جو ایسے قانون کے تحت مقررہ

شرائط ملازمت کے مطابق ہو، دیگر طور پر برتاؤ کرے۔

تعبیر۔

236 - اس باب میں —

(الف)اصطلاح ''ضلع جج''میں کسی شہر کی عدالت دیوانی کا جج، زائد ضلع جج، شریک ضلع جج، مدد گار ضلع جج، عدالت خفیفہ کا صدر جج، صدر پریزیڈنسی مجسٹریٹ، زائد صدر پریزیڈنسی مجسٹریٹ، سیشن جج، زائد سیشن جج اور مدد گار سیشن جج شامل ہیں؛

(ب)اصطلاح ''عدلیہ کی ملازمت'' سے کوئی ایسی ملازمت مراد ہے جو بالکلیہ ایسے اشخاص پر مشتمل ہو جن سے ضلع جج کے عہدہ اور ضلع جج کے عہدے سے کم تر اور عدلیہ کے دیگر دیوانی عہدوں کو پر کرنا مقصود ہو۔

بعض درجہ یا درجوں کے مجسٹریٹوں پر اس باب کی توضیعات کا اطلاق۔

237 - گورنر، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ہدایت کر سکے گا کہ اس باب کی متذکرہ بالا توضیعات اور ان کے تحت بنائے ہوئے قواعد کا اطلاق اس تاریخ سے، جو وہ اس بارے میں مقرر کرے، اس ریاست کے کسی درجہ یا درجوں کے مجسٹریٹوں کے تعلق سے ان مستثنیات اور ترمیمات کے ساتھ، جن کی صراحت اطلاع نامہ میں ہو، ویسا ہی ہو گا جیسا کہ ان کا اطلاق ان اشخاص کے تعلق سے ہوتا ہے جن کا تقرر اس ریاست کی عدلیہ کی ملازمت میں کیا گیا ہو۔

حصہ 7 (حذف)

آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 29 اور فہرست بند کے ذریعہ۔

حصہ 8

یونین علاقے

یونین علاقوں کا نظم ونسق۔

239-(1) سوائے اس کے کہ پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع کرے، ہر یونین علاقہ کا نظم ونسق صدر، اس حد تک جو وہ مناسب خیال کرے، کسی ایسے ناظم الامور کے ذریعہ کرے گا جس کا تقرر وہ عہدہ کے نام کی صراحت کے ساتھ کرے گا۔

(2) حصہ 6 میں مندرجہ کسی امر کے باوجود، صدر کسی ریاست کے گورنر کا تقرر کسی مماثل یونین علاقہ کے ناظم الامور کی حیثیت سے کر سکے گا اور جب گورنر کا اس طرح تقرر کیا جائے تو وہ ایسے ناظم الامور کی حیثیت سے اپنے کارہائے منصبی اپنے وزیروں کی کونسل سے آزادانہ طور پر انجام دے گا۔

بعض یونین علاقوں کے لیے مقامی مجلس قانون ساز یا وزیروں کی کونسل یا دونوں کا بنایا جانا۔

239 الف-(1) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ پڈوچیری یونین علاقہ کے لیے —

(الف) اس یونین علاقہ کی بابت مجلس قانون ساز کی حیثیت سے کام کرنے کی غرض سے ایک جماعت، خواہ اس کا انتخاب ہو یا وہ جزوی طور پر نامزد اور جزوی طور پر منتخب ہو، یا

(ب) وزیروں کی کونسل،

یا دونوں بناسکے گی جن کی تشکیل، اختیارات اور کارہائے منصبی ہر ایک صورت میں ایسے ہوں گے جو قانون میں مصرحہ ہوں۔

(2) فقرہ (1) میں محولہ کسی قانون کا دفعہ 368 کی اغراض کے لیے اس آئین کی ترمیم ہونا متصور نہ ہوگا باوجود اس کے کہ اس میں کوئی ایسی توضیع درج ہو جس سے اس آئین کی ترمیم ہوتی ہو یا جو اس کی ترمیم کا اثر رکھتی ہو۔

دہلی کے متعلق خصوصی توضیعات۔

239الف الف۔(1) آئین (انہترویں ترمیم) ایکٹ، 1991 کی ابتدا سے یونین علاقہ دہلی کو دہلی قومی راجدھانی علاقہ (جسے اس حصے میں اس کے بعد قومی راجدھانی علاقہ کہا گیا ہے) کہا جائے گا اور دفعہ 239 کے تحت مقرر اس کے ناظم کے عہدے کا نام لیفٹننٹ گورنر ہوگا۔

(2) (الف) قومی راجدھانی علاقہ کے لیے ایک قانون ساز اسمبلی ہو گی اور قومی راجدھانی علاقہ کے علاقائی چناؤ حلقوں سے راست انتخاب کے ذریعہ منتخب ارکان سے اس قانون ساز اسمبلی کی نشستیں پر کی جائیں گی؛

(ب) قانون ساز اسمبلی میں نشستوں کی کل تعداد درج فہرست ذاتوں کے لیے محفوظ نشستوں کی تعداد، قومی راجدھانی علاقہ کے علاقائی انتخابی حلقوں میں تقسیم (جس میں ایسی تقسیم کی بنیاد شامل ہے) اور قانون ساز اسمبلی کے کام کاج سے متعلق سبھی دوسرے معاملات کا طریق کار پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے قانون سے متعین ہو گا؛

(ج) دفعہ 324 سے دفعہ 327 اور دفعہ 329 کی توضیعات قومی راجدھانی علاقہ، قومی راجدھانی علاقہ کی قانون ساز اسمبلی اور اس کے ارکان کے متعلق اسی طرح لاگو ہوں گی جس طرح وہ کسی ریاست، کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی اور اس کے ارکان کے متعلق لاگو

ہوتی ہیں اور دفعہ 326 اور دفعہ 329 میں محولہ ''مناسب مجلس قانون ساز'' کے بارے میں یہ مقصود ہو گا کہ وہ پارلیمنٹ کے لیے ہے۔

(3)(الف) اس آئین کی توضیعات کے تحت قانون ساز اسمبلی کو ریاستی فہرست کے اندراج 1، اندراج 2 اور اندراج 18 سے اور اس فہرست کے اندراج 64، اندراج 65 اور اندراج 66 سے، جہاں تک ان کا تعلق مندرجہ بالا اندراج 1، اندراج 2 اور اندراج 18 سے ہے، متعلقہ معاملات سے مختلف ریاستی فہرست میں یا متوازی فہرست میں درج کسی بھی معاملے کے متعلق جہاں تک ایسا کوئی معاملہ یونین علاقوں کو لاگو ہے، پوری قومی راجدھانی علاقہ یا اس کے کسی حصے کے لیے قانون بنانے کا اختیار ہو گا۔

(ب) ذیلی فقرہ (الف) کی کسی بات سے یونین علاقہ یا اس کے کسی حصہ کے لیے کسی بھی معاملے کے متعلق اس آئین کے تحت قانون بنانے کے پارلیمنٹ کے اختیار میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔

(ج) اگر قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ کسی معاملے کے متعلق بنائے گئے قانون کی کوئی توضیع پارلیمنٹ کے ذریعہ اس معاملے کے متعلق بنائے گئے قانون کے، خواہ وہ قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ بنائے گئے قانون سے پہلے یا اس کے بعد میں منظور ہوئے ہوں یا کسی سابق قانون کے جو قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ بنائے گئے قانون سے مختلف ہے، کسی توضیع کے متضاد ہے تو دونوں صورتوں میں، جو بھی صورت ہو، پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے قانون یا پہلے سے چلے آرہے قانون کو ترجیح حاصل ہو گی اور قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ بنائے گئے قانون اس تضاد کی حد تک کالعدم ہوں گے:

بشرطیکہ اگر قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ بنائے گئے کسی ایسے قانون کو صدر کے سامنے غور کرنے کی غرض سے محفوظ رکھا گیا اور اس پر ان کی منظوری مل گئی تو ایسا قانون قومی راجدھانی میں نافذ ہو گا:

مزید شرط یہ ہے کہ اس ذیلی فقرہ کا کوئی امر پارلیمنٹ کو اسی معاملے میں کوئی قانون، جس میں ایسے قانون ہیں جو قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ اس طرح بنائے گئے قانون میں ترمیم، اضافہ، تبدیلی یا حذف کرتے ہوں، کسی بھی وقت بنانے میں رکاوٹ نہیں بنے گا۔

(4) لیفٹننٹ گورنر کو اس کے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں معاونت اور مشورہ دینے کے لئے سوائے اسکے کہ جہاں اسے کسی قانون میں یا اس کے تحت اپنے اختیار تمیزی سے انجام دینا لازم ہو، ان معاملات کے متعلق جن کی بابت قانون ساز اسمبلی کو قانون بنانے کا اختیار حاصل ہے، ایک وزارتی کونسل ہو گی جو قانون ساز اسمبلی کے کل ارکان کی تعداد کے زیادہ سے زیادہ دس فیصد ارکان سے مل کر بنے گی جس کا سربراہ وزیر اعلیٰ ہو گا:

بشرطیکہ لیفٹننٹ گورنر اور اس کے وزیروں کے درمیان کسی معاملے میں اختلاف رائے کی صورت میں لیفٹننٹ گورنر اسے صدر کو فیصلے کے لیے بھیجنے کی ہدایت کرے گا اور صدر کے ذریعہ اس پر لیے گئے فیصلے کے مطابق کام کرے گا اور ایسا فیصلہ ہونے تک لیفٹننٹ گورنر کسی ایسے معاملے میں جہاں وہ معاملہ اس کی رائے میں اتنا ضروری ہو کہ اس کی وجہ سے فوراً کارروائی کرنا ضروری ہے، وہاں اس معاملے میں ایسی کارروائی کرنے یا ایسی ہدایت دینے کے لیے جو وہ ضروری سمجھے، مجاز ہو گا۔

(5) وزیر اعلیٰ کی تقرری صدر کریں گے اور دوسرے وزیروں کی تقرری وزیر اعلیٰ کے مشورے پر صدر کریں گے اور وزراء صدر کی خوشنودی تک اپنے عہدے پر برقرار رہیں گے۔

(6) وزیروں کی کونسل قانون ساز اسمبلی کو اجتماعی طور سے جواب دہ ہو گی۔

(7)(الف) پارلیمنٹ، گزشتہ فقروں کی توضیعات کو مؤثر کرنے کے لئے یا ان میں مندرج توضیعات کی تکمیل کے لیے اور ان کے ضمنی اور

نتیجی سبھی معاملات کے لیے، قانون کے ذریعہ، توضیع کرسکے گی؛

(ب)(ذیلی فقرہ (الف) میں محولہ قانون کو دفعہ 368 کے مقاصد کے لیے اس آئین کی ترمیم اس بات کے ہوتے ہوئے بھی نہیں سمجھا جائے گا کہ اس میں کوئی ایسی توضیع درج ہے جو اس آئین میں ترمیم کرتی ہے یا ترمیم کرنے کا اثر رکھتی ہے۔

(8) دفعہ 239ب کی توضیعات جہاں تک ہوسکے، قومی راجدھانی علاقہ، لیفٹننٹ گورنر اور قانون ساز اسمبلی کے متعلق ویسے ہی لاگو ہوں گی جیسے وہ پڈوچیری یونین علاقہ، اس کے ناظم اور قانون ساز اسمبلی کے متعلق لاگو ہوتی ہیں اور اس دفعہ میں دفعہ 239الف کے فقرہ (1) کے تعلق سے ہدایات کے بارے میں یہ سمجھا جائے گا کہ وہ، جیسی کہ صورت ہو، اس دفعہ یا دفعہ 239الف ب کے تئیں ہدایت ہے۔

آئینی مشینری کے ناکام ہوجانے کی صورت میں توضیعات۔

239الف ب۔ اگر صدر لیفٹننٹ گورنر سے رپورٹ ملنے پر یا ویسے ہی مطمئن ہو کہ —

(الف) ایسی صورت حال پیدا ہو گئی ہے جس میں قومی راجدھانی علاقہ کی انتظامیہ دفعہ 239الف الف یا اس دفعہ کے مطابق بنائے گئے کسی قانون کی توضیعات کے مطابق نہیں چلائی جاسکتی ہے؛ یا

(ب) قومی راجدھانی علاقہ کے مناسب انتظام کے لیے ایسا کرنا ضروری یا قرین مصلحت ہے،

تو صدر، حکم کے ذریعہ، دفعہ 239الف الف کی کسی توضیع یا اس دفعہ کے مطابق بنائے گئے کسی قانون کی سبھی یا ان میں سے کسی توضیع کی عمل آوری کو ایسی مدت کے لیے اور ایسی شرطوں کے تحت جو ایسے قانون میں درج کی جائیں، معطل کرسکے گا اور ایسی ضمنی اور نتیجی توضیعات کرسکے گا جنھیں وہ دفعہ 239 اور دفعہ 239الف الف کی توضیعات کے مطابق قومی راجدھانی علاقہ کے انتظام کے لیے ضروری یا قرین مصلحت سمجھے۔

قانون ساز اسمبلی کے وقفہ کے دوران آرڈیننس جاری کرنے کا ناظم کا اختیار۔

239ب (1) اس وقت کو چھوڑ کر جب پڈوچیری یونین علاقہ کی قانون ساز اسمبلی بر سر اجلاس ہے اگر کسی وقت اس کا ناظم مطمئن ہو کہ ایسی صورت موجود ہے جس کی وجہ سے فوراً کارروائی کرنا اس کے لیے ضروری ہے تو وہ ایسا آرڈی نینس جاری کر سکے گا جو اسے ایسی صورت حال میں ضروری معلوم ہو:

بشر طیکہ ناظم (ایڈ منسٹریٹر) ایسا کوئی آرڈی نینس اس وقت تک جاری نہیں کرے گا جب تک کہ اسے صدر سے اس کی ہدایت نہ مل جائے:

مزید شرط یہ کہ جب کبھی مذکورہ قانون ساز اسمبلی تحلیل کر دی جائے یا دفعہ 239الف کے فقرہ (1) میں محولہ قانون کے تحت کی گئی کسی کارروائی کی وجہ سے اس کی مدت کار معطل کر دی جائے تو ناظم ایسی تحلیل یا تعطل مدت میں آرڈی نینس جاری نہیں کرے گا۔

(2) صدر کی ہدایات کی متابعت میں اس دفعہ کے تحت جاری کیے ہوئے کسی آرڈینینس کا کسی یونین علاقہ کی مجلس قانون ساز کا ایسا ایکٹ ہونا متصور ہو گا جو دفعہ 239الف کے فقرہ (1) میں محولہ قانون کی توضیعات کی تعمیل کے بعد باضابطہ بنایا گیا ہو لیکن ایسا ہر آرڈینینس —

(الف) اس یونین علاقہ کی مجلس قانون ساز میں پیش کیا جائے گا اور مجلس قانون ساز کے مکرر اجلاس سے چھ ہفتوں کے منقضی ہونے پر یا اگر اس مدت کے منقضی ہونے سے قبل کوئی قرار داد اس کو نامنظور کرتے ہوئے منظور کی جائے تو ایسی قرار داد کے منظور ہو جانے پر نافذ نہ رہے گا؛ اور

(ب) ناظم اسے صدر سے اس بارے میں ہدایات حاصل کرنے کے بعد کسی بھی وقت واپس لے سکے گا۔

(3) اگر اور جس حد تک اس دفعہ کے تحت کسی آرڈینینس میں کوئی ایسی توضیع ہو جو دفعہ 239الف کے فقرہ (1) میں محولہ کسی قانون کے اس بارے میں مندرجہ توضیعات کی تعمیل کے بعد یونین

علاقہ کی مجالس قانون ساز کے بنائے ہوئے کسی ایکٹ میں وضع کی جاتی تو جائز نہ ہوتی، سو وہ اس حد تک باطل ہو گا۔

بعض یونین علاقوں کے لیے صدر کا دساتیر العمل بنانے کا اختیار۔

240-(1)صدر —

(الف) جزائر انڈمان اور نکوبار؛

(ب) لکش دویپ؛

(ج) دادرا اور نگر حویلی؛

(د) دمن اور دیو؛

(ہ) پڈوچیری،

یونین علاقہ کے امن، ترقی اور اچھے نظم ونسق کے لیے دساتیر العمل بنا سکے گا:

بشرطیکہ جب ایک جماعت دفعہ 239الف کے تحت پڈوچیری یونین علاقہ کے لیے مجلس قانون ساز کی حیثیت سے کام کرنے کے لیے بنائی جائے تو صدر اس یونین علاقہ کے لیے اس تاریخ سے جو اس مجلس قانون ساز کے پہلے اجلاس کے لیے مقررہ ہو، کوئی دستور العمل اس یونین علاقہ کے امن، ترقی اور اچھے نظم ونسق کے لیے نہیں بنائے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ جب کبھی پڈوچیری یونین علاقہ کی مجلس قانون ساز کے طور پر کام کرنے والی جماعت توڑ دی جائے یا اس جماعت کا ایسی مجلس قانون ساز کے طور پر کام کرنا دفعہ 239الف کے فقرہ(1)میں حوالہ دیئے ہوئے کسی قانون کی بنا پر معطل رہے تو صدر ایسے ٹوٹ جانے یا تعطل کی مدت کے دوران اس یونین علاقہ کے امن، ترقی اور اچھے نظم ونسق کے لیے دساتیر العمل بنا سکے گا۔

(2) کوئی دستور العمل جو اس طرح بنایا جائے پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی ایکٹ یا کسی ایسے دیگر قانون کی جس کا فی الوقت اس یونین علاقہ پر اطلاق ہوتا ہو، تنسیخ یا ترمیم کر سکے گا اور جب صدر اس طرح اعلان کرے تو اس کا وہی نفوذ واثر ہو گا جیسا پارلیمنٹ کے

کسی ایسے ایکٹ کا ہے جس کا اطلاق اس علاقہ پر ہوتا ہے۔

یونین علاقوں کے لیے عدالت ہائے عالیہ۔

241-(1)پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ کسی یونین علاقہ کے لیے عدالت العالیہ قائم کرسکے گی یا کسی ایسے علاقہ میں کسی عدالت کا اس آئین کی تمام اغراض یا کسی غرض کے لیے عدالت العالیہ ہونا قرار دے سکے گی۔

(2) حصہ 6 کے باب 5 کی توضیعات کا اطلاق ایسے ردوبدل یا مستثنیات کے تابع، جن کی پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ توضیع کرے، فقرہ (1) میں محولہ عدالت العالیہ کے تعلق سے ویسا ہی ہوگا جیسا کہ ان کا اطلاق دفعہ 214 میں محولہ عدالت العالیہ کے تعلق سے ہوتا ہے۔

(3)اس آئین کی توضیعات اور کسی متعلقہ مجلس قانون ساز کے اس آئین سے یا اس کے تحت اس مجلس قانون ساز کو عطا کیے ہوئے اختیارات کی رو سے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع، ہر عدالت العالیہ جو آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956ء کی تاریخ نفاذ کے عین قبل کسی یونین علاقہ کے بارے میں اختیارات سماعت استعمال کرتی تھی، اس اختیار کا استعمال اس علاقہ کے بارے میں ایسی تاریخ نفاذ کے بعد کرتی رہے گی۔

(4) اس دفعہ کے کسی امر سے پارلیمنٹ کا کسی ریاست کی عدالت العالیہ کے اختیار سماعت کو کسی یونین علاقہ یا اس کے کسی حصہ سے متعلق کرنے یا اس سے خارج کرنے کا اختیار کم نہ ہوگا۔

242- آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 29 اور فہرست بند کے ذریعہ حذف۔

حصہ9

پنچایت

تعریفات۔

243-اس حصہ میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو،–

(الف) ''ضلع'' سے مراد ہے کسی ریاست کا ضلع؛

(ب) ''گرام سبھا'' سے مراد ہے گاؤں سطح پر پنچایت کے علاقہ کے اندر شامل کسی گاؤں سے متعلق انتخابی فہرستوں میں رجسٹر شدہ افراد سے مل کر بنی اکائی؛

(ج) ''درمیانی سطح'' سے مراد ہے گاؤں اور ضلع سطحوں کے درمیان کی سطح جسے کسی ریاست کے گورنر نے عام اطلاع نامہ کی صراحت کے ساتھ اس حصے کے مقاصد کے لیے درمیانی سطح قرار دیا ہو؛

(د) ''پنچایت'' سے مراد ہے ایسا ادارہ (چاہے کسی نام سے اسے پکارا جائے) جسے دیہی علاقوں میں حکومت خود اختیاری کے لیے آئین کی دفعہ 243ب کے تحت تشکیل دیا گیا ہو؛

(ہ) ''پنچایتی حلقہ'' سے مراد ہے کسی پنچایت کا علاقائی حلقہ؛

(و) ''آبادی'' سے مراد ہے وہ آبادی جو آخری مردم شماری کی بنا پر مقرر کی گئی ہو اور جس کے اعداد و شمار شائع ہو گئے ہوں؛

(ز) ''گاؤں'' سے مراد ہے گورنر کے ذریعہ اس حصے کے مقاصد کے لیے عام اطلاع نامہ کے ذریعہ گاؤں کی شکل میں مصرحہ گاؤں اور اس میں اس طرح مصرحہ گاؤں کی جماعت بھی شامل ہے۔

گرام سبھا۔ 243الف۔ گرام سبھا گاؤں کی سطح پر اختیارات کا استعمال کر سکے گی اور اس طرح کے کارہائے منصبی انجام دے سکے گی جس طرح کہ ریاست کی قانون ساز اسمبلی قانون کے ذریعہ توضیع کرے۔

پنچایتوں کی تشکیل۔ 243ب۔(1)اس حصے کی توضیعات کے مطابق ہر ریاست میں گاؤں کی سطح پر، درمیانی سطح پر اور ضلعی سطح پر پنچایتوں کی تشکیل کی جائے گی۔

(2)فقرہ(1)میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی، درمیانی سطح پر پنچایت کی اس ریاست میں تشکیل نہیں کی جا سکے گی جس کی آبادی بیس لاکھ کی حد سے تجاوز نہیں کرتی ہے۔

پنچایتوں کی بناوٹ۔ 243ج۔(1)اس حصے کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے، کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی، قانون کے ذریعہ پنچایتوں کی بناوٹ کی بابت توضیع کر سکے گی:

بشرطیکہ کسی بھی سطح پر پنچایت کے علاقائی حلقوں کی آبادی کا ایسی پنچایت میں انتخاب کے ذریعہ بھری جانے والی نشستوں کی تعداد کا تناسب پوری ریاست میں حتی الامکان یکساں ہو۔

(2) کسی پنچایت کی سبھی نشستیں، پنچایتی حلقے میں علاقائی چناؤ حلقے سے بلا واسطہ انتخاب کے ذریعہ منتخب افراد سے بھری جائیں گی اور اس مقصد کے لیے ہر ایک پنچایت حلقے کو علاقائی چناؤ حلقوں میں ایسے طریقے سے بانٹا جائے گا کہ ہر ایک چناؤ حلقے کی آبادی کا اس کو مختص نشستوں کی تعداد سے تناسب پورے پنچایتی حلقے میں حتی الامکان یکساں ہو۔

(3) کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی، قانون کے ذریعہ —

(الف) گاؤں کی سطح پر پنچایتوں کی میر مجلسوں کا درمیانی سطح پر پنچایتوں میں یا ایسی ریاست کی صورت میں جہاں درمیانی سطح پر پنچایتیں نہیں ہیں، ضلع سطح پر پنچایتوں میں؛

(ب)درمیانی سطح پر پنچایتوں کے میر مجلسوں کا ضلع سطح پر پنچایتوں میں؛

(ج) لوک سبھا کے ایسے ارکان اور ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ایسے ارکان کا، جو ان انتخابی حلقوں کی نمائندگی کرتے ہیں جن میں گاؤں سطح سے مختلف سطح پر کوئی پنچایت حلقہ پوری طرح یا جزوی طور پر شامل ہے، ایسی پنچایت میں؛

(د) راجیہ سبھا کے ارکان کا اور ریاست کی قانون ساز کونسل کے ارکان کا جہاں وہ —

(i) درمیانی سطح پر کسی پنچایت حلقے کے اندر رائے دہندہ کے طور پر رجسٹرڈ ہیں، درمیانی سطح پر پنچایت میں؛

(ii) ضلع سطح پر کسی پنچایت حلقہ کے اندر رائے دہندہ کے طور پر رجسٹرڈ ہیں، ضلع سطح پر پنچایت میں،

نمائندگی کرنے کے لیے توضیع کر سکے گی۔

(4) پنچایت کے میر مجلس اور ایسے دوسرے ارکان کو، چاہے وہ پنچایت حلقہ میں علاقائی انتخابی حلقے سے بلاواسطہ انتخاب کے ذریعہ منتخب ہوئے ہوں یا نہیں، پنچایت کے اجلاسوں میں ووٹ دینے کا حق ہو گا۔

(5) (الف) گاؤں سطح پر کسی پنچایت کے میر مجلس کا انتخاب ایسے طریقے سے، جس کی توضیع ریاست کی قانون ساز اسمبلی کرے، قانون کے ذریعہ کیا جائے گا، اور

(ب) درمیانی سطح یا ضلع سطح پر کسی پنچایت کے میر مجلس کا انتخاب، اس کے منتخب ارکان کے ذریعہ اپنے میں سے کیا جائے گا۔

نشستوں کا تحفظ۔

243د۔(1) ہر ایک پنچایت میں —

(الف) درج فہرست ذاتوں؛ اور

(ب) درج فہرست قبائل،

کے لیے نشستیں محفوظ رہیں گی اور اس طرح محفوظ نشستوں کی تعداد کا تناسب، اس پنچایت میں بلا واسطہ انتخاب کے ذریعہ بھری جانے والی نشستوں کی کل تعداد سے حتی الامکان وہی ہو گا جو اس پنچایت حلقہ میں درج فہرست ذاتوں کی اور اس پنچایت حلقہ میں درج فہرست قبائل کی

آبادی کا تناسب اس علاقے کی کل آبادی سے ہے اور ایسی نشستیں کسی پنچایت میں مختلف انتخابی حلقے کو باری باری سے الاٹ کی جاسکیں گی۔

(2) فقرہ (1) کے تحت محفوظ نشستوں کی کل تعداد کی کم سے کم ایک تہائی نشستیں، جیسی کہ صورت ہو، درج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبائل کی عورتوں کے لیے محفوظ رہیں گی۔

(3) ہر ایک پنچایت میں بلاواسطہ انتخاب کے ذریعہ بھری جانے والی نشستوں کی کل تعداد کی کم سے کم ایک تہائی نشستیں (جن کے تحت درج فہرست ذاتوں اور قبائل کی عورتوں کے لیے محفوظ نشستوں کی تعداد بھی ہے) عورتوں کے لیے محفوظ رہیں گی اور ایسی نشستیں کسی پنچایت میں مختلف انتخابی حلقے کو باری باری سے الاٹ کی جاسکیں گی۔

(4) گاؤں یا کسی اور سطح پر پنچایتوں میں میر مجلسوں کے عہدے درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور عورتوں کے لیے ایسے طریقے سے محفوظ رہیں گے، جو ریاست کی قانون ساز اسمبلی، قانون کے ذریعے توضیع کرے:

بشرطیکہ کسی ریاست میں ہر ایک سطح پر پنچایتوں میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے محفوظ میر مجلسوں کے عہدوں کی تعداد کا تناسب ہر ایک سطح پر اس پنچایت میں ایسے عہدوں کی کل تعداد سے حتی الامکان وہی ہو گا جو اس ریاست میں درج فہرست ذاتوں اور قبائل کی آبادی کا تناسب اس ریاست کی کل آبادی سے ہے:

مزید شرط یہ ہے کہ ہر ایک سطح پر پنچایتوں میں میر مجلسوں کے عہدوں کی کل تعداد کے کم سے کم ایک تہائی عہدے عورتوں کے لیے محفوظ رہیں گے:

مزید شرط یہ بھی ہے کہ اس فقرہ کے تحت محفوظ عہدوں کی تعداد ہر ایک سطح پر مختلف پنچایتوں کو باری باری سے الاٹ کی جائے گی۔

(5) فقرہ (1) اور فقرہ (2) کے تحت نشستوں کا تحفظ اور فقرہ (4) کے تحت میر مجلسوں کے عہدوں کا تحفظ (جو عورتوں کے لیے تحفظ سے مختلف ہے) دفعہ 334 میں مصرحہ مدت کے اختتام پر موثر نہیں رہے گا۔

(6) اس حصے کی کوئی بات کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کو پچھڑے ہوئے شہریوں کے کسی طبقے کے حق میں کسی سطح پر کسی پنچایت میں نشستوں کے یا پنچایتوں میں میر مجلسوں کے عہدوں کے تحفظ کے لیے کوئی توضیع کرنے سے نہیں روکے گی۔

پنچایتوں کی مدت وغیرہ۔

243ہ۔ (1) ہر ایک پنچایت، اگر اس وقت نافذ کسی قانون کے تحت پہلے ہی تحلیل نہیں کر دی جاتی ہے، تو اپنے اولین اجلاس کے لیے معین تاریخ سے پانچ سال تک قائم رہے گی اس سے زیادہ نہیں۔

(2) اس وقت نافذ کسی قانون کی کسی ترمیم سے کسی سطح پر ایسی پنچایت، جو ایسی ترمیم کے ٹھیک پہلے کام کر رہی ہے، تب تک تحلیل نہیں ہو گی جب تک فقرہ (1) میں مصرحہ اس کی مدت ختم نہیں ہو جاتی۔

(3) کسی پنچایت کی تشکیل کرنے کے لیے انتخاب —

(الف) فقرہ (1) میں مصرحہ اس کی مدت کے اختتام سے پہلے؛

(ب) اس کے تحلیل کی تاریخ سے چھ مہینے کی مدت کے اختتام سے پہلے،

پورا کیا جائے گا:

بشر طیکہ جہاں وہ باقی مدت، جس کے لیے کوئی تحلیل شدہ پنچایت بنی رہتی، چھ ماہ سے کم ہے وہاں ایسی مدت کے لیے اس پنچایت کی تشکیل کرنے کے لیے اس فقرہ کے تحت کوئی انتخاب کرانا ضروری نہیں ہو گا۔

(4) کسی پنچایت کی مدت کے اختتام سے پہلے اس پنچایت کے تحلیل ہونے پر تشکیل دی گئی کوئی پنچایت، اس مدت کے صرف باقی حصے کے لیے بنی رہے گی جس کے لیے تحلیل شدہ پنچایت فقرہ (1) کے تحت بنی رہتی، اگر وہ اس طرح تحلیل نہیں کی جاتی۔

رکنیت کے لیے نااہلیتیں۔

243و۔ کوئی شخص کسی پنچایت کا رکن چنے جانے کے لئے اور رکن ہونے کے لیے نااہل ہو گا —

(الف) اگر وہ متعلقہ ریاست کی قانون ساز مجلس کے انتخاب کے مقاصد کے لیے اس وقت نافذ کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس

طرح نااہل قرار دیا جاتا ہے:

بشرطیکہ کوئی شخص اس بنیاد پر نااہل نہیں ہو گا کہ اس کی عمر 25 برس سے کم ہے، اگر اس نے 21 برس کی عمر حاصل کر لی ہے۔

(ب) اگر وہ ریاست کی قانون ساز مجلس کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس طرح نااہل کر دیا جاتا ہے۔

(2) اگر یہ سوال اٹھتا ہے کہ کسی پنچایت کا کوئی رکن فقرہ (1) میں درج کسی نااہلیت کی زد میں آ گیا ہے یا نہیں تو وہ سوال ایسی اتھارٹی کو، ایسے طریقے سے، جو ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، توضیع کرے، فیصلے کے لیے سونپا جائے گا۔

پنچایت کے اختیارات، اتھارٹی اور ذمہ داریاں۔

243ز۔ آئین کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے، کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ پنچایتوں کو ایسے اختیارات اور اتھارٹی کا مجاز کر سکے گی، جو انہیں حکومت خود اختیاری کے اداروں کے طور پر کام کرنے کے قابل بنانے کے لیے ضروری ہوں اور ایسے قانون میں پنچایتوں کو مناسب سطح پر، ایسی شرطوں کے تحت رہتے ہوئے جو اس میں صراحت کی جائیں، مندرجہ ذیل کے متعلق اختیارات اور ذمہ داریاں متعین کرنے کے لیے توضیعات کی جا سکیں گی، یعنی: —

(الف) معاشی ترقی اور سماجی انصاف کے لیے منصوبے تیار کرنا؛

(ب) معاشی ترقی اور سماجی انصاف کی ایسی اسکیموں کو، جو انہیں سونپی جائیں، جن میں وہ اسکیمیں بھی ہیں جو گیارہویں فہرست بند میں معاملات کے متعلق درج ہیں، عمل در آمد کرنا۔

پنچایتوں کے ذریعہ ٹیکس لگانے کا اختیار اور فنڈ۔

243ح۔ کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ —

(الف) ایسے ٹیکس، محصول، راہداری اور فیس لگانے، وصول کرنے اور تصرف کرنے کے لیے کسی پنچایت کو ایسے ضابطہ کے مطابق اور بندشوں کے تحت رہتے ہوئے مجاز کر سکے گی؛

(ب) ریاستی حکومت کے ذریعہ لگائے گئے اور وصول کیے گئے ایسے ٹیکس محصول، راہداری اور فیس کسی پنچایت کو ایسے مقاصد کے لیے اور ایسی شرطوں اور بندشوں کے تحت رہتے ہوئے تفویض کرسکے گی؛

(ج) ریاست کے مجتمعہ فنڈ میں سے پنچایتوں کے لیے ایسی رقمی امداد دینے کے لیے توضیع کرسکے گی؛اور

(د) پنچایتوں کے ذریعہ یا ان کی طرف سے بالترتیب حاصل کی ہوئی سبھی رقوم کو جمع کرنے کے لیے ایسے فنڈ کی تشکیل کرنے اور ان فنڈوں میں سے ایسی رقوم کو نکالنے کے لیے بھی توضیع کرسکے گی، جن کی قانون میں صراحت کی جائے۔

مالی صورت حال کے جائزے کے لیے مالیاتی کمیشن کی تشکیل۔

243ط۔ریاست کا گورنر، آئین (تہتر ویں ترمیم) ایکٹ، 1992 کے آغاز سے ایک برس کے اندر جلد سے جلد اور اس کے بعد، ہر پانچ برس کے اختتام پر، مالیاتی کمیشن کی تشکیل کرے گا جو پنچایتوں کی مالی حالت کا جائزہ لے گا اور جو —

(الف) (i) ریاست کے ذریعہ اکٹھا کیے گئے ٹیکسوں، محصولوں، راہداریوں اور فیسوں کی ایسی خالص آمدنیوں کی ریاست اور پنچایتوں کے درمیان، جو اس حصہ کے تحت ان میں تقسیم کی جائیں، تقسیم کو اور سبھی سطحوں پر پنچایتوں کے درمیان ایسی آمدنیوں کے متعلقہ حصے کی تقسیم کو؛

(ii) ایسے ٹیکسوں، محصولوں، راہداریوں اور فیسوں کے تعین کو جو پنچایتوں کو تفویض کیا جاسکے گا یا ان کے ذریعہ متصرف کیا جاسکے گا؛

(iii) ریاست کے مجتمعہ فنڈ میں سے پنچایتوں کے لیے رقمی مدد کو متعین کرنے والے اصولوں کے بارے میں؛

(ب) پنچایتوں کی مالی حالت کو سدھارنے کے لیے ضروری اقدامات کے بارے میں؛

(ج) پنچایتوں کی مستحکم مالی حالت کے مفاد میں گورنر کے ذریعہ

مالیاتی کمیشن کے حوالے کیے گئے کسی دوسرے معاملے کے بارے میں، گورنر کو سفارش کرے گا۔

(2) ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، کمیشن کی تشکیل کا، ان اہلیتوں کا، جو کمیشن کے ارکان کے طور پر تقرری کے لیے مطلوب ہوں گی، اور اس طریقے کا جس سے ان کا انتخاب کیا جائے گا، توضیع کرسکے گی۔

(3) کمیشن اپنا طریق کار طے کرے گا اور اسے اپنے کارہائے منصبی انجام دینے کے لیے ایسے اختیارات حاصل ہوں گے جو ریاست کی قانون ساز اسمبلی قانون کے ذریعہ اسے عطا کرے۔

(4) گورنر اس دفعہ کے تحت کمیشن کے ذریعہ کی گئی ہر سفارش کو، اس پر کی گئی کارروائی کی وضاحتی یادداشت کے ساتھ ریاست کی قانون ساز مجلس کے روبرو رکھوائے گا۔

پنچایتوں کے حسابات کا آڈٹ۔

243ی۔ کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، پنچایتوں کے ذریعہ حساب کتاب رکھنے اور ان کھاتوں کی جانچ کے لیے آڈیٹر مقرر کرنے کے بارے میں توضیع کرسکے گی۔

پنچایتوں کے انتخابات۔

243 ک۔(1) پنچایتوں کے لیے کیے جانے والے سبھی انتخابات کے لیے انتخابی فہرستیں تیار کرانے کا اور انتخابی عمل کی نگرانی، ہدایت اور کنٹرول کا اختیار ایک ریاستی انتخابی کمیشن کو ہوگا جس میں ایک ریاستی انتخابی کمشنر ہوگا جس کی تقرری گورنر کریں گے۔

(2) کسی ریاست کی قانون ساز مجلس کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے ریاستی انتخابی کمشنر کی شرائط ملازمت اور عہدہ کی مدت کار ایسی ہوں گی جو گورنر ضابطے کے ذریعہ طے کریں گے:

بشرطیکہ انتخابی کمشنر کو اس کے عہدے سے اس طریقے سے اور انہیں بنیادوں پر ہٹایا جائے گا، جس طریقے سے اور جن بنیادوں پر ہائی

کورٹ کے جج کو ہٹایا جاتا ہے، ورنہ نہیں، اور ریاستی انتخابی کمشنر کی شرائط ملازمت میں اس کی تقرری کے بعد کوئی ایسی تبدیلی نہ ہو گی جو اس کے لیے غیر مفید ہو۔

(3) جب ریاستی انتخابی کمیشن ایسی درخواست کرے تب کسی ریاست کا گورنر اس انتخابی کمیشن کو اتنا اسٹاف مہیا کرائے گا جتنا فقرہ (1) کے ذریعہ ریاستی انتخابی کمیشن کو اسے سونپے گئے کارہائے منصبی کی ادائیگی کے لیے ضروری ہو۔

(4) اس آئین کی توضیعات کا پابند رہتے ہوئے کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، پنچایتوں کے انتخابات سے متعلق یا اس کے تعلق سے سبھی معاملات کے بارے میں توضیع کر سکے گی۔

یونین علاقوں پر اطلاق۔

243ل۔ اس حصے کی توضیعات کا یونین علاقوں پر اطلاق ہو گا اور کسی یونین علاقے کو ان کے لاگو ہونے میں اس طرح اثر انداز ہوں گی جیسے کسی ریاست کے گورنر کے تئیں ہدایات، دفعہ 239 کے تحت مقرر یونین علاقے کے ناظم کے تئیں ہدایات ہوں اور کسی ریاست کی قانون ساز مجلس یا قانون ساز اسمبلی کے تئیں ہدایات ایسے یونین علاقے کے تعلق سے، جس میں قانون ساز اسمبلی ہے اس قانون ساز اسمبلی کے تئیں ہدایات ہوں:

بشرطیکہ صدر، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ یہ ہدایت دے سکے گا کہ اس حصے کی توضیع کسی یونین علاقے یا اس کے کسی حصے کو ایسی مستثنیات اور ایسی تبدیلیوں کا پابند رہتے ہوئے نافذ ہو گی جو وہ عام اطلاع نامہ میں صراحت کرے۔

اس حصے کا بعض علاقوں پر اطلاق نہ ہونا۔

243م۔ (1) اس حصے کی کسی بات کا دفعہ 244 کے فقرہ (1) میں محولہ درج فہرست رقبوں اور اس کے فقرہ (2) میں محولہ قبائلی رقبوں پر اطلاق نہ ہو گا۔

(2) اس حصے کی کوئی بات مندرجہ ذیل پر لاگو نہیں ہو گی ---

(الف) ناگالینڈ، میگھالیہ اور میزورم ریاستیں؛
(ب) ریاست منی پور میں ایسے پہاڑی علاقے جن کے لیے اس وقت نافذ کسی قانون کے تحت ضلع کونسلیں موجود ہیں۔
(3) اس حصے کی —
(الف) کوئی بات ضلع کی سطح پر پنچایتوں کے متعلق مغربی بنگال ریاست کے دارجلنگ ضلع کے ایسے پہاڑی علاقوں پر لاگو نہ ہوگی جن کے لیے اس وقت نافذ کسی قانون کے تحت دارجلنگ گورکھا پہاڑی کونسل موجود ہے؛
(ب) کسی بات کے یہ معنی نہیں لگائے جائیں گے کہ وہ قانون کے تحت تشکیل دارجلنگ گورکھا پہاڑی کونسل کے کارہائے منصبی اور اختیارات پر اثرانداز ہو۔
(3الف) درج فہرست ذاتوں کے لئے نشستوں کے تحفظ سے متعلق دفعہ 243د کا کوئی امر اروناچل پردیش ریاست کو لاگو نہیں ہوگا۔
(4) اس آئین میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی —
(الف) فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (الف) میں مصرحہ کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ اس حصے کی توسیع فقرہ (1) میں مندرج علاقوں کے سوا، اگر کوئی ہوں، اس ریاست پر ایسی حالت میں کرسکے گی جب اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی اس منشا کی ایک قرارداد اس ایوان میں ارکان کی کل تعداد کی اکثریت کے ذریعہ اور اس ایوان میں موجود اور ووٹ دینے والے ارکان کی کم سے کم دو تہائی اکثریت کے ذریعہ منظور کر دیتی ہے؛
(ب) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ اس حصے کی توضیعات کی توسیع فقرہ (1) میں محولہ درج فہرست رقبوں اور قبائلی رقبوں پر ایسی مستثنیات اور تبدیلیوں کے تحت رہتے ہوئے کرسکے گی جو ایسے قانون میں صراحت کی جائیں اور ایسے کسی قانون کو دفعہ 368 کے مقاصد

کے لیے اس آئین کی ترمیم نہیں سمجھا جائے گا۔

موجودہ قوانین اور پنچایتوں کا بنا رہنا۔

243ن۔اس حصے میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی آئین (تہترویں ترمیم) ایکٹ، 1992 کے نفاذ کے ٹھیک پہلے کسی ریاست میں نافذ پنچایتوں سے متعلق کسی قانون کی کوئی توضیع، جو اس حصے کی توضیعات کے متضاد ہے، جب تک قانون ساز مجلس یا دیگر حاکم مجاز کے ذریعہ اس میں ترمیم نہ کی جائے یا اسے حذف نہ کیا جائے یا جب تک ایسے نفاذ سے ایک برس ختم نہیں ہو جاتا ہے، ان میں جو بھی پہلے ہو، تب تک نافذ بنی رہے گی:

بشر طیکہ ایسے نفاذ سے ٹھیک پہلے قائم سبھی پنچایتیں، اگر اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ یا ایسی ریاست کی حالت میں جس میں قانون ساز کونسل ہے اس ریاست کی قانون ساز مجلس کے ہر ایک ایوان کے ذریعہ منظور اس منشا کی قرارداد کے ذریعہ پہلے ہی تحلیل نہیں کر دی جاتی ہیں تو اپنی مدت کے اختتام تک بنی رہیں گی۔

انتخابی معاملات میں عدالتوں کی مداخلت کی ممانعت۔

243س۔اس آئین میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی—

(الف) دفعہ 243 ک کے تحت بنایا گیا یا بنایا جانے کے لیے متشرح کسی ایسے قانون کا جواز جو انتخابی حلقوں کی حد بندی کو کرنے یا ایسے انتخابی حلقوں کو جگہوں کے الاٹ مینٹ سے متعلق ہے کسی عدالت میں زیر سوال نہیں لایا جائے گا؛

(ب) کسی پنچایت کے لیے کوئی انتخاب، ایسی انتخابی عرضی پر ہی زیر سوال لایا جائے گا جو ایسے حاکم کو اور ایسے طریقہ سے پیش کی گئی ہے، جو کسی ریاست کی قانون ساز مجلس کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت توضیع کیا ہوا ہو، ورنہ نہیں۔

حصہ 9الف

میونسپلٹیاں

تعریفات۔

243ع۔اس حصے میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو —

(الف) ''کمیٹی'' سے دفعہ 243ق کے تحت تشکیل شدہ کمیٹی مراد ہے؛

(ب) ''ضلع'' سے مراد ہے کسی ریاست کا ضلع؛

(ج) ''میٹروپولیٹن علاقہ'' سے دس لاکھ یا اس سے زیادہ آبادی والا ایسا علاقہ مراد ہے جس میں ایک یا زیادہ اضلاع شامل ہوں اور جو دو یا زیادہ میونسپلٹیوں یا پنچایتوں یا دیگر ملحقہ علاقوں سے مل کر بنتا ہے یا جس کی گورنر اس حصے کے مقاصد کے لیے، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ، میٹروپولیٹن علاقہ کے طور پر صراحت کرے؛

(د) ''میونسپلٹی علاقہ'' سے گورنر کے ذریعہ نوٹی فائیڈ کسی میونسپلٹی کا علاقائی حلقہ مراد ہے؛

(ہ) ''میونسپلٹی'' سے دفعہ 243ف کے تحت تشکیل شدہ حکومت خود اختیاری کا کوئی ادارہ مراد ہے؛

(و) ''پنچایت'' سے مراد ہے کوئی پنچایت جو دفعہ 243ب کے تحت تشکیل یافتہ ہو؛

(ز) ''آبادی'' سے مراد آخری مردم شماری کی بنا پر متعین آبادی ہے جس کے اعداد و شمار شائع ہو چکے ہوں۔

میونسپلٹیوں کی تشکیل۔

243ف۔ (1) ہر ایک ریاست میں، اس حصے کی توضیعات

کے مطابق،—

(الف) کسی عبوری علاقہ کے لیے یعنی دیہی علاقہ سے شہری علاقہ میں تبدیل ہوتے ہوئے علاقے کے لیے نگر پنچایت کی، چاہے اس کا کوئی بھی نام ہو؛

(ب) کسی چھوٹے شہری علاقہ کے لیے میونسپل کونسل کی؛اور

(ج) کسی بڑے شہری علاقے کے لیے میونسپل کارپوریشن کی،

تشکیل کی جائے گی:

بشرطیکہ اس فقرہ کے تحت کوئی میونسپلٹی ایسے شہری علاقہ یااس کے کسی حصے میں تشکیل نہیں کی جاسکے گی جس کی صراحت گورنر، علاقہ کے سائز اور علاقہ میں کسی صنعتی ادارے کے ذریعہ دی جارہی یا دیئے جانے کے لیے تجویز شدہ میونسپلٹی کی خدمات اور ایسی دیگر باتوں کو، جو وہ ٹھیک سمجھے، دھیان میں رکھتے ہوئے، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ صنعتی بستی کے طور پر کرے۔

(2)اس دفعہ میں ''عبوری علاقہ''، ''چھوٹا شہری علاقہ'' یا ''بڑا شہری علاقہ'' سے ایسے علاقے مراد ہیں جس کی گورنر، اس حصے کے مقاصد کے لیے، اس علاقے کی آبادی، اس میں آبادی کے گھنے پن، مقامی انتظامیہ کو حاصل ہونے والی مال گزاری، غیر زراعتی سرگرمیوں میں روزگار کا فیصد، معاشی اہمیت یا ایسی دیگر باتوں کو، جو وہ ٹھیک سمجھے، دھیان میں رکھتے ہوئے، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ صراحت کرے۔

میونسپلٹیوں کی بناوٹ۔

243ص۔(1) فقرہ (2) میں جیسی توضیع کی گئی ہے اس کے سوا، کسی میونسپلٹی کی سبھی نشستیں میونسپلٹی علاقہ میں علاقائی انتخابی حلقوں سے بلاواسطہ انتخاب کے ذریعہ منتخب لوگوں کے ذریعہ پر کی جائیں گی اور اس مقصد کے لئے، ہر ایک میونسپلٹی علاقہ کو علاقائی انتخابی حلقوں میں تقسیم کیا جائے گا جو وارڈ کے نام سے جانے جائیں گے۔

(2) کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ —

(الف) میونسپلٹی میں —

(i)میونسپلٹی انتظامیہ کی خاص واقفیت یا تجربہ رکھنے والے لوگوں کی؛

(ii)لوک سبھا کے ایسے ارکان کی اور ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ایسے ارکان کی جو ان انتخابی حلقوں کی نمائندگی کرتے ہیں، جن میں کوئی میونسپلٹی علاقہ، پوری طرح یا جزوی طور پر شامل ہے؛

(iii) راجیہ سبھا کے ایسے ارکان اور ریاست کی قانون ساز کونسل کے ایسے ارکان کی، جو میونسپلٹی علاقہ کے اندر ووٹ دینے کے لئے رجسٹر شدہ ہیں؛

(iv) دفعہ 243ق کے فقرہ (5) کے تحت تشکیل یافتہ کمیٹیوں کے میر مجالس کی،

نمائندگی کرنے کے لیے توضیع کر سکے گی:

بشرطیکہ پیرا(i) میں محولہ اشخاص کو میونسپلٹی کے اجلاس میں ووٹ دینے کا اختیار نہیں ہو گا؛

(ب) کسی میونسپلٹی کے میر مجلس کے انتخاب کے طریقے کی توضیع کر سکے گی۔

وارڈ کمیٹی وغیرہ کی تشکیل اور بناوٹ۔

243ق۔(1)ایسی میونسپلٹی کے، جن کی مردم شماری تین لاکھ یا اس سے زیادہ ہے، علاقائی حلقوں میں وارڈ کمیٹیوں کی تشکیل کی جائے گی، جو ایک یا زیادہ وارڈوں سے مل کر بنے گی۔

(2)ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ —

(الف)وارڈ کمیٹیوں کی بناوٹ اور اس کے علاقائی حلقہ کی بابت؛

(ب)اس طریقے کی بابت جس سے کسی وارڈ کمیٹی میں جگہیں پُر کی جائیں گی،

توضیع کر سکے گی۔

(3)وارڈ، کمیٹی کے علاقائی حلقہ میں کسی وارڈ کی نمائندگی کرنے والا کسی میونسپلٹی کا رکن اس کمیٹی کا رکن ہو گا۔

(4)جہاں کوئی وارڈ کمیٹی —

(الف)ایک وارڈ سے مل کر بنتی ہے وہاں میونسپلٹی میں اس وارڈ کی

نمائندگی کرنے والا رکن؛یا

(ب)دو یا زیادہ وارڈوں سے مل کر بنتی ہے وہاں میونسپلٹی میں ایسے وارڈوں کی نمائندگی کرنے والے ارکان میں سے ایک رکن، جو اس وارڈ کمیٹی کے ارکان کے ذریعہ منتخب کیا جائے گا،
اس کمیٹی کا میر مجلس ہو گا۔

(5)اس دفعہ کی کسی بات سے یہ نہیں سمجھا جائے گا کہ وہ کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کو وارڈ کمیٹیوں کے علاوہ کمیٹیوں کی تشکیل کرنے کے لئے کوئی توضیع کرنے سے روکتی ہے۔

نشستوں کا تحفظ۔

243ر۔ہر ایک میونسپلٹی میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لئے نشستیں محفوظ رہیں گی اور اس طرح محفوظ نشستوں کی تعداد کا تناسب اس میونسپلٹی میں بلاواسطہ انتخاب کے ذریعہ بھری جانے والی نشستوں کی کل تعداد سے تقریباًوہی ہو گا جو اس میونسپلٹی علاقہ میں درج فہرست ذاتوں کی اور اس میونسپلٹی علاقہ میں درج فہرست قبائل کی تعداد کا تناسب اس علاقے کی کل آبادی سے ہے اور ایسی نشستیں کسی میونسپلٹی کے مختلف انتخابی حلقوں کو باری باری سے الاٹ کی جا سکیں گی۔

(2)فقرہ(1)کے تحت محفوظ نشستوں کی کل تعداد کی کم سے کم ایک تہائی نشستیں، درج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبائل کی عورتوں کے لئے، جیسی کہ صورت ہو، محفوظ رہیں گی۔

(3)ہر ایک میونسپلٹی میں بلا واسطہ انتخاب کے ذریعہ پر کی جانے والی نشستوں کی کل تعداد کی کم سے کم ایک تہائی نشستیں(جن کے تحت درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کی عورتوں کے لئے محفوظ نشستوں کی تعداد بھی ہے)عورتوں کے لیے محفوظ رہیں گی اور ایسی نشستیں کسی میونسپلٹی کے مختلف انتخابی حلقوں کو باری باری سے الاٹ کی جا سکیں گی۔

(4)میونسپلٹی میں میر مجلس کی نشستیں درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور عورتوں کے لئے ایسے طریقے سے محفوظ رہیں گی، جو ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، توضیع کرے۔

(5)فقرہ(1)اور فقرہ(2)کے تحت نشستوں کا تحفظ اور فقرہ(4) کے تحت میر مجلس کے عہدوں کا تحفظ (جو عورتوں کے لئے تحفظ سے مختلف ہے)دفعہ 334 میں مصرحہ مدت کے اختتام پر موٴثر نہیں رہے گا۔

(6)اس حصے کی کوئی بات کسی ریاست کی قانون ساز مجلس کو پسماندہ شہریوں کے کسی طبقے کے حق میں کسی میونسپلٹی میں نشستوں کے یا میونسپلٹیوں میں میر مجلس کے عہدوں کے تحفظ کے لئے کوئی توضیع کرنے سے نہیں روکے گی۔

میونسپلٹیوں کی مدت وغیرہ۔

243ش۔(1)ہر میونسپلٹی، اگر اس وقت نافذ کسی قانون کے تحت پہلے ہی تحلیل نہیں کر دی جاتی ہے تو اپنے پہلے اجلاس کے لئے مقررہ تاریخ سے پانچ برس تک برقرار رہے گی اس سے زیادہ نہیں:

بشرطیکہ کسی میونسپلٹی کو تحلیل کرنے سے پہلے اسے بات سنے جانے کا مناسب موقع دیا جائے گا۔

(2)اس وقت نافذ کسی قانون کی کسی ترمیم سے کسی سطح پر ایسی میونسپلٹی کو، جو ایسی ترمیم کے ٹھیک پہلے کام کر رہی ہے، تب تک تحلیل نہیں کیا جائے گا جب تک فقرہ(1)میں مصرحہ اس کی مدت ختم نہیں ہو جاتی۔

(3) کسی میونسپلٹی کی تشکیل کرنے کے لئے انتخاب —

(الف)فقرہ(1)میں مصرحہ اس کی مدت کے اختتام سے پہلے؛

(ب)اس کے تحلیل کیے جانے کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت کے اختتام سے پہلے،

پورا کیا جائے گا:

بشرطیکہ جہاں وہ باقی مدت، جس کے لیے تحلیل شدہ میونسپلٹی بنی رہتی، چھ مہینے سے کم ہے وہاں ایسی مدت کے لئے اس میونسپلٹی کی تشکیل

کرنے کے لئے اس فقرہ کے تحت کوئی انتخاب کرانا ضروری نہیں ہو گا۔

(4) کسی میونسپلٹی کی مدت کے اختتام سے پہلے اس میونسپلٹی کی تحلیل پر تشکیل کی گئی کوئی میونسپلٹی، اس مدت کے صرف باقی حصے کے لئے بنی رہے گی جس کے لئے تحلیل شدہ میونسپلٹی فقرہ (1) کے تحت برقرار رہتی، اگر وہ اس طرح تحلیل نہیں کی جاتی۔

رکنیت کے لئے نااہلیتیں۔

243ت۔ (1) کوئی شخص کسی میونسپلٹی کا رکن چنے جانے کے لیے اور رکن ہونے کے لئے نااہل ہو گا —

(الف) اگر وہ اس متعلقہ ریاست کی قانون ساز مجلس کے انتخاب کے مقاصد کے لیے اس وقت نافذ کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس طرح سے نااہل قرار دیا جاتا ہے:

بشرطیکہ کوئی شخص اس بنیاد پر نااہل نہیں ہو گا کہ اس کی عمر پچیس برس سے کم ہے، اگر اس نے اکیس برس کی عمر حاصل کر لی ہے؛

(ب) اگر وہ ریاست کی قانون ساز مجلس کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس طرح نااہل کر دیا جاتا ہے۔

(2) اگر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کسی میونسپلٹی کا کوئی رکن فقرہ (1) میں مذکورہ کسی نااہلیت کی زد میں آ گیا ہے یا نہیں تو وہ سوال ایسی اتھارٹی کو، اور ایسے طریقے سے، جو ریاست کی قانون ساز مجلس قانون کے ذریعہ، توضیع کرے، فیصلے کے لیے سونپا جائے گا۔

میونسپلٹیوں وغیرہ کے اختیارات، اتھارٹی اور ذمہ داریاں۔

243ث۔ اس آئین کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے، کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ —

(الف) میونسپلٹیوں کو ایسے اختیارات اور اتھارٹی عطا کر سکے گی جو انہیں حکومت خود اختیاری کے ادارہ کی حیثیت سے کام کرنے کے قابل بنانے کے لئے ضروری ہوں اور ایسے قانون میں میونسپلٹیوں کو، ایسی شرطوں کے تحت رہتے ہوئے، جو اس میں صراحت کی جائیں، مندرجہ ذیل کے متعلق اختیارات اور ذمہ داریوں کو تفویض کرنے کے

لئے توضیعات کی جا سکیں گی، یعنی:-

(i) معاشی ترقی اور سماجی انصاف کے لئے منصوبے تیار کرنا؛

(ii) ایسے کاموں پر عمل کرنا اور ایسی اسکیموں کو، جو انہیں سونپی جائیں، جن کے ضمن میں وہ اسکیمیں بھی ہیں جو بارہویں فہرست بند میں درج موضوعات سے متعلق ہیں، عمل میں لانا؛

(ب) کمیٹیوں کو ایسے اختیارات اور اتھارٹی عطا کر سکے گی جو انہیں خود کو تفویض ذمہ داریوں کو، جن میں وہ ذمہ داریاں بھی شامل ہیں جو بارہویں فہرست بند میں درج موضوعات سے متعلق ہیں، عمل میں لانے کے قابل بنانے کے لئے ضروری ہوں۔

میونسپلٹیوں کے ذریعہ ٹیکس لگانے کا اختیار اور فنڈ۔

243خ۔ کسی ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ —

(الف) ٹیکس، محصول، راہداری اور فیس لگانے، وصول کرنے اور تصرف کرنے کے لئے کسی میونسپلٹی کو ایسے ضابطوں کے مطابق اور بندشوں کے تحت رہتے ہوئے مجاز کر سکے گی؛

(ب) ریاستی حکومت کے ذریعہ لگائے اور وصول کیے ہوئے ایسے ٹیکس، محصول، راہداری اور فیس کسی میونسپلٹی کو ایسے مقاصد کے لئے اور ایسی شرطوں اور بندشوں کے تحت رہتے ہوئے تفویض کر سکے گی؛

(ج) ریاست کے مجتمعہ فنڈ میں سے میونسپلٹیوں کے لئے ایسی رقمی امداد دینے کے لئے توضیع کر سکے گی؛ اور

(د) میونسپلٹیوں کے ذریعہ یا ان کی طرف سے بالترتیب حاصل کی گئی سبھی رقوم کو جمع کرنے کے لئے ایسے فنڈ کی تشکیل کرنے اور ان فنڈوں میں سے ایسی رقوم کو نکالنے کے لئے بھی توضیع کر سکے گی،

جن کی قانون میں صراحت کی جائیں۔

مالیاتی کمیشن۔

243ذ۔ (1) دفعہ 243ط کے تحت تشکیل شدہ مالیاتی کمیشن میونسپلٹیوں کی مالی حالت کا بھی جائزہ لیگا اور —

(الف) (i) ریاست کے ذریعہ اکٹھا کئے گئے ایسے ٹیکسوں،

محصولوں، راہداریوں اور فیسوں کی خالص آمدنیوں کی ریاست اور میونسپلٹیوں کے درمیان، جو اس حصے کے تحت ان میں تقسیم کی جائیں، تقسیم کو اور سبھی سطحوں پر میونسپلٹیوں کے درمیان ایسی آمدنیوں کے متعلقہ حصوں کی تقسیم کو؛

(ii) ایسے ٹیکسوں، محصولوں، راہداریوں اور فیسوں کے تعین کو، جو میونسپلٹیوں کو تفویض کی جاسکیں گی یا ان کے ذریعہ متصرف کی جاسکیں گی؛

(iii) ریاست کے مجتمعہ فنڈ میں میونسپلٹیوں کے لئے رقمی مدد کو متعین کرنے والے اصولوں کے بارے میں؛

(ب) میونسپلٹیوں کی مالی حالت کو سدھارنے کے لئے ضروری اقدامات کے بارے میں؛

(ج) میونسپلٹیوں کے مستحکم مالیات کے مفاد میں گورنر کے ذریعہ مالیاتی کمیشن کے حوالے کئے گئے کسی دوسرے معاملے کے بارے میں، گورنر کو سفارش کرے گا۔

(2) گورنر اس دفعہ کے تحت کمیشن کے ذریعہ کی گئی ہر ایک سفارش کو، اس پر کی گئی کارروائی کی وضاحتی یاد داشت سمیت، ریاست کی قانون ساز مجلس کے سامنے رکھوائیگا۔

میونسپلٹیوں کے حسابات کا آڈٹ۔

243ض ۔ کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ میونسپلٹیوں کے ذریعہ حسابات رکھے جانے اور ایسے حسابات کے آڈٹ کرنے کے بارے میں توضیع کر سکے گی۔

میونسپلٹیوں کے لیے انتخابات۔

243ض الف ۔(1) میونسپلٹیوں کے لئے کرائے جانے والے سبھی انتخابات کے لئے فہرست رائے دہندگان تیار کرانے کا اور میونسپلٹیوں کے سبھی انتخابی عمل کی نگرانی، ہدایت اور کنٹرول دفعہ 243 ک میں مندرج ریاستی انتخابی کمیشن میں ہو گا۔

(2) اس آئین کی توضیعات کا پابند رہتے ہوئے، کسی ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، میونسپلٹیوں کے انتخابات سے

متعلق یا اس بارے میں سبھی موضوعات کے متعلق توضیع کر سکے گی۔

یونین علاقوں پر اطلاق۔

243ض ب۔ ان حصوں کی توضیعات، یونین علاقوں پر لاگو ہونگی اور کسی یونین علاقوں کو ان کے لاگو ہونے میں اس طرح مؤثر ہونگی جیسے کسی ریاست کے گورنر کے تئیں ہدایات دفعہ 239 کے تحت مقرر یونین علاقہ کے ناظم کے لیے ہدایات ہوں اور کسی ریاست کی قانون ساز مجلس یا قانون ساز اسمبلی کے لیے ہدایات، کسی ایسے یونین علاقہ کے تعلق سے، جس میں قانون ساز اسمبلی ہے، اس قانون ساز اسمبلی کے لیے ہدایات ہوں:

بشر طیکہ صدر، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ، یہ ہدایت دے سکے گا کہ اس حصہ کی توضیعات کسی یونین علاقہ یا اس کے کسی حصہ کو ایسی مستثنیات اور تبدیلیوں کا پابند رہتے ہوئے لاگو ہوں گی جو وہ عام اطلاع نامہ میں صراحت کریں۔

اس حصہ کا بعض علاقوں پر اطلاق نہ ہونا۔

243ض ج۔(1) اس حصہ کی کوئی بات دفعہ 244 کے فقرہ (1) میں محولہ درج فہرست رقبوں اور اس کے فقرہ (2) میں محولہ قبائلی رقبوں کو لاگو نہیں ہو گی۔

(2) اس حصے کی کسی بات کا یہ مطلب نہیں لگایا جائے گا کہ وہ مغربی بنگال ریاست کے دار جلنگ ضلع کے پہاڑی علاقوں کے لئے اس وقت نافذ کسی قانون کے تحت تشکیل دیے ہوئے دار جلنگ گور کھا پہاڑی کونسل کے کارہائے منصبی اور اختیارات پر اثر ڈالتی ہے۔

(3) اس آئین میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی، پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ، اس حصے کی توضیعات کی توسیع فقرہ (1) میں محولہ درج فہرست رقبوں اور قبائلی رقبوں پر، ایسی مستثنیات اور تبدیلیوں کے تابع رہتے ہوئے، کر سکے گی جو ایسے قانون میں صراحت کی جائیں اور ایسے کسی قانون کو دفعہ 368 کے مقاصد کے لئے اس آئین کی ترمیم نہیں سمجھا جائے گا۔

ضلع منصوبہ بندی کے لئے کمیٹی۔

243ض د۔(1)ہر ایک ریاست میں ضلع سطح پر، ضلع میں پنچایتوں اور میونسپلٹیوں کے ذریعہ تیار کئے گئے منصوبوں کو مستحکم کرنے اور پورے ضلع کے لئے ایک ترقیاتی منصوبہ کا مسودہ تیار کرنے کے لئے، ایک ضلع منصوبہ کمیٹی تشکیل کی جائے گی۔

(2)ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، مندرجہ ذیل کی بابت توضیع کر سکے گی، یعنی:-

(الف)ضلع منصوبہ کمیٹیوں کی بناوٹ؛

(ب)وہ طریق کار جن سے ایسی کمیٹیوں میں نشستیں پر کی جائیں گی:

بشرطیکہ ایسی کمیٹی کے ارکان کی کل تعداد کے کم سے کم چار بٹا پانچ ارکان، ضلع سطح پر پنچایت کے اور ضلع میں میونسپلٹیوں کے منتخب ارکان کے ذریعہ، اپنے میں سے، ضلع میں دیہی علاقوں کی اور شہری علاقوں کی آبادی کے تناسب کے مطابق منتخب کئے جائیں گے؛

(ج) ضلع منصوبہ سے متعلق ایسے کارہائے منصبی جو ایسی کمیٹی کو تفویض کئے جائیں؛

(د)وہ طریق کار جس سے ایسی کمیٹیوں کے میر مجلس چنے جائیں گے۔

(3)ہر ایک ضلع منصوبہ کمیٹی، ترقیاتی منصوبے کا مسودہ تیار کرنے میں، —

(الف) مندرجہ ذیل کا خیال رکھے گی، یعنی:-

(i)پنچایتوں اور میونسپلٹیوں کے درمیان مشترک مفاد کے معاملات، جن کے تحت مکانی منصوبہ، پانی اور دوسرے طبیعاتی اور قدرتی وسائل میں حصہ داری، بنیادی ڈھانچہ کی مسلمہ ترقی اور ماحول کا تحفظ شامل ہے؛

(ii)دستیاب مالیاتی یا دیگر وسائل کی مقدار اور قسم؛

(ب) ایسے اداروں اور تنظیموں سے رابطہ کرے گی جن کی گورنر، حکم کے ذریعہ، صراحت کرے۔

(4)ہر ایک ضلع منصوبہ کمیٹی کا میر مجلس، وہ ترقیاتی منصوبہ، جس

کی ایسی کمیٹی کے ذریعہ سفارش کی جاتی ہے، ریاستی حکومت کو بھیجے گا۔

میٹرو پولیٹین منصوبہ بندی کے لئے کمیٹی۔

243ض ہ۔(1) ہر ایک میٹرو پولیٹن علاقہ میں، پورے میٹرو پولیٹن علاقے کے لئے ترقیاتی منصوبے کا مسودہ تیار کرنے کے لئے، ایک میٹرو پولیٹن منصوبہ کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔

(2) ریاست کی قانون ساز مجلس، قانون کے ذریعہ، مندرجہ ذیل کی بابت توضیع کر سکے گی، یعنی:-

(الف) میٹرو پولیٹن منصوبہ کمیٹیوں کی بناوٹ؛

(ب) وہ طریق کار جن سے ایسی کمیٹیوں میں نشستیں پر کی جائینگی:
بشرطیکہ ایسی کمیٹی کے کم سے کم دو تہائی ارکان، میٹرو پولیٹن علاقہ میں میونسپلٹیوں کے منتخب ارکان اور پنچایتوں کے میر مجلس کے ذریعہ، اپنے میں سے، اس علاقہ میں میونسپلٹیوں کی اور پنچایتوں کی آبادی کے تناسب کے مطابق منتخب کئے جائیں گے؛

(ج) ایسی کمیٹیوں میں حکومت بھارت کی اور ریاستی حکومت کی اور ایسی تنظیموں اور اداروں کی نمائند گی جو ایسی کمیٹیوں کو مختص کارہائے منصبی کو عمل میں لانے کے لئے ضروری سمجھی جائے؛

(د) میٹرو پولیٹن علاقہ کے لئے منصوبہ اور رابطہ سے متعلق ایسے کارہائے منصبی جو ایسی کمیٹیوں کو مختص کئے جائیں؛

(ہ) وہ طریق کار جس سے ایسی کمیٹیوں کے میر مجلس چنے جائیں گے۔

(3) ہر ایک میٹرو پولیٹن منصوبہ کمیٹی، ترقیاتی منصوبہ کا مسودہ تیار کرنے میں،

(الف) مندرجہ ذیل کا خیال رکھے گی۔ یعنی:-

(i) میٹرو پولیٹن علاقہ میں میونسپلٹیوں اور پنچایتوں کے ذریعہ تیار کئے گئے منصوبے؛

(ii) میونسپلٹیوں اور پنچایتوں کے درمیان مشترک مفاد کے معاملات، جن کے تحت اس علاقے کا مربوط مکانی منصوبہ، پانی اور دیگر

طبیعاتی اور قدرتی وسائل میں حصہ داری، بنیادی ڈھانچہ کی مسلمہ ترقی اور ماحول کا تحفظ شامل ہے؛

(iii) حکومت بھارت اور ریاستی حکومت کے ذریعہ طے شدہ تمام ترجیحات اور مقاصد؛

(iv) ایسے سرمایہ کی مقدار اور نوعیت جس کے حکومت بھارت اور ریاستی حکومت کی ایجنسیوں کے ذریعہ میٹروپولیٹن علاقہ میں لگائے جانے کا امکان ہے اور دیگر دستیاب مالیاتی یا دیگر وسائل؛

(ب) ایسے اداروں اور تنظیموں سے صلاح کرے گی جن کی گورنر حکم کے ذریعہ، صراحت کرے۔

(4) ہر ایک میٹروپولیٹن منصوبہ کمیٹی کا میر مجلس، وہ ترقیاتی منصوبہ، جس کی ایسی کمیٹی کے ذریعہ سفارش کی جاتی ہے، ریاستی حکومت کو بھیجے گا۔

موجودہ قوانین اور میونسپلٹیوں کا بنا رہنا۔

243ض و۔ اس حصہ میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی آئین (چوہترویں ترمیم) ایکٹ، 1992 کے نفاذ سے ٹھیک پہلے کسی ریاست میں نافذ میونسپلٹیوں سے متعلق کسی قانون کی کوئی توضیع جو اس حصہ کی توضیعات کے متضاد ہے، جب تک قانون ساز مجلس کے ذریعہ یا دیگر حاکم مجاز کے ذریعہ اس میں ترمیم نہ کی جائے یا اسے حذف نہیں کر دیا جاتا ہے یا جب تک ایسے نفاذ سے ایک سال ختم نہیں ہو جاتا ہے، ان میں سے جو بھی پہلے ہو، تب تک نافذ بنی رہے گی:

بشرطیکہ ایسے نفاذ کے ٹھیک پہلے موجود سبھی میونسپلٹیاں اگر اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ یا ایسی ریاست کی حالت میں، جس میں قانون ساز کونسل ہے، اس ریاست کی قانون ساز مجلس کے ہر ایک ایوان کے ذریعہ منظور اس منشاء کی قرارداد کے ذریعہ پہلے ہی تحلیل نہیں کر دی جاتی ہیں، تو اپنی مدت کے اختتام تک بنی رہینگی۔

انتخابی معاملات میں عدالتوں کی مداخلت کی ممانعت۔

243ض ز۔ اس آئین میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی، —

(الف) دفعہ ض الف کے تحت بنائے گئے یا بنائے جانے کے لیے

متشرح کسی ایسے قانون کا جواز جو انتخابی حلقوں کی حدود مقرر کرنے یا ایسے انتخابی حلقوں کو جگہوں کی تقسیم سے متعلق ہے، کسی عدالت میں زیر سوال نہیں لایا جائے گا۔

(ب) کسی میونسپلٹی کے لیے کوئی انتخاب ایسی انتخابی عرضی پر ہی زیر سوال لایا جائے گا جو ایسے حاکم کو اور ایسے طریقے سے پیش کی گئی ہے جو کسی ریاست کی قانون ساز مجلس کے ذریعے بنائے گئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت توضیع کیا ہوا ہو، ورنہ نہیں۔

حصہ ۹ ب

امداد باہمی انجمنیں

تعریفات۔

243ض ح- اس حصے میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت سے دیگر طور پر مطلوب ہو،—

(الف) ''مجاز شخص'' سے دفعہ 243ض ف میں اس طرح محولہ شخص مراد ہے؛

(ب) ''بورڈ'' سے کسی بھی نام سے موسوم ایسا ڈائریکٹروں کا بورڈ یا کسی انجمن امداد باہمی کی مجلس انتظامی مراد ہے، جسے انجمن کا کام کاج چلانے کی ہدایت اور کنٹرول سونپا گیا ہو؛

(ج) ''انجمن امداد باہمی'' سے کسی ریاست میں فی الوقت نافذ العمل امداد باہمی انجمنوں سے متعلق کسی قانون کے تحت رجسٹر شدہ یا رجسٹر شدہ سمجھی گئی کوئی انجمن مراد ہے؛

(د) ''کثیر ریاستی انجمن امداد باہمی'' سے فی الوقت نافذ العمل امداد باہمی کے متعلق کسی قانون کے تحت رجسٹر شدہ یا رجسٹر شدہ سمجھی گئی ایسی انجمن مراد ہے جس کے مقاصد ایک ہی ریاست تک محدود نہ ہوں؛

(ہ) ''عہدہ دار'' سے کسی انجمن امداد باہمی کا صدر، نائب صدر، چیر پرسن، نائب چیر پرسن، سکریٹری یا خزانچی مراد ہے اور اس میں کسی انجمن امداد باہمی کے بورڈ کے ذریعہ منتخب کئے جانے والا کوئی دیگر شخص شامل ہے؛

(و) ''رجسٹرار'' سے کثیر ریاستی امداد باہمی انجمنوں کی بابت مرکزی حکومت کے ذریعہ مقرر کیا گیا مرکزی رجسٹرار اور امداد باہمی انجمنوں کے متعلق کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ذریعہ بنائے گئے قانون کے تحت ریاستی حکومت کے ذریعہ مقرر کیا گیا انجمن امداد باہمی کا رجسٹرار مراد ہے؛

(ز) ''ریاستی ایکٹ'' سے کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ذریعہ بنایا گیا کوئی قانون مراد ہے؛

(ح) ''ریاستی سطحی انجمن امداد باہمی'' سے ایسی انجمن امداد باہمی مراد ہے جس کی کارروائیوں کی وسعت کل ریاست تک ہو اور اس کی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون میں اس طرح تعریف کی گئی ہو۔

انجمن امداد باہمی کا سندیافتہ جماعت ہونا۔

243ض ط- اس حصے کی توضیعات کے تابع، کسی ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، رضا کارانہ ترتیب، جمہوری رکن۔ کنٹرول، رکن۔اقتصادی حصہ داری اور خود مختار فعل کاری کے اصولوں کی بنیاد پر امداد باہمی انجمنوں کے سند یافتہ جماعت ہونے، ضابطہ بندی اور خاتمے کی بابت توضیع کر سکے گی۔

بورڈ کے اراکین اور اس کے عہدہ داروں کی تعداد اور میعاد۔

243ض ی-(1) بورڈ، ڈائریکٹروں کی ایسی تعداد سے مل کر بنے گا جس کی توضیع ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ کرے:

بشرطیکہ کسی انجمن امداد باہمی کے ڈائریکٹروں کی تعداد اکّیس سے تجاوز نہ کرے گی:

مزید شرط یہ ہے کہ کسی ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، ارکان کے حیثیت سے افراد پر مشتمل ہر ایک انجمن امداد باہمی کے بورڈ میں ایک نشست درج فہرست ذات یا درج فہرست قبائل کے لئے اور دو نشست خواتین کے لئے محفوظ رکھنے کے لئے توضیع

کرے گی اگر اشخاص کے ایسے درجے یا زمرے کے ارکان ہوں۔

(2) بورڈ کے منتخبہ ارکان اور اس کے عہدہ داروں کی میعاد عہدہ انتخاب کی تاریخ سے پانچ سال ہو گی اور عہدہ داروں کی میعاد بورڈ کی میعاد کے ساتھ ختم ہو گی:

بشرطیکہ اگر بورڈ کی میعاد عہدہ اس کی اصلی میعاد کے نصف سے کم ہے، تو بورڈ نامزدگی کے ذریعہ اتفاقی خالی جگہوں کو انہیں ارکان کے درجے میں سے، جن کی بابت وہ پیدا ہوئی ہوں، پر کر سکے گا۔

(3) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، ایسے اشخاص کو بورڈ کے ارکان کے طور پر شریک کرنے کے لئے توضیع کرے گی جن کے پاس بینکنگ، انتظام، مالیات کے میدان میں یا انجمن امداد باہمی کے ذریعہ کی جانے والی کارروائی یا اس کے مقاصد سے متعلق دیگر میدان میں مہارت ہو:

بشرطیکہ ایسے شریک ارکان کی تعداد فقرہ (1) کے پہلے شرطیہ فقرہ میں مصرحہ اکیّس ڈائریکٹروں کے علاوہ دو سے متجاوز نہیں کرے گی:

مزید شرط یہ ہے کہ ایسے شریک ارکان کو ایسے رکن کی حیثیت سے انجمن امداد باہمی کے کسی انتخاب میں ووٹ دینے کا حق نہیں ہو گا یا وہ بورڈ کے عہدہ دار منتخب ہونے کے اہل نہیں ہوں گے:

شرط یہ بھی ہے کہ انجمن امداد باہمی کے ڈائریکٹر کے طور پر کام کرنے والے بھی بورڈ کے رکن ہونگے اور ایسے ارکان فقرہ (1) کے پہلے شرطیہ فقرہ میں مصرحہ ڈائریکٹروں کے شمار کی غرض کے لئے علاحدہ ہوں گے۔

بورڈ کے ارکان کا انتخاب۔

243ض ک-(1) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون میں مندرج کسی امر کے باوجود بورڈ کا انتخاب، بورڈ کی میعاد ختم ہونے سے پہلے منعقد کیا جائے گا تا کہ اس بات کو

یقینی بنایا جائے کہ بورڈ کے نئے منتخبہ ارکان ختم ہونے والے بورڈ کے ارکان کا عہدہ ختم ہونے کے فوراً بعد عہدہ سنبھال لیں۔

(2) انجمن امداد باہمی کے سبھی انتخابات کی انتخابی فہرستوں کی تیاری اور ان کے انعقاد کا اہتمام، ہدایت اور نگرانی ایسی اتھارٹی یا جماعت میں مرکوز ہو گی جیسا کہ ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، توضیع کرے:

بشرطیکہ ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، ایسے انتخابات کے انعقاد کے لئے ضابطہ اور رہنما اصولوں کی توضیع کر سکے گی۔

بورڈ کی منسوخی اور معطّلی اور عبوری انتظام۔

243ض ل-فی الوقت نافذ العمل کسی قانون میں مندرج کسی امر کے باوجود کوئی بھی بورڈ منسوخ نہیں کیا جائے گا یا ایسی مدت کے لئے معطل نہیں رکھا جائے گا جو چھ ماہ سے زائد ہو:

بشرطیکہ بورڈ کو منسوخ کیا جا سکتا ہے یا معطّل رکھا جا سکتا ہے اگر، —

(i) وہ متواتر کوتاہی کرے؛ یا

(ii) وہ اپنے فرائض انجام دینے میں لاپرواہی برتے؛ یا

(iii) بورڈ انجمن امداد باہمی یا اس کے ارکان کے مفاد کے تیئں کسی مضرت رساں فعل کا مرتکب ہوا ہو؛ یا

(iv) بورڈ کی تشکیل یا کارمنصبی سال خوردہ ہو گئے ہوں؛ یا

(v) ریاست کی مجلس قانون ساز کے ذریعہ توضیع شدہ اتھارٹی یا جماعت ریاستی ایکٹ کی توضیعات کے مطابق دفعہ 243ض ک کے فقرہ (2) کے تحت انتخاب منعقد کرنے میں ناکام ہو گئی ہو:

مزید شرط یہ ہے کہ ایسی کسی انجمن امداد باہمی کا بورڈ منسوخ نہیں کیا جائے گا یا معطّل نہیں رکھا جائے گا جہاں کوئی سرکاری حصہ داری نہ ہو یا حکومت کے ذریعہ قرضہ یا مالی معاونت نہ کی گئی ہو:

شرط یہ بھی ہے کہ اگر انجمن امداد باہمی بینکنگ کاروبار چلارہی ہو تو بینکنگ ضابطہ بندی ایکٹ،1949 کی توضیعات کا بھی اطلاق ہو گا:

مزید شرط یہ بھی ہے کہ بینکنگ کاروبار چلانے والی کثیر ریاستی انجمن امداد باہمی سے مختلف انجمن امداد باہمی کی صورت میں، اس فقرے کی توضیع ایسے مؤثر ہو گی جیسے کہ ''چھ ماہ'' الفاظ کی جگہ پر ''ایک سال'' الفاظ رکھے گئے ہوں۔

(2) بورڈ کی منسوخی کی صورت میں ایسی انجمن امداد باہمی کے کام کاج کا انتظام چلانے کے لئے تقرر کیا گیا ناظم فقرہ (1) میں مصرحہ وقت کے اندر انتخابات کرانے کی کارروائی کرے گا اور انتظام منتخبہ بورڈ کو سونپ دے گا۔

(3) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، ناظم کی شرائط ملازمت کے لئے توضیعات کرسکے گی۔

امداد باہمی انجمنوں کے حسابات کا آڈٹ۔

243ض م- (1) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، امداد باہمی انجمنوں کے ذریعہ حسابات مرتب رکھے جانے اور ہر مالی سال میں کم سے کم ایک بار ایسے حسابات کا آڈٹ کرائے جانے کی بابت، توضیع کرسکے گی۔

(2) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، امداد باہمی انجمنوں کے حسابات کا آڈٹ کرنے کے اہل آڈیٹروں اور آڈٹ فرموں کے لئے کم از کم اہلیتیں اور تجربہ مقرر کرسکے گی۔

(3) ہر ایک انجمن امداد باہمی، اپنی مجلس عاملہ کے ذریعہ مقررہ فقرہ (2) میں مصرحہ آڈیٹر یا آڈٹ فرم سے آڈٹ کروائے گی:

بشرطیکہ ایسے آڈیٹروں یا آڈٹ فرموں کی تقرری ریاستی حکومت یا اس بابت ریاستی حکومت کے ذریعہ مجاز کسی اتھارٹی سے منظور شدہ پینل میں سے کی جائے گی۔

(4) ہر ایک انجمن امداد باہمی کے حسابات کا آڈٹ اس مالیاتی سال کے اختتام سے چھ ماہ کے اندر کیا جائے گا جس سے ایسے حسابات کا تعلق ہے۔

(5) کسی چوٹی کی انجمن امداد باہمی کی، جیسا کہ ریاستی ایکٹ میں تعریف کی جائے، حسابات کی رپورٹ، ایسے طریقے میں ریاست کی مجلس قانون ساز کے روبرو رکھی جائے گی جیسا کہ ریاست کی مجلس قانون ساز قانون کے ذریعہ توضیع کرے۔

مجلس عامہ کا اجلاس بلایا جانا۔

243ض ن- ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، توضیع کرسکے گی کہ ہر ایک انجمن امداد باہمی کی مجلس عامہ کا سالانہ اجلاس، کاروبار کے لین دین کے لئے مالیاتی سال ختم ہونے کے چھ ماہ کے اندر بلایا جائے گا جیسا کہ ایسے قانون میں توضیع کی جائے۔

رکن کا اطلاع حاصل کرنے کا حق۔

243ض س- (1) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ امداد باہمی کے ہر رکن کی انجمن امداد باہمی کی بہیوں، اطلاع اور حسابات تک، جو ایسے رکن کے ساتھ کاروبار کے باقاعدہ لین دین میں ہوں، رسائی کے لئے توضیع کرسکے گی۔

(2) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کی روسے، ارکان کے ذریعہ اجلاس میں حاضر رہنے کی کم از کم ضرورت اور خدمات کے کم از کم درجہ کا استعمال کرنے، جیسا کہ ایسے قانون میں توضیع کی جائے، کی توضیع کرنے کے لئے انجمن امداد باہمی کے انتظام میں ارکان کی شرکت کو یقینی بنانے کے لئے توضیع کرسکے گی۔

(3) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، ارکان کے لئے امداد باہمی تعلیم اور تربیت کے لئے توضیع کرسکے گی۔

گوشوارے۔

243ض ع- ہر ایک انجمن امداد باہمی، ہر مالیاتی سال کے

اختتام پر چھ ماہ کے اندر مندرجہ ذیل امور کو شامل کرتے ہوئے ریاستی حکومت کے ذریعہ نامزد اتھارٹی کے روبرو گوشوارے داخل کرے گی، یعنی:-

(الف)اس کی کار کردگیوں کی سالانہ رپورٹ؛

(ب)اس کی آڈٹ شدہ فرد حسابات؛

(ج) فاضل سامان کے نپٹارے، جیسا کہ انجمن امداد باہمی کی مجلس عامہ کے ذریعہ منظور کیا جائے، کے لئے منصوبہ؛

(د) انجمن امداد باہمی کے ذیلی قوانین میں ترمیمات، اگر کوئی ہوں، کی فہرست؛

(ہ) مجلس عامہ کے انعقاد کی تاریخ اور واجب ہونے پر انتخاب منعقد کئے جانے سے متعلق اعلان نامہ؛اور

(و)ریاستی ایکٹ کی کسی توضیع کی مطابقت میں رجسٹرار کو درکار کوئی دیگر اطلاع۔

جرائم اور تاوان۔

243ض ف- (1) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، امداد باہمی انجمنوں سے متعلق جرائم اور ایسے جرائم کے لئے تاوان کی بابت توضیعات کر سکے گی۔

(2) ریاست کی مجلس قانون ساز کے ذریعہ فقرہ (1) کے تحت بنائے گئے قانون میں مندرجہ ذیل ترک فعل یا فعل کے ارتکاب کو جرائم کے طور پر شامل کیا جائے گا، یعنی:-

(الف) کوئی انجمن امداد باہمی یا اس کا کوئی رکن یا افسر جان بوجھ کر جھوٹا گوشوارہ یا جھوٹی اطلاع داخل کرے، یا کوئی شخص ریاستی ایکٹ کی توضیعات کے تحت اس تئیں مجاز کسی شخص کے ذریعہ اس سے درکار کوئی اطلاع جان بوجھ کر داخل نہ کرے؛

(ب) کوئی شخص جان بوجھ کر یا بغیر کسی مناسب عذر کے کسی سمن، طلبی یا ریاستی ایکٹ کی توضیعات کے تحت جاری کسی قانونی

تحریری حکم کی نافرمانی کرتا ہو؛

(ج) کوئی آجر، بغیر کسی مکتفی وجوہ کے، اپنے ملازم سے کی گئی کٹوتی کی رقم، کٹوتی کئے جانے کی تاریخ سے چودہ دنوں کے اندر انجمن امداد باہمی کو ادا کرنے میں ناکام رہے؛

(د) کوئی افسر یا نگراں جو جان بوجھ کر کسی انجمن امداد باہمی کی بہیوں، حسابات، دستاویزوں، ریکارڈ، زر نقد، ضمانت اور دیگر جائیداد کی، جس کا وہ ایک افسر یا نگراں ہے، نگرانی کسی مجاز شخص کو سونپنے میں ناکام رہے؛ اور

(ہ) جو کوئی بورڈ کے ارکان یا عہدہ داروں کے انتخاب کے قبل، دوران یا مابعد بداعمالی کا کوئی راستہ اختیار کرے۔

کثیر ریاستی امداد باہمی انجمنوں کو اطلاق۔

243ض ص-اس حصے کی توضیعات کا اطلاق اس رد و بدل کے تابع کثیر ریاستی امداد باہمی انجمنوں کو ہو گا کہ ''ریاست کی مجلس قانون ساز''، ''ریاستی ایکٹ'' یا ''ریاستی حکومت کے کسی حوالے کی تعبیر بالترتیب ''پارلیمنٹ''، ''مرکزی ایکٹ'' یا مرکزی حکومت'' کے طور پر کی جائے گی۔

یونین علاقوں کو اطلاق۔

243ض ق-اس حصے کی توضیعات کا اطلاق یونین علاقوں پر ہو گا اور قانون ساز اسمبلی کے بغیر یونین علاقوں پر اطلاق کی صورت میں، ریاست کی مجلس قانون ساز کا حوالہ دفعہ 239 کے تحت مقررہ اس کے ناظم کا حوالہ اور قانون ساز اسمبلی والے یونین علاقے کی صورت میں اس قانون ساز اسمبلی کا حوالہ ہو گا:

بشرطیکہ صدر، سرکاری گزٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعہ، یہ ہدایت دے سکے گا کہ اس حصے کی توضیعات کا اطلاق کسی یونین علاقے پر یا اس کے کسی ایسے حصے پر نہیں ہو گا جیسا کہ اطلاع نامہ میں صراحت کی جائے۔

موجودہ قوانین کا جاری رہنا۔

243ض ر-اس حصے میں کسی امر کے باوجود، آئین (ستانوے ویں

ترمیم) ایکٹ،2011 کے نفاذ سے عین قبل کسی ریاست میں نافذ امداد باہمی انجمنوں سے متعلق کسی قانون کی کوئی توضیع، جو اس حصے کی توضیعات کے متناقض ہو، جب تک کہ مجاز مجلس قانون ساز یا دیگر مجاز اتھارٹی کے ذریعہ اس کی ترمیم یا تنسیخ نہ کی جائے یا ایسے نفاذ کو ایک سال نہ گزر جائے، ان میں جو بھی کم ہو، نفاذ میں ہونا جاری رہے گی۔

حصہ 10

درج فہرست اور قبائلی رقبے

درج فہرست رقبوں اور قبائلی رقبوں کا نظم ونسق۔

244 -(1)پانچویں فہرست بند کی توضیعات کا اطلاق آسام، میگھالیہ، تری پورہ اور میزورم کی ریاستوں کے سوا کسی ریاست میں درج فہرست رقبوں اور درج فہرست قبیلوں کے نظم ونسق اور ان کی نگرانی پر ہو گا۔

(2)چھٹے فہرست بند کی توضیعات کا اطلاق آسام، میگھالیہ، تری پورہ اور میزوم کی ریاستوں میں قبائلی رقبوں کے نظم ونسق پر ہو گا۔

آسام میں بعض قبائلی رقبوں پر مشتمل ایک خوداختیاری ریاست کا قیام اوراس کے واسطے مقامی مجلس قانون ساز یاوزیروں کی کونسل یا دونوں کابنانا۔

244الف- (1)اس آئین کے کسی امر کے باوجود پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ، ریاست آسام کے اندر چھٹے فہرست بند کے پیرا20 کے آخر میں دیئے ہوئے جدول کے حصہ -1- میں صراحت کیے ہوئے سب قبائلی رقبوں یا ان میں سے کسی رقبہ پر (کلّی یا جزوی طور پر) مشتمل ایک خود اختیاری ریاست بنا سکے گی اوراس غرض سے اس کے لیے—

(الف)ایک جماعت، خواہ اس کا انتخاب ہو یا جزوی طور پر نامزد اور جزوی طور پر منتخب ہو،اس خوداختیاری ریاست کے لیے مجلس قانون ساز کی حیثیت سے کام کرنے کے لیے،یا

(ب)ایک وزیروں کی کونسل،

یا دونوں بنا سکے گی جن کی تشکیل، اختیارات اور کارہائے منصبی ہر ایک صورت میں ایسے ہوں گے جو قانون میں مصرحہ ہوں۔

(2) کوئی ایسا قانون جس کا فقرہ (1) میں حوالہ ہے، خاص طور سے—

(الف) ریاستی فہرست یا متوازی فہرست میں مندرجہ ان امور کی صراحت کر سکے گا جن کے بارے میں اس خود اختیاری ریاست کی مجلس قانون ساز کو، خواہ ریاست آسام کی مجلس قانون ساز کو اس سے خارج کر کے یا دیگر طور پر، اس پوری ریاست یا اس کے کسی جز کے لیے قانون بنانے کا اختیار حاصل ہو گا؛

(ب) ان امور کا تعین کر سکے گا جن پر اس خود اختیاری ریاست کے عاملانہ اختیار کی وسعت ہو گی؛

(ج) توضیع کر سکے گا کہ ریاست آسام کے وصول کیے ہوئے کسی ٹیکس کو اس خود اختیاری ریاست کو اس حد تک تفویض کیا جائے جس حد تک اس آمدنی کا اس خود اختیاری ریاست کی آمدنی ہونا سمجھا جائے؛

(د) توضیع کر سکے گا کہ اس آئین کی کسی دفعہ میں ریاست کے کسی حوالہ کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ اس میں اس خود اختیاری ریاست کا حوالہ شامل ہے؛ اور

(ہ) ایسی تکمیلی، ضمنی اور نتیجی توضیعات کر سکے گا جو ضروری متصور ہوں۔

(3) متذکرہ بالا کسی قانون کی کوئی ترمیم جس حد تک ایسی ترمیم کا تعلق فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (الف) یا ذیلی فقرہ (ب) میں صراحت کیے ہوئے امور میں سے کسی امر سے ہو، موثر نہ ہو گی تاوقتیکہ پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں سے کم سے کم دو تہائی ارکان جو موجود ہوں اور ووٹ دیں، اس ترمیم کو منظور نہ کریں۔

(4) کسی ایسے قانون کا جس کا اس دفعہ میں حوالہ ہے، دفعہ 368 کی اغراض کے لیے اس آئین کی ترمیم ہونا متصور نہ ہو گا باوجود اس کے کہ اس میں کوئی ایسی توضیع ہو جس سے اس آئین کی ترمیم ہوتی ہو یا جو ترمیم کا اثر رکھتی ہو۔

حصہ 11

یونین اور ریاستوں کے مابین تعلقات

باب-1- قانون سازی کے تعلقات

قانون سازی کے اختیارات کی تقسیم

پارلیمنٹ اور ریاستوں کی مجالس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین کی وسعت۔

245- (1)اس آئین کی توضیعات کے تابع، پارلیمنٹ بھارت کے پورے علاقے یا اس کے کسی حصہ کے لیے قوانین بنا سکے گی اور کسی ریاست کی مجلس قانون ساز اس ریاست کے پورے علاقہ یا اس کے کسی حصہ کے لیے قوانین بنا سکے گی۔

(2) پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کا اس بنا پر باطل ہونا متصور نہ ہو گا کہ اس کا نفاذ بیرون علاقہ ہو گا۔

پارلیمنٹ اور ریاستوں کی مجالس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین کا موضوع۔

246 -(1)فقرات (2)اور (3)میں کسی امر کے باوجود صرف پارلیمنٹ کو ہی ان امور میں سے کسی امر کے بارے میں جو ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 میں مندرج ہیں (جس کا اس آئین میں ''یونین فہرست'' کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے) قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے۔

(2) فقرہ (3) میں کسی امر کے باوجود پارلیمنٹ کو اور فقرہ (1) کے تابع کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کو بھی ان امور میں سے کسی امر کے بارے میں جو ساتویں فہرست بند کی فہرست 3 میں مندرج

ہیں (جس کا اس آئین میں ''متوازی فہرست'' کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے) قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے۔

(3) فقرات (1) اور (2) کے تابع صرف کسی ریاست کی مجلس قانون سازی کو ایسی ریاست یا اس کے کسی حصہ کے لیے ان امور میں سے کسی امر کے بارے میں جو ساتویں فہرست بند کی فہرست 2 میں مندرج ہیں (جس کا اس آئین میں ''ریاستی فہرست'' کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے) قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے۔

(4) پارلیمنٹ کو بھارت کے علاقہ کے کسی ایسے حصہ کے لیے جو کسی ریاست میں شامل نہ ہو کسی امر کے بارے میں قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہے باوجود اس کے کہ جو ایسا امر ہو جو ریاستی فہرست میں مندرج ہو۔

مال اور خدمات ٹیکس کی بابت خصوصی توضیع۔

246الف۔(1) دفعات 246 اور 254 میں درج کسی امر کے باوجود پارلیمنٹ کو، اور فقرہ (2) کے تابع ہر ایک ریاست کی مجلس قانون ساز کو، یونین کے ذریعہ یا اس ریاست کے ذریعہ عائد مال اور خدمات ٹیکس کی بابت قانون بنانے کا اختیار ہے۔

(2) جہاں مال کی یا خدمات کی یا دونوں کی فراہمی بین ریاست تجارت یا بیوپار کے سلسلے میں ہوتی ہے، وہاں پارلیمنٹ کو مال اور خدمات ٹیکس کی بابت قوانین بنانے کا بالکلیہ اختیار حاصل ہے۔

تشریح۔اس دفعہ کی توضیعات، دفعہ 279الف کے فقرہ (5) میں مصرحہ مال اور خدمات ٹیکس کی بابت مال اور خدمات ٹیکس کونسل کے ذریعہ سفارش کی گئی تاریخ سے مؤثر ہوں گی۔

بعض زائد عدالتوں کے قیام کی بابت توضیع کرنے کا پارلیمنٹ کا اختیار۔

247-اس باب میں کسی امر کے باوجود پارلیمنٹ، یونین فہرست میں مندرجہ امور کی بابت پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قوانین یا موجودہ قوانین کو بہتر طور پر نافذ کرنے کے لیے زائد عدالتیں قائم کرنے کے لیے قانون کے ذریعہ توضیع کرسکے گی۔

قانون سازی کے بقیہ اختیارات۔

248-(1) دفعہ 246الف کے تابع پارلیمنٹ کو کسی امر کے بارے میں جو متوازی فہرست یا ریاستی فہرست میں مندرج نہیں ہیں کسی قانون کے بنانے کا کلی اختیار حاصل ہے۔

(2) ایسے اختیار میں کسی ٹیکس کو، جس کا ذکر ان فہرستوں میں سے کسی فہرست میں نہیں ہے، عائد کرنے والے کسی قانون کو بنانے کا اختیار شامل ہو گا۔

پارلیمنٹ کو ریاستی فہرست کے کسی امر کی بابت قومی مفاد میں قانون سازی کا اختیار۔

249-(1) اس باب کی توضیعات میں متذکرہ بالا کسی امر کے باوجود، اگر راجیہ سبھا نے قرار داد کے ذریعہ جس کی تائید ان ارکان میں سے کم سے کم دو تہائی ارکان نے کی ہو جو موجود ہوں اور ووٹ دیں قرار دیا ہو کہ قوم کے مفاد میں ضروری یا قرین مصلحت ہے کہ دفعہ 246الف کے تحت توضیع شدہ مال اور خدمات ٹیکس یا ریاستی فہرست میں مندرجہ کسی امر کے متعلق جس کی صراحت قرار داد میں کی جائے، پارلیمنٹ کو قوانین بنانے چاہیے تو پارلیمنٹ کے لیے جائز ہو گا کہ اس قرار داد کے نافذ رہنے تک اس امر کے متعلق بھارت کے پورے علاقہ یا اس کے کسی حصہ کے لیے قوانین بنائے۔

(2) فقرہ (1) کے تحت منظورہ کوئی قرار داد اتنی مدت تک جو ایک سال سے متجاوز نہ ہو اور جس کی اس میں صراحت کی جائے، نافذ رہے گی:

بشرطیکہ اگر اور جب بھی کوئی قرار داد ایسی کسی قرار داد کے نفاذ کی برقراری کو منظور کرتے ہوئے فقرہ (1) میں توضیع کیے گیے طریقہ پر منظور کی جائے تو ایسی قرار داد اس تاریخ سے مزید ایک سال تک نافذ رہے گی جس پر وہ اس فقرہ کے تحت دیگر طور پر نافذ نہ رہتی۔

(3) پارلیمنٹ کا بنایا ہوا کوئی قانون جس کو پارلیمنٹ بنانے کی مجاز نہ ہوتی اگر فقرہ (1) کے تحت قرار داد منظور نہ کی جاتی، اس قرار داد کے نفاذ کے موقوف ہو جانے کے بعد چھ مہینے منقضی ہونے پر جواز نہ ہونے

کی حد تک موثر نہ رہے گا سوائے ان امور کے جو مذکورہ مدت کے منقضی ہونے سے پہلے کیے گیے ہوں یا جن کا کیا جانا ترک کر دیا گیا ہو۔

ریاستی فہرست میں درج کسی امر کی بابت پارلیمنٹ کو قانون سازی کا اختیار اگر ہنگامی حالت کا اعلان نافذ العمل ہو۔

250-(1) اس باب میں کسی امر کے باوجود، اس وقت جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل رہے، پارلیمنٹ کو بھارت کے پورے علاقہ یا اس کے کسی حصہ کے بارے میں دفعہ 246 الف کے تحت توضیع شدہ مال اور خدمات ٹیکس یا ریاستی فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر سے متعلق قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہو گا۔

(2) پارلیمنٹ کا بنایا ہوا کوئی قانون جس کو پارلیمنٹ بنانے کی مجاز نہ ہوتی اگر ہنگامی حالت کا اعلان نامہ اجرا نہ ہوتا اس ہنگامی حالت کے اعلان نامہ کے نفاذ کے موقوف ہو جانے کے بعد چھ مہینے منقضی ہونے پر جواز نہ ہونے کی حد تک موثر نہ رہے گا سوائے ان امور کے جو مذکورہ مدت کے منقضی ہونے کے پہلے کیے گیے ہوں یا جن کا کیا جانا ترک کر دیا گیا ہو۔

دفعات 249 اور 250 کے تحت پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قوانین اور ریاستی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین میں تناقض۔

251- دفعہ 249 اور 250 میں کسی امر سے کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی ایسا قانون بنانے کا اختیار محدود نہ ہو گا جس کے بنانے کا اختیار اسے اس آئین کے تحت حاصل ہے لیکن اگر کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون کی کوئی توضیع پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی ایسے قانون کی، جس کو مذکورہ دفعات میں سے کسی دفعہ کے تحت بنانے کا اختیار پارلیمنٹ کو حاصل ہے، کسی توضیع کے نقیض ہو تو پارلیمنٹ کا بنایا ہوا قانون حاوی رہے گا خواہ وہ ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون کے پہلے یا بعد منظور کیا گیا ہو اور ریاست کی مجلس قانون ساز کا بنایا ہوا قانون تناقض کی حد تک نافذ نہ رہے گا لیکن صرف اسی مدت تک جب تک پارلیمنٹ کا بنایا ہوا قانون نافذ العمل رہے۔

پارلیمنٹ کا دو یا زیادہ ریاستوں کے لیے رضا مندی سے قوانین بنانے کا اختیار اور کسی دیگر ریاست کا ایسے قوانین کو اختیار کر لینا۔

252-(1) اگر دو یا زیادہ ریاستوں کی مجالس قانون ساز کو یہ مناسب معلوم ہو کہ ان امور میں سے کسی امر کی نسبت جس کے بارے میں پارلیمنٹ کو دفعات 249 اور 250 میں توضیع کیے گیے طریقہ کے سوائے قوانین بنانے کا اختیار حاصل نہیں ہے، پارلیمنٹ ایسی ریاستوں میں قانون کے ذریعہ ضابطہ بندی کرے اور اگر اس منشا کی قرار دادیں ان ریاستوں کی مجالس قانون ساز کے سب ایوانوں سے منظور ہو جائیں تو پارلیمنٹ کے لیے جائز ہو گا کہ وہ اس امر کی ضابطہ بندی کی غرض سے ایک ایکٹ منظور کرے اور اس طرح منظور کیے ہوئے کسی ایکٹ کا اطلاق ایسی ریاستوں پر نیز کسی دوسری ریاست پر ہو گا جو بعد میں اس کو اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان کی یا جہاں دو ایوان ہوں ہر دو ایوان کی اس بارے میں منظورہ قرار داد کے ذریعہ اختیار کرے۔

(2) پارلیمنٹ کے اس طرح منظورہ کسی ایکٹ کی ترمیم یا تنسیخ پارلیمنٹ کے ایسے ایکٹ سے ہو سکے گی جو اس طرح منظور یا اختیار کیا جائے لیکن کسی ایسی ریاست کے متعلق جس پر اس کا اطلاق ہوتا ہو اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایکٹ سے اس کی ترمیم یا تنسیخ نہ ہو گی۔

بین الاقوامی اقرار ناموں کو روبہ عمل لانے کے لیے قانون سازی۔

253- اس باب کی ماقبل توضیعات میں کسی امر کے باوجود پارلیمنٹ کو کسی دوسرے ملک یا ملکوں کے ساتھ عہد نامہ، اقرار نامہ یا عہد و پیمان یا کسی بین الاقوامی کانفرنس، انجمن یا دوسری جماعت میں کیے ہوئے تصفیہ کی تعمیل کرنے کے لیے بھارت کے کل علاقہ یا اس کے کسی حصہ کے لیے قانون بنانے کا اختیار حاصل ہے۔

پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قوانین اور ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قوانین میں تناقض۔

254-(1) اگر ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون کی کوئی توضیع پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی ایسے قانون کی جس کے بنانے کی پارلیمنٹ مجاز ہے یا متوازی فہرست میں تعین کیے ہوئے امور میں سے کسی امر کے متعلق کسی موجودہ قانون کی توضیع

کے نقیض ہو تو فقرہ (2) کی توضیعات کے تابع پارلیمنٹ کا بنایا ہوا قانون چاہے وہ ایسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون سے پہلے یا بعد میں منظور ہوا ہو یا، جیسی کہ صورت ہو، موجودہ قانون حاوی رہے گا اور ریاست کی مجلس قانون ساز کا بنایا ہوا قانون تناقض کی حد تک باطل ہو گا۔

(2) جب متوازی فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کے متعلق کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون میں کوئی ایسی توضیع ہو جو اس امر کی بابت اس سے پیشتر پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون یا کسی موجودہ قانون کی کسی توضیع کے نقیض ہو تو ایسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا اس طرح بنایا ہوا قانون اگر وہ صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھا گیا ہو اور اس نے اس کی منظوری دے دی ہو تو اس ریاست میں حاوی رہے گا:

بشرطیکہ اس فقرہ کا کوئی امر پارلیمنٹ کو کسی بھی وقت اس امر کے متعلق کسی ایسے قانون کے وضع کرنے میں جس میں ایسا قانون شامل ہے جس سے ریاست کی مجلس قانون ساز کے اس طرح بنائے ہوئے قانون میں اضافہ، ترمیم، تبدیلی یا اس کی تنسیخ ہوتی ہے، مانع نہ ہو گا۔

سفارشات اور ماقبل منظوریوں کے تعلق سے ضرورتوں کا صرف طریق کار کے امور سمجھا جانا۔

255- پارلیمنٹ یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی ایکٹ یا کسی ایسے ایکٹ میں کوئی توضیع صرف اس وجہ سے باطل نہ ہو گی کہ اس کے لیے کوئی سفارش یا ماقبل منظوری، جو اس آئین کی رو سے درکار تھی نہیں دی گئی تھی، اگر اس ایکٹ کی منظوری —

(الف) جہاں گورنر کی سفارش درکار تھی، گورنر یا صدر نے دی تھی؛

(ب) جہاں راج پرمکھ کی سفارش درکار تھی، راج پرمکھ نے دی تھی؛

(ج) جہاں صدر کی سفارش یا ماقبل منظوری درکار تھی، صدر نے دی تھی۔

باب 2
تعلقات نظم و نسق
عام

ریاستوں اور یونین کا وجوب۔

256-[1]ہر ریاست کے عاملانہ اختیار کا استعمال اس طرح کیا جائے گا کہ پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون اور ایسے موجودہ قوانین کی جن کا اطلاق اس ریاست میں ہوتا ہو تعمیل ہونے کا یقین ہو جائے اور یونین کے عاملانہ اختیار کی وسعت ریاست کو ایسی ہدایتیں دینے تک ہو گی جو بھارت کی حکومت کو اس غرض سے ضروری معلوم ہوں۔

بعض صورتوں میں ریاستوں پر یونین کا اختیار۔

257-(1)ہر ریاست کے عاملانہ اختیار کا استعمال اس طرح کیا جائے گا کہ اس سے یونین کے عاملانہ اختیار کے استعمال میں رکاوٹ نہ ہو یا اس کو مضرت نہ پہنچے اور یونین کے عاملانہ اختیار کی وسعت ریاست کو ایسی ہدایتیں دینے تک ہو گی جو بھارت کی حکومت کو اس غرض سے ضروری معلوم ہوں۔

(2)یونین کے عاملانہ اختیار کی وسعت کسی ریاست کو ان رسل و رسائل کے ذرائع کی تعمیر اور نگہداشت کے بارے میں ہدایتیں دینے

---

1 ریاست جموں و کشمیر پر اطلاق کی صورت میں دفعہ 256 کا نشان تبدیل کر کے اس کو اس دفعہ کا فقرہ (1) کر دیا جائے اور حسب ذیل اضافہ کیا جائے، یعنی:-
(2)ریاست جموں و کشمیر اپنے عاملانہ اختیار کا استعمال اس طور سے کرے گی کہ یونین کو آئین کے تحت اس ریاست کے متعلق اپنے فرائض اور اپنی ذمہ داریوں کے انجام دینے میں سہولت ہو اور خاص طور سے مذکورہ ریاست، اگر یونین کا مطالبہ ہو تو، یونین کی جانب سے اور اس کے خرچ پر جائیداد حاصل یا طلب کرے گی اور اگر جائیداد اس ریاست کی ملکیت ہو تو اس کو ان شرائط پر، جن پر قرار داد ہو جائے، یونین کو منتقل کر دے گی اور ایسا اقرار نامہ نہ ہونے کی صورت میں ان شرائط پر منتقل کر دے گی جن کا تعین بھارت کے اعلیٰ جج کا تقرر کیا ہوا ثالث کرے۔

تک ہو گی جن کا ہدایت میں قومی یا فوجی اہمیت کا ہونا قرار دیا جائے:

بشر طیکہ اس فقرہ کے کسی امر کے یہ معنی نہ لیے جائیں گے کہ اس سے شاہراہوں یا آبی راہوں کو قومی شاہراہیں یا قومی آبی راہیں قرار دینے کے پارلیمنٹ کے اختیار پر یا اس طرح قرار دی ہوئی شاہراہوں یا آبی راہوں کے بارے میں یونین کے اختیار پر یا بحری، بری اور فضائی فوج کے کام سے متعلق اس کے کارہائے منصبی کے جز کے طور پر رسل ورسائل کے ذرائع کی تعمیر یا نگہداشت کے اختیار پر پابندی ہے۔

(3) یونین کے عاملانہ اختیار کی وسعت کسی ریاست کو ان تدابیر کے بارے میں ہدایت دینے پر بھی ہو گی جو اس ریاست کے اندر ریلوں کی حفاظت کے لیے اختیار کی جانی ہوں۔

(4) جب کسی ایسی ہدایت کی تعمیل کرنے میں جو کسی ریاست کو فقرہ (2) کے تحت کسی رسل و رسائل کے ذرائع کی تعمیر یا نگہداشت کی نسبت یا فقرہ (3) کے تحت ان تدابیر کی نسبت دی گئی ہو جو کسی ریلوے کی حفاظت کے لیے اختیار کی جانی ہوں اس سے زیادہ صرفہ ہوا ہو، جو ریاست کے معمولی فرائض کی انجام دہی میں ہوا ہوتا، اگر ایسی ہدایت نہ دی گئی ہوتی تو بھارت کی حکومت اس ریاست کو اس ریاست کے اس طرح کیے ہوئے زائد صرفے کی بابت ایسی رقم جس پر اقرار ہو جائے یا اقرار نہ ہونے کی صورت میں اتنی رقم دے گی جس کا تعین بھارت کے اعلیٰ جج کا تقرر کیا ہوا ثالث کرے۔

257الف۔ آئین (چوالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1978 کی دفعہ 33 کے ذریعہ (20.6.1979) سے حذف۔

بعض حالات میں ریاستوں کو اختیارات وغیرہ عطا کرنے کا یونین کا اختیار۔

258- (1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود صدر، کسی ریاست کی حکومت کی رضامندی سے اس حکومت یا اس کے عہدہ داروں کو کسی ایسے امر کے تعلق سے، جس تک یونین کے اختیار کی وسعت ہو، کارہائے منصبی مشروط یا غیر مشروط طور پر سپرد کر سکے گا۔

(2) پارلیمنٹ کا بنایا ہوا کوئی قانون جس کا اطلاق کسی ریاست

میں ہوتا ہو، باوجود اس کے کہ وہ ایسے امر کے متعلق ہو، جس کے بارے میں اس ریاست کی مجلس قانون ساز کو قوانین بنانے کا اختیار نہ ہو، اس ریاست یا اس کے عہدہ داروں اور حکام کو اختیار عطا کر سکے گا اور ان پر فرائض عائد کر سکے گا یا اختیار عطا کرنے کا اور فرائض عائد کرنے کا مجاز کر سکے گا۔

(3) جب اس دفعہ کی رو سے کسی ریاست یا اس کے عہدہ داروں یا حکام کو اختیارات اور فرائض عطا کیے گیے ہوں یا ان پر عائد کیے گیے ہوں تو بھارت کی حکومت ریاست کو نظم و نسق کے زائد صرفے کی نسبت، جو ریاست کو ان اختیارات کے استعمال یا فرائض کے انجام دینے میں کرنے پڑے ہوں، ایسی رقم ادا کرے گی جس پر اقرار ہو جائے یا اقرار نہ ہونے کی صورت میں ایسی رقم ادا کرے گی جس کا تعین بھارت کے اعلیٰ جج کا تقرر کیا ہوا ثالث کرے۔

یونین کو کارہائے منصبی سپرد کرنے کا ریاستوں کا اختیار۔

258الف-اس آئین میں کسی امر کے باوجود، کسی ریاست کا گورنر بھارت کی حکومت کی رضامندی سے اس حکومت یا اس کے عہدہ داروں کو کسی ایسے امر کے تعلق سے جس تک ریاست کے عاملانہ اختیار کی وسعت ہو، کارہائے منصبی مشروط یا غیر مشروط طور پر سپرد کر سکے گا۔

259- آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 29 اور فہرست بند کے ذریعہ حذف۔

بھارت کے باہر کے علاقوں کے تعلق سے یونین کا اختیار سماعت۔

260-بھارت کی حکومت کسی ایسے علاقہ کی حکومت سے جو بھارت کے علاقہ کا حصہ نہ ہو، اقرار نامہ کے ذریعہ کوئی عاملانہ، قانون سازی سے متعلقہ یا عدالتی کارہائے منصبی، جو اس علاقہ کی حکومت میں مرکوز ہوں، اپنے ذمہ لے سکے گی لیکن ایسا ہر ایک اقرار نامہ ملک غیر میں اختیار کے استعمال سے متعلق کسی نافذ الوقت قانون کے تابع اور اس سے محکوم ہو گا۔

سرکاری افعال، ریکارڈ اور عدالتی کارروائیاں۔

261- بھارت کے پورے علاقہ میں یونین اور ہر ریاست

کے سر کاری افعال، ریکارڈ اور عدالتی کارروائیوں کی صحت پر کامل اعتماد کیا جائے گا اور اس کو وقعت دی جائے گی۔

(2) وہ طریقہ جس کے بموجب اور وہ شرائط جن کے تحت فقرہ (1) میں مذکورہ افعال، ریکارڈ اور کارروائیاں ثابت کی جائیں گی اور ان کے اثر کا تعین کیا جائے گا، ایسی ہوں گی جن کی پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون کی رو سے توضیع کی گئی ہو۔

(3) بھارت کے علاقہ کے کسی حصہ میں دیوانی عدالتوں کے دیئے ہوئے یا صادر کیے ہوئے حتمی فیصلے یا احکام اس علاقہ کے اندر کسی جگہ قانون کے بموجب قابل تعمیل ہوں گے۔

پانی کے متعلق تنازعات

بین ریاستی دریاؤں یا دریائی وادیوں کے پانی سے متعلق تنازعات کا تصفیہ۔

262-(1) پارلیمنٹ کسی بین ریاستی دریا یا دریائی وادی کے یا اس کے اندر پانی کے استعمال، تقسیم یا اس پر اختیار سے متعلق کسی تنازع یا شکایت کا تصفیہ کرنے کے لیے بذریعہ قانون توضیع کر سکے گی۔

(2) اس آئین میں کسی امر کے باوجود پارلیمنٹ، بذریعہ قانون، توضیع کر سکے گی کہ نہ تو سپریم کورٹ اور نہ کوئی دیگر عدالت کسی ایسے تنازع یا شکایت کے بارے میں اختیار سماعت استعمال کرے گی جس کا حوالہ فقرہ (1) میں ہے۔

ریاستوں کے مابین رابطہ

بین ریاستی کونسل کے بارے میں توضیعات۔

263-اگر کسی وقت صدر کو معلوم ہو کہ ایک ایسی کونسل کے قیام سے جس پر—

(الف) ان تنازعات کی تحقیقات کرنے اور ان کے بارے میں صلاح دینے کا، جو ریاستوں کے مابین پیدا ہوئے ہوں؛

(ب) ان موضوعات کی تفتیش اور ان پر بحث کرنے کا، جن میں

چند یا تمام ریاستوں یا یونین اور ایک یا زیادہ ریاستوں کا مشترکہ مفاد؛ یا

(ج) کسی ایسے موضوع پر سفارشات کرنے اور خاص طور سے اس موضوع کے متعلق حکمت عملی اور کارروائی میں بہتر باہم ربط کے لیے سفارشات کرنے کا،

فرض عاید کرنے سے مفادات عامہ پورے ہوں گے، تو صدر کے لیے جائز ہو گا کہ بذریعہ حکم، ایسی کونسل قائم کرے اور ان فرائض کی نوعیت کا جو اس کو انجام دینے ہوں اور اس کی تنظیم اور طریق کار کا تعین کرے۔

حصہ 12

مالیات، جائیداد، معاہدات اور مقدمات

باب-1-مالیات

عام

تعبیر۔

264- اس حصہ میں ''مالیاتی کمیشن'' سے ایسا مالیاتی کمیشن مراد ہے جس کو دفعہ 280 کے تحت تشکیل دیا گیا ہو۔

قانونی اختیار کے بغیر ٹیکس نہ لگائے جائیں گے۔

265- قانونی اختیار کے بغیر نہ تو کوئی ٹیکس لگایا جائے گا اور نہ وصول کیا جائے گا۔

بھارت اور ریاستوں کے مجتمعہ فنڈ اور سرکاری کھاتے۔

266-(1) دفعہ 267 کی توضیعات اور اس باب کی ان توضیعات کے تابع جو بعض ٹیکس اور محصولات کی کل خالص آمدنی یا اس کے جز کو ریاستوں کے تفویض کرنے سے متعلق ہوں، جملہ آمدنی سے، جو بھارت کی حکومت کو وصول ہوں، جملہ قرضوں سے جو اس حکومت نے سرکاری ہنڈیاں اجرا کرکے اٹھائے ہوں، قرضوں یا ذرائع و وسائل پیشگیوں اور ان جملہ رقوم سے، جو اس حکومت کو قرضوں کی باز ادائی سے ملی ہوں، ایک مجتمعہ فنڈ قائم ہوگا جس کا نام ''بھارت کا مجتمعہ فنڈ'' ہوگا اور جملہ آمدنی سے جو کسی ریاستی حکومت کو وصول ہو، جملہ قرضوں سے

جو اس حکومت نے سر کاری ہنڈیاں اجرا کر کے اٹھائے ہوں، قرضوں یا ذرائع و وسائل پیشگیوں اور ان جملہ رقوم سے جو اس حکومت کو قرضوں کی باز ادائی سے ملی ہوں، ایک مجتمعہ فنڈ قائم ہو گا جس کا نام ''ریاست کا مجتمعہ فنڈ'' ہو گا۔

(2) بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت کو ان کی جانب سے وصول شدہ جملہ دیگر سر کاری رقوم، جیسی کہ صورت ہو، بھارت کے سر کاری کھاتہ یا ریاست کے سر کاری کھاتہ میں جمع کی جائیں گی۔

(3) بھارت کے مجتمعہ فنڈ یا کسی ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے رقوم کا تصرف نہ ہو گا سوائے اس کے کہ وہ قانون کے بموجب اور ان اغراض کے لیے ہوں اور اس طریقہ سے ہوں جن کی اس آئین میں توضیع ہے۔

اتفاقی مصارف فنڈ۔

267-(1) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ، دوامی پیشگی رقم کی نوعیت کا ایک اتفاقی مصارف فنڈ ''بھارت کا اتفاقی مصارف فنڈ'' کے نام سے قائم کر سکے گی جس میں وقتاً فوقتاً ایسی رقوم ادا کی جائیں گی جن کا ایسے قانون کے ذریعہ تعین کیا جائے اور مذکورہ فنڈ صدر کے اختیار میں دے دیا جائے گا تا کہ وہ دفعہ 115 یا دفعہ 116 کے تحت پارلیمنٹ کے قانون کے ذریعہ ایسے خرچ کا مجاز کیے جانے تک ایسے فنڈ میں سے اس غیر متوقع خرچ کی پابجائی کی اغراض کے لیے رقوم پیشگی دے سکے۔

(2) ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، دوامی پیشگی رقم کی نوعیت کا ایک اتفاقی مصارف فنڈ ''ریاستی اتفاقی مصارف فنڈ'' کے نام سے قائم کر سکے گی جس میں وقتاً فوقتاً ایسی رقوم ادا کی جائیں گی جن کا ایسے قانون کے ذریعے تعین کیا جائے اور مذکورہ فنڈ گورنر کے اختیار میں دے دیا جائے گا تا کہ وہ دفعہ 205 یا دفعہ 206 کے تحت ریاست کی مجلس قانون ساز کے قانون کے ذریعے ایسے خرچ کا مجاز کیئے جانے تک ایسے فنڈ میں سے اس غیر متوقع خرچ کی پابجائی کی اغراض کے لیے رقوم پیشگی دے سکے۔

یونین اور ریاستوں کے درمیان آمدنی کی تقسیم

محصولات جن کو یونین نے عائد لیکن ریاستوں نے وصول اور صرف کیا ہو۔

268-(1) ایسے رسوم اسٹامپ، جن کا ذکر یونین فہرست میں ہے، بھارت کی حکومت عائد کرے گی لیکن ان کو۔

(الف) اس صورت میں، جہاں ایسے محصولات کسی یونین علاقہ کے اندر عائد کیے جا سکتے ہیں، بھارت کی حکومت وصول کرے گی؛ اور

(ب) دیگر صورتوں میں، ان کو ایسی ریاستیں وصول کریں گی جن کے اندر فرداً فرداً ایسے محصولات وصول کیے جا سکتے ہیں۔

(2) کسی مالیاتی سال میں ایسے محصول کی آمدنی جو کسی ریاست کے اندر لگایا جا سکتا ہے، بھارت کے مجتمعہ فنڈ کا جز نہیں ہو گی بلکہ اس ریاست کو تفویض کر دی جائے گی۔

وہ ٹیکس جن کو یونین عائد اور وصول کرے گی لیکن ان کو ریاستوں کو تفویض کیا جائے گا۔

269(1) مال کی بکری یا خرید پر ٹیکس اور مال ترسیل کرنے پر ٹیکس ماسوائے اس کے جیسا کہ دفعہ 269 الف میں توضیع کی گئی ہے، بھارت کی حکومت کے ذریعہ عائد اور وصول کیے جائیں گے لیکن فقرہ (2) میں وضع کیے گئے طریقے سے یکم اپریل، 1996 کو یا اس کے بعد ریاستوں کو تفویض کر دیے جائیں گے یا تفویض کیے گئے سمجھے جائیں گے۔

تشریح۔اس فقرہ کی اغراض کے لیے،۔۔

(الف) اصطلاح ''مال کی بکری یا خرید پر ٹیکس'' سے

اخبارات کے سوا دوسرے مال کی بکری یا خرید پر ٹیکس جب ایسی بکری یا خرید بین ریاستی تجارت یا بیوپار کے دوران واقع ہو، مراد ہے؛

(ب) اصطلاح ''مال ترسیل کرنے پر ٹیکس'' سے مال ترسیل کرنے پر ٹیکس (چاہے ترسیل اسے کرنے والے شخص کو یا کسی دیگر شخص کو کی گئی ہو) جہاں ایسی ترسیل بین ریاستی تجارت یا بیوپار کے دوران ہو، مراد ہے۔

(2) کسی مالیاتی سال میں ایسے ٹیکس کی خالص آمدنی سوائے ایسی آمدنی کے جو یونین علاقوں سے ہونے والی آمدنی کہی جاسکتی ہو، بھارت کے مجتمعہ فنڈ کا جزنہ ہو گی بلکہ ان ریاستوں کو تفویض کر دی جائے گی جن کے اندر وہ محصول یا ٹیکس اس سال میں عائد ہو سکتا ہو اور ان ریاستوں میں تقسیم کے ایسے اصولوں کے مطابق تقسیم کر دی جائے گی جو پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ، مرتب کرسکے گی۔

(3) پارلیمنٹ اس امر کا تعین کرنے کی غرض سے کہ مال کی بکری یا خرید یا ترسیل بین ریاستی تجارت یا بیوپار کے دوران کب واقع ہوتی ہے، قانون کے ذریعہ، اصول مرتب کرسکے گی۔

بین ریاستی تجارت اور بیوپار کے سلسلے میں مال اور خدمات ٹیکس عائد کرنا اور وصول کرنا۔

269 الف۔ (1) بین ریاستی تجارت یا بیوپار کے سلسلے میں فراہمی پر مال اور خدمات ٹیکس بھارت کی حکومت کے ذریعہ عائد اور وصول کیے جائیں گے اور ایسے ٹیکس کو یونین اور ریاستوں کے درمیان ایسے طریقے سے تقسیم کیا جائے گا جس کی توضیع قانون کی رو سے مال اور خدمات ٹیکس کونسل کی سفارشوں پر پارلیمنٹ کے ذریعہ کی جائے۔

تشریح۔ اس فقرہ کی اغراض کے لیے بھارت کے علاقے میں در آمد کے سلسلے میں مال کی یا خدمات کی یا دونوں کی فراہمی بین ریاستی تجارت یا بیوپار کے سلسلے میں مال کی یا خدمات کی یا دونوں فراہمی سمجھی جائے گی۔

(2) فقرہ (1) کے تحت کسی ریاست کو تقسیم کی گئی رقم بھارت کے مجتمعہ فنڈ کا حصہ نہیں ہو گی۔

(3) جہاں فقرہ (1) کے تحت عائد ٹیکس کی شکل میں وصول کی گئی کسی رقم کو دفعہ 246الف کے تحت کسی ریاست کے ذریعہ عائد ٹیکس کی ادائیگی کے لیے استعمال کیا گیا ہو، وہاں ایسی رقم بھارت کے مجتمعہ فنڈ کا حصہ نہیں ہو گی۔

(4) جہاں دفعہ 246الف کے تحت کسی ریاست کے ذریعہ عائد ٹیکس کی شکل میں وصول کی گئی کسی رقم کو فقرہ (1) کے تحت عائد ٹیکس کی ادائیگی کے لیے استعمال کیا گیا ہو، وہاں ایسی رقم بھارت کے مجتمعہ فنڈ کا حصہ نہیں ہو گی۔

(5) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ فراہمی کے مقام کا اور اس بات کا کہ مال کی یا خدمات کی یا دونوں کی فراہمی بین ریاستی تجارت یا بیوپار کے سلسلے میں کب ہوتی ہے، تعین کرنے کے لیے اصول مرتب کر سکے گی۔

عائد کیا گیا اور یونین و ریاستوں کے درمیان تقسیم کیا گیا ٹیکس۔

270-(1) بالترتیب، دفعہ 268، دفعہ 269 اور دفعہ 269الف میں مصرحہ محصول اور ٹیکسوں کے سوائے، یونین فہرست میں مصرحہ سبھی ٹیکس اور محصول، دفعہ 271 میں مصرحہ ٹیکسوں اور محصولات پر سر چارج اور پارلیمنٹ کے ذریعہ تیار کئے گئے کسی قانون کے تحت خصوصی اغراض کے لئے عائد کئے گئے

کوئی ابواب حکومت بھارت کے ذریعہ عائد اور وصول کئے جائیں گے اور فقرہ (2) میں دئے گئے طریقہ سے یونین اور ریاستوں کے بیچ تقسیم کئے جائیں گے۔

(1الف) دفعہ 246الف کے تحت یونین کے ذریعہ وصول کیا گیا ٹیکس بھی، فقرہ (2) کے تحت توضیع کیے گئے طریقہ میں یونین اور ریاستوں کے درمیان تقسیم کیا جائے گا۔

(1ب) دفعہ 246الف کے فقرہ (2) اور دفعہ 269الف کے تحت یونین کے ذریعہ عائد اور وصول کیا گیا ٹیکس، جسے دفعہ 246الف کے فقرہ (1) کے تحت یونین کے ذریعہ عائد ٹیکس کی ادائیگی میں استعمال کیا گیا ہو، اور دفعہ 269الف کے فقرہ (1) کے تحت یونین کو منقسم رقم بھی فقرہ (2) کے تحت توضیع کیے گئے طریقے میں یونین اور ریاستوں کے درمیان تقسیم کی جائے گی۔

(2) کسی مالیاتی سال میں کسی ایسے ٹیکس یا محصول کی خالص آمدنی کا اتنا فیصد جو مقرر کیا جائے، بھارت کے مجتمعہ فنڈ کا حصہ نہ ہو گا بلکہ ان ریاستوں کو تفویض کر دیا جائے گا جن کے اندر وہ ٹیکس یا محصول اس سال میں عائد ہو سکتا ہو اور اسے ان ریاستوں میں ایسے طریقہ اور وقت سے، جو مقرر کیا جائے، تقسیم کر دیا جائے گا۔

(3) اس فقرہ میں ''مقررہ'' سے مراد ہے'—

(i) جب تک مالیاتی کمیشن کی تشکیل نہیں ہو جاتی صدر کے ذریعہ مقررہ؛ اور

(ii) مالیاتی کمیشن کے تشکیل پا جانے کے بعد مالیاتی کمیشن کی سفارشات پر غور کرنے کے بعد صدر کے حکم کے ذریعہ مقررہ۔

یونین کی اغراض کے لیے بعض محصولات اور ٹیکسوں پر سر چارج۔

271- دفعات 269 اور 270 میں کسی امر کے باوجود پارلیمنٹ کسی وقت یونین کی اغراض کے لیے ان دفعات میں محولہ محصولات یا ٹیکسوں سوائے دفعہ 246الف کے تحت مال اور خدمات ٹیکس کے، میں سے کسی پر سر چارج بڑھا سکے گی اور کسی ایسے سر چارج کی پوری آمدنی بھارت کے مجتمعہ فنڈ کا جز ہو گی۔

272- حذف۔

سن اور سن کی اشیا پر محصول بر آمد کے عوض رقمی امداد۔

273- (1) سن اور سن کی اشیا پر محصول بر آمد کی ہر سال کی خالص آمدنی میں سے کسی جز کو آسام، بہار، اوڈیشہ اور مغربی بنگال کی ریاستوں کو تفویض کرنے کے بجائے ان ریاستوں کی آمدنی کے لیے رقمی امداد کے طور پر بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر اتنی رقوم کا بار عائد کیا جائے گا، جو مقرر کی جائیں۔

(2) اس طرح مقررہ رقوم کا بار بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوتا رہے گا جب تک کہ بھارت کی حکومت کوئی محصول بر آمد سن یا سن کی اشیاء پر لگاتی رہے یا تاوقتیکہ اس آئین کی تاریخ نفاذ سے دس سال منقضی نہ ہو جائیں، ان میں سے جو بھی پہلے ہو۔

(3) اس دفعہ میں اصطلاح ''مقررہ'' کے وہی معنی ہیں جو دفعہ 270 میں ہیں۔

ان بلوں پر صدر کی پیشگی سفارش کی ضرورت جن کا اثر ان ٹیکسوں پر پڑتا ہو جن میں ریاستوں کا مفاد ہو۔

274- (1) کوئی ایسا بل یا ایسی ترمیم جس سے کوئی ٹیکس یا محصول جس میں ریاستوں کا مفاد ہو، عائد کیا جائے یا اس میں تبدیلی کی جائے یا جس سے اصطلاح ''زرعی آمدنی'' کے معنی میں تبدیلی ہو، جیسا کہ اس کی تعریف بھارتی آمدنی ٹیکس سے متعلق قوانین کی اغراض کے لیے کی گئی ہے یا جس سے وہ اصول متاثر ہوتے ہوں جن کے مطابق اس باب میں متذکرہ بالا توضیعات

میں سے کسی توضیع کے تحت رقوم ریاستوں کو قابل تقسیم ہیں یا ہو سکیں گی یا جس سے یونین کی اغراض کے لیے ایسا سر چارج عائد ہو جس کا ذکر اس باب کی مندرجہ بالا توضیعات میں ہے، پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان میں صدر کی سفارش کے بغیر پیش نہ ہو گی یا اس کی تحریک نہ کی جائے گی۔

(2) اس دفعہ میں اصطلاح ''ٹیکس یا محصول جن میں ریاستوں کا مفاد ہو'' سے مراد ہے—

(الف) وہ ٹیکس یا محصول جس کی پوری خالص آمدنی یا کوئی جز ریاست کو تفویض کیا جائے؛ یا

(ب) وہ ٹیکس یا محصول جس کے حوالے سے خالص آمدنی کی رقوم بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے فی الوقت کسی ریاست کو واجب الادا ہوں۔

بعض ریاستوں کو یونین سے رقمی امدادیں۔

275-(1) ایسی رقوم کا بار جن کی پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ توضیع کرے، بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر ہر سال ایسی ریاستوں کی آمدنی کے لیے رقمی امدادوں کے طور پر عائد ہو گا جن کے بارے میں پارلیمنٹ تعین کرے کہ ان کو مدد کی ضرورت ہے اور مختلف ریاستوں کے لیے مختلف رقوم تعین کی جاسکیں گی:

بشرطیکہ بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے کسی ریاست کی آمدنی کے لیے رقمی امدادوں کے طور پر ایسا سرمایہ اور متوالی رقمیں ادا کی جائیں گی جو اس ریاست کو ایسی ترقیاتی اسکیموں کا صرفہ برداشت کرنے کے قابل بنانے کے لیے ضروری ہوں جن کو وہ ریاست بھارت کی حکومت کی منظوری سے اس ریاست میں درج فہرست قبیلوں کی بہبودی کو فروغ دینے کی یا اس ریاست میں درج فہرست

رقبوں کے نظم و نسق کے معیار کو اونچا کرنے کی غرض سے اس ریاست کے باقی رقبوں کے نظم و نسق کے معیار کے برابر لانے کے لیے اپنے ذمہ لے:

مزید شرط یہ ہے کہ بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے ریاست آسام کی مال گزاری کے لیے رقمی امدادوں کے طور پر ایسے سرمائے اور متوالی رقمیں دی جائیں گی—

(الف) جو چھٹے فہرست بند کے فقرہ 20 سے منسلک جدول کے حصہ 1 میں مصرحہ قبائلی رقبوں کے نظم و نسق کے بارے میں اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل دو سال کے دوران میں آمدنی سے زائد خرچ کے اوسط کے مساوی ہوں؛ اور

(ب) جو ایسی ترقیاتی اسکیموں کے صرفوں کے مساوی ہوں جن کو وہ ریاست بھارت کی حکومت کی منظوری سے اس ریاست میں درج فہرست رقبوں کے نظم و نسق کے معیار کو اونچا کرنے کی غرض سے اس ریاست کے باقی ان رقبوں کے نظم و نسق کے معیار کے برابر لانے کے لیے اپنے ذمہ لے۔

(1الف) دفعہ 244الف کے تحت خود اختیاری ریاست کے قائم ہونے پر اور اس کے قائم ہونے کے وقت سے—

(i) ایسی رقوم جو فقرہ (1) کے دوسرے فقرہ شرطیہ کے فقرہ (الف) کے تحت واجب الادا ہوں اگر اس میں متذکرہ تمام قبائلی رقبے اس خود اختیاری ریاست میں شامل ہوں تو اس خود اختیاری ریاست کو ادا کی جائیں گی اور اگر ان قبائلی رقبوں میں سے صرف چند رقبے اس خود اختیاری ریاست میں شامل ہوں تو ریاست آسام اور خود اختیاری ریاست کے درمیان اس طرح تقسیم کر دی جائیں گی جس کی صراحت صدر، بذریعہ حکم کرے؛

(ii) بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے خود اختیاری ریاست کی آمدنی کے لیے رقمی امدادوں کے طور پر ایسا سرمایہ اور متوالی رقمیں ادا کی جائیں گی جو ایسی ترقیاتی اسکیموں کے صرفوں کے مساوی ہوں جن کو وہ خود اختیاری ریاست، بھارت کی حکومت کی منظوری سے اس ریاست کے نظم و نسق کے معیار کو اونچا کرنے کی غرض سے ریاست آسام کے باقی حصہ کے نظم و نسق کے معیار کے برابر لانے کے لیے اپنے ذمہ لے۔

(2) تاوقتیکہ فقرہ (1) کے تحت پارلیمنٹ توضیع نہ کرے، اس فقرہ کے تحت پارلیمنٹ کو عطا کیے ہوئے اختیارات کو صدر، بذریعہ حکم استعمال کرے گا اور اس فقرہ کے تحت صدر کا صادر کیا ہوا کوئی حکم پارلیمنٹ کی ایسی توضیع کے تابع نافذ رہے گا:

بشرطیکہ مالیاتی کمیشن کے تشکیل پانے کے بعد صدر اس فقرہ کے تحت کوئی حکم مالیاتی کمیشن کی سفارشات پر غور کیے بغیر صادر نہ کرے گا۔

پیشوں، تجارتوں، حرفوں اور ملازمتوں پر ٹیکس۔

276-(1) دفعہ 246 میں کسی امر کے باوجود، کسی ریاست یا اس میں کسی بلدیہ، ضلع بورڈ، مقامی بورڈ یا دوسرے مقامی حاکم کے فائدہ کے لیے پیشوں، تجارتوں، حرفوں یا ملازمتوں سے متعلق ٹیکسوں کے بارے میں اس ریاست کی مجلس قانون ساز کا کوئی قانون اس بنا پر باطل نہ ہو گا کہ وہ آمدنی پر ٹیکس کے متعلق ہے۔

(2) کل رقم کسی ایک شخص کی نسبت اس ریاست یا اس کے اندر کسی ایک بلدیہ، ضلع بورڈ، مقامی بورڈ یا دوسرے مقامی حاکم کو پیشوں، تجارتوں حرفوں اور ملازمتوں پر ٹیکس کے طور پر واجب الادا مجموعی رقم دو ہزار پانچ سو روپے سالانہ

سے متجاوز نہ ہو گی۔

(3) کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے پیشوں، تجارتوں، حرفوں اور ملازمتوں پر ٹیکسوں کی نسبت قوانین بنانے کے مذکورہ بالا اختیار کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ اس سے پیشوں، تجارتوں، حرفوں اور ملازمتوں سے حاصل یا پیدا ہونے والی آمدنی پر ٹیکس کی بابت پارلیمنٹ کے قوانین بنانے کا اختیار کسی طرح محدود ہوتا ہے۔

مستثنیات۔

277- ٹیکس، محصولات، ابواب یا فیسیں جنہیں اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل کسی ریاست کی حکومت یا کوئی بلدیہ یا دوسرا مقامی حاکم یا جماعت اس ریاست، بلدیہ، ضلع یا دوسرے مقامی رقبہ کی اغراض کے لیے جائز طور پر وصول کر رہی تھی باوجود اس کے کہ ان ٹیکسوں، محصولات، ابواب یا فیسوں کا یونین فہرست میں ذکر ہے، قانون کے ذریعہ پارلیمنٹ میں اس کے خلاف توضیع کرنے تک وصول اور ان ہی اغراض کے لیے صرف کی جاتی رہیں گی۔

278- آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 29 اور فہرست بند کے ذریعہ حذف۔

''خالص آمدنی'' وغیرہ کا حساب لگانا۔

279- (1) اس باب کی ما قبل توضیعات میں ''خالص آمدنی'' سے کسی ٹیکس یا محصول کے تعلق سے اس کی وہ آمدنی مراد ہے جس سے وصولی کا خرچہ کم کر دیا گیا ہو اور ان توضیعات کی اغراض کے لیے کسی ٹیکس یا محصول یا کسی ٹیکس یا محصول کے جز کی ایسی خالص آمدنی کو جو کسی رقبہ میں ہو یا اس کا آمدنی ہونا سمجھا جا سکتا ہو، بھارت کا کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل تعین کرے گا اور اس کی تصدیق کرے گا جس کا صداقت نامہ حتمی ہو گا۔

(2) مذکورہ بالا اور اس باب کی کسی دیگر صریح توضیع کے تابع پارلیمنٹ کا بنایا ہوا کوئی قانون یا صدر کا کوئی حکم کسی ایسی صورت میں جب اس حصہ کے تحت کسی محصول یا ٹیکس کی آمدنی کسی ریاست کو تفویض کی جاتی ہے یا کی جائے اس طریقہ کے لیے، جس میں آمدنی کا حساب لگایا جائے گا، اس وقت کی، جس سے یا جس پر اور اس طریقہ کی، جس کے مطابق ادائیاں کرنی ہیں ایک مالیاتی سال اور کسی اور مالیاتی سال کے درمیان مطابقت پیدا کرنے اور کسی دیگر ذیلی یا ضمنی امور کے لیے توضیع کر سکے گا۔

مال اور خدمات ٹیکس کونسل۔

279 الف ۔ (1) صدر، آئین ایک سو ایک ویں ترمیم) ایکٹ، 2016 کے نفاذ کی تاریخ سے ساٹھ دنوں کے اندر، بذریعہ حکم مال اور خدمات ٹیکس کونسل کے نام سے موسوم ایک کونسل تشکیل دے گا۔

(2) مال اور خدمات ٹیکس کونسل مندرجہ ذیل اراکین سے مل کر بنے گی، یعنی:۔

(الف) یونین کا وزیر مالیات چیئر پرسن؛

(ب) یونین کا وزیر مملکت جو مالگزاری یا مالیات کا انچارج ہو۔ رکن؛

(ج) مالیات یا ٹیکسیشن کا انچارج وزیر یا کوئی دیگر وزیر جسے ہر ایک ریاستی حکومت نامزد کرے۔ اراکین؛

(3) فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (ج) میں محولہ مال اور خدمات ٹیکس کونسل کے اراکین، جتنا جلد ہو سکے، اپنے میں سے ایک کا انتخاب کریں گے جو کونسل کا نائب چیر پرسن ایسی مدت کے لیے ہو گا جو وہ طے کریں۔

(4) مال اور خدمات ٹیکس کونسل یونین اور ریاستوں کو

مندرجہ ذیل پر اپنی سفارشات دے گی۔۔۔

(الف) یونین، ریاستوں اور مقامی جماعتوں کے ذریعہ عائد ٹیکس، ابواب اور سرچارج جو مال اور خدمات ٹیکس میں شامل کیے جاسکیں گے؛

(ب) مال اور خدمات، جو مال اور خدمات ٹیکس کے تابع ہو سکیں گی یا جنھیں چھوٹ مل سکے گی؛

(ج) نمونہ مال اور خدمات ٹیکس قوانین، عائد کرنے کے اصول، دفعہ 269 الف کے تحت بین ریاستی تجارت یا بیوپار کے سلسلے میں فراہمی پر عائد مال اور خدمات ٹیکس کی تقسیم اور فراہمی کے مقام سے متعلق اصول؛

(د) ٹرن اوور کی حد آغاز جس کے نیچے مال اور خدمات کو مال اور خدمات ٹیکس سے چھوٹ دی جاسکے گی؛

(ہ) مال اور خدمات ٹیکس کی جماعتوں کے ساتھ شرح بشمول کم از کم شرح؛

(و) کسی قہر یا شدید آفت آسمانی کے دوران زائد وسائل پیدا کرنے کے لیے کسی مصرحہ مدت کے لیے کوئی خصوصی شرح یا شرحیں؛

(ز) اروناچل پردیش، آسام، جموں و کشمیر، منی پور، میگھالیہ، میزورم، ناگالینڈ، سکم، تری پورہ، ہماچل پردیش اور اترا کھنڈ ریاستوں کی بابت خصوصی توضیع؛ اور

(ح) مال اور خدمات ٹیکس سے متعلق کوئی دیگر معاملہ، جیسا کہ کونسل طے کرے۔

(5) مال اور خدمات ٹیکس کونسل ایسی تاریخ کی سفارش کرے گی جس کو خام پیٹرولیم، تیز رفتار ڈیزل، موٹر اسپرٹ (عام طور پر پیٹرول کے نام سے موسوم) قدرتی گیس اور ہوا

بازی ٹربائن ایندھن پر مال اور خدمات ٹیکس عائد کیا جائے۔

(6) اس دفعہ کے ذریعہ عطا کیے گئے کار منصبی کی انجام دہی کے وقت مال اور خدمات ٹیکس کونسل کی رہنمائی مال اور خدمات ٹیکس کی کسی ہم آہنگ ساخت کی اور مال اور خدمات کے لیے کسی ہم آہنگ قومی بازار کی ترقی کے لیے ضرورت کے ذریعہ کی جائے گی۔

(7) اجلاسوں میں کورم مال اور خدمات ٹیکس کونسل کے ارکان کی کل تعداد کے نصف پر مشتمل ہو گا۔

(8) مال اور خدمات ٹیکس کونسل اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی کے لیے ضابطہ متعین کرے گی۔

(9) مال اور خدمات ٹیکس کونسل کا ہر ایک فیصلہ اجلاس میں حاضر اور ووٹ دینے والے ارکان کے گراں قدر ووٹوں کی کم از کم تین چوتھائی اکثریت کے ساتھ مندرجہ ذیل اصولوں کے مطابق کیا جائے گا، یعنی:۔

اس اجلاس میں،۔۔۔

(الف) مرکزی حکومت کے ووٹ کو، ڈالے گئے کل ووٹوں کی ایک تہائی کی فوقیت حاصل ہو گی: اور

(ب) سبھی ریاستی حکومتوں کے مجموعی ووٹوں کو، ڈالے گئے کل ووٹوں کی دو تہائی کی فوقیت حاصل ہو گی۔

(10) مال اور خدمات ٹیکس کونسل کا کوئی بھی عمل یا کارروائیاں صرف اس وجہ سے ناجائز نہیں ہوں گی کہ۔

(الف) کونسل میں کوئی خالی جگہ ہے یا اس کی تشکیل میں کوئی نقص ہے؛ یا

(ب) کسی شخص کے کونسل کے رکن کے طور پر تقرری میں کوئی نقص ہے؛ یا

(ج) کونسل کے طریق کار میں کوئی بے ضابطگی ہے جس سے نفس معاملہ متاثر نہیں ہوتا ہو۔

(11) مال اور خدمات ٹیکس کونسل،۔۔

(الف) حکومت بھارت اور ایک یا ایک سے زائد ریاستوں کے درمیان؛ یا

(ب) ایک طرف حکومت بھارت اور کسی ریاست یا ریاستوں اور دوسری طرف ایک یا زائد دیگر ریاستوں کے درمیان؛ یا

(ج) دو یا زائد ریاستوں کے درمیان،

کونسل کی سفارشوں یا ان کے عمل در آمد سے پیدا کسی تنازعے کے تصفیہ کے لیے ایک میکانزم قائم کرے گی۔

مالیاتی کمیشن۔ 280-(1) صدر، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے دو سال کے اندر اور اس کے بعد ہر پانچویں سال کے منقضی ہو جانے پر یا اس سے پیشتر کسی وقت جس کو صدر ضروری سمجھے، بذریعہ حکم ایک مالیاتی کمیشن، تشکیل دے گا جو ایک میر مجلس اور چار دیگر ارکان پر مشتمل ہو گا جن کا تقرر صدر کرے گا۔

(2) پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ اس کمیشن کے ارکان کی حیثیت سے تقرری کے لیے مطلوب اہلیتوں اور ان کے انتخاب کے طریقہ کا تعین کر سکے گی۔

(3) کمیشن کا یہ فرض ہو گا کہ وہ صدر کو حسب ذیل امور کے بارے میں سفارشات کرے —

(الف) یونین اور ریاستوں کے درمیان ان ٹیکسوں کی خالص آمدنی کی تقسیم جو اس باب کے تحت ان کے درمیان تقسیم کیے جاتے ہوں یا کیے جا سکیں گے اور ان ریاستوں کے مابین ایسی آمدنی کے متعلقہ حصوں کو مختص کرنا؛

(ب) ایسے اصول جن کے مطابق بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے ریاستوں کی آمدنی کے لیے رقمی امدادیں محکوم ہونی چاہئیں؛

(ب ب) ریاست کے مالیاتی کمیشن کے ذریعہ کی گئی سفارشوں کی بنیاد پر ریاست میں پنچایتوں کے وسائل کی تکمیل کے لئے کسی ریاست کے مجتمعہ فنڈ میں اضافہ کے لئے ضروری اقدامات کرنے کے بارے میں؛

(ج) ریاست کے مالیاتی کمیشن کے ذریعہ کی گئی سفارشوں کی بنیاد پر ریاست میں میونسپلٹیوں کے وسائل کی تکمیل کے لئے کسی ریاست کے مجتمعہ فنڈ میں اضافہ کے لئے ضروری اقدامات کرنے کے بارے میں؛

(د) کوئی دیگر امر جس کو صدر مستحکم مالیات کی اغراض کے لیے کمیشن سے رجوع کرے۔

(4) کمیشن اپنا طریق کار معین کرے گا اور اس کو اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں ایسے اختیارات حاصل ہوں گے جو پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ اس کو عطا کرے۔

مالیاتی کمیشن کی سفارشات۔

281-صدر، اس آئین کی توضیعات کے تحت کی ہوئی ہر سفارش، اس پر کی گئی کارروائی کے بارے میں مالیاتی کمیشن کی ایک تشریحی یادداشت کے ساتھ پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کروائے گا۔

متفرق مالیاتی توضیعات

یونین یا کسی ریاست کی اپنی آمدنی سے قابل ادائی خرچ۔

282- یونین یا کوئی ریاست کسی غرض عامہ کے لیے رقمی منظوریاں دے سکے گی باوجود اس کے کہ وہ غرض ایسی نہ ہو جس کے بارے میں پارلیمنٹ یا اس ریاست کی مجلس قانون ساز، جیسی کہ صورت ہو، قوانین بنا سکے۔

مجتمعہ فنڈ، اتفاقی مصارف فنڈ اور سرکاری کھاتوں میں جمع کی ہوئی رقوم کی تحویل وغیرہ۔

283- (1) بھارت کے مجتمعہ فنڈ اور بھارت کے اتفاقی مصارف فنڈ کی تحویل، ایسے فنڈوں میں رقوم جمع کرنے، ان سے رقوم نکالنے، ایسے فنڈوں میں جمع کی ہوئی رقوم کے سوا دیگر سرکاری رقوم کی تحویل جو بھارت کی حکومت کو وصول ہوں یا اس کی جانب سے وصول کی جائیں، بھارت کے سرکاری کھاتہ میں ان کی ادائی اور ایسے کھاتہ سے رقوم کے نکالنے اور ایسے امور جو متذکرہ بالا امور سے متعلق یا ان کے ضمن میں ہوں پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون سے منضبط ہوں گے اور تاوقتیکہ ان کے بارے میں اس طرح توضیع نہ ہو، صدر کے بنائے ہوئے قواعد سے منضبط ہوں گے۔

(2) ریاست کے مجتمعہ فنڈ اور ریاست کے اتفاقی مصارف فنڈ کی تحویل، ایسے فنڈوں میں رقوم جمع کرنے اور ان سے رقوم نکالنے، ایسے فنڈوں میں جمع کی ہوئی رقوم کے سوا دیگر سرکاری رقوم کی تحویل جو ریاست کی حکومت کو وصول ہوں یا اس کی جانب سے وصول کی جائیں، ریاست کے سرکاری کھاتہ میں ان کی ادائی اور ایسے کھاتوں سے رقوم کے نکالنے اور ایسے امور جو متذکرہ بالا امور سے متعلق یا ان کے ضمن میں ہوں ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون سے منضبط ہوں گے اور تاوقتیکہ ان کے بارے

میں اس طرح توضیع نہ ہو، ریاست کے گورنر کے بنائے ہوئے قواعد سے منضبط ہوں گے۔

فریقین مقدمہ کی جمع کرائی ہوئی رقوم اور دوسری رقوم کی تحویل جو سرکاری ملازمین اور عدالتوں نے وصول کی ہوں۔

284 - وہ جملہ رقوم جو –

(الف) یونین یا کسی ریاست کے امور کے سلسلہ میں مامور کسی عہدہ دار کو ایسی حیثیت میں وصول ہوں یا اس کے پاس جمع رکھوائی جائیں سوائے ان آمدنیوں یا سرکاری رقوم کے جو بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت، جیسی کہ صورت ہو، حاصل کرلے یا اس کو وصول ہوں، یا

(ب) بھارت کے علاقہ کے اندر کسی عدالت کے پاس کسی مقدمہ، امر، حساب یا اشخاص کے کھاتے میں وصول ہوں یا اس کے پاس جمع رکھوائی جائیں،

بھارت کے سرکاری کھاتہ یا ریاست کے سرکاری کھاتہ میں، جیسی کہ صورت ہو، جمع کی جائیں گی۔

یونین کی جائیداد کا ریاستی ٹیکسوں سے استثنیٰ۔

285-(1) یونین کی جائیداد، سوائے اس حد تک جس کے لیے پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع کرے، کسی ریاست یا ریاست کے اندر کسی حاکم کے عائد کیے ہوئے جملہ ٹیکسوں سے مستثنیٰ رہے گی۔

(2) فقرہ (1) میں کوئی امر، تاوقتیکہ پارلیمنٹ دیگر طور پر توضیع نہ کرے، ریاست کے اندر کسی حاکم کو یونین کی کسی جائیداد پر کوئی ٹیکس وصول کرنے میں مانع نہ ہو گا جس کی ایسی جائیداد اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل مستوجب ہو سکتی تھی یا سمجھی جا سکتی تھی بشرطیکہ اس ریاست میں وہ ٹیکس وصول ہوتا رہا ہو۔

مال کی بکری یا خرید پر ٹیکس عائد کرنے کے بارے میں پابندیاں۔

286-(1) کسی ریاست کا کوئی قانون مال کی یا خدمات کی یا دونوں کی فراہمی پر کوئی ٹیکس عائد نہ کرے گا اور نہ اس کے عائد کرنے کو مجاز کرے گا جہاں ایسی فراہمی—

(الف) ریاست کے باہر واقع ہو؛ یا

(ب) بھارت کے علاقہ میں مال کی یا خدمات کی یا دونوں کی درآمد یا اس سے مال کی یا خدمات کی یا دونوں کی برآمد کے دوران واقع ہو۔

(2) اس کا تعین کرنے کے لیے کہ کب مال کی یا خدمات کی یا دونوں کی فراہمی فقرہ (1) میں متذکرہ طریقوں میں سے کسی طریقہ پر واقع ہوئی ہے، پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ اصول مرتب کر سکے گی۔

بجلی ٹیکسوں سے استثنٰی۔

287- سوائے اس حد تک، جس کی پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع کرے، ریاست کا کوئی قانون ایسی بجلی کے خرچ یا فروخت پر نہ ٹیکس عائد کرے گا اور نہ عائد کرنے کا مجاز کرے گا (خواہ اس بجلی کو کوئی حکومت پیدا کرے یا دوسرے اشخاص) جو —

(الف) بھارت کی حکومت خرچ کرے یا بھارت کی حکومت کو اس حکومت کے خرچ کے لیے فروخت کی جائے؛ یا

(ب) کسی ریلوے کی تعمیر، نگہداشت یا چلانے میں بھارت کی حکومت یا اس ریلوے کو چلانے والی کوئی ریلوے کمپنی خرچ کرے یا اس حکومت کو یا کسی ایسی ریلوے کمپنی کو کسی ریلوے کی تعمیر، نگہداشت یا چلانے میں خرچ کرنے کے لیے فروخت کی جائے،

اور کسی ایسے قانون میں جو بجلی کی فروخت پر ٹیکس عائد کرے یا عائد کرنے کا مجاز کرے اس امر کی ضمانت ہو گی کہ اس بجلی کی قیمت جو بھارت کی حکومت کو اس حکومت کے خرچ یا کسی ایسی ریلوے کمپنی کو، جیسا کہ اوپر ذکر ہے، کسی ریلوے کی تعمیر، نگہداشت یا چلانے میں خرچ کرنے کے لیے فروخت کی جائے اس

قیمت سے جو بجلی کی کافی مقدار کے دیگر صارفین سے طلب کی جائے، ٹیکس کی رقم کی حد تک کم ہو گی۔

پانی یا بجلی کی بابت ریاستوں کے ٹیکسوں سے بعض صورتوں میں استثنیٰ۔

288-(1) سوائے اس حد تک، جس کی صدر اپنے حکم سے دیگر طور پر توضیع کرے، اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل ریاست کا کوئی نافذہ قانون کوئی ٹیکس کسی ایسے پانی یا بجلی کی بابت نہ عائد کرے گا اور نہ اس کو عائد کرنے کا مجاز کرے گا جو کوئی حاکم، جو کسی موجودہ قانون یا بین ریاستی دریا یا دریائی وادی کی ضابطہ بندی یا ترقی کے لیے پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کے ذریعہ مقرر کیا گیا ہو، ذخیرہ کرے، پیدا کرے، خرچ کرے، تقسیم کرے یا فروخت کرے۔

تشریح:- اس فقرہ میں ''ریاست کا نافذہ قانون'' کی اصطلاح میں کسی ریاست کا ایسا قانون شامل ہو گا جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل منظور ہوا ہو یا بنایا گیا ہو اور جو اس سے پہلے منسوخ نہ ہوا ہو باوجود اس کے کہ اس وقت وہ یا اس کے حصے یا تو تمام تر یا مخصوص علاقوں میں ہی نافذالعمل نہ ہوں۔

(2) ریاست کی مجلس قانون ساز فقرہ (1) میں متذکرہ کسی ٹیکس کو قانون کے ذریعہ عائد کر سکے گی یا اس کو عائد کرنے کا مجاز کر سکے گی لیکن کسی ایسے قانون کا کوئی اثر نہ ہو گا جب تک اس کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھنے کے بعد اس کی منظوری حاصل نہ ہو اور اگر کوئی ایسا قانون ایسے ٹیکس کی شرحوں یا اس کے دیگر متعلقہ امور کا ان قواعد یا توضیعات کے ذریعہ تعین کرنے کی توضیع کرے، جن کو قانون کے تحت کوئی حاکم بنائے تو اس قانون میں کسی ایسے قاعدہ کے بنانے یا حکم کے صادر کرنے کے لیے صدر کی ماقبل منظوری حاصل کرنے کی توضیع ہو گی۔

یونین کے ٹیکس سے ریاست کی جائیداد اور آمدنی کا استثنیٰ۔

289-(1) کسی ریاست کی جائیداد اور آمدنی یونین کے ٹیکس

سے مستثنیٰ رہے گی۔

(2)فقرہ(1)میں کوئی امر یونین کو ایسی ریاست کی حکومت یا اس کی طرف سے کی جانے والی کسی قسم کی تجارت یا کاروبار یا اس سے متعلق معاملات یا ایسی تجارت یا کاروبار کی اغراض کے لیے زیر استعمال یا زیر دخل کسی جائیداد یا اس کے تعلق سے حاصل یا پیدا ہونے والی کسی آمدنی کے بارے میں اس حد تک، اگر کوئی ہو، جس کی پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ توضیع کرے، کسی ٹیکس کے عائد کرنے یا اس کے عائد کرنے کا مجاز کرنے میں مانع نہ ہو گا۔

(3)فقرہ(2)میں کسی امر کا اطلاق کسی ایسی تجارت یا کاروبار یا کسی قسم کی تجارت یا کاروبار پر نہ ہو گا جس کی نسبت پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ یہ قرار دے کہ وہ حکومت کے معمولی کارہائے منصبی کے ضمن میں ہیں۔

بعض مصارف اور پنشن کے بارے میں مطابقت پیدا کرنا۔

290-جب اس آئین کی توضیعات کے تحت کسی عدالت یا کمیشن کے مصارف یا کسی ایسے شخص کو یا اس کے بارے میں واجب الادا پنشن جس نے اس آئین کی تاریخ نفاذ کے قبل بھارت میں تاج شاہی کے تحت ملازمت کی ہو یا ایسی تاریخ نفاذ کے بعد یونین یا کسی ریاست کے امور کے سلسلے میں ملازمت کی ہو، بھارت کے مجتمعہ فنڈ یا کسی ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوں، تب—

(الف) بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہونے کی صورت میں، اگر اس عدالت یا کمیشن سے کسی ریاست کی علاحدہ ضروریات میں سے کوئی ضرورت پوری ہوتی ہو یا اس شخص نے پوری ملازمت یا جزو ملازمت کسی ریاست کے امور کے سلسلہ میں انجام دی ہو؛ یا

(ب) ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہونے کی صورت میں، اگر اس عدالت یا کمیشن سے یونین یا دوسری ریاست کی علاحدہ ضروریات میں سے کوئی ضرورت پوری ہوتی ہو یا اس

شخص نے پوری ملازمت یا جزو ملازمت یونین یا دوسری ریاست کے امور کے سلسلہ میں انجام دی ہو،

ان مصارف یا پنشن کی بابت اس قدر حصہ کا بار جس پر اقرار ہو جائے یا اقرار نامہ نہ ہونے کی صورت میں جس کا تعین وہ ثالث کرے، جس کو بھارت کا اعلیٰ جج مقرر کرے، ریاست کے مجتمعہ فنڈ یا جیسی کہ صورت ہو، بھارت کے مجتمعہ فنڈ یا اس دوسری ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو گا اور اس کی اس میں ادائیگی ہو گی۔

بعض دیو سوم فنڈوں کو سالانہ ادائیگی۔

290الف- چھیالیس لاکھ پچاس ہزار روپے کی رقم کا بار ریاست کیرالا کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو گا اور اس میں سے ہر سال ٹراونکور دیو سوم فنڈ کو دیا جائے گا اور تیرہ لاکھ پچاس ہزار روپے کی رقم کا بار ریاست تامل ناڈو کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو گا اور اس میں سے ہر سال اس دیو سوم فنڈ کو دیا جائے گا جو اس ریاست میں ہندوؤں کے مندروں اور پوتر استھانوں کی نگہداشت کے لیے ان علاقوں میں قائم کیا گیا ہے جو اس ریاست کو بتاریخ یکم نومبر 1956ء کو ریاست ٹراونکور کوچین سے منتقل ہوئے ہیں۔

291- آئین (چھبیسویں ترمیم) ایکٹ، 1971 کی دفعہ 2 کے ذریعہ حذف۔

باب 2

قرضہ لینا

بھارت کی حکومت کا قرضہ لینا۔

292-یونین کا عاملانہ اختیار بھارت کے مجتمعہ فنڈ کی کفالت پر ایسی حدود کے اندر، اگر کوئی ہوں، جو پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ وقتاً فوقتاً مقرر کرے، قرضہ لینے اور ایسی حدود کے اندر، اگر کوئی ہوں، جو اس طرح مقرر کی جائیں، ضمانتیں دینے سے متعلق ہے۔

ریاستوں کا قرضہ لینا۔

293-(1) اس دفعہ کی توضیعات کے تابع کسی ریاست کا

عاملانہ اختیار ریاست کے مجتمعہ فنڈ کی کفالت پر ایسی حدود کے اندر، اگر کوئی ہوں، جو اس ریاست کی مجلس قانون ساز قانون کے ذریعہ وقتاً فوقتاً مقرر کرے، بھارت کے علاقہ کے اندر قرضہ لینے اور ایسی حدود کے اندر، اگر کوئی ہوں، جو اس طرح مقرر کی جائیں، ضمانتیں دینے سے متعلق ہے۔

(2) بھارت کی حکومت ایسی شرائط کے تابع جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت لگائی جائیں، کسی ریاست کو قرضے دے سکے گی جب تک وہ دفعہ 292 کے تحت حدود سے متجاوز نہ ہوں یا کسی ریاست کے لیے ہوئے قرضوں کے بارے میں ضمانتیں دے سکے گی اور ایسی رقوم کا بار جو ایسے قرضے دینے کی غرض سے درکار ہوں، بھارت کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہوگا۔

(3) کوئی ریاست بھارت کی حکومت کی بلا رضامندی کوئی قرضہ حاصل نہ کر سکے گی اگر اس قرضہ کا کوئی حصہ ہنوز غیر اداشدہ ہو جس کو بھارت کی حکومت یا اس کی پیشرو حکومت نے اس ریاست کو دیا ہو یا جس کی بابت ضمانت بھارت کی حکومت یا اس کی پیشرو حکومت نے دی ہو۔

(4) فقرہ (3) کے تحت کوئی رضامندی ایسی شرائط کے تابع، اگر کوئی ہوں، دی جا سکے گی جن کا عائد کرنا بھارت کی حکومت مناسب خیال کرے۔

باب 3

جائیداد، معاہدات، حقوق، ذمہ داریاں، وجوب اور مقدمات

بعض صورتوں میں جائیداد، اثاثوں، حقوق، ذمہ داریوں اور وجوب کی وراثت۔

294- ایسی کسی مطابقت کے تابع جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل پاکستان کی ڈومینین یا مغربی بنگال، مشرقی بنگال، مغربی

پنجاب اور مشرقی پنجاب کے صوبوں کے بننے کی وجہ سے کی گئی ہو یا کی جانی ہو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے—

(الف) تمام جائیداد اور اثاثے جو ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل بھارت کی ڈومینین کی حکومت کی اغراض کے لیے ہز مجیسٹی میں مرکوز تھے اور تمام جائیداد اور اثاثے جو ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل ہر ایک گورنر کے صوبہ کی حکومت کی اغراض کے لیے ہز مجیسٹی میں مرکوز تھے، ترتیب وار یونین اور مماثل ریاست میں مرکوز ہو جائیں گے؛ اور

(ب) بھارت کی ڈومینین کی حکومت اور ہر ایک گورنر کی صوبہ کی حکومت کے تمام حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب خواہ وہ کسی معاہدے سے یا دیگر طور پر پیدا ہوں، ترتیب وار بھارت کی حکومت اور مماثل ریاست کی حکومت کے حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب ہوں گے۔

دیگر صورتوں میں جائیداد، اثاثوں، حقوق، ذمہ داریوں اور وجوب کی وراثت۔

295- (1) کسی ایسے اقرار نامہ کے تابع جو اس بارے میں بھارت کی حکومت ریاست کی حکومت سے کرے، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے —

(الف) تمام جائیداد اور اثاثے جو ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں مندرجہ کسی ریاست کی مماثل بھارتی ریاست میں مرکوز تھے، یونین میں مرکوز ہو جائیں گے اگر ایسی اغراض، جن کے لیے ایسی جائیداد اور اثاثے ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل زیر قبضہ تھے، اس کے بعد یونین فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کے متعلق یونین کی اغراض ہوں گی؛ اور

(ب) پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں مصرحہ کسی ریاست کی مماثل بھارتی ریاست کی حکومت کے تمام حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب خواہ وہ کسی معاہدے سے یا دیگر طور پر پیدا ہوں بھارت کی

حکومت کے حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب ہوں گے اگر وہ اغراض، جن کے لیے ایسی تاریخ نفاذ سے قبل ایسے حقوق حاصل کیے گئے تھے یا ذمہ داریاں یا وجوب عائد ہوئے تھے، اس کے بعد یونین فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کے متعلق بھارت کی حکومت کی اغراض ہوں گی۔

(2) متذکرہ بالا کے تابع پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں مصرحہ ہر ایک ریاست کی حکومت اس آئین کی تاریخ نفاذ سے اپنی مماثل بھارتی ریاست کی تمام جائیداد اور اثاثوں اور تمام حقوق، ذمہ داریوں اور وجوب سے متعلق، بجز ان کے جن کا فقرہ (1) میں حوالہ ہے، جانشین ہو گی خواہ وہ کسی معاہدہ سے یا دیگر طور پر پیدا ہوں۔

عود بحق سرکار یا سقوط حق سے یا جائیداد لاوارث کے طور پر حاصل ہونے والی جائیداد۔

296- اس میں بعد میں مندرجہ توضیعات کے تابع بھارت کے علاقہ میں کوئی جائیداد، جو اگر یہ آئین نافذ العمل نہ ہوتا تو ہز مجیسٹی یا جیسی کہ صورت ہو، کسی بھارتی ریاست کے حکمراں کو عود بحق سرکار ہونے یا حق ساقط ہونے یا کسی جائز مالک کے نہ ہونے کی وجہ سے جائیداد لاوارث کے طور پر حاصل ہوتی اگر وہ ایسی جائیداد ہو جو کسی ریاست میں واقع ہو تو ایسی ریاست میں مرکوز ہو گی اور کسی دوسری صورت میں یونین میں مرکوز ہو گی:

بشرطیکہ کوئی جائیداد جو اس تاریخ پر جب وہ اس طرح ہز مجیسٹی یا کسی بھارتی ریاست کے حکمراں کو حاصل ہوئی ہوتی، بھارت کی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت کے قبضہ میں یا زیر اختیار تھی تو اگر وہ اغراض جن کے لیے اس وقت استعمال ہوئی تھی یا قبضہ میں تھی یونین کی اغراض تھیں تو ان کے مطابق یونین میں یا اور کسی ریاست کی تھیں تو اس ریاست میں مرکوز ہو گی۔

تشریح: اس دفعہ میں اصطلاحات ''حکمراں'' اور ''بھارتی ریاست'' کے وہی معنی ہیں جو ان کے دفعہ 363 میں ہیں۔

ملکی سمندر یا براعظمی کنارہ آب کے اندر پڑی ہوئی قیمتی اشیاء کا اور کلیتاً معاشی علاقہ کے وسائل کا یونین میں مرکوز ہونا۔

297-(1) تمام اراضیات، معدنیات اور دیگر قیمتی اشیا، جو ملکی سمندر یا بھارت کے براعظمی کنارہ آب یا کلیتاً معاشی علاقہ کے اندر سمندر کے نیچے ہوں، یونین میں مرکوز ہوں گے اور یونین کی اغراض کے لیے اس کے زیر اختیار رہیں گے۔

(2) بھارت کے کلیتاً معاشی علاقہ کے جملہ دیگر وسائل یونین میں مرکوز ہوں گے اور یونین کی اغراض کے لیے اس کے زیر اختیار رہیں گے۔

(3) ملکی سمندر، بھارت کے براعظمی کنارہ آب کلیتاً معاشی علاقہ اور دیگر سمندری علاقے کی سرحدیں ایسی ہوں گی جو پارلیمنٹ کے ذریعے بنائے گئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت وقتاً فوقتاً مصرحہ ہوں۔

تجارت وغیرہ کرنے کا اختیار۔

298- یونین اور ہر ایک ریاست کا عاملانہ اختیار کسی تجارت یا کاروبار کے کرنے اور جائیداد کے حاصل کرنے، قبضہ میں رکھنے اور منتقل کرنے اور کسی غرض کے لیے معاہدات کرنے سے متعلق ہو گا:

بشر طیکہ—

(الف) یونین کا مذکورہ عاملانہ اختیار جس حد تک تجارت یا کاروبار یا کوئی غرض ایسی نہ ہو جس کی نسبت پارلیمنٹ قوانین بنا سکتی ہے، ہر ایک ریاست میں اس ریاست کی قانون سازی کے تابع ہو گا؛ اور

(ب) ہر ایک ریاست کا مذکورہ عاملانہ اختیار جس حد تک تجارت یا کاروبار یا کوئی غرض ایسی نہ ہو جس کی نسبت ریاست کی مجلس قانون ساز قوانین بنا سکتی ہے، پارلیمنٹ کی قانون سازی کے تابع ہو گا۔

معاہدات۔

299 -(1) جملہ معاہدات جو یونین یا کسی ریاست کا عاملانہ اختیار استعمال کرتے ہوئے کیے جائیں صدر یا ریاست کے گورنر کے کیے ہوئے، جیسی کہ صورت ہو، ظاہر کیے جائیں گے اور وہ جملہ

معاہدات اور جائیداد کے تملیک نامے جو اس اختیار کا استعمال کرتے ہوئے کیے جائیں، صدر یا گورنر کی جانب سے ایسے اشخاص ایسے طریقہ سے تکمیل کریں گے جن کو اور جس طریقے کی وہ ہدایت کرے یا مجاز کرے۔

(2) نہ تو صدر اور نہ گورنر کسی معاہدہ یا جائیداد کے تملیک نامے کی بابت ذاتی طور پر ذمہ دار ہو گا جو وہ اس آئین کی اغراض کے لیے یا بھارت کی حکومت سے متعلق اس سے قبل نافذ کسی قانون کی اغراض کے لیے کرے یا تکمیل کرے اور نہ کوئی شخص جو ان میں سے کسی کی جانب سے ایسا معاہدہ یا تملیک نامہ کرے یا اس کی تکمیل کرے اس کے بارے میں ذاتی حیثیت سے ذمہ دار ہو گا۔

مقدمات اور کارروائیاں۔

300-(1) بھارت کی یونین کے نام سے بھارت کی حکومت مقدمہ دائر کر سکے گی اور اس پر مقدمہ دائر کیا جا سکے گا اور ریاست کے نام سے ریاست کی حکومت مقدمہ دائر کر سکے گی اور اس پر مقدمہ دائر کیا جا سکے گا اور ان توضیعات کے تابع جو اس آئین سے عطا کیے ہوئے اختیارات کی رو سے پارلیمنٹ یا ایسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے وضع کئے ہوئے ایکٹ کے ذریعہ کی جائیں اپنے متعلقہ امور کے تعلق سے اس قسم کی صورتوں میں مقدمہ دائر کر سکیں گے یا ان پر مقدمہ دائر کیا جا سکے گا جیسا کہ بھارت کی ڈومینین اور مماثل صوبے یا مماثل بھارتی ریاستیں دائر کر سکتی تھیں یا ان پر دائر کیا جا سکتا تھا اگر یہ آئین نہ وضع کیا گیا ہوتا۔

(2) اس آئین کی تاریخ نفاذ پر۔

(الف) اگر کوئی ایسی قانونی کارروائی زیر غور ہو جس میں بھارت کی ڈومینین فریق ہو تو اس کارروائی میں بھارت کی یونین کا ڈومینین کا قائم مقام ہونا متصور ہو گا؛ اور

(ب) اگر کوئی ایسی قانونی کارروائی زیر غور ہو جس میں کوئی

صوبہ یا کوئی بھارتی ریاست فریق ہو تو اس کارروائی میں مماثل ریاست کا اس صوبے یا بھارتی ریاست کا قائم مقام ہونا متصور ہو گا۔

باب 4

جائیداد کا حق

300الف- بہ استثنا قانونی اختیار کے کسی شخص کو جائیداد سے محروم نہیں کیا جائے گا۔

بہ استثنا قانونی اختیار کے اشخاص کو جائیداد سے محروم نہ کیا جائے گا۔

حصہ 13

بھارت کے علاقہ کے اندر تجارت، بیوپار اور لین دین

تجارت، بیوپار اور لین دین کی آزادی۔

301۔ اس حصہ کی دوسری توضیعات کے تابع بھارت کے سارے علاقہ میں تجارت، بیوپار اور لین دین کی آزادی ہو گی۔

تجارت بیوپار اور لین دین پر پابندی عائد کرنے کا پارلیمنٹ کو اختیار۔

302-پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ ایک ریاست اور دوسری ریاست کے درمیان یا بھارت کے علاقہ کے کسی حصہ میں تجارت، بیوپار یا لین دین کی آزادی پر ایسی پابندیاں عائد کر سکے گی جو مفاد عامہ کی خاطر ضروری ہوں۔

تجارت اور بیوپار کے بارے میں یونین اور ریاستوں کے اختیارات قانون سازی پر پابندیاں۔

303-(1) دفعہ 302 میں کسی امر کے باوجود نہ تو پارلیمنٹ کو اور نہ کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کو ایسا کوئی قانون بنانے کا اختیار حاصل ہو گا جس سے ساتویں فہرست بند کی فہرستوں میں سے کسی فہرست میں تجارت اور بیوپار کی نسبت کسی اندراج کی رو سے ایک ریاست کو دوسری ریاست پر ترجیح دی جائے یا دینے کا مجاز کیا جائے یا ایک ریاست اور دوسری ریاست میں کوئی امتیاز کیا جائے یا امتیاز کرنے کا مجاز کیا جائے۔

(2) فقرہ (1) میں کوئی امر پارلیمنٹ کے ایسا قانون بنانے میں مانع نہ ہو گا جس سے کوئی ترجیح دی جائے یا ترجیح دینے کا مجاز کیا جائے یا امتیاز کیا جائے یا امتیاز کرنے کا مجاز کیا جائے اگر ایسا قانون یہ قرار دے کہ ایسی صورت حال سے نمٹنے کے لیے جو بھارت کے علاقہ کے کسی حصہ میں مال کی قلت کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے ایسا کرنا ضروری ہے۔

ریاستوں کے درمیان تجارت، بیوپار اور لین دین پر پابندیاں۔

304-دفعہ 301 یا دفعہ 303 میں کسی امر کے باوجود کسی

ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ،—

(الف) دوسری ریاستوں یا یونین علاقوں سے درآمد کیے ہوئے مال پر کوئی ایسا ٹیکس جو اس ریاست میں اس قسم کے بنائے ہوئے یا تیار کیے ہوئے مال پر لگتا ہو اس طرح عائد کر سکے گی کہ ایسے درآمد کیے ہوئے مال اور بنائے یا تیار کیے ہوئے مال میں امتیاز نہ ہو؛ اور

(ب) اس ریاست کے ساتھ یا اس کے اندر تجارت، بیوپار یا لین دین کی آزادی پر ایسی معقول پابندیاں عائد کر سکے گی جو مفاد عامہ کی خاطر ضروری ہوں:

بشرطیکہ فقرہ (ب) کی اغراض کے لیے کسی ریاست کی مجلس قانون ساز میں صدر کی ماقبل منظوری کے بغیر نہ کوئی بل پیش ہو گا اور نہ کسی ترمیم کی تحریک ہو گی۔

موجودہ قوانین اور ان قوانین کا تحفظ جن میں سرکاری اجارہ داریوں کی توضیع ہو۔

305-دفعات 301 اور 303 میں کوئی امر کسی موجودہ قانون کی توضیعات کو سوائے اس کے کہ جس حد تک صدر بذریعہ حکم دیگر طور پر ہدایت کرے، متاثر نہ کرے گا؛ اور دفعہ 301 کا کوئی امر آئین (چوتھی ترمیم) ایکٹ، 1955 کی تاریخ نفاذ کے قبل بنائے ہوئے قانون کے نفاذ کو اس حد تک متاثر نہ کرے گا جس کا تعلق ایسے کسی امر سے ہو جس کا حوالہ دفعہ 19 کے فقرہ (6) کے ذیلی فقرہ (ii) میں ہے یا جو پارلیمنٹ یا ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایسے امر کی بابت قانون بنانے میں مانع ہو۔

306- آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 29 اور فہرست بند کے ذریعہ حذف۔

دفعات 301 تا 304 کی اغراض کو پورا کرنے کے لیے حاکم کا تقرر۔

307-پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ ایسے حاکم کا تقرر کر سکے گی جس کو وہ دفعات 301، 302، 303 اور 304 کی اغراض کو پورا کرنے کے لیے مناسب سمجھے اور اس حاکم کو جس کا اس طرح تقرر ہو ایسے اختیارات اور ایسے فرائض عطا کر سکے گی جو وہ ضروری خیال کرے۔

حصہ 14

یونین اور ریاستوں کے تحت ملازمتیں

باب۔1-ملازمتیں

تعبیر۔

308-اس حصہ میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، اصطلاح ''ریاست'' میں ریاست جموں و کشمیر شامل نہیں ہے۔

یونین یا ریاست کی ملازمت کرنے والے اشخاص کی بھرتی اور شرائط ملازمت۔

309-اس آئین کی توضیعات کے تابع متعلقہ مجلس قانون ساز کے ایکٹ یونین یا کسی ریاست کے امور کے سلسلہ میں سرکاری ملازمتوں اور عہدوں کے لیے بھرتی اور ان پر تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت کو منضبط کر سکیں گے:

بشرطیکہ یونین کے امور کے سلسلہ میں ملازمتوں اور عہدوں کی بابت صدر یا کوئی ایسا شخص جس کو وہ ہدایت دے، اور ریاست کے امور کے سلسلہ میں ملازمتوں اور عہدوں کی بابت ریاست کا گورنر یا کوئی شخص جس کو وہ ہدایت دے، اس دفعہ کے تحت متعلقہ مجلس قانون ساز کے کسی ایکٹ سے یا اس کے تحت اس بارے میں توضیع ہونے تک ایسی ملازمتوں اور عہدوں کے لیے بھرتی اور ان پر تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت کو منضبط کرنے کے لیے قواعد بنانے کا مجاز ہوگا اور اس طرح بنے ہوئے قواعد کسی ایسے ایکٹ کی توضیعات کے تابع نافذ رہیں گے۔

یونین یا ریاست کی ملازمت کرنے والے اشخاص کے عہدوں کی مدت۔

310-(1) سوائے اس کے کہ صریح طور سے اس آئین میں توضیع ہو، ہر شخص جو یونین کی دفاعی ملازمت، سول ملازمت یا کل بھارت ملازمت کا رکن ہو یا دفاع کے سلسلہ میں کسی عہدہ یا یونین کے

تحت کسی سول عہدہ پر مامور ہو صدر کی خوشنودی حاصل رہنے تک عہدے پر مامور رہے گا اور ہر شخص جو ریاست کی کسی سول ملازمت کا رکن ہو یا ریاست کے تحت کسی سول عہدہ پر مامور ہو اس ریاست کے گورنر کی خوشنودی حاصل رہنے تک عہدہ پر مامور رہے گا۔

(2) باوجود اس کے کہ ہر شخص جو یونین یا کسی ریاست کے تحت کسی سول عہدہ پر مامور ہو صدر یا، جیسی کہ صورت ہو، ریاست کے گورنر کی خوشنودی حاصل رہنے تک اپنے عہدہ پر مامور رہتا ہے، کسی معاہدہ میں، جس کے تحت کسی شخص کا جو دفاعی ملازمت یا کل بھارت ملازمت یا یونین یا کسی ریاست کی سول ملازمت کا رکن نہ ہو اس آئین کے تحت کسی ایسے عہدہ پر تقرر ہوا گر صدر یا گورنر، جیسی کہ صورت ہو، خصوصی اہلیتیں رکھنے والے کسی شخص کی خدمات حاصل کرنے کے لیے ضروری تصور کرے تو یہ شرط ہو سکے گی کہ اس کو معاوضہ ادا کیا جائے گا اگر کسی منظورہ مدت کے ختم ہونے کے قبل اس عہدہ کو برخاست کر دیا جائے یا ان وجوہ سے جن کا تعلق اس شخص کی بدچلنی سے نہ ہو اس کو عہدہ چھوڑ دینے کا حکم دیا جائے۔

یونین یا ریاست کے تحت سول حیثیت میں مامور اشخاص کی برطرفی، علاحدگی یا درجہ کی تنزلی۔

311-(1) کسی شخص کو جو یونین کی کسی سول ملازمت یا کل بھارت ملازمت یا ریاست کی کسی سول ملازمت کا رکن ہو یا یونین یا ریاست کے تحت کسی سول عہدہ پر مامور ہو، ہر کوئی ایسا حاکم برطرف یا علاحدہ نہیں کر سکے گا جو اس حاکم کا ماتحت ہو جس نے اس شخص کا تقرر کیا ہو۔

(2) متذکرہ بالا کسی شخص کی اس وقت تک برطرفی یا علاحدگی یا درجہ میں تنزلی نہیں کی جائے گی جب تک کہ ایسی تحقیقات نہ کی جائے جس میں اس کو اس کے خلاف الزامات کی اطلاع دے دی گئی ہو اور اسے ان الزامات کے بارے میں عذرات پیش کرنے کا مناسب موقع دیا گیا ہو:

بشرطیکہ ایسی تحقیقات کے بعد اس پر ایسا کوئی تاوان عائد کرنے کی تجویز کی جائے تو ایسا تاوان ایسی تحقیقات کے دوران پیش کی گئی شہادت کی اساس پر عائد کیا جاسکے گا اور یہ ضروری نہ ہو گا کہ ایسے شخص کو تاوان پر نمائندگی کرنے کا موقع دیا جائے:

مزید شرط یہ ہے کہ اس فقرہ کا اطلاق نہ ہو گا —

(الف) جب کسی شخص کی ایسے چال چلن کی بنا پر برطرفی یا علاحدگی یا درجہ میں تنزلی کی جائے جس کے باعث اس کو کسی فوجداری الزام میں مجرم قرار دیا گیا ہو؛ یا

(ب) جب ایسا حاکم جسے کسی شخص کی برطرفی یا علاحدگی یا درجہ میں تنزلی کرنے کا اختیار دیا گیا ہو، مطمئن ہو کہ کسی وجہ سے، جس کو وہ حاکم قلم بند کرے گا، مناسب طور پر ایسی تحقیقات نہیں کی جاسکتی؛ یا

(ج) جب صدر یا گورنر، جیسی کہ صورت ہو، مطمئن ہو کہ ریاست کی سلامتی کی خاطر ایسی تحقیقات کرنا قرین مصلحت نہیں ہے۔

(3) اگر متذکرہ بالا کسی شخص کی بابت کوئی سوال پیدا ہو کہ آیا ایسی تحقیقات جس کا حوالہ فقرہ (2) میں ہے مناسب طور سے کی جاسکتی ہے تو اس پر ایسے حاکم کا فیصلہ حتمی ہو گا جسے ایسے شخص کی برطرفی یا علاحدگی یا درجہ میں تنزلی کرنے کا اختیار دیا گیا ہو۔

کل بھارت ملازمتیں۔

312-(1) حصہ 6 کے باب 6 یا حصہ 11 میں کسی امر کے باوجود اگر راجیہ سبھا نے ایسی قرارداد کے ذریعہ جس کی تائید کم سے کم ایسے دو تہائی ارکان نے کی ہو، جو موجود ہوں اور ووٹ دیں، قرار دیا ہو کہ قومی مفاد کی خاطر ایسا کرنا ضروری یا قرین مصلحت ہے تو پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ یونین اور ریاستوں کے لیے مشترکہ ایک یا زیادہ کل بھارت ملازمتیں (جس میں کل بھارت ملازمت عدلیہ شامل ہے) قائم کرنے کے لیے توضیع کر سکے گی اور اس باب کی دوسری توضیعات کے تابع کسی ایسی

ملازمت کے لیے بھرتی اور اس میں تقرر کیے ہوئے اشخاص کی شرائط ملازمت منضبط کر سکے گی۔

(2) ان ملازمتوں کا جو اس آئین کی تاریخ نفاذ پر بھارتی نظم ونسق سروس اور بھارتی پولیس سروس کہلاتی تھیں، اس دفعہ کے تحت پارلیمنٹ کی قائم کی ہوئی ملازمتیں ہونا متصور ہو گا۔

(3) فقرہ (1) میں محولہ کل بھارت ملازمت عدلیہ میں ضلع جج کے، جیسا کہ اس کی تعریف دفعہ 236 میں کی گئی ہے، عہدے سے کم تر کوئی عہدہ شامل نہیں ہو گا۔

(4) متذکرہ بالا کل بھارت ملازمت عدلیہ کے قیام کی توضیع کرنے والے قانون میں حصہ 6 کے باب 6 کی ترمیم کے لیے ایسی توضیعات ہو سکیں گی جو اس قانون کی توضیعات کو موثر کرنے کے لیے ضروری ہوں اور ایسا کوئی قانون دفعہ 368 کی اغراض کے لیے اس آئین کی ترمیم نہیں سمجھا جائے گا۔

بعض ملازمتوں کے عہدہ داروں کی شرائط ملازمت میں تبدیلی یا ان کو منسوخ کرنے کا پارلیمنٹ کو اختیار۔

312الف۔(1) پارلیمنٹ، بذریعہ قانون —

(الف) ان اشخاص کے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل سیکریٹری آف اسٹیٹ یا سکریٹری آف اسٹیٹ برائے کونسل کے ذریعہ تاج شاہی کی سول ملازمت میں تقرر کے بعد آئین (اٹھائیسویں ترمیم) ایکٹ، 1972 کی تاریخ نفاذ پر اور اس کے بعد کسی ملازمت یا عہدہ پر بھارت کی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت خدمت انجام دے رہے ہوں حق محنت، رخصت اور پینشن کے متعلق شرائط ملازمت اور تادیبی امور سے متعلق حقوق میں، خواہ آئندہ کے لیے یا استقدامی طور پر، تبدیلی کر سکے گی یا ان کو منسوخ کر سکے گی۔

(ب) ان اشخاص کی جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل سکریٹری آف اسٹیٹ یا سکریٹری آف اسٹیٹ برائے کونسل کے ذریعہ

تاج شاہی کی کسی سول ملازمت میں تقرر کے بعد آئین (اٹھائیسویں ترمیم) ایکٹ، 1972 کی تاریخ نفاذ سے پہلے کسی وقت ملازمت سے علاحدہ ہو گئے ہوں یا دیگر طور پر ملازمت میں نہ رہے ہوں، پنشن سے متعلق شرائط ملازمت میں، خواہ آئندہ کے لیے یا استقدامی طور پر، تبدیلی کر سکے گی یا ان کو منسوخ کر سکے گی:

بشرطیکہ ایسے کسی شخص کی صورت میں جو سپریم کورٹ یا کسی عدالت العالیہ کے اعلیٰ جج یا دیگر جج، بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل، یونین یا کسی ریاست کے پبلک سروس کمیشن کے رکن یا صدر یا اعلیٰ انتخابی کمشنر کے عہدہ پر مامور ہو یا رہا ہو، ذیلی فقرہ (الف) یا ذیلی فقرہ (ب) میں کسی امر کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ وہ پارلیمنٹ کو اس شخص کے ایسے عہدے پر تقرر کے بعد اس کی شرائط ملازمت میں سوائے اس حد تک جس حد تک ایسی خدمت کی شرائط ملازمت کا اطلاق اس شخص کے سکریٹری آف اسٹیٹ یا سکریٹری آف اسٹیٹ برائے کونسل کے ذریعہ تاج شاہی کی کسی سول ملازمت میں تقرر کرنے کی وجہ سے اس پر ہوتا، اس کے لیے ناموافق تبدیلی کرنے یا ان کو منسوخ کرنے کا اختیار دیتا ہے۔

(2) سوائے اس حد تک جس حد تک اس دفعہ کے تحت پارلیمنٹ بذریعہ قانون توضیع کرے، اس دفعہ کا کوئی امر اس آئین کی کسی دیگر توضیع کے تحت کسی مجلس قانون ساز یا دیگر حاکم کے فقرہ (1) میں محولہ اشخاص کی شرائط ملازمت کو منضبط کرنے کے اختیار کو متاثر نہ کرے گا۔

(3) نہ تو سپریم کورٹ اور نہ کسی دیگر عدالت کو۔

(الف) کسی نزاع میں جو کسی ایسے قول و قرار، اقرار نامہ یا اس قسم کے دیگر نوشتہ کی کسی شرط یا اس پر کسی تصدیق ظہری سے پیدا ہو جو فقرہ (1) میں مذکورہ کسی شخص نے کیا تھا یا تکمیل کیا تھا یا جو

کسی ایسے مراسلہ سے پیدا ہو جو ایسے شخص کو تاج شاہی کی کسی سول ملازمت میں اس کے تقرر یا بھارت کی ڈومینین یا اس کے کسی صوبہ کی حکومت کے تحت ملازمت میں اس کے برقرار رہنے کے تعلق سے اجرا ہوا ہو؛

(ب) دفعہ 314 کے تحت، جیسی کہ وہ ابتدأ وضع کی گئی تھی، کسی حق، ذمہ داری یا وجوب سے متعلق کس نزاع میں اختیار سماعت حاصل ہو گا۔

(4) دفعہ 314 میں، جیسی کہ وہ ابتدأ وضع کی گئی تھی، یا اس آئین کی کسی دیگر توضیع میں کسی امر کے باوجود اس دفعہ کی توضیعات نافذ ہوں گی۔

عبوری توضیعات۔ 313- تاوقتیکہ اس آئین کے تحت اس بارے میں دوسری توضیع نہ کی جائے وہ تمام قوانین جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل نافذ اور کسی ایسی سرکاری ملازمت یا کسی عہدہ پر قابل اطلاق تھے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعد ایک کل بھارت ملازمت یا یونین یا کسی ریاست کے تحت کسی ملازمت یا عہدہ کے طور پر برقرار رہے، اس حد تک نافذ رہیں گے جس حد تک وہ اس آئین کی توضیعات کے مطابق ہوں۔

314- آئین (اٹھائیسویں ترمیم) ایکٹ، 1972 کی دفعہ 3 کے ذریعہ 29.8.1972 سے حذف۔

باب2

پبلک سروس کمیشن

یونین اور یاستوں کے لیے پبلک سروس کمیشن۔

315-(1) اس دفعہ کی توضیعات کے تابع ایک پبلک سروس کمیشن یونین کے لیے اور ایک پبلک سروس کمیشن ہر ایک ریاست کے لیے ہو گا۔

(2) دو یا زیادہ ریاستیں رضامند ہو سکیں گی کہ ان ریاستوں کے زمرہ کے لیے ایک ہی پبلک سروس کمیشن ہو اگر ان ریاستوں میں سے ہر ایک ریاست کی مجلس قانون ساز کا ایوان یا جہاں ان کے دو ایوان ہوں ہر ایک ایوان اس مقصد کی قرار داد منظور کرے تو پارلیمنٹ ان ریاستوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے قانون کے ذریعہ ایک مشترکہ ریاستی پبلک سروس کمیشن کا (جس کا اس باب میں مشترکہ سروس کمیشن کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے) تقرر کرنے کے لیے توضیع کر سکے گی۔

(3) کسی ایسے قانون میں جس کا اوپر ذکر ہے ایسی ضمنی اور نتیجی توضیعات ہو سکیں گی جو اس قانون کی اغراض کو پورا کرنے کے لیے ضروری یا مناسب ہوں۔

(4) یونین کا پبلک سروس کمیشن، اگر اس سے کسی ریاست کا گورنر ایسا کرنے کی درخواست کرے تو صدر کی منظوری سے اس ریاست کی تمام ضروریات یا ان میں سے کسی ضرورت کو پورا کرنے پر رضامند ہو سکے گا۔

(5) اس آئین میں یونین پبلک سروس کمیشن یا ریاستی پبلک سروس کمیشن کے حوالوں کی، بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ مخصوص زیر غور امر کے تعلق

سے یونین کی یا، جیسی کہ صورت ہو، اس ریاست کی ضروریات کو پورا کرنے والے کمیشن کے حوالے ہیں۔

ارکان کا تقرر اور ان کے عہدہ کی میعاد۔

316-(1) پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس اور دیگر ارکان کا تقرر، یونین کمیشن یا مشترکہ کمیشن کی صورت میں، صدر اور ریاستی کمیشن کی صورت میں، اس ریاست کا گورنر کرے گا:

بشرطیکہ جہاں تک ہوسکے ہر پبلک سروس کمیشن کے تقریباً آدھے ارکان ایسے اشخاص ہوں گے جو اپنے ایسے تقرر کی تاریخ پر کم سے کم دس سال تک یا تو بھارت کی حکومت یا کسی ریاستی حکومت کے تحت کسی عہدہ پر فائز رہے ہوں اور دس سال کی مذکورہ مدت کا شمار کرنے میں اس آئین کی تاریخ نفاذ کے قبل کی کوئی ایسی مدت شامل کی جائے گی جس کے دوران کوئی شخص تاج شاہی کے تحت یا کسی بھارتی ریاست کی حکومت کے تحت کسی عہدہ پر فائز رہا ہو۔

(1الف) اگر کمیشن کے میر مجلس کا عہدہ خالی ہو جائے یا اگر کوئی ایسا میر مجلس غیر موجودگی یا کسی اور وجہ سے اپنے عہدہ کے فرائض انجام نہ دے سکے تو ان فرائض کو جب تک کوئی شخص، جس کا فقرہ (1) کے تحت خالی عہدہ پر تقرر کیا گیا ہو، اس کے فرائض نہ سنبھالے یا، جیسی کہ صورت ہو، جب تک کہ میر مجلس اپنے کام پر واپس نہ آ گیا ہو، کمیشن کے دیگر ارکان میں سے ایک ایسا رکن انجام دے گا جس کا تقرر یونین پبلک سروس کمیشن یا مشترکہ کمیشن کی صورت میں صدر، اور ریاستی کمیشن کی صورت میں اس ریاست کا گورنر اس غرض سے کرے۔

(2) پبلک سروس کمیشن کا کوئی رکن اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے چھ سال کی مدت تک یا اگر وہ یونین پبلک سروس کمیشن کا رکن ہو تو پینسٹھ سال کی عمر کو پہنچنے تک اور اگر ریاستی کمیشن یا مشترکہ کمیشن کا رکن ہو تو باسٹھ سال کی عمر کو پہنچنے تک، ان میں جو

بھی پہلے ہو، اپنے عہدہ پر فائز رہے گا:

بشرطیکہ —

(الف) پبلک سروس کمیشن کا کوئی رکن یونین کمیشن یا مشترکہ کمیشن کی صورت میں صدر کے نام اور ریاستی کمیشن کی صورت میں اس ریاست کے گورنر کو موسومہ اپنی دستخطی تحریر کے ذریعہ اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے سکے گا؛

(ب) پبلک سروس کمیشن کے کسی رکن کو دفعہ 317 کے فقرہ (1) یا فقرہ (3) میں توضیع کیے گئے طریقہ سے عہدہ سے علاحدہ کیا جاسکے گا۔

(3) کوئی شخص جو پبلک سروس کمیشن کے رکن کی حیثیت سے عہدہ پر فائز ہو اپنے عہدہ کی مدت کے اختتام پر اس عہدہ پر دوبارہ تقرری کے لیے اہل نہ ہو گا۔

پبلک سروس کمیشن کے رکن کی علاحدگی اور معطلی۔

317-(1) فقرہ (3) کی توضیعات کے تابع کسی پبلک سروس کمیشن کا میر مجلس یا کوئی دیگر رکن صرف صدر کے حکم سے بداطواری کی بنا پر اس کے عہدہ سے تب علاحدہ کیا جائے گا جب سپریم کورٹ، صدر کے اس سے استصواب کرنے پر دفعہ 145 کے تحت اس بارے میں مقررہ طریق کار کے مطابق تحقیقات کرکے رپورٹ کرے کہ میر مجلس کو یا، جیسی کہ صورت ہو، ایسے دیگر رکن کو اس بنا پر علاحدہ کردینا چاہیئے۔

(2) یونین کمیشن یا مشترکہ کمیشن کی صورت میں صدر اور ریاستی کمیشن کی صورت میں گورنر کمیشن کے میر مجلس یا کسی ایسے رکن کو جس کے متعلق فقرہ (1) کے تحت سپریم کورٹ سے استصواب کیا گیا ہو اس وقت تک کے لیے عہدے سے معطل کرسکے گا جب تک صدر ایسے استصواب پر سپریم کورٹ کی رپورٹ ملنے پر احکام صادر نہ کرے۔

(3) فقرہ (1) میں کسی امر کے باوجود صدر، پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس یا دیگر رکن کو اپنے حکم سے علاحدہ کر سکے گا اگر میر مجلس یا ایسا دیگر رکن، جیسی کہ صورت ہو، —

(الف) دیوالیہ قرار دیا جائے؛ یا

(ب) اپنے عہدہ کی مدت کے دوران اپنے عہدہ کے فرائض سے غیر متعلق کوئی باقاعدہ کام معاوضہ پر کرے؛ یا

(ج) صدر کی رائے میں دماغی یا جسمانی کمزوری کی وجہ سے اپنے عہدہ پر برقرار رہنے کے لیے ناموزوں ہو۔

(4) اگر پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس یا کسی دیگر رکن کا بھارت کی حکومت یا ریاستی حکومت کے یا اس کی طرف سے کیے ہوئے کسی معاہدے یا اقرار نامہ سے کسی طرح کا تعلق یا غرض ہو یا ہو جائے یا وہ اس کے نفع یا اس سے پیدا ہونے والے کسی فائدہ یا مشاہرہ میں کسی سندیافتہ کمپنی کے رکن کی حیثیت سے اور اس کے دوسرے ارکان کے ساتھ اشتراک کے سوا دیگر طور پر حصہ لے تو اس کا فقرہ (1) کی اغراض کے لیے بداطواری کا مرتکب ہونا متصور ہو گا۔

کمیشن کے ارکان اور عملے کی شرائط ملازمت کی نسبت دساتیر العمل بنانے کا اختیار۔

318- یونین کمیشن یا مشترکہ کمیشن کی صورت میں صدر اور کسی ریاستی کمیشن کی صورت میں اس ریاست کا گورنر دساتیر العمل کے ذریعہ —

(الف) کمیشن کے ارکان کی تعداد اور ان کی شرائط ملازمت کا تعین کر سکے گا؛ اور

(ب) کمیشن کے عملہ کے ارکان کی تعداد اور ان کی شرائط کے متعلق توضیع کر سکے گا:

بشرطیکہ پبلک سروس کمیشن کے رکن کی شرائط ملازمت میں اس کے تقرر کے بعد ایسی تبدیلی نہ کی جائے گی جو اس کے لیے ناموافق ہو۔

کمیشن کی رکنیت سے ہٹ جانے کے بعد عہدوں پر اس کے ارکان پر فائز رہنے کی ممانعت۔

319- عہدے سے ہٹ جانے کے بعد —

(الف) یونین پبلک سروس کمیشن کا میر مجلس بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت کے تحت کسی مزید ملازمت کے نااہل ہو گا؛

(ب) ریاستی پبلک سروس کمیشن کا میر مجلس یونین پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس یا اس کے کسی دیگر رکن کی حیثیت سے یا کسی دوسرے ریاستی پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس کی حیثیت سے تقرر کا اہل ہو گا لیکن بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت کے تحت کسی دوسری ملازمت کے لیے اہل نہ ہو گا؛

(ج) یونین پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس کے سوا کوئی رکن یونین پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس کی حیثیت سے تقرر کا اہل ہو گا لیکن بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت کے تحت کسی دوسری ملازمت کے لیے اہل نہ ہو گا؛

(د) کسی ریاستی پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس کے سوا کوئی رکن، یونین پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس یا اس کے کسی دیگر رکن کی حیثیت سے یا اس ریاستی پبلک سروس کمیشن یا دیگر ریاستی پبلک سروس کمیشن کے میر مجلس کی حیثیت سے تقرر کا اہل ہو گا لیکن بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت کے تحت کسی دوسری ملازمت کے لیے اہل نہ ہو گا۔

پبلک سروس کمیشن کے کارہائے منصبی۔

320-(1) یونین اور ریاستی پبلک سروس کمیشنوں کا فرض ہو گا کہ وہ یونین کی ملازمتوں اور ریاستی ملازمتوں پر تقرر کے لیے علاحدہ امتحانات منعقد کریں۔

(2) یونین کمیشن کا یہ بھی فرض ہو گا کہ اگر کوئی دو یا زیادہ ریاستیں ایسی خواہش کریں تو کسی ملازمت کے لیے، جس کے لیے خاص اہلیت رکھنے والے امیدوار درکار ہوں، مشترکہ بھرتی کی اسکیمیں مرتب کرنے اور ان کو روبہ عمل لانے میں ان ریاستوں کی مدد کرے۔

(3) یونین پبلک سروس کمیشن یا ریاستی پبلک سروس کمیشن سے، جیسی کہ صورت ہو، مشورہ لیا جائے گا—

(الف) سول ملازمتوں اور سول عہدوں کے لیے بھرتی کرنے کے طریقوں سے متعلق تمام امور پر؛

(ب) ان اصولوں پر جن پر سول ملازمتوں اور عہدوں پر تقررات کرنے اور ایک ملازمت سے دوسری ملازمت میں ترقیاں دینے اور تبادلہ کرنے کے لیے عمل کیا جائے اور ایسے تقررات، ترقیوں یا تبادلوں کے لیے امیدواروں کی موزونیت کے بارے میں؛

(ج) ان سب تادیبی امور پر جن کا اثر بھارت کی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت کے ماتحت سول ملازم کی حیثیت سے ملازمت کرنے والے شخص پر پڑے جن میں ایسے امور سے متعلق عرض داشت یا عرضیاں شامل ہیں؛

(د) کسی ادعا پر جس کو وہ شخص کرے یا اس کے متعلق کیا جائے جو بھارت کی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت یا تاج شاہی کے تحت یا کسی بھارتی ریاست کی حکومت کے تحت سول ملازم کی حیثیت سے ملازمت کر رہا ہو یا کی ہو، کہ کوئی صرفہ، جو اس نے ایسی قانونی کارروائی میں صفائی پیش کرنے پر برداشت کیا ہو جو اس کے خلاف ان افعال کی بابت دائر کی گئی ہو جو اس نے اپنے فرض کی انجام دہی میں کیے ہوں یا جن کا کرنا ظاہر ہوتا ہو، بھارت کے مجتمعہ فنڈ یا، جیسی کہ صورت ہو، ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے دیا جائے؛

(ہ) ان جسمانی ضرر کی بابت پینشن دینے کے ادعا پر، جو کسی شخص کو بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت یا ریاست کی حکومت کے تحت یا تاج شاہی کے تحت یا کسی بھارتی ریاست کی حکومت کے تحت سول ملازم کی حیثیت سے ملازمت کرنے کے دوران پہنچے ہوں اور ایسی دی جانے والی کسی رقم کی مقدار کے سوال پر،

اور پبلک سروس کمیشن کا فرض ہو گا کہ وہ اس سے اس طرح رجوع کیے ہوئے کسی امر پر اور کسی دیگر امر پر صلاح دے جس پر صدر یا، جیسی کہ صورت ہو، ریاست کا گورنر اس سے رجوع کرے:

بشرطیکہ صدر کل بھارت ملازمتوں اور یونین کے امور کے سلسلہ میں دیگر ملازمتوں اور عہدوں کے بارے میں بھی اور گورنر ریاستی امور کے سلسلہ میں دیگر ملازمتوں اور عہدوں کے بارے میں دساتیر العمل بنا سکے گا جن میں ان امور کی صراحت کی جائے گی جن میں یا تو عام طور پر یا کسی خاص قسم کی کارروائی میں یا خاص حالات میں پبلک سروس کمیشن سے مشورہ لینا ضروری نہ ہو گا۔

(4) فقرہ (3) میں کسی امر سے یہ لازم نہ ہو گا کہ پبلک سروس کمیشن سے مشورہ اس طریقہ کے بارے میں، جس کے مطابق دفعہ 16 کے فقرہ (4) میں محولہ کوئی توضیع کی جائے یا اس طریقہ کے بارے میں کیا جائے، جس کے مطابق دفعہ 335 کی توضیعات نافذ کی جائیں۔

(5) فقرہ (3) کے فقرہ شرطیہ کے تحت صدر یا کسی ریاست کے گورنر کے بنائے ہوئے سب دساتیر العمل پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان یا اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر ایک ایوان میں، جیسی کہ صورت ہو، ان کے بنائے جانے کے بعد، جتنی جلد ہو سکے، اتنی مدت تک جو چودہ دن سے کم نہ ہو، رکھے جائیں گے اور وہ ایسی ردوبدل کے تابع ہوں گے جن کو تنسیخ یا ترمیم کے طور پر پارلیمنٹ کے دونوں ایوان یا ریاست کی مجلس قانون ساز کا ایوان یا دونوں ایوان اس اجلاس کے دوران کرے جس میں وہ اس طرح رکھے جائیں۔

پبلک سروس کمیشنوں کے کارہائے منصبی کو وسیع کرنے کا اختیار۔

321- پارلیمنٹ یا ریاستی مجلس قانون ساز کا، جیسی کہ صورت ہو، بنایا ہوا کوئی ایکٹ توضیع کر سکے گا کہ یونین اور ریاست کی ملازمتوں کے بارے میں نیز کسی مقامی حاکم یا قانون کے ذریعہ تشکیل دی ہوئی دیگر سند یافتہ جماعت یا کسی عوامی ادارہ کی ملازمتوں کے بارے

میں یونین پبلک سروس کمیشن یا ریاستی پبلک سروس کمیشن زائد کارہائے منصبی انجام دے۔

پبلک سروس کمیشنوں کے مصارف۔

322-یونین یا ریاستی پبلک سروس کمیشن کے مصارف کا بار جن میں کمیشن کے ارکان یا عملہ کو یا ان کی بابت واجب الادا یافت، الاؤنس اور پینشن شامل ہیں بھارت کے مجتمعہ فنڈ یا، جیسی کہ صورت ہو، ریاست کے مجتمعہ فنڈ پر عائد ہو گا۔

پبلک سروس کمیشنوں کی رپورٹیں۔

323-(1) یونین کمیشن کا فرض ہو گا کہ صدر کو کمیشن کی کار گزاری کی ایک رپورٹ ہر سال پیش کرے اور ایسی رپورٹ کے ملنے پر صدر اس کی نقل ایک یاد داشت کے ساتھ جس میں ان کارروائیوں کے بارے میں، اگر کوئی ہوں، جن میں کمیشن کا مشورہ قبول نہیں کیا گیا تھا، مشورہ قبول نہ کرنے کے وجوہ بیان کیے جائیں گے، پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کروائے گا۔

(2) ریاستی کمیشن کا فرض ہو گا کہ ریاست کے گورنر کو کمیشن کی کار گزاری کی ایک رپورٹ ہر سال پیش کرے اور مشترکہ کمیشن کا فرض ہو گا کہ ان ریاستوں میں سے ہر ایک ریاست کے گورنر کو جس کی ضروریات کو وہ مشترکہ کمیشن پورا کرتا ہو اس ریاست کے بارے میں کمیشن کی کار گزاری کی ایک رپورٹ ہر سال پیش کرے اور ہر ایک صورت میں گورنر ایسی رپورٹ کے ملنے پر اس کی نقل ایک یاداشت کے ساتھ جس میں ایسی کارروائیوں کے بارے میں، اگر کوئی ہوں، جن میں کمیشن کا مشورہ قبول نہیں کیا گیا تھا، مشورہ قبول نہ کرنے کے وجوہ بیان کیے جائیں گے، ریاست کی مجلس قانون ساز میں پیش کروائے گا۔

حصہ 14الف

ٹریبونل

انتظامی ٹریبونل۔

323الف۔(1) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ ایسے اشخاص کی، جو یونین یا کسی ریاست یا بھارت کے علاقے کے اندر یا بھارت کی حکومت کے زیر اختیار یا حکومت کی ملکیتی یا زیر اختیار کسی کارپوریشن کے امور سے متعلق سرکاری ملازمتوں اور عہدوں پر مقرر کیے گئے ہوں، ملازمت میں بھرتی اور شرائط ملازمت کے بارے میں انتظامی ٹریبونل کے ذریعے تنازعات وشکایات کے تصفیہ یا سماعت کے لیے توضیع کر سکے گی۔

(2) فقرہ (1) کے تحت بنائے ہوئے قانون میں حسب ذیل امور کے لیے توضیع کی جاسکے گی،—

(الف) یونین کے لیے انتظامی ٹریبونل کا اور ہر ریاست کے لیے یا دو یا زیادہ ریاستوں کے لیے علاحدہ انتظامی ٹریبونل کا قیام عمل میں لانا؛

(ب) اس اختیار سماعت، ان اختیارات کی (جن میں توہین عدالت کے لیے سزا تجویز کرنے کا اختیار شامل ہے) نیز ایسے قانونی اختیار کی نسبت صراحت کرنا جس کا استعمال ہر متذکرہ ٹریبونل کر سکے گا؛

(ج) ایسے طریق کار کی (جن میں قانون میعاد سماعت کی توضیعات اور قانون شہادت کے قواعد شامل ہیں) توضیع کرنا جن پر متذکرہ ٹریبونل عمل پیرا ہوں گے؛

(د) دفعہ 136 کے تحت سپریم کورٹ کے اختیار سماعت کے سوا تمام عدالتوں کے اختیار سماعت کو فقرہ (1) میں متذکرہ تنازعات

وشکایات کی نسبت خارج کرنا؛

(ہ) مذکورہ ٹریبونل کے قیام کے فوراً قبل کسی عدالت یا حاکم کے زیر غور مقدمات کو جو ایسے ٹریبونل کے اختیار سماعت کے اندر ہوتے اگر ایسے بنائے دعویٰ جن پر ایسے مقدمات یا کارروائیاں مبنی ہوں، ایسے قیام کے بعد وجود میں آتے، مذکورہ ہر انتظامی ٹریبونل کو منتقل کرنے کی توضیع کرنا؛

(و) دفعہ 371د کے فقرہ (3) کے تحت صدر کے صادر کیے ہوئے کسی حکم کو منسوخ کرنا یا اس میں ترمیم کرنا؛

(ز) ایسی ضمنی، اتفاقی اور نتیجی توضیعات (جن میں فیس کی توضیعات شامل ہیں) شامل کرنا جن کو پارلیمنٹ مذکورہ ٹریبونل کی موثر کارکردگی اور مقدمات کے فوری فیصلوں اور احکام کی عمل آوری کے لیے ضروری تصور کرے۔

(3) اس آئین کی کسی دیگر توضیع میں یا فی الوقت نافذ کسی قانون میں اس بارے میں کسی امر کے ہوتے ہوئے بھی اس دفعہ کی توضیعات موثر ہوں گی۔

دیگر امور کے لیے ٹریبونل۔

323ب۔ (1) متعلقہ مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ فقرہ (2) میں مصرحہ تمام امور یا ان میں سے کسی ایسے امر کی نسبت جن کے بارے میں مذکورہ مجلس قانون ساز کو قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہو تنازعات، شکایات یا جرائم کے ٹریبونل کے ذریعے تصفیے یا سماعت کے لیے توضیع کرسکے گی۔

(2) فقرہ (1) میں محولہ امور حسب ذیل پر مشتمل ہوں گے، یعنی:-

(الف) کوئی ٹیکس عائد کرنا، اس کی تشخیص، وصولی اور اس کا نفاذ؛

(ب) زرمبادلہ، کسٹم کی حدود کے آرپار درآمد اور برآمد؛

(ج) صنعتی اور مزدوروں کی نسبت تنازعات؛

(د) آراضی اصلاحات جو دفعہ 31الف میں تعریف کے مطابق کسی املاک کے یا ان میں کسی حقوق کے ریاست کے ذریعہ حصول یا ایسے حقوق کے زائل یا ان میں تبدیلی کرنے یا زرعی اراضی کی حد مقرر کرنے کے طریق کے طور پر یا کسی دیگر طریق پر کی جائیں؛

(ہ) شہری جائیداد کی انتہائی حد مقرر کرنا؛

(و) پارلیمنٹ کے کسی بھی ایوان یا کسی ریاستی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر دو ایوانوں کے لیے انتخابات لیکن اس میں ایسے امور شامل نہیں ہیں جن کا دفعہ 329 اور دفعہ 329الف میں حوالہ دیا گیا ہے؛

(ز) غذائی اجناس (جن میں کھانے کے تیل اور ان کے بیج شامل ہیں) اور ایسی دیگر اشیا کی، جن کی نسبت صدر بذریعہ سرکاری اعلان قرار دے کہ وہ اس دفعہ کی اغراض کے لیے لازمی اجناس ہیں، پیداوار، حصول، فراہمی و تقسیم اور مذکورہ اشیاء کی قیمتوں پر نگرانی رکھنا؛

(ح) کرایہ، اس کی ضابطہ بندی اور نگرانی اور کرایہ داری کے مسائل جن میں مالک مکان اور کرایہ داروں کا حق، ٹائٹل اور مفاد شامل ہے؛

(ط) ذیلی فقرہ جات (الف) تا (ح) میں مصرحہ امور کی نسبت قوانین کے خلاف جرائم اور ان امور میں سے کسی کی نسبت فیس؛

(ی) کوئی ایسا امر جو ذیلی فقرہ جات (الف) تا (ط) میں مصرحہ امور کے ضمن میں آتا ہو۔

(3) فقرہ (1) کے تحت بنائے ہوئے قانون میں حسب ذیل توضیع کی جاسکے گی —

(الف) ٹریبونل کے نظام کا قیام عمل میں لانا؛

(ب) اس اختیار سماعت، ان اختیارات کی (جن میں توہین عدالت کے لیے سزا تجویز کرنے کا اختیار شامل ہے) نیز ایسے قانونی اختیار کی نسبت صراحت کرنا جس کا استعمال ہر متذکرہ ٹریبونل کرسکے گا؛

(ج) ایسے طریق کار کی (جس میں قانون میعاد سماعت کی نسبت توضیعات اور قانون شہادت کے قواعد شامل ہیں) توضیع کرنا جس پر متذکرہ ٹریبونل عمل پیرا ہوں گے؛

(د) دفعہ 136 کے تحت سپریم کورٹ کے اختیار سماعت کے سوائے تمام عدالتوں کے اختیار سماعت کو متذکرہ ٹریبونل کے دائرہ اختیار میں آنے والے تمام امور یا ان میں سے کسی امر کی نسبت خارج کرنا؛

(ہ) مذکورہ ٹویبونل کے قیام کے فوراً قبل کسی عدالت یا حاکم کے زیر غور مقدمات کو جو ایسے ٹریبونل کے اختیار سماعت کے اندر ہوتے اگر ایسے بنائے دعوے جن پر ایسے مقدمات یا کارروائیاں مبنی ہوں، ایسے قیام کے بعد وجود میں آتے، مذکورہ ہر انتظامی ٹریبونل کو منتقل کرنے کی نسبت توضیع کرنا؛

(و) ایسی ضمنی، اتفاقی اور نتیجی توضیعات (جن میں فیس کے متعلق توضیعات شامل ہیں) شامل کرنا جن کو متعلقہ مجلس قانون ساز مذکورہ ٹریبونل کی موثر کارکردگی اور مقدمات کے فوری فیصلوں اور احکام کی عمل آوری کے لیے ضروری تصور کرے۔

(4) اس آئین کی کسی دیگر توضیع میں یا فی الوقت نافذ کسی قانون میں اس بارے میں کسی امر کے ہوتے ہوئے بھی اس دفعہ کی توضیعات موثر ہوں گی۔

تشریح:-اس دفعہ میں کسی امر سے متعلق مجلس قانون ساز سے پارلیمنٹ یا، جیسی کہ صورت ہو، کوئی ایسی ریاستی مجلس قانون ساز مراد ہے جو اس امر کی نسبت حصہ XI کی توضیعات کے مطابق قوانین بنانے کی مجاز ہو۔

حصہ 15

انتخابات

انتخابات کا اہتمام، ہدایت اور نگرانی انتخابی کمیشن میں مرکوز ہوں گی۔

324-(1)اس آئین کے تحت پارلیمنٹ اور ہر ریاست کی مجلس قانون ساز کے لیے ہونے والے تمام انتخابات اور صدر اور نائب صدر کے عہدوں کے انتخابات کی انتخابی فہرستوں کی تیاری اور ان کے انعقاد کا اہتمام، ہدایت اور نگرانی ایک کمیشن میں مرکوز ہو گی (جس کو اس آئین میں انتخابی کمیشن کہا گیا ہے)۔

(2) انتخابی کمیشن اعلیٰ انتخابی کمشنر اور دیگر انتخابی کمشنروں کی، اگر کوئی ہوں، ایسی تعداد پر مشتمل ہو گا جس کا صدر وقتاً فوقتاً تعین کرے اور انتخابی کمشنروں کا تقرر اس بارے میں پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع صدر کرے گا۔

(3) جب کسی دیگر کمشنر کا اس طرح تقرر ہو تو اعلیٰ انتخابی کمشنر انتخابی کمیشن کے میر مجلس کی حیثیت سے کام کرے گا۔

(4) لوک سبھا اور ہر ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ہر انتخاب سے پہلے اور ہر ریاست کی قانون ساز کونسل کے، جس میں ایسی کونسل ہو، پہلے عام انتخاب سے قبل اور اس کے بعد دو سالہ انتخاب سے قبل انتخابی کمیشن سے مشورہ کرنے کے بعد صدر ایسے علاقائی کمشنروں کا بھی تقرر کر سکے گا جن کو وہ کمیشن کو فقرہ (1) سے عطا کیے ہوئے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں مدد دینے کے لیے ضروری سمجھے۔

(5) پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع انتخابی کمشنروں اور علاقائی کمشنروں کی شرائط ملازمت اور ان

کے عہدہ پر رہنے کی معیاد ایسی ہو گی جن کا صدر قاعدہ کے ذریعہ تعین کرے:

بشرطیکہ اعلیٰ انتخابی کمشنر کو اس طریقہ کے سوا جس کے بموجب اوران وجوہ کے بغیر جن کی بناپر سپریم کورٹ کے کسی جج کو علاحدہ کیا جاسکتا ہے، اس کے عہدے سے علاحدہ نہیں کیا جائے گا اور اعلیٰ انتخابی کمشنر کی شرائط ملازمت میں اس کے تقرر کے بعد ایسی تبدیلی نہیں کی جائے گی جواس کے ناموافق ہو:

مزید شرط یہ ہے کہ کسی دیگر انتخابی کمشنر یا علاقائی کمشنر کو اعلیٰ انتخابی کمشنر کے مشورہ کے بغیر عہدہ سے علاحدہ نہ کیا جائے گا۔

(6) صدر یا کسی ریاست کا گورنر، جب انتخابی کمیشن ایسی درخواست کرے، انتخابی کمیشن یا علاقائی کمشنر کے لیے ایسا عملہ مہیا کرے گا جو کمیشن کو فقرہ (1) سے عطا کیے ہوئے کارہائے منصبی انجام دینے کے لیے ضروری ہو۔

کوئی شخص مذہب، نسل، ذات یا جنس کی بنا پر فہرست انتخاب میں شامل کیے جانے کے لیے نااہل نہ ہو گا اور نہ ہی وہ ادعا کرے گا کہ اس کو کسی خصوصی فہرست انتخاب میں شامل کیا جائے۔

325-پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان یا ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر دو ایوانوں کے انتخاب کے لیے ہر علاقائی حلقہ انتخاب کی ایک عام انتخابی فہرست ہو گی اور کوئی شخص محض مذہب، نسل، ذات، جنس یا ان میں سے کسی کی بنا پر کسی ایسی فہرست میں شامل ہونے کے لیے نااہل نہ ہو گا اور نہ وہ ادعا کرے گا کہ اس کو کسی ایسے حلقہ انتخاب کی کسی خصوصی انتخابی فہرست میں شامل کیا جائے۔

لوک سبھا اور ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں کے لیے انتخابات بالغوں کے حق رائے دہی کی بنا پر ہوں گے۔

326-لوک سبھا اور ہر ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے انتخابات بالغوں کے حق رائے دہی کی بنا پر ہوں گے یعنی ہر شخص جو بھارت کا شہری ہو اور اس تاریخ پر جو متعلقہ مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت اس بارے میں مقرر کی جائے، اٹھارہ سال کی عمر سے کم نہ ہو اور اس آئین یا متعلقہ مجلس قانون ساز

کے بنائے ہوئے کسی قانون کے تحت عدم سکونت، فتور عقل، جرم یا رشوت ستانی یا بد عنوانی کی بنا پر نااہل نہ ہو، کسی ایسے انتخاب میں رائے دہندہ کی حیثیت سے درج فہرست کیے جانے کا مستحق ہو گا۔

پارلیمنٹ کو قانون ساز ایوانوں کے لیے انتخابات سے متعلق توضیع کرنے کا اختیار۔

327-اس آئین کی توضیعات کی تابع، پارلیمنٹ وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر دو ایوان کے انتخابات سے متعلق یا اس کے سلسلہ میں جملہ امور کی بابت توضیع کر سکے گی جن میں انتخابی فہرستوں کی تیاری، انتخابی حلقوں کی حد بندی اور وہ جملہ دیگر امور شامل ہیں جو ایسے ایوانوں کی باضابطہ تشکیل کے لیے ضروری ہوں۔

ریاست کی مجلس قانون ساز کو ایسی مجلس قانون ساز کے انتخابات سے متعلق توضیع کرنے کا اختیار۔

328-اس آئین کی توضیعات کے تابع اور جب تک پارلیمنٹ اس بارے میں توضیع نہ کرے، کسی ریاست کی مجلس قانون ساز وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر دو ایوانوں کے لیے انتخابات سے متعلق یا اس کے سلسلہ میں جملہ امور کی بابت توضیع کر سکے گی جس میں انتخابی فہرستوں کی تیاری اور ایسے جملہ دیگر امور شامل ہیں جو ایسے ایوان یا ایوانوں کی باضابطہ تشکیل کے لیے ضروری ہوں۔

انتخابی امور میں عدالتوں کی مداخلت پر امتناع۔

329-اس آئین میں کسی امر کے باوجود—

(الف) کسی ایسے قانون کے جواز پر جو انتخابی حلقوں کی حد بندی یا ایسے انتخابی حلقوں کے لیے نشستیں مختص کرنے سے متعلق دفعہ 327 یا دفعہ 328 کے تحت بنایا گیا ہو یا بنایا گیا ظاہر ہوتا ہو، کسی عدالت میں اعتراض نہ کیا جائے گا؛

(ب) پارلیمنٹ کے ہر دو ایوانوں یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر دو ایوون کے لیے کسی انتخاب پر کسی عدالت میں اعتراض انتخابی درخواست کے سوا نہ کیا جائے گا جو ایسے حاکم کو ایسے طریقہ سے پیش ہو جس کے بارے میں متعلقہ مجلس قانون ساز کے

بنائے ہوئے کسی قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت توضیع کی جائے۔

329الف۔ آئین (چوالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1978 کی دفعہ 36 کے ذریعہ 20.6.1979 سے حذف۔

حصہ 16

بعض طبقوں سے متعلق خصوصی توضیعات

درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے لئے لوک سبھا میں نشستیں محفوظ کی جائیں گی۔

330-(1) لوک سبھا میں نشستیں محفوظ کی جائیں گی۔

(الف) درج فہرست ذاتوں کے لیے؛

(ب) آسام کے خود اختیاری اضلاع کے درج فہرست قبیلوں کو چھوڑ کر دیگر درج فہرست قبیلوں کے لئے؛ اور

(ج) آسام کے خود اختیاری اضلاع میں درج فہرست قبیلوں کے لیے۔

(2) ان نشستوں کی تعداد کا جو درج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبیلوں کے لیے فقرہ (1) کے تحت کسی ریاست یا یونین علاقہ میں محفوظ کی جائیں ان نشستوں کی کل تعداد سے جو اس ریاست یا یونین علاقہ کو لوک سبھا میں مختص کی جائیں تقریباً وہی تناسب ہو گا جو درج فہرست ذاتوں کی آبادی کا اس ریاست یا یونین علاقہ میں یا درج فہرست قبیلوں کی آبادی کا اس ریاست یا یونین علاقہ میں یا اس ریاست یا یونین علاقہ کے جز میں، جیسی کہ صورت ہو، جس کی بابت نشستیں اس طرح محفوظ کی جائیں اس ریاست یا یونین علاقہ کی کل آبادی میں ہے۔

(3) فقرہ (2) میں مندرج کسی امر کے باوجود ان نشستوں کی تعداد کا جو آسام کے خود اختیاری اضلاع میں درج فہرست قبیلوں کے لیے لوک سبھا میں محفوظ کی جائیں ان

نشستوں کی کل تعداد سے جو اس ریاست کو مختص کی جائیں، ایسا تناسب ہو گا جو اس تناسب سے کم نہ ہو گا جو مذکورہ خود اختیاری اضلاع میں درج فہرست قبیلوں کی آبادی کا ریاست کی کل آبادی سے ہو۔

تشریح: اس دفعہ اور دفعہ 332 میں اصطلاح ''آبادی'' سے وہ آبادی مراد ہے جس کا تعین گزشتہ مردم شماری میں کیا گیا ہو جس کی نسبت اعداد وشمار شائع کیے گئے ہیں:

بشرطیکہ اس تشریح میں گزشتہ ایسی مردم شماری کے حوالے سے جس کی نسبت متعلقہ اعداد وشمار شائع ہو چکے ہیں تاوقتیکہ سال 2026 کے بعد پہلی مردم شماری کے متعلقہ اعداد وشمار شائع نہ ہوئے ہوں 2001 کی مردم شماری کا حوالہ متصور ہو گا۔

لوک سبھا میں اینگلو انڈین فرقہ کی نمائندگی۔

331- دفعہ 81 میں کسی امر کے باوجود صدر، اگر اس کی رائے ہو کہ اینگلو انڈین فرقہ کی لوک سبھا میں کافی نمائندگی نہیں ہے تو، اس فرقہ کے زیادہ سے زیادہ دو ارکان کو لوک سبھا کے لیے نامزد کر سکے گا۔

ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں میں درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے لیے نشستوں کا تحفظ۔

332-(1) ہر ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں درج فہرست ذاتوں کے لیے اور آسام کے خود اختیاری ضلعوں کے درج فہرست قبیلوں کو چھوڑ کر دیگر درج فہرست قبیلوں کے لیے نشستیں محفوظ رہیں گی۔

(2) ریاست آسام کی قانون ساز اسمبلی میں خود اختیاری اضلاع کے لیے بھی نشستیں محفوظ کی جائیں گی۔

(3) ان نشستوں کی تعداد کا جو درج فہرست ذاتوں یا درج فہرست قبیلوں کے لیے فقرہ (1) کے تحت کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں محفوظ کی جائیں اسمبلی کی نشستوں کی کل تعداد سے، جہاں تک ہو سکے وہی تناسب ہو گا جو اس ریاست میں درج فہرست ذاتوں کی آبادی کا یا اس ریاست یا اس کے جز میں، جیسی کہ صورت ہو، درج

فہرست قبیلوں کی آبادی کا، جس کی بابت نشستیں اس طرح محفوظ کی جائیں، اس ریاست کی آبادی میں ہے۔

(3الف) فقرہ (3) میں کسی امر کے باوجود سن 2026ویں عیسوی کے بعد کی گئی پہلی مردم شماری کی بنیاد پر اروناچل پردیش، میگھالیہ، میزورم اور ناگالینڈ ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں میں نشستوں کی تعداد کے، دفعہ 170 کے تحت تنظیم نو کا نفاذ ہونے تک جو نشست ایسی کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں درج فہرست قبیلوں کے لیے محفوظ کی جائیں گی وہ —

(الف) اگر آئین (ستاونویں ترمیم) ایکٹ، 1987 کے نافذ ہونے کی تاریخ کو ایسی ریاست کی موجودہ قانون ساز اسمبلی میں (جسے اس فقرہ میں اس کے بعد موجودہ قانون ساز اسمبلی کہا گیا ہے) سبھی نشستیں درج فہرست قبیلوں کے ارکان کے ذریعہ رکھی ہوئی ہیں تو ایک نشست کو چھوڑ کر سبھی نشستیں ہوں گی؛ اور

(ب) کسی دیگر حالت میں اتنی نشستیں ہوں گی جن کی تعداد کا تناسب نشستوں کی کل تعداد کے اس تناسب سے کم نہیں ہو گا جو موجودہ قانون ساز اسمبلی میں درج فہرست قبیلوں کے ارکان کی (مذکورہ تاریخ کو اس طرح موجود) تعداد کا تناسب موجودہ قانون ساز اسمبلی میں نشستوں کی کل تعداد سے ہے۔

(3ب) فقرہ (3) میں کسی امر کے باجود سن 2026ویں عیسوی کے بعد کی گئی پہلی مردم شماری کی بنیاد پر تری پورہ ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں نشستوں کی تعداد کے، دفعہ 170 کے تحت تنظیم نو کا نفاذ ہونے تک جو نشستیں اس موجودہ قانون ساز اسمبلی میں درج فہرست قبیلوں کے لیے محفوظ کی جائیں گی، وہ اتنی نشستیں ہوں گی جن کی تعداد کا تناسب جگہوں کی کل تعداد کے اس تناسب سے کم نہیں ہو گا جو موجودہ قانون ساز اسمبلی میں درج فہرست قبیلوں کے ارکان کی

آئین (بہتر ویں ترمیم) ایکٹ، 1992 کے ذریعہ نافذ ہونے کی تاریخ کو اس طرح موجودہ تعداد کا تناسب مذکورہ تاریخ کو اس قانون ساز اسمبلی میں نشستوں کی کل تعداد سے ہے۔

(4) ان نشستوں کی تعداد کا جو ریاست آسام کی قانون ساز اسمبلی میں خود اختیاری ضلع کے لیے محفوظ کی جائیں اسمبلی میں نشستوں کی کل تعداد سے ایسا تناسب ہو گا جو اس ضلع کی آبادی اور اس ریاست کی کل آبادی کے تناسب سے کم نہ ہو۔

(5) آسام کے کسی خود اختیاری ضلع کے لیے محفوظ نشستوں کے لیے انتخابی حلقوں میں اس ضلع کے باہر کا کوئی رقبہ شامل نہ ہو گا۔

(6) کوئی شخص جو ریاست آسام کے کسی خود اختیاری ضلع کے کسی درج فہرست قبیلہ کا رکن نہ ہو اس ضلع کے کسی حلقہ انتخاب سے اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں انتخاب کے قابل نہ ہو گا:

بشرطیکہ آسام ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے انتخابات کے لئے بوڈولینڈ علاقائی رقبہ ضلع میں شامل انتخابی حلقوں میں درج فہرست قبائل اور غیر درج فہرست قبائل کی نمائندگی، جیسے اس طرح مطلع کیا گیا تھا اور بوڈولینڈ علاقائی رقبہ ضلع کی تشکیل کے قبل موجود تھی، بنائی رکھی جائے گی۔

ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں میں اینگلو انڈین فرقے کی نمائندگی۔

333- دفعہ 170 میں کسی امر کے باوجود کسی ریاست کا گورنر اگر اس کی رائے ہو کہ ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں اینگلو انڈین فرقے کی نمائندگی کی ضرورت ہے اور اس میں اس کی کافی نمائندگی نہیں ہے تو اس فرقے کے ایک رکن کو اسمبلی کے لیے نامزد کرے گا۔

نشستوں کے تحفظ اور خصوصی نمائندگی کا ستّر سال بعد ختم ہو جانا۔

334- اس حصہ میں مندرجہ بالا توضیعات کے باوجود اس آئین کی توضیعات جو —

(الف) لوک سبھا اور ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں میں درج

فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے لیے نشستوں کا تحفظ کرنے؛اور
(ب)لوک سبھااور ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں میں نامزدگی کے ذریعے اینگلوانڈین فرقے کی نمائندگی سے متعلق ہیں،
اس آئین کی تاریخ نفاذ سے ستّر سال کی مدت کے منقضی ہو جانے پر نافذ نہ رہیں گی:

ملازمتوں اور عہدوں پر درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے ادعا۔

335-یونین یا کسی ریاست کے امور کے سلسلہ میں ملازمتوں اور عہدوں پر تقررات کرنے میں نظم ونسق کی کارکردگی برابر قائم رکھتے ہوئے درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے ارکان کے ادعا کا لحاظ کیا جائے گا:

بشرطیکہ اس دفعہ کا کوئی امر درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبیلوں کے ارکان کے مفاد میں یونین یا کسی ریاست کے امور سے متعلق ملازمتوں کی کسی قسم یا قسموں میں یا عہدوں پر ترقی کے معاملوں میں تحفظ کے لئے، کسی امتحان میں اہلیت کے لئے ضروری نمبروں میں رعایت دینے یااس کی سطح کم کرنے کے لئے توضیعات کرنے میں مانع نہیں ہو گا۔

بعض ملازمتوں میں اینگلوانڈین فرقے کے لیے خصوصی توضیع۔

336-(1)اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعد اس کے پہلے دو سال کے دوران اینگلوانڈین فرقے کے ارکان کے تقررات ریلوے، کسٹم، ڈاک وتار کی یونین ملازمتوں میں عہدوں پر اسی بنا پر کیے جائیں گے جس پر پندرہ اگست،1947ء سے عین قبل کیے جاتے تھے۔

بعد کے آنے والے دو سال کی ہر مدت کے دوران مذکورہ ملازمتوں میں اس فرقے کے ارکان کے لیے محفوظ کیے ہوئے عہدوں کی تعداد عین ماقبل کے دو سال کی مدت کے دوران اس طرح محفوظ کی ہوئی تعداد سے جہاں تک ہو سکے دس فیصد کم ہو گی:

بشرطیکہ اس آئین کی تاریخ نفاذ سے دس سال کے اختتام پر ایسے

تحفظات ختم ہو جائیں گے۔

(2) فقرہ (1) کا کوئی امر اس فقرہ کے تحت اینگلوانڈین فرقے کے لیے محفوظ کیے ہوئے عہدوں کے سوا یا ان کے علاوہ دوسرے عہدوں پر اس فرقے کے ارکان کے تقررات میں مانع نہ ہو گا اگر ایسے ارکان قابلیت کی بنا پر دوسرے فرقوں کے ارکان کے مقابلہ میں مقرر ہونے کے اہل پائے جائیں۔

اینگلوانڈین فرقے کے مفاد کے لیے تعلیمی رقمی منظوریوں کی بابت خصوصی توضیع۔

337-اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعد کے پہلے تین مالیاتی سالوں کے دوران یونین اور ہر ایک ریاست اینگلوانڈین فرقے کے مفاد کے لیے تعلیم کی بابت اتنی ہی رقمی منظوریاں، اگر کوئی ہوں، دے گی جتنی 31 مارچ، 1948 پر ختم ہونے والے مالیاتی سال میں دی گئی تھیں۔

بعد کے آنے والے تین سال کی ہر مدت کے دوران رقمی منظوریاں عین ماقبل کے تین سال کی مدت کی رقمی منظوریوں سے دس فیصدی کم ہوں گی:

بشرطیکہ اس آئین کی تاریخ نفاذ سے دس سال کے اختتام پر ایسی رقمی منظوریاں جس حد تک وہ اینگلوانڈین فرقے کے لیے خصوصی رعایت ہوں، ختم ہو جائیں گی:

مزید شرط یہ ہے کہ کوئی تعلیمی ادارہ اس دفعہ کے تحت کسی رقمی منظوری کے پانے کا مستحق نہ ہو گا بجز اس کے کہ اس میں کم سے کم چالیس فیصدی سالانہ داخلے اینگلوانڈین فرقے کے سوا دوسرے فرقوں کے ارکان کو دیے جاتے ہوں۔

درج فہرست ذاتوں کے لئے قومی کمیشن۔

338-(1) درج فہرست ذاتوں کے لیے ایک کمیشن ہو گا جو درج فہرست ذاتوں کے لیے قومی کمیشن کے نام سے جانا جائے گا۔

(2) پارلیمنٹ کے ذریعے اس تئیں بنائے گئے کسی قانون کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے کمیشن ایک میر مجلس، ایک نائب میر

مجلس اور تین دیگر ارکان سے مل کر بنے گا اور اس طرح مقرر میر مجلس، نائب میر مجلس اور دیگر ارکان کی ملازمت کی شرائط اور عہدہ کی میعاد ایسی ہوں گی جو صدر قانون کے ذریعہ طے کرے۔

(3) صدر اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامہ کے ذریعہ میر مجلس، نائب میر مجلس اور دیگر ارکان کا تقرر کرے گا۔

(4) کمیشن کو اپنے ضابطے خود مقرر کرنے کا اختیار ہو گا۔

(5) کمیشن کا یہ فرض ہو گا کہ وہ—

(الف) درج فہرست ذاتوں کے لیے اس آئین یا اس وقت نافذ کسی دیگر قانون یا سرکار کے کسی حکم کے تحت توضیع کیے ہوئے تحفظات سے متعلق سبھی امور کی جانچ کرے اور ان پر نگرانی رکھے اور ایسے تحفظات کے کاموں کا جائزہ لے؛

(ب) درج فہرست ذاتوں کو ان کے حقوق اور تحفظات سے محروم کرنے کی بابت مصرحہ شکایتوں کی جانچ کرے؛

(ج) درج فہرست ذاتوں کی سماجی اور معاشی ترقی کے منصوبوں کے ضابطے میں حصہ لے اور ان پر صلاح دے اور یونین اور کسی ریاست کے تابع ان کی ترقی کی رفتار کا جائزہ لے؛

(د) ان تحفظات کے کاموں کے بارے میں ہر سال اور ایسے دیگر اوقات پر جو کمیشن ٹھیک سمجھے، صدر کو رپورٹ دے؛

(ہ) ایسی رپورٹوں میں ان طریقوں کے بارے میں جو ان تحفظات کی مؤثر تعمیل کے لیے یونین یا کسی ریاست کے ذریعہ کیے جانے چاہئیں اور درج فہرست ذاتوں کے تحفظ، مفاد اور سماجی و معاشی ترقی کے لیے دیگر طریقوں کے بارے میں سفارش کرے؛

(و) درج فہرست ذاتوں کے تحفظ، مفاد، ترقی اور فروغ کے متعلق ایسے دیگر کاموں کو انجام دے جو صدر، پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے بذریعہ قانون

صراحت کرے۔

(6) صدر ایسی سبھی رپورٹوں کو پارلیمنٹ کے ہر ایوان کے روبرو پیش کروائیگا اور اس کے ساتھ یونین سے متعلق سفارشوں پر کی گئی یا کیے جانے کے لے تجویز کی ہوئی کارروائی اور اگر کوئی ایسی سفارش نامنظور کی گئی ہے تو نامنظوری کی وجوہات کو واضح کرنے والا تشریحی یادداشت بھی ہو گا۔

(7) جہاں کوئی ایسی رپورٹ یا اس کا کوئی حصہ کسی ایسے مضمون سے متعلق ہے جن کا کسی ریاست کی سرکار سے تعلق ہے تو ایسی رپورٹ کی ایک نقل اس ریاست کے گورنر کو بھیجی جائے گی جو اسے ریاست کی قانون ساز مجلس کے روبرو پیش کروائیگا اور اس کے ساتھ ریاست سے متعلق سفارشوں پر کی گئی یا کیے جانے کے لئے تجویز کی ہوئی کارروائی اور اگر کوئی ایسی سفارش نامنظور کی گئی ہے تو نامنظوری کی وجوہات کو واضح کرنے والا تشریحی یادداشت بھی ہو گا۔

(8) کمیشن کو فقرہ (5) کے ذیلی فقرہ (الف) میں محولہ کسی مضمون کی جانچ کرتے وقت یا ذیلی فقرہ (ب) میں محولہ کسی شکایت کے بارے میں جانچ کرتے وقت بالخصوص مندرجہ ذیل مضامین کے متعلق وہ سبھی اختیارات ہوں گے جو مقدمہ کی سماعت کرتے وقت دیوانی عدالت کو ہیں، یعنی:-

(الف) بھارت کے کسی بھی حصہ سے کسی شخص کو سمن کرنا اور حاضر کرانا اور حلف پر اس کی آزمائش کرنا؛

(ب) کسی دستاویز کو ظاہر اور پیش کرنے کا مطالبہ کرنا؛

(ج) حلف ناموں پر شہادت لینا؛

(د) کسی عدالت یا دفتر سے کسی سرکاری ریکارڈ یا اسکی نقل کا مطالبہ کرنا؛

(ہ) گواہوں اور دستاویزوں کی آزمائش کے لیے کمیشن نکالنا؛

(و) کوئی دیگر معاملہ جو صدر قانون کے ذریعہ طے کرے۔

(9) یونین اور ہر ایک ریاست کی سرکار درج فہرست ذاتوں کو متاثر کرنے والے سبھی اہم پالیسی امور پر کمیشن سے مشورہ کرے گی۔

(10) اس دفعہ میں درج فہرست قبیلوں کے لیے ہدایت کا یہ مطلب سمجھا جائے گا کہ اس میں [1][ایسے دیگر پسماندہ طبقوں کے لیے ہر ہدایت، جن کی صدر دفعہ 340 کے فقرہ (1) کے تحت متعین کمیشن کی رپورٹ کو حاصل کرنے پر حکم کے ذریعہ صراحت کرے،] اور اینگلو انڈین فرقے کے لیے ہدایت بھی ہے۔

درج فہرست قبیلوں کے لیے قومی کمیشن۔

338الف۔ (1) درج فہرست قبیلوں کے لئے ایک کمیشن ہو گا جو درج فہرست قبیلوں کے لئے قومی کمیشن کے نام سے جانا جائے گا۔

(2) پارلیمنٹ کے ذریعہ اس تئیں بنائے گئے کسی قانون کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے کمیشن ایک میر مجلس، ایک نائب میر مجلس اور تین دیگر ارکان سے مل کر بنے گا اور اس طرح مقرر میر مجلس، نائب میر مجلس اور دیگر ارکان کی ملازمت کی شرائط اور عہدہ کی میعاد ایسی ہوں گی جو صدر قانون کے ذریعہ طے کرے۔

(3) صدر اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامہ کے ذریعہ میر مجلس، نائب میر مجلس اور دیگر ارکان کا تقرر کرے گا۔

(4) کمیشن کو اپنے ضابطے خود مقرر کرنے کا اختیار ہو گا۔

(5) کمیشن کا یہ فرض ہو گا کہ وہ—

(الف) درج فہرست قبیلوں کے لیے اس آئین یا اس وقت نافذ کسی دیگر قانون یا سرکار کے کسی حکم کے تحت توضیع کیے ہوئے تحفظات سے متعلق سبھی امور کی جانچ کرے اور ان پر نگرانی رکھے

1 آئین (ایک سو دوویں ترمیم) ایکٹ، 2018 کے ذریعہ حذف۔

اور ایسے تحفظات کے کاموں کا جائزہ لے؛

(ب) درج فہرست قبیلوں کو ان کے حقوق اور تحفظات سے محروم کرنے کی بابت مصرحہ شکایتوں کی جانچ کرے؛

(ج) درج فہرست قبیلوں کی سماجی اور معاشی ترقی کے منصوبوں کے ضابطے میں حصہ لے اور ان پر صلاح دے اور یونین اور کسی ریاست کے تابع ان کی ترقی کی رفتار کا جائزہ لے؛

(د) ان تحفظات کے کاموں کے بارے میں ہر سال اور ایسے دیگر اوقات پر جو کمیشن ٹھیک سمجھے، صدر کو رپورٹ دے؛

(ہ) ایسی رپورٹوں میں ان طریقوں کے بارے میں جو ان تحفظات کی مؤثر تعمیل کے لیے یونین یا کسی ریاست کے ذریعہ کیے جانے چاہییں اور درج فہرست قبیلوں کے تحفظ، مفاد اور سماجی و معاشی ترقی کے لیے دیگر طریقوں کے بارے میں سفارش کرے؛

(و) درج فہرست قبیلوں کے تحفظ، مفاد، ترقی اور فروغ کے متعلق ایسے دیگر کاموں کو انجام دے جو صدر، پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے بذریعہ قانون صراحت کرے۔

(6) صدر ایسی سبھی رپورٹوں کو پارلیمنٹ کے ہر ایوان کے روبرو پیش کروائیگا اور اس کے ساتھ یونین سے متعلق سفارشوں پر کی گئی یا کیے جانے کے لئے تجویز کی ہوئی کارروائی اور اگر کوئی ایسی سفارش نامنظور کی گئی ہے تو نامنظوری کی وجوہات کو واضح کرنے والا تشریحی یادداشت بھی ہو گا۔

(7) جہاں کوئی ایسی رپورٹ یا اس کا کوئی حصہ کسی ایسے مضمون سے متعلق ہے جن کا کسی ریاست کی سرکار سے تعلق ہے تو ایسی رپورٹ کی ایک نقل اس ریاست کے گورنر کو بھیجی جائے گی جو اسے ریاست کی قانون ساز مجلس کے روبرو پیش کروائے گا اور

اس کے ساتھ ریاست سے متعلق سفارشوں پر کی گئی یا کیے جانے کے لیے تجویز کی ہوئی کارروائی اور اگر کوئی ایسی سفارش نامنظور کی گئی ہے تو نامنظوری کی وجوہات کو واضح کرنے والا تشریحی یادداشت بھی ہو گا۔

(8) کمیشن کو فقرہ (5) کے ذیلی فقرہ (الف) میں محولہ کسی مضمون کی جانچ کرتے وقت یا ذیلی فقرہ (ب) میں محولہ کسی شکایت کے بارے میں جانچ کرتے وقت بالخصوص مندرجہ ذیل مضامین کے متعلق وہ سبھی اختیارات ہوں گے جو مقدمہ کی سماعت کرتے وقت دیوانی عدالت کو ہیں، یعنی: —

(الف) بھارت کے کسی بھی حصہ سے کسی شخص کو سمن کرنا اور حاضر کرانا اور حلف پر اس کی آزمائش کرنا؛

(ب) کسی دستاویز کو ظاہر اور پیش کرنے کا مطالبہ کرنا؛

(ج) حلف ناموں پر شہادت لینا؛

(د) کسی عدالت یا دفتر سے کسی سرکاری ریکارڈ یا اس کی نقل کا مطالبہ کرنا؛

(ہ) گواہوں اور دستاویزوں کی آزمائش کے لیے کمیشن نکالنا؛

(و) کوئی دیگر معاملہ جو صدر قانون کے ذریعہ طے کرے۔

(9) یونین اور ہر ایک ریاست کی سرکار درج فہرست قبیلوں کو متاثر کرنے والے سبھی اہم پالیسی امور پر کمیشن سے مشورہ کرے گی۔

پسماندہ طبقات کے لیے قومی کمیشن۔

338ب۔ (1) سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ طبقات کے لیے ایک کمیشن ہو گا جو سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ طبقات کے لیے قومی کمیشن کے نام سے جانا جائے گا۔

(2) پارلیمنٹ کے ذریعہ اس تیئں بنائے گئے کسی قانون کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے کمیشن ایک میر مجلس، ایک نائب میر

مجلس اور تین دیگر ارکان سے مل کر بنے گا اور اس طرح مقرر میر مجلس، نائب میر مجلس اور دیگر ارکان کی ملازمت کی شرائط اور عہدہ کی میعاد ایسی ہوں گی جو صدر، قانون کے ذریعہ طے کرے۔

(3) صدر اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامہ کے ذریعہ میر مجلس، نائب میر مجلس اور دیگر ارکان کا تقرر کرے گا۔

(4) کمیشن کو اپنے ضابطے خود مقرر کرنے کا اختیار ہو گا۔

(5) کمیشن کا یہ فرض ہو گا کہ وہ۔

(الف) سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ طبقات کے لیے اس آئین یا اس وقت نافذ کسی دیگر قانون یا سرکار کے کسی حکم کے تحت توضیع کیے ہوئے تحفظات سے متعلق سبھی امور کی جانچ کرے اور ان پر نگرانی رکھے اور ایسے تحفظات کے کاموں کا جائزہ لے؛

(ب) سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ طبقات کو ان کے حقوق اور تحفظات سے محروم کرنے کی بابت مصرحہ شکایتوں کی جانچ کرے؛

(ج) سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ طبقات کی سماجی اور معاشی ترقی میں حصہ لے اور ان پر صلاح دے اور یونین اور کسی ریاست کے تابع ان کی ترقی کی رفتار کا جائزہ لے؛

(د) ان تحفظات کے کاموں کے بارے میں ہر سال اور ایسے دیگر اوقات پر جو کمیشن ٹھیک سمجھے، صدر کو رپورٹ دے؛

(ہ) ایسی رپورٹوں میں ان طریقوں کے بارے میں جو ان تحفظات کی مؤثر تعمیل کے لیے یونین یا کسی ریاست کے ذریعہ کیے جانے چاہئیں اور سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ طبقات کے تحفظ، بہبود اور سماجی و معاشی ترقی کے لیے دیگر طریقوں کے بارے میں سفارش کرے؛

(و) سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ طبقات کے تحفظ، بہبود، ترقی اور فروغ کے متعلق ایسے دیگر کاموں کو انجام دے جو صدر، پارلیمنٹ

کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے بذریعہ قانون صراحت کرے۔

(6)صدرایسی سبھی رپورٹوں کوپارلیمنٹ کے ہرایوان کے روبرو پیش کروائیگااوراس کے ساتھ یونین سے متعلق سفارشوں پر کی گئی یا کیے جانے کے لیے تجویز کی ہوئی کارروائی اوراگر کوئی ایسی سفارش نا منظور کی گئی ہے تو نامنظوری کی وجوہات کوواضح کرنے والا تشریحی یادداشت بھی ہو گا۔

(7) جہاں کوئی ایسی رپورٹ یا اس کا کوئی حصہ کسی ایسے مضمون سے متعلق ہے جن کا کسی ریاست کی سرکار سے تعلق ہے تو ایسی رپورٹ کی ایک نقل ریاستی حکومت کو بھیجی جائے گی جو اسے ریاست کی قانون ساز مجلس کے روبرو پیش کروائے گی اور اس کے ساتھ ریاست سے متعلق سفارشوں پر کی گئی یاکیے جانے کے لیے تجویز کی ہوئی کارروائی اور اگر کوئی ایسی سفارش نامنظور کی گئی ہے تو نا منظوری کی وجوہات کوواضح کرنے والا تشریح یادداشت بھی ہو گا۔

(8) کمیشن فقرہ (5) کے ذیلی فقرہ (الف) میں محولہ کسی مضمون کی جانچ کرتے وقت یافقرہ(5) کے ذیلی فقرہ(ب) میں محولہ کسی شکایت کے بارے میں جانچ کرتے وقت بالخصوص مندرجہ ذیل مضامین کے متعلق وہ سبھی اختیارات ہوں گے جو مقدمہ کی سماعت کرتے وقت دیوانی عدالت کو ہیں، یعنی:۔

(الف) بھارت کے کسی بھی حصہ سے کسی شخص کو سمن کرنا اور حاضر کرنااور حلف پراس کی آزمائش کرنا؛

(ب) کسی دستاویز کو ظاہر اور پیش کرنے کامطالبہ کرنا؛

(ج) حلف ناموں پر شہادت لینا؛

(د) کسی عدالت یا دفتر سے کسی سرکاری ریکارڈیااس کی نقل کامطالبہ کرنا؛

(ہ) گواہوں اور دستاویزوں کی آزمائش کے لیے کمیشن نکالنا؛

(و) کوئی دیگر معاملہ جو صدر قانون کے ذریعہ طے کرے۔

(9) یونین اور ہر ایک ریاست کی سرکاری سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ طبقات کو متاثر کرنے والے سبھی اہم پالیسی امور پر کمیشن سے مشورہ کرے گی۔

درج فہرست رقبوں کے نظم ونسق اور درج فہرست قبیلوں کی بہبودی پر یونین کی نگرانی۔

339-(1) صدر، ریاستوں کے درج فہرست رقبوں کے نظم ونسق اور قبیلوں کے مفاد کے بارے میں رپورٹ دینے کے لیے کمیشن کا تقرر حکم کے ذریعہ کسی بھی وقت اور اس آئین کی تاریخ نفاذ سے دس سال کے اختتام پر کر سکے گا۔

حکم میں کمیشن کی بناوٹ، اختیارات اور ضابطے واضح کیے جاسکیں گے اور اس میں ایسی ضمنی یا معاون توضیع مندرج ہو سکے گی جنہیں صدر ضروری یا پسندیدہ سمجھے۔

(2) یونین کے عاملانہ اختیار کی توسیع کسی ریاست کو ایسی ہدایت دینے تک ہو گی جو اس ریاست کے درج فہرست قبیلوں کے مفاد کے لیے ہدایت میں ضروری بتائے گئے منصوبوں کے بنانے اور تکمیل کے بارے میں ہے۔

پسماندہ طبقوں کے حالات کی تفتیش کرنے کے لیے ایک کمیشن کا تقرر۔

340-(1) صدر، حکم کے ذریعہ بھارت کے علاقہ کے اندر سماجی اور تعلیمی اعتبار سے پسماندہ طبقوں کے حالات اور ان دقتوں کی، جو ان کو اٹھانی پڑتی ہیں، تفتیش کرنے اور ان تدابیر کے بارے میں جو یونین یا کسی ریاست کو ایسی دقتوں کو رفع کرنے اور ان کے حالات کو سدھارنے کے لیے کرنی چاہئیں اور ان رقمی منظوریوں کی بابت جو یونین یا کسی ریاست کو اس غرض کے لیے دینی چاہئیں اور ان شرائط کی بابت جن کے تابع ایسی رقمی منظوریاں دینی چاہئیں، سفارش کرنے کے لیے ایسے اشخاص پر مشتمل، جن کو وہ موزوں خیال کرے، ایک کمیشن کا تقرر کر سکے گا اور اس حکم میں جس سے اس کمیشن کا تقرر

کیا جائے اس طریق کار کا تعین کیا جائے گا جس کے مطابق کمیشن عمل کرے گا۔

(2) اس طرح تقرر کیا ہوا کمیشن ان امور کی تفتیش کرے گا جو اس کے سپرد کیے جائیں اور صدر کو ایک رپورٹ پیش کرے گا جس میں وہ واقعات درج ہوں گے جن کا اس کو علم ہو اور ایسی سفارشات کی جائیں گی جو وہ مناسب خیال کرے۔

(3) صدر، اس طرح پیش کی ہوئی رپورٹ کی ایک نقل، ایک یادداشت کے ساتھ جس میں اس پر کی ہوئی کارروائی کی وضاحت کی گئی ہو، پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کروائے گا۔

درج فہرست ذاتیں۔

341-(1) صدر، کسی ریاست یا یونین علاقہ سے متعلق اور اگر وہ کوئی ریاست ہو تو اس کے گورنر سے مشورہ کے بعد عام اطلاع نامہ کے ذریعے ان ذاتوں، نسلوں یا قبیلوں یا ذاتوں، نسلوں یا قبیلوں کے حصوں یا ان کے زمروں کی صراحت کر سکے گا جن کا اس آئین کی اغراض کے لیے ایسی ریاست یا یونین علاقہ کے تعلق سے، جیسی کہ صورت ہو، درج فہرست ذاتیں ہونا متصور ہو گا۔

(2) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعے فقرہ (1) کے تحت اجرا کیے ہوئے اطلاع نامہ میں مصرحہ درج فہرست ذاتوں کی فہرست میں کسی ذات، نسل یا قبیلہ کو یا کسی ذات، نسل یا قبیلہ کے حصہ کو یا اس کے کسی زمرہ کو داخل یا اس سے خارج کر سکے گی لیکن متذکرہ بالا طریقہ کے سوا اس فقرہ کے تحت اجرا کیے ہوئے اطلاع نامہ میں سے کسی مابعد اطلاع نامہ سے تبدیلی نہیں کی جائے گی۔

درج فہرست قبیلے۔

342-(1) صدر، کسی ریاست یا یونین علاقہ سے متعلق اور اگر وہ کوئی ریاست ہو تو اس کے گورنر سے مشورے کے

بعد عام اطلاع نامہ کے ذریعے ان قبیلوں، یا قبائلی فرقوں یا قبیلوں یا قبائلی فرقوں کے حصوں یا ان کے زمروں کی صراحت کر سکے گا جن کا اس آئین کی اغراض کے لیے اس ریاست یا یونین علاقہ کے تعلق سے، جیسی کہ صورت ہو، درج فہرست قبیلے ہونا متصور ہو۔

(2) پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ فقرہ (1) کے تحت اجرا کیے ہوئے اطلاع نامہ میں مصرحہ درج فہرست قبیلوں کی فہرست سے کسی قبیلہ یا قبائلی فرقہ یا کسی قبیلہ یا قبائلی فرقہ کے حصہ یا اس کے کسی زمرہ کو داخل یا اس سے خارج کر سکے گی لیکن متذکرہ طریقہ کے سوا اس فقرہ کے تحت اجرا کیے ہوئے اطلاع نامہ میں کسی مابعد اطلاع نامہ سے تبدیلی نہیں کی جائے گی۔

حصہ 17

سرکاری زبان

باب1۔یونین کی زبان

یونین کی سرکاری زبان۔

343-(1)یونین کی سرکاری زبان دیونا گری رسم الخط میں ہندی ہو گی۔

یونین کی سرکاری اغراض کے لیے استعمال کیے جانے والے ہندسوں کی شکل بھارتی ہندسوں کی بین الاقوامی شکل ہو گی۔

(2)فقرہ(1)میں کسی امر کے باوجود،اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پندرہ سال کی مدت تک انگریزی زبان کا استعمال یونین کی ان سب اغراض کے لیے برقرار رہے گا جس کے لیے وہ ایسی تاریخ نفاذ کے عین قبل استعمال ہو رہی تھی:

بشرطیکہ صدر،مذکورہ مدت کے اندر یونین کی سرکاری اغراض میں سے کسی غرض کے لیے انگریزی زبان کے علاوہ ہندی زبان اور ہندسوں کی بین الاقوامی شکل کے علاوہ ہندسوں کی دیونا گری شکل کے استعمال کو بذریعہ حکم مجاز کر سکے گا۔

(3)اس دفعہ میں کسی امر کے باوجود،پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ پندرہ سال کی مذکورہ مدت کے بعد۔

(الف)انگریزی زبان،یا

(ب)ہندسوں کی دیونا گری شکل،

ایسی اغراض کے لیے استعمال کرنے کی، جن کی صراحت اس قانون میں کی جائے، توضیع کرسکے گی۔

سر کاری زبان کے لیے کمیشن اور پارلیمنٹ کی کمیٹی۔

344-(1) صدر، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پانچ سال کے منقضی ہونے پر اور اس کے بعد ایسی تاریخ نفاذ سے دس سال منقضی ہونے پر، بذریعہ حکم، ایک کمیشن تشکیل دے گا جو ایک میر مجلس اور آٹھویں فہرست بند میں مصرحہ مختلف زبانوں کی نمائندگی کرنے والے ایسے دوسرے ارکان پر مشتمل ہوگا جن کا تقرر صدر کرے اور اس حکم میں اس طریق کار کا تعین ہوگا جس کے مطابق کمیشن کام کرے گا۔

(2) اس کمیشن کا فرض ہوگا کہ وہ حسب ذیل امور کے بارے میں صدر سے سفارشات کرے -

(الف) یونین کی سر کاری اغراض کے لیے ہندی زبان کا بتدریج استعمال؛

(ب) یونین کی تمام سر کاری اغراض یا کسی غرض کے لیے انگریزی زبان کے استعمال پر پابندیاں؛

(ج) دفعہ 348 میں متذکرہ تمام اغراض یا ان میں سے کسی غرض کے لیے استعمال کی جانے والی زبان؛

(د) یونین کی ایک یا زیادہ مصرحہ اغراض کے لیے استعمال کیے جانے والے ہندسوں کی شکل؛

(ہ) یونین کی سر کاری زبان اور یونین اور کسی ریاست یا ایک ریاست اور دوسری ریاست کے مابین مراسلت کی زبان اور ان کے استعمال سے متعلق صدر کی جانب سے کمیشن سے رجوع ہوا کوئی دیگر امر۔

(3) فقرہ (2) کے تحت اپنی سفارشات کرتے وقت کمیشن بھارت کی صنعتی، ثقافتی اور سائنسی ترقی کا اور سر کاری ملازمتوں کے بارے میں ان رقبوں کے اشخاص کے جائز حقوق اور مفادات کا، جہاں ہندی نہیں بولی جاتی، مناسب لحاظ کرے گا۔

(4) تیس ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جائے گی جن میں سے بیس لوک سبھا کے ارکان اور دس راجیہ سبھا کے ارکان ہوں گے جن کو لوک سبھا کے ارکان اور راجیہ سبھا کے ارکان تناسبی نمائندگی کے طریقہ کے مطابق واحد قابل انتقال ووٹ کے ذریعہ منتخب کریں گے۔

(5) کمیٹی کا فرض ہو گا کہ فقرہ (1) کے تحت تشکیل دئے ہوئے کمیشن کی سفارش کی جانچ کرے اور صدر کو ان پر اپنی رائے کی نسبت رپورٹ پیش کرے۔

(6) دفعہ 343 میں کسی امر کے باوجود، فقرہ (5) میں متذکرہ رپورٹ پر غور کرنے کے بعد صدر، اس پوری رپورٹ یا اس کے کسی جز کے بموجب ہدایات جاری کر سکے گا۔

باب 2

علاقائی زبانیں

ریاست کی سرکاری زبان یا زبانیں۔

345-دفعات 346 اور 347 کی توضیعات کے تابع ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، اس ریاست میں استعمال ہونے والی کسی ایک یا زیادہ زبانوں یا ہندی کو اس زبان یا ان زبانوں کی حیثیت سے اختیار کر سکے گی جس کا یا جن کا اس ریاست کی تمام سرکاری اغراض یا ان میں سے کسی غرض کے لیے استعمال کیا جانا ہو:

بشرطیکہ جب تک اس ریاست کی مجلس قانون ساز، قانون کے ذریعہ، دیگر طور پر توضیع نہ کرے انگریزی زبان ان سرکاری اغراض کے لیے اس ریاست کے اندر استعمال ہوتی رہے گی جن کے لیے وہ اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل استعمال ہوتی تھی۔

346-وہ زبان جس کا یونین میں سرکاری اغراض کے لیے استعمال فی الوقت مجاز کیا گیا ہے ایک ریاست اور کسی دوسری ریاست اور کسی ریاست اور یونین کے مابین مراسلت کے لیے سرکاری زبان ہو گی:

ایک ریاست اور کسی دوسری ریاست یا کسی ریاست اور یونین کے مابین مراسلت کے لیے سرکاری زبان۔

بشرطیکہ اگر دو یا زیادہ ریاستیں متفق ہو جائیں کہ ہندی زبان ایسی ریاستوں کے مابین مراسلت کے لیے سرکاری زبان ہو گی تو وہ زبان ایسی مراسلت کے لیے استعمال ہو سکے گی۔

347-اس بارے میں مطالبہ کیے جانے پر صدر، اگر وہ مطمئن ہو کہ کسی ریاست کی آبادی سے قابل لحاظ تناسب کی خواہش ہے کہ وہ ریاست کی کسی زبان کے استعمال کو جس کو وہ بولتے ہیں، تسلیم کرے تو ہدایت کر سکے گا کہ ایسی زبان بھی اس ریاست بھر میں یا اس کے کسی حصہ میں اس غرض کے لیے، جس کی وہ صراحت کرے، سرکاری طور پر تسلیم کر لی جائے۔

اس زبان کے متعلق خصوصی توضیع جسے ریاست کی آبادی کا ایک حصہ بولتا ہو۔

باب3

سپریم کورٹ اور عدالت ہائے عالیہ وغیرہ کی زبان

348-(1)اس حصہ کی متذکرہ بالا توضیعات میں کسی امر کے باوجود، تاوقتیکہ پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع نہ کرے -

زبان جو سپریم کورٹ اور عدالت ہائے عالیہ میں اور ایکٹوں اور بلوں وغیرہ کے لیے استعمال ہو گی۔

(الف) سپریم کورٹ اور ہر عدالت العالیہ میں ساری کارروائی انگریزی زبان میں ہو گی؛

(ب)مستند متن —

(i) ان سب بلوں یا ان کی ترمیمات کا جو پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ایوان یا ہر دو ایوانوں میں پیش کیے جائیں یا ان کی تحریک کی جائے،

(ii) ان سب ایکٹوں کا جو پارلیمنٹ یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز سے منظور ہوں اور ان سب آرڈیننسوں کا جن کا صدر یا کسی ریاست کا گورنر بذریعہ اعلان نافذ کرے، اور

(iii) ان سب احکام، قواعد، دساتیر العمل اور ذیلی قوانین کا جو اس آئین کے تحت یا پارلیمنٹ یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے کسی قانون کے تحت اجرا ہوں،

انگریزی زبان میں ہوگا۔

(2) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (الف) میں کسی امر کے باوجود، کسی ریاست کا گورنر صدر کی ماقبل منظوری سے ہندی زبان یا کسی دوسری زبان کو جو اس ریاست کی سرکاری اغراض کے لیے استعمال ہوتی ہو، اس عدالت العالیہ کی کاروائی میں جس کا صدر مقام اس ریاست میں ہو، استعمال کرنے کا مجاز کر سکے گا:

بشرطیکہ اس فقرہ کے کسی امر کا اطلاق کسی ایسے فیصلہ، ڈگری یا حکم پر نہ ہوگا جو ایسی عدالت العالیہ صادر کرے یا دے۔

(3) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ب) میں کسی امر کے باوجود، جہاں ریاست کی مجلس قانون ساز نے انگریزی زبان کے سوا کسی اور زبان کو اس ریاست کی مجلس قانون ساز میں پیش شدہ بلوں یا اس کے منظور کیے ہوئے ایکٹوں یا اس ریاست کے گورنر کی جانب سے بذریعہ اعلان نافذ کیے ہوئے آرڈیننسوں یا اس ذیلی فقرہ کے پیرا (iii) میں متذکرہ کسی حکم، قاعدہ، دستور العمل یا ذیلی قانون میں استعمال کے لیے مقرر کیا ہو تو انگریزی زبان میں اس کا ترجمہ جو اس ریاست کے گورنر کے اختیار سے اس ریاست کے سرکاری گزٹ میں شائع

ہو،اس دفعہ کے تحت انگریزی زبان میں ان کا مستند متن متصور ہو گا۔

زبان سے متعلق بعض قوانین وضع کرنے کا خاص طریق کار۔

349-اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پندرہ سال کی مدت کے دوران پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سے کسی ایوان میں صدر کی ماقبل منظوری کے بغیر نہ کوئی ایسا بل پیش ہو گا نہ اس میں ترمیم کی تحریک ہو گی جس میں دفعہ 348 کے فقرہ (1) کی متذکرہ اغراض میں سے کسی غرض کے لیے استعمال ہونے والی زبان کی نسبت توضیع درج ہو اور صدر جب تک دفعہ 344 کے فقرہ (1) کے تحت تشکیل دئے ہوئے کمیشن کی سفارشات اور اس دفعہ کے فقرہ (4) کے تحت دی ہوئی رپورٹ پر غور نہ کرلے، کسی ایسے بل کو پیش کرنے اور کسی ایسی ترمیم کی تحریک کرنے کے بارے میں اپنی منظوری نہ دے گا۔

باب 4

خاص ہدایتیں

شکایتوں کے ازالہ کی درخواستوں میں استعمال ہونے والی زبان۔

350-ہر شخص کو کسی شکایت کے ازالہ کے لیے یونین یا کسی ریاست کے کسی عہدہ دار یا حاکم کو ان زبانوں میں سے کسی زبان میں جو یونین یا اس ریاست میں، جیسی کہ صورت ہو، استعمال ہوں عرض داشت پیش کرنے کا حق ہو گا۔

ابتدائی درجے میں مادری زبان میں تعلیم دینے کی سہولتیں۔

350الف۔ ہر ریاست اور اس ریاست کے اندر ہر مقامی حاکم کی کوشش ہو گی کہ لسانی اقلیتی زمروں سے تعلق رکھنے والے بچوں کو تعلیم کے ابتدائی درجے میں مادری زبان میں تعلیم دینے کی کافی سہولتیں مہیا کرے اور صدر، کسی ریاست کو ایسی ہدایتیں اجرا کر سکے گا جو ایسی سہولتیں مہیا کرنے کے لیے وہ ضروری یا مناسب سمجھے۔

لسانی اقلیتوں کے لیے خاص عہدیدار۔

350ب۔(1)لسانی اقلیتوں کے لیے ایک خاص عہدہ دار ہو گا جس کا تقرر صدر کرے گا۔

(2)اس خاص عہدے دار کا فرض ہو گا کہ اس آئین کے تحت لسانی اقلیتوں کے لیے دیئے ہوئے تحفظات کے متعلق سب امور کی تفتیش کرے اور صدر کو ان امور پر ایسے وقفوں سے، جن کی صدر ہدایت دے، رپورٹ کرے اور صدر ایسی ساری رپورٹوں کو پارلیمنٹ کے ہر ایوان میں پیش کروائے گا اور متعلقہ ریاستوں کی حکومتوں کو بھجوائے گا۔

ہندی زبان کو فروغ دینے کے لیے ہدایت۔

351-یونین کا یہ فرض ہو گا کہ ہندی زبان کی اشاعت کو فروغ دے تا کہ وہ بھارت کی ملی جلی تہذیب کے تمام عناصر کے لیے اظہار خیال کے ذریعہ کے طور پر کام آئے اور اس کے مزاج میں دخل انداز ہوئے بغیر ہندوستانی اور آٹھویں فہرست بند میں مندرجہ بھارت کی دوسری زبانوں میں استعمال ہونے والی تراکیب، اسلوب اور اصطلاحات کو جذب کرکے اور، جہاں بھی ضروری ہو یا مناسب ہو، اس کے ذخیرہ الفاظ کے لیے اولاً سنسکرت اور ثانیاً دوسری زبانوں سے اخذ کرکے اس کو مالا مال کرے۔

حصہ 18

ہنگامی حالت سے متعلق توضیعات

ہنگامی حالت کا اعلان نامہ۔

352-اگر صدر مطمئن ہوجائے کہ ایسی شدید ہنگامی حالت موجود ہے جس سے بھارت یااس کے علاقہ کے کسی حصہ کی سلامتی کو جنگ، بیرونی حملہ یا مسلح بغاوت کا خطرہ ہے تو وہ اعلان نامہ کے ذریعہ پورے بھارت یااس کے کسی علاقے کی نسبت، جس کی اعلان نامہ میں صراحت کی گئی ہو،اس منشا کا ایک اعلان کرسکے گا۔

تشریح:-ہنگامی حالت کا ایسااعلان نامہ جس میں یہ قرار دیاجائے کہ بھارت یااس کے کسی حصہ کی سلامتی کو جنگ یابیرونی حملے یا مسلح بغاوت کا خطرہ ہے حقیقی طور پر جنگ یاایسا کوئی حملہ یابغاوت واقع ہونے سے پہلے کیاجاسکے گاجب کہ صدر مطمئن ہو کہ اس کے واقع ہونے کافوری خطرہ ہے۔

(2)فقرہ(1)کے تحت اجرا کیے ہوئے اعلان نامہ کو مابعد اعلان نامہ سے تبدیل یامنسوخ کیاجاسکے گا۔

(3)صدر تب تک فقرہ(1)کے تحت اعلان نامہ یاایسے اعلان نامہ میں تبدیلی کااعلان جاری نہ کرے گاجب تک اسے یونین کابینہ (یعنی کابینہ جو دفعہ 75 کے تحت مقررہ وزیراعظم اور کابینہ درجے کے

دیگر وزرا پر مشتمل ہو) کا یہ فیصلہ کہ ایسا اعلان نامہ جاری کیا جائے، تحریری طور پر موصول نہ ہو۔

(4) اس دفعہ کے تحت جاری کیا گیا ہر اعلان نامہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں رکھا جائے گا اور سابقہ اعلان نامہ کو منسوخ کرنے والے اعلان نامہ کے سوا اس کا نفاذ ایک مہینے کی مدت منقضی ہونے پر ختم ہو جائے گا تا وقتیکہ ایسی مدت منقضی ہونے سے پہلے اسے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کی قرار داد کے ذریعے منظور نہ کیا جائے:

بشر طیکہ اگر ایسا اعلان نامہ (جو سابقہ اعلان نامہ منسوخ کرنے والا اعلان نامہ نہ ہو) اس وقت جاری کیا جائے جب لوک سبھا توڑ دی گئی ہو یا لوک سبھا کا توڑا جانا اس فقرہ میں محولہ ایک مہینے کی مدت کے دوران واقع ہو اور اگر اعلان نامہ کی منظوری کی قرار داد راجیہ سبھا نے منظور کر دی ہو لیکن لوک سبھا نے اس مدت کے منقضی ہونے سے پہلے منظور نہ کی ہو تو اسی تاریخ سے جس پر لوک سبھا کی اس کی مکرر تشکیل کے بعد پہلی بار نشست ہو، تیس دن کے ختم ہونے پر اعلان نامہ کا نفاذ ختم ہو جائے گا بجز اس کے کہ مذکورہ تیس دن کی مدت منقضی ہونے سے پہلے لوک سبھا بھی اعلان نامہ کی منظوری کی قرار دادا کو منظور کر دے۔

(5) اس طرح منظور کیا گیا اعلان نامہ، جب تک کہ اسے منسوخ نہ کیا جائے، فقرہ (4) کے تحت اعلان نامہ کی منظوری کی دوسری قرار داد منظور ہونے کی تاریخ سے چھ مہینے کی مدت منقضی ہونے پر نافذ العمل نہ رہے گا:

بشر طیکہ اگر اور اتنی بار جتنی بار ایسے اعلان نامہ کے نفاذ کو جاری رکھنے کی منظوری کی قرار داد پارلیمنٹ کہ دونوں ایوان منظور کرتے ہیں، ایسا اعلان نامہ بجز اس کے کہ منسوخ کیا جائے، اس تاریخ سے

جس پر وہ اس فقرہ کے تحت دیگر طور پر نافذ نہ رہتا، چھ مہینوں کی مزید مدت کے لیے نافذ رہے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ اگر چھ مہینوں کی کسی ایسی مدت کے دوران لوک سبھا کا توڑا جانا واقع ہو جائے اور ایسے اعلان نامہ کے نفاذ کو جاری رکھنے کی منظوری کی قرار داد کو راجیہ سبھا نے منظور کر دیا ہو لیکن مذکورہ مدت کے دوران لوک سبھا نے اسے منظور نہ کیا ہو تو ایسا اعلان نامہ اس تاریخ سے، جس پر لوک سبھا کی اس کی مکرر تشکیل کے بعد پہلی بار نشست ہو، تیس دن منقضی ہونے پر نافذ العمل نہ رہے گا اگر مذکورہ تیس دن کی مدت منقضی ہونے سے پہلے لوک سبھا بھی اعلان نامہ کی منظوری کی قرار داد کو منظور نہ کر دے۔

(6) فقرہ (4) اور (5) کی اغراض کے لیے کسی قرار داد کو پارلیمنٹ کا کوئی ایوان صرف اس ایوان کی کل رکنیت کی اکثریت کے ذریعہ اور اس ایوان کے موجود اور رائے دینے والے کم سے کم دو تہائی ارکان کی اکثریت سے منظور کرے گا۔

(7) متذکرہ فقروں میں درج کسی امر کے باوجود، صدر فقرہ (1) کے تحت جاری کردہ کسی اعلان نامہ کو یا ایسے اعلان نامہ کو تبدیل کرنے والے کسی اعلان نامہ کو، اگر لوک سبھا ایسے اعلان نامہ کی نامنظوری کی یا اس کے نفاذ کو نامنظور کرنے کی قرار داد منظور کرے، منسوخ کر دے گا۔

(8) جب لوک سبھا کے ارکان کی کل تعداد کا دسواں حصہ اپنے دستخط سے –

(الف) اگر اجلاس جاری ہو تو اسپیکر کو؛ یا

(ب) اگر اجلاس جاری نہ ہو تو صدر کو،

اپنے اس منشا کا تحریری نوٹس دے کہ فقرہ (1) کے تحت جاری کردہ

اعلان نامہ کے نفاذ کو یا اس اعلان نامہ کو بدلنے والے کسی نافذہ اعلان نامہ کو، جیسی کہ صورت ہو، نامنظور کرنے کی نسبت قرار داد پیش کی جانی چاہیئے تو اس صورت میں اسپیکر یا صدر کو، جیسی کہ صورت ہو، مذکورہ نوٹس موصول ہونے کی تاریخ سے چودہ دن کے اندر اس قرار داد پر غور وخوض کرنے کے لیے ایک خصوصی اجلاس منعقد کیا جائے گا۔

(9) صدر کو اس دفعہ کی رو سے جو اختیار عطا کیا گیا ہے، اس میں جب جنگ یا بیرونی حملہ یا مسلح بغاوت ہو یا جنگ یا بیرونی حملہ یا مسلح بغاوت کا فوری خطرہ ہو تو مختلف وجوہ کی بنا پر مختلف اعلان نامے اجرا کرنے کا اختیار شامل ہو گا خواہ فقرہ (1) کے تحت صدر کا پہلے ہی سے اجرا کیا ہوا کوئی اعلان نامہ موجود ہو یا نہ ہو اور ایسا اعلان نامہ نافذ العمل ہو یا نہ ہو۔

ہنگامی حالت کے اعلان نامہ کا اثر۔

353- جب ہنگامی حالت کا کوئی اعلان نامہ نافذ العمل ہو تو۔۔

(الف) اس آئین میں کسی امر کے باوجود، یونین کا عاملانہ اختیار کسی ریاست کو اس کے عاملانہ اختیار کے استعمال کرنے کے طریقے کے بارے میں ہدایات دینے سے متعلق ہو گا؛

(ب) پارلیمنٹ کے کسی امر سے متعلق قوانین بنانے کے اختیار میں ایسے قوانین بنانا شامل ہو گا جن سے اس امر کی بابت یونین یا یونین کے عہدے داروں اور حکام کو اختیارات عطا کیے جائیں اور ان پر فرائض عائد کرنے کا مجاز کیا جائے باوجود اس کے کہ وہ ایسا امر ہو جو یونین فہرست میں درج نہیں ہے:

بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ بھارت کے علاقہ کے صرف کسی ایک حصے کے لیے نافذ العمل ہو تو۔۔

(i) فقرہ (الف) کے تحت ہدایت دینے کی نسبت یونین کے عاملانہ اختیار کی، اور

(ii)فقرہ (ب) کے تحت بنانے کے نسبت پارلیمنٹ کے اختیار کی،

ایسی ریاست کے علاوہ جس میں، یا جس کے کسی حصے میں، ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو کسی دیگر ریاست پر بھی وسعت ہو گی اگر اور جہاں تک بھارت کو یا اس کے علاقے کے کسی حصہ کی سلامتی کو بھارت کے علاقے کے ایسے حصہ میں یا اس کے تعلق سے جہاں ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہے سر گرمیوں کے سبب خطرہ در پیش ہے۔

آمدنی کی تقسیم کی نسبت توضیعات کا اطلاق اس وقت جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو۔

354-(1)صدر، جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو، حکم کے ذریعہ ہدایت کر سکے گا کہ دفعات 268 تا 279 کی تمام توضیعات یا ان میں سے کوئی توضیع اتنی مدت کے لیے جس کی صراحت اس حکم میں ہو اور جو بہر حال اس مالیاتی سال کے اختتام سے جس میں، ایسا اعلان نامہ نافذ العمل نہ رہے، متجاوز نہ ہو گی، ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تابع، جن کو وہ مناسب خیال کرے، نافذ رہے گی۔

(2)ہر حکم جو فقرہ (1) کے تحت صادر ہو اس کے صادر ہونے کے بعد، جس قدر جلد ہو سکے، پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کیا جائے گا۔

ریاستوں کو بیرونی حملے اور اندرونی شورش سے محفوظ رکھنے کا یونین کا فرض۔

355-یونین کا فرض ہو گا کہ وہ ریاست کو بیرونی حملے اور اندرونی شورش سے محفوظ رکھے اور اس کا اطمینان کرے کہ ہر ریاست کی حکومت اس آئین کی توضیعات کے مطابق چلائی جاتی ہے۔

ریاستوں میں آئینی طریقوں کے ناکام ہو جانے کی حالت میں توضیعات۔

356-(1)اگر صدر کسی ریاست کے گورنر کی رپورٹ ملنے پر یا دیگر طور پر مطمئن ہو جائے کہ ایسی حالت پیدا ہو گئی ہے جس میں اس ریاست کی حکومت اس آئین کی توضیعات کے مطابق نہیں چلائی جا سکتی تو صدر اعلان نامہ کے ذریعہ —

(الف) اس ریاست کی حکومت کے جملہ کارہائے منصبی یاان میں سے کسی کار منصبی کو اوران جملہ اختیارات یاان میں سے کسی اختیار کو جو گورنر یا ریاست کی مجلس قانون ساز کے سوا اس ریاست کی کسی جماعت یا حاکم میں مرکوز ہو یا جن کو وہ استعمال کر سکتا ہو خود اپنے ذمہ لے سکے گا؛

(ب) قرار دے سکے گا کہ اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے اختیارات کا استعمال پارلیمنٹ کے ذریعہ یا اس کے اختیار سے کیا جائے گا؛

(ج) ایسی ضمنی اور نتیجی توضعیات کر سکے گا جو صدر کو اعلان نامہ کے مقاصد کو روبہ عمل لانے کے لیے ضروری یا مناسب معلوم ہوں، جن میں ریاست میں کسی جماعت یا حاکم سے متعلق اس آئین کی توضیعات کے نفاذ کو کلی یا جزوی طور پر معطل کرنے کی توضیعات شامل ہیں:

بشرطیکہ اس فقرہ میں کسی امر سے صدر ان اختیارات میں سے کسی اختیار کو جو عدالت العالیہ میں مرکوز ہوں یا جن کا استعمال وہ کر سکتی ہو، خود اپنے ذمہ لینے یا عدالت العالیہ سے متعلق اس آئین کی کسی توضیع کے نفاذ کو کلی یا جزوی طور پر معطل کرنے کا مجاز نہ ہو گا۔

(2) کسی ایسے اعلان نامہ کو کسی مابعد اعلان نامہ سے منسوخ یا تبدیل کیا جا سکے گا۔

(3) اس دفعہ کے تحت ہر اعلان نامہ پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش ہو گا اور سوائے اس کے کہ وہ ایسا اعلان نامہ ہو جس سے ما قبل اعلان نامہ منسوخ ہوتا ہو، دو ماہ کے منقضی ہونے پر نافذ العمل نہیں رہے گا بجز اس کے کہ اس مدت کے منقضی ہونے سے قبل پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کی قرار دادوں کے ذریعہ اس کو منظور کر لیا گیا ہو:

بشرطیکہ اگر کوئی ایسا اعلان نامہ (جو ما قبل اعلان نامہ کو منسوخ نہ کرتا ہو) اس وقت اجرا کیا جائے جب لوک سبھا توڑ دی جائے یا

لوک سبھااس فقرہ میں محولہ دوماہ کے دوران ٹوٹ جائے اورا گر کوئی قرار داد اس اعلان نامہ کو منظور کرتے ہوئے راجیہ سبھانے منظور کردی ہو لیکن اس مدت کے منقضی ہونے سے قبل لوک سبھانے کوئی قرار داد ایسے اعلان نامہ کے متعلق منظور نہ کی ہو تو وہ اعلان نامہ اس تاریخ سے جس پر لوک سبھا کی اپنی مکرر تشکیل کے بعد پہلی بار نشست ہو، تیس دن کی مذکورہ مدت منقضی ہونے پر نافذ العمل نہ رہیگا بجز اس کے کہ مذکورہ تیس دن کی مدت منقضی ہونے سے قبل لوک سبھانے بھی اس اعلان نامہ کو منظور کرتے ہوئے کوئی قرار داد منظور کردی ہو۔

(4) اس طرح منظور کیا ہو ااعلان نامہ، بجز اس کے کہ وہ منسوخ ہو جائے، اعلان نامہ کے اجرا کی تاریخ سے چھ ماہ منقضی ہونے کے بعد نافذ العمل نہ رہے گا:

بشر طیکہ اگر اور جب بھی ایسے اعلان نامہ کو نافذ رکھنے کے لیے پارلیمنٹ کے دونوں ایوان کوئی قرار داد منظور کریں، تو ایسا اعلان نامہ، بجز اس کے کہ وہ منسوخ ہو جائے، اس تاریخ سے، جس پر بصورت دیگر وہ اس فقرہ کے تحت نافذ العمل نہ رہتا، چھ ماہ کی مزید مدت تک نافذ رہے گا، لیکن ایسا کوئی اعلان نامہ بہر صورت تین سال سے زائد نافذ نہ رہے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ اگر لوک سبھا چھ ماہ کی ایسی کسی مدت کے دوران ٹوٹ جائے اور راجیہ سبھانے کوئی قرار داد ایسے اعلان نامہ کا نفاذ منظور کرتے ہوئے منظور کردی ہو لیکن مذکورہ مدت میں لوک سبھانے کوئی قرار داد ایسے اعلان نامے کے نافذ رکھنے کی نسبت منظور نہ کی ہو تو وہ اعلان نامہ اس تاریخ سے جس پر لوک سبھا کی اپنی مکرر تشکیل کے بعد پہلی بار نشست ہو تیس دن کی مذکورہ مدت کے منقضی ہونے پر نافذ العمل نہ رہے گا بجز اس کے

کہ تیس دن کی مذکورہ مدت کے قبل لوک سبھا نے بھی کوئی قرار داد اس اعلان نامہ کو نافذ رکھنے کے لیے منظور کر دی ہو:

مزید شرط یہ بھی ہے کہ پنجاب ریاست کی بابت 11/ مئی، 1987 کو فقرہ (1) کے تحت کئے گئے اعلان نامہ کی صوت میں اس فقرہ کی پہلی شرط میں ''3سال'' کے لیے ہدایت کا اس طرح مطلب سمجھا جائے گا کہ جیسے وہ 5سال کے لیے ہدایت ہو۔

(5) فقرہ (4) میں درج کسی امر کے باوجود فقرہ (3) کے تحت منظور کردہ کسی اعلان نامہ کے نفاذ کو ایسے اعلان نامہ کی تاریخ اجرا سے ایک سال کی مدت منقضی ہونے کے بعد جاری رکھنے کی نسبت کوئی قرارداد پارلیمنٹ کا کوئی بھی ایوان منظور نہیں کرے گا بجز اس کے کہ۔

(الف) ایسی قرار داد منظور ہوتے وقت تمام بھارت میں یا کسی پوری ریاست یا اس کے کسی حصے میں، جیسی کہ صورت ہو، ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ ہو، اور

(ب) انتخابی کمیشن نے اس امر کی تصدیق کی ہو کہ فقرہ (3) کے منظور شدہ اعلان نامہ کا مذکورہ قرارداد میں مصرحہ مدت کے دوران متعلقہ ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے لیے عام انتخابات کروانے میں درپیش مشکلات کے باعث نافذ رہنا لازمی ہے:

لیکن اس فقرہ کی کوئی بات پنجاب ریاست کی بابت 11/ مئی، 1987 کو فقرہ (1) کے تحت کیے گیے اعلان نامہ کو لاگو نہیں ہوگی۔

دفعہ 356 کے تحت اجرا کیے ہوئے اعلان نامہ کے تحت قانون سازی کے اختیارات کا استعمال۔

357-(1) جب دفعہ 356 کے فقرہ (1) کے تحت اجرا کیے ہوئے اعلان نامہ کے ذریعہ یہ قرار دیا گیا ہو کہ ریاست کی مجلس قانون ساز کے اختیارات کا استعمال پارلیمنٹ کے ذریعے یا اس کے اختیار سے کیا جاسکے گا تو –

(الف) پارلیمنٹ کے لیے جائز ہو گا کہ ریاست کی مجلس قانون ساز کا قوانین بنانے کا اختیار صدر کو عطا کرے اور صدر کو مجاز کرے کہ وہ ایسی شرائط کے تابع جن کا عائد کرنا وہ مناسب خیال کرے اس طرح عطا کیا ہوا اختیار کسی دیگر ایسے حاکم کو تفویض کرے جس کی صراحت وہ اس بارے میں کرے؛

(ب) پارلیمنٹ یا صدر یا دیگر حاکم کے لیے، جس میں ذیلی فقرہ (الف) کے تحت قوانین بنانے کا اختیار مرکوز ہو، جائز ہو گا کہ وہ ایسے قوانین بنائے جو یونین یا اس کے عہدے داروں اور حکام کو اختیارات عطا کریں اور ان پر فرائض عائد کریں یا اختیارات عطا کرنے اور فرائض عائد کرنے کا مجاز کریں؛

(ج) صدر کے لیے جائز ہو گا کہ جب لوک سبھا کا اجلاس نہ ہو رہا ہو تو پارلیمنٹ سے مصارف کی منظوری ہونے تک ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے ایسے مصارف کرنے کا مجاز کرے۔

(2) ایسا کوئی قانون جو ریاستی مجلس قانون ساز کے اختیار کا استعمال کرتے ہوئے پارلیمنٹ یا صدر یا فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (الف) میں محولہ کسی دیگر حاکم نے بنایا ہو جس کو پارلیمنٹ یا صدر یا ایسا دیگر حاکم دفعہ 356 کے تحت اعلان نامہ اجرا ہونے کے سوا بنانے کا مجاز نہ ہو تا تو اعلان نامہ نافذ العمل نہ رہنے کے بعد بھی اس وقت تک نافذ رہے گا جب تک کہ اسے کسی مجاز مجلس قانون ساز یا دیگر حاکم نے بدلا یا منسوخ نہ کیا ہو یا اس میں ترمیم نہ کی ہو۔

ہنگامی حالت میں دفعہ 19 کی توضیعات کی معطّلی۔

358-جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ، جس میں قرار دیا جائے کہ بھارت یا اس کے کسی علاقہ کی سلامتی کو جنگ یا بیرونی حملہ کی وجہ سے خطرہ در پیش ہے، نافذ العمل ہو تو دفعہ 19 کے کسی امر سے ریاست کا جس کی تعریف حصہ 3 میں کی گئی ہے کوئی ایسا قانون بنانے یا ایسی کوئی عاملانہ کارروائی کرنے کا اختیار محدود نہ ہو گا جس

کو اگر اس حصہ کی مندرجہ توضیعات نہ ہوتیں تو بنانے یا کرنے کی ریاست مجاز ہوتی، لیکن اس طرح بنایا ہوا کوئی قانون جواز نہ ہونے کی حد تک جونہی اعلان نامہ نافذ العمل نہ رہے، نافذ نہیں رہے گا مگر ان امور کی بابت نافذ رہے گا جو اس قانون کے اس طرح نافذ نہ رہنے کے پہلے کیے گئے ہوں یا جن کا کرنا ترک کیا گیا ہو:

بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا ایسا اعلان نامہ بھارت کے علاقے کے صرف کسی حصہ میں نافذ العمل ہو تو اس دفعہ کے تحت کسی ایسی ریاست یا یونین علاقے کی نسبت جہاں پر یا جس کے کسی حصے میں ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل نہ ہو کوئی ایسا قانون وضع کیا جاسکے گا یا ایسی عاملانہ کارروائی عمل میں لائی جاسکے گی اگر اور جہاں تک بھارت کے علاقے کے کسی حصے میں جہاں ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہے، بھارت یا اس کے کسی حصہ کی سلامتی کو خطرہ درپیش ہو۔

(2) فقرہ (1) میں مندرجہ کسی امر کا اطلاق حسب ذیل پر نہ ہوگا —

(الف) کوئی ایسا قانون جس میں اس امر کا تحریری بیان درج نہ ہو کہ ایسا قانون، جب کہ اسے بنایا گیا، نافذ العمل ہنگامی حالت کے اعلان نامہ سے متعلق ہے؛ یا

(ب) کوئی ایسی عاملانہ کارروائی جو ایسے قانون کے تحت کیے جانے کے علاوہ کی جائے جس میں اس امر کا تحریری بیان درج ہو۔

ہنگامی حالت کے دوران حصہ 3 کے عطا کیے ہوئے حقوق کے نفاذ کی معطلی۔

359-(1) جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو تو صدر، حکم کے ذریعے قرار دے سکے گا کہ حصہ 3 کے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے (ماسوائے دفعات 20 اور 21 کے) ایسے حقوق کو جن کا اس حکم میں ذکر کیا جائے نافذ کرانے کے لیے کسی عدالت میں درخواست کرنے کا حق اور ایسے متذکرہ حقوق کے نافذ کرانے کے

لیے کسی عدالت میں زیر غور تمام کارروائی اس اعلان نامہ کے نفاذ کی مدت کے دوران یا اس سے کم کسی ایسی مدت کے لیے، جس کی صراحت اس حکم میں کی جائے، معطل رہے گی۔

(1الف) جب فقرہ (1) کے تحت صادر کیا گیا کوئی حکم، جس میں حصہ 3 کے عطا کیے ہوئے حقوق میں سے (ماسوائے دفعات 20 اور 21 کے) کسی حق کا ذکر ہو، نافذ العمل ہو تو اس حصہ کے کسی امر سے جس سے وہ حقوق عطا ہوں، کسی ایسے قانون کے بنانے کا یا کوئی ایسی عاملانہ کارروائی کرنے کا جس کے بنانے یا کرنے کی ریاست مجاز ہوتی اگر اس حصہ میں مندرجہ توضیعات نہ ہوتیں ریاست کا اختیار جس کی حصہ مذکور میں صراحت ہے محدود نہ ہوگا لیکن اس طرح بنائے گئے کسی قانون کا نفاذ جونہی متذکرہ بالا حکم نافذ العمل نہ رہے سوائے ان امور کے، جو اس قانون کے نفاذ کے اس طرح موقوف ہوجانے سے قبل کیے گئے ہوں یا جن کا کرنا ترک کیا گیا ہو، موقوف ہوجائے گا:

بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا ایسا اعلان نامہ بھارت کے علاقے کے صرف کسی حصہ میں نافذ العمل ہو تو اس دفعہ کے تحت کسی ایسی ریاست یا یونین علاقے کی نسبت جہاں یا جس کے کسی حصہ میں ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل نہ ہو، کوئی ایسا قانون وضع کیا جاسکے گا یا ایسی عاملانہ کارروائی عمل میں لائی جاسکے گی اگر اور جہاں تک بھارت کے علاقے کے کسی حصے میں جہاں ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہے، بھارت یا اس کے کسی حصہ کی سلامتی کو خطرہ درپیش ہو۔

(1ب) فقرہ (1الف) میں مندرج کسی امر کا اطلاق حسب ذیل پر نہ ہوگا —

(الف) کوئی ایسا قانون، جس میں اس امر کا تحریری بیان درج نہ ہو کہ ایسا قانون جب کہ اسے بنایا گیا، نافذ العمل ہنگامی

حالت کے اعلان نامہ سے متعلق ہے؛یا

(ب) کوئی ایسی عاملانہ کارروائی جو ایسے قانون کے تحت کیے جانے کے علاوہ کی جائے جس میں اس امر کا تحریری بیان درج ہو۔

(2) متذکرہ بالا طریقہ پر صادر کیا ہوا کوئی حکم بھارت کے پورے علاقہ یا اس کے کسی حصہ سے متعلق ہو سکے گا:

بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا اعلان نامہ بھارت کے علاقے کے صرف کسی حصے میں ہی نافذ العمل ہو تو اس صورت میں ایسا کوئی حکم بھارت کے علاقہ کے کسی دوسرے حصہ پر قابل اطلاق نہ ہو گا بجز اس کے کہ صدر، اس امر سے مطمئن ہوتے ہوئے کہ بھارت کے علاقہ کے اس حصے یا اس کی نسبت جہاں ہنگامی حالت کا اعلان نامہ نافذ العمل ہو، بھارت یا اس کے علاقے کے کسی حصے کی سلامتی کو سرگرمیوں کے سبب خطرہ درپیش ہے، ایسے اطلاق کو ضروری سمجھے۔

(3) ہر اس حکم کو جو فقرہ (1) کے تحت صادر ہو، اس کے صادر ہونے کے بعد جس قدر جلد ہو سکے پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کیا جائے گا۔

359الف۔ آئین (تریسٹھویں ترمیم) ایکٹ، 1989 کی دفعہ 3 کے ذریعہ 6.1.1990 سے حذف۔

مالیاتی ہنگامی حالت کے متعلق توضیعات۔

360-(1) اگر صدر مطمئن ہو جائے کہ ایسی صورت حال پیدا ہو گئی ہے جس سے بھارت یا اس کے علاقہ کے کسی حصہ کے مالی استحکام یا ساکھ کو خطرہ ہے تو وہ اس امر کا اقرار ایک اعلان نامہ کے ذریعہ کر سکے گا۔

(2) فقرہ (1) کے تحت کیا گیا اعلان نامہ —

(الف) بعد والے اعلان نامہ کے ذریعہ منسوخ یا تبدیل کیا جا سکے گا؛

(ب) پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں رکھا جائے گا؛

(ج) دوماہ کی مدت منقضی ہونے پر یہ نافذ العمل نہ رہے گا۔
بجز اس کے کہ مذکورہ مدت منقضی ہونے سے پہلے اسے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں بذریعہ قرارداد منظور کرلیا گیا ہو:

بشرطیکہ اگر کوئی ایسا اعلان نامہ اس وقت اجرا کیا جائے جبکہ لوک سبھا توڑدی جائے یا لوک سبھا ذیلی فقرہ (ج) میں محولہ دوماہ کے دوران ٹوٹ جائے اور اگر کوئی قرارداد اس اعلان نامہ کو منظور کرتے ہوئے راجیہ سبھا نے منظور کردی ہو لیکن اس مدت کے منقضی ہونے سے قبل لوک سبھا نے کوئی قرارداد ایسے اعلان نامہ کے متعلق منظور نہ کی ہو تو وہ اعلان نامہ اس تاریخ سے جس پر لوک سبھا کی اپنی مکرر تشکیل کے بعد پہلی بار نشست ہو، تیس دن کی مدت منقضی ہونے پر نافذ العمل نہیں رہے گا بجز اس کے کہ تیس دن کی مذکورہ مدت منقضی ہونے سے قبل لوک سبھا نے بھی اس اعلان نامہ کو منظور کرتے ہوئے کوئی قرارداد منظور کردی ہو۔

(3) اس مدت کے دوران جس میں کوئی ایسا اعلان نامہ جس کا ذکر فقرہ (1) میں ہے نافذ العمل ہو تو یونین کا عاملانہ اختیار کسی ریاست کو مالیاتی مناسبت کے ایسے اصولوں پر عمل کرنے کی ہدایات دینے سے، جن کی صراحت ہدایات میں کی جائے اور ایسی دیگر ہدایات دینے سے متعلق ہوگا جن کو صدر اس غرض سے ضروری اور کافی تصور کرے۔

(4) اس آئین میں کسی امر کے باوجود –

(الف) ایسی کسی ہدایت میں شامل ہوسکے گی –

(i) کوئی توضیع جس سے امور ریاست کے سلسلہ میں ملازمت کرنے والے اشخاص کے جملہ طبقوں یا کسی طبقہ کی یافت اور الاؤنس میں کمی کرنے کا حکم دیا جائے؛

(ii) کوئی توضیع جس کی رو سے جملہ رقمی بلوں یا دوسرے بلوں

کو جن پر دفعہ 207 کی توضیعات کا اطلاق ہوتا ہو، ریاست کی مجلس قانون ساز سے منظور ہونے کے بعد صدر کی منظوری کے لیے علاحدہ رکھ دینے کا حکم دیا جائے؛

(ب) اس مدت کے دوران جس میں اس دفعہ کے تحت مجریہ کوئی اعلان نامہ نافذ العمل ہو، صدر کے لیے جائز ہو گا کہ وہ یونین کے امور کے سلسلے میں ملازمت کرنے والے اشخاص کے جملہ طبقوں یا کسی طبقہ کی جس میں سپریم کورٹ اور عدالت ہائے عالیہ کے جج شامل ہیں، یافت اور الاؤنسوں میں کمی کرنے کی ہدایت دے۔

حصہ 19

متفرق

صدراور گورنروں اور راج پر مکھوں کا تحفظ۔

361-(1)صدر یا کسی ریاست کا گورنر یا راج پر مکھ اپنے منصبی اختیارات اور فرائض استعمال کرنے اور انجام دینے یا کسی ایسے فعل کے لیے جو اس نے ان اختیارات اور فرائض کے استعمال کرنے اور انجام دینے میں کیا ہو یا اسکا کرنا ظاہر ہو تا ہو، کسی عدالت کو جواب دہ نہ ہو گا:

بشر طیکہ پارلیمنٹ کے کسی ایوان کی تقرر یا نامزد ہوئی عدالت، ٹریبونل یا جماعت دفعہ 61 کے تحت کسی الزام کی تفتیش کے لیے صدر کے رویہ پر نظر ثانی کر سکے گی:

مزید شرط یہ ہے کہ اس فقرہ میں کسی امر کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ اس سے کسی شخص کے، بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت کے خلاف مناسب کارروائی دائر کرنے کے حق پر پابندی لگائی گئی ہے۔

(2) کسی بھی قسم کی فوجداری کارروائی صدر یا کسی ریاست کے گورنر کے خلاف اس کے عہدے کی مدت کے دوران کسی عدالت میں دائر نہیں کی جائے گی یا جاری نہیں رکھی جائے گی۔

(3)صدر یا کسی ریاست کے گورنر کی گرفتاری یا قید کا کوئی حکم نامہ اس کے عہدہ کی مدت کے دوران کسی عدالت سے جاری نہ ہو گا۔

(4) کوئی دیوانی کارروائی جس میں صدر یا کسی ریاست کے گورنر کے خلاف دادرسی کا ادعا کیا گیا ہو، اس کے عہدہ کی مدت

کے دوران کسی عدالت میں کسی ایسے فعل کی بابت جو اس نے خواہ صدر یا ایسی ریاست کے گورنر کی حیثیت سے اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے یا بعد اپنی ذاتی حیثیت میں کیا ہو یا جس کا کرنا ظاہر ہوتا ہو، تب تک دائر نہیں کی جائے گی جب تک کہ تحریری نوٹس کے جس میں کارروائی کی نوعیت، اس کے لیے بنائے دعویٰ، اس فریق کا نام، حلیہ ومقام سکونت جو ایسی کارروائی دائر کرے اور اس دادرسی کا اندراج ہو جس کا وہ ادعا کرے، صدر یا گورنر کے، جیسی کہ صورت ہو، حوالے کیے جانے یا اس کے دفتر پر رکھے جانے کے عین بعد دو ماہ منقضی نہ ہو جائیں۔

پارلیمنٹ اور ریاستی مجالس قانون ساز کی کارروائی کی اشاعت کا تحفظ۔

361الف۔ (1) پارلیمنٹ یا ریاستی مجلس قانون ساز کے کسی ایوان، یا جیسی کہ صورت ہو، کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں کی کارروائی کی نسبت صحیح رپورٹ کی اخبارات میں اشاعت کی نسبت کسی شخص کے خلاف کسی عدالت میں دیوانی یا فوجداری نوعیت کی کوئی کارروائی عمل میں نہ لائی جائے گی بجز اس کے کہ ایسی اشاعت کی نسبت یہ ثبوت دیا جائے کہ بدنیتی پر مبنی ہے:

بشرطیکہ اس فقرہ میں مندرج کسی امر کا اطلاق کسی ایسی رپورٹ کی اشاعت پر نہ ہو گا جو پارلیمنٹ یا ریاستی اسمبلی کے کسی ایوان یا، جیسی کہ صورت ہو، کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں کی خفیہ نشست کی کارروائی سے متعلق ہو۔

(2) فقرہ (1) کا اطلاق ایسی رپورٹوں یا امور کی نسبت ہو گا جنہیں نشریاتی اسٹیشن کی جانب سے فراہم کردہ کسی پروگرام یا سروس کے حصہ کے طور پر لاسلکی تار برقی کے ذریعے نشر کیا جائے اور اس کا اطلاق اس طرح ہو گا جس طرح کسی اخبار میں ایسی رپورٹوں یا امور کی اشاعت کی نسبت ہوتا ہے۔

تشریح:-اس دفعہ میں ''اخبار'' میں کوئی ایسی خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ بھی شامل ہے جو کسی اخبار میں اشاعت کے لیے مہیا کیے جانے والے مواد پر مبنی ہو۔

نفع بخش سیاسی عہدہ پر تقرری کے لئے نااہلیت۔

361ب۔ کسی سیاسی جماعت کا کسی ایوان کا کوئی رکن، جو دسویں فہرست بند کے پیرا2 کے تحت ایوان کا رکن ہونے کے لئے نااہل ہے، اپنی نااہلیت کی تاریخ سے شروع ہونے والی اوراس تاریخ تک جس کو ایسے رکن کے طور پر اس کے عہدہ کی میعاد ختم ہو گی یا اس تاریخ تک جس کو وہ کسی ایوان کے لئے کوئی انتخاب لڑتا ہے اور منتخب قرار دیا جاتا ہے، ان میں جو بھی پہلے واقع ہو، کی میعاد کے دوران کوئی نفع بخش سیاسی عہدہ پر تقرری کے لئے بھی نااہل ہو گا۔

تشریح-اس دفعہ کی اغراض کے لئے، —

(الف) اصطلاح ''ایوان'' کے وہی معنی ہیں جو اس کے دسویں فہرست بند کے پیرا1 کے فقرہ (الف) میں ہیں؛

(ب) ''نفع بخش سیاسی عہدہ'' اصطلاح سے مراد ہے، —

(i) بھارت یا کسی ریاست کی حکومت کے تحت کوئی عہدہ جہاں ایسے عہدہ کے لئے تنخواہ یا محنتانے کی ادائیگی بھارت کی حکومت یا ریاست کی حکومت، جیسی کہ صورت ہو، کے سرکاری مال میں سے کی جاتی ہو؛ یا

(ii) کسی ادارے کے تحت، چاہے سند یافتہ جماعت ہو یا نہیں، جو حکومت بھارت یا ریاست کی حکومت کی کلّی یا جزوی طور پر ملکیت میں ہو، کوئی عہدہ اور ایسے عہدہ کے لئے تنخواہ یا محنتانے کی ادائیگی ایسے ادارہ کے ذریعہ کی جاتی ہے،

سوائے اس صورت کے جہاں ایسی تنخواہ یا محنتانے کی ادائیگی معاوضہ کے طور پر ہو۔

362- آئین (چھبیسویں ترمیم) ایکٹ، 1971 کی دفعہ 2 کے ذریعہ حذف کیا گیا۔

363-(1)اس آئین میں کسی امر کے باوجود لیکن دفعہ 143 کی توضیعات کے تابع کسی ایسی نزاع میں، جو ایسے کسی عہد نامہ، اقرار نامہ قول و قرار، قول، سند یا اس قسم کے دوسرے نوشتہ کی کسی شرط سے پیدا ہو جس کو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل کسی بھارتی ریاست کے حکمراں نے کیا ہو یا جس کی تکمیل کی ہو اور جس کی بھارت کی ڈومینین کی حکومت یا اس کی پیش رو حکومتوں میں سے کوئی حکومت فریق تھی اور جو ایسی تاریخ نفاذ کے بعد نافذ العمل رہا ہو یا نافذ العمل رکھا گیا ہو یا کسی نزاع میں جو کسی ایسے عہد نامہ، اقرار نامہ، قول و قرار، قول، سند یا دوسرے اسی قسم کے نوشتہ کے متعلق اس آئین کی توضیعات میں سے کسی توضیع کے تحت پیدا ہونے والے حق یا اس کے پیدا ہونے والی ذمہ داری یا وجوب کی بابت پیدا ہو، نہ تو سپریم کورٹ اور نہ کسی دیگر عدالت کو اختیار سماعت حاصل ہو گا۔

بعض عہد ناموں، اقرار ناموں وغیرہ سے پیدا ہونے والی نزاعات میں عدالتوں کی مداخلت کی ممانعت۔

(2)اس دفعہ میں—

(الف)''بھارتی ریاست'' سے مراد ہے کوئی علاقہ جس کو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل ہز مجیسٹی یا بھارت کی ڈومینین کی حکومت نے ایسی ریاست تسلیم کیا ہو؛ اور

(ب)''حکمراں'' میں داخل ہے پرنس، چیف یا دیگر شخص جس کو ایسی تاریخ نفاذ سے قبل ہز مجیسٹی یا بھارت کی ڈومینین کی حکومت نے کسی بھارتی ریاست کا حکمراں تسلیم کیا ہو۔

363الف۔ اس آئین یا نافذ الوقت کسی قانون میں کسی امر کے باوجود —

بھارتی ریاستوں کے حکمرانوں کو، جنہیں تسلیم کر لیا گیا تھا، تسلیم نہ کرنا اور صرف خاص کا برخاست کرنا۔

(الف) کسی پرنس، چیف یا دیگر شخص کو جس کو آئین (چھبیسویں ترمیم) ایکٹ، 1971ء کی تاریخ نفاذ سے قبل کسی وقت صدر نے کسی دیسی ریاست کا حکمراں تسلیم کیا تھا یا ایسا شخص جسے ایسے نفاذ سے قبل کسی وقت صدر نے ایسے حکمراں کا جانشین تسلیم

کیا تھاایسی تاریخ نفاذ پر اور ایسی تاریخ سے ایسا حکمراں یا ایسے حکمراں کا جانشین تسلیم نہیں کیا جائے گا۔

(ب) آئین (چھبیسویں ترمیم) ایکٹ،1971ء کی تاریخ نفاذ پر اور اس تاریخ سے صرف خاص برخاست کیا جاتا ہے اور صرف خاص سے متعلق جملہ حقوق، ذمہ داریاں اور وجوب زائل کیے جاتے ہیں اور حسبہ فقرہ (الف) میں متذکرہ حکمراں یا، جیسی کہ صورت ہو، ایسے حکمراں کے جانشین یا دیگر کسی شخص کو کوئی رقم بطور صرف خاص ادا نہ ہو گی۔

بڑی بندر گاہوں اور ہوائی اڈوں کے متعلق خاص توضیعات۔

364-(1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود صدر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ہدایت دے سکے گا کہ ایسی تاریخ سے جس کی اس اطلاع نامہ میں صراحت کی جائے —

(الف) پارلیمنٹ یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے ذریعہ بنائے ہوئے قانون کا کسی بڑی بندر گاہ یا ہوائی اڈے پر اطلاق نہ ہو گا یا اس کا اطلاق ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تابع ہو گا جن کی صراحت اطلاع نامہ میں کی جائے؛ یا

(ب) کوئی موجودہ قانون کسی بڑی بندر گاہ یا ہوائی اڈے میں سوائے ان امور کی نسبت جو مذکورہ تاریخ سے قبل کیے گئے ہوں یا جن کا کرنا ترک کیا گیا ہو نافذ نہ رہے گا یا وہ ایسی بندر گاہ یا ہوائی اڈے پر اطلاق کی صورت میں ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تابع نافذ ہو گا جن کی صراحت اطلاع نامہ میں کی جائے۔

(2) اس دفعہ میں---

(الف) ''بڑی بندر گاہ'' سے ایسی بندر گاہ مراد ہے جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون یا کسی موجودہ قانون سے یا ان کے تحت بڑی بندر گاہ قرار دی جائے اور اس میں وہ تمام رقبے داخل ہیں جو فی الوقت ایسی بندر گاہ کی حدود میں واقع ہوں۔

(ب) ''ہوائی اڈے'' سے ایسا ہوائی اڈا مراد ہے جس کی تعریف ہوائی راستوں، طیاروں اور ہوابازی سے متعلق قوانین کی اغراض کے لیے کی گئی ہے۔

یونین کی دی ہوئی ہدایتوں کی تعمیل یا ان کو نافذ کرنے سے قاصر رہنے کا اثر۔

365-جب کوئی ریاست اس آئین کی توضیعات میں سے کسی توضیع کے تحت عاملانہ اختیار استعمال کرتے ہوئے یونین کی دی ہوئی ہدایتوں کی تعمیل یا ان کو نافذ کرنے سے قاصر رہے تو صدر کے لیے یہ قرار دینا جائز ہوگا کہ ایسی صورت حال پیدا ہو گئی ہے جس میں اس ریاست کی حکومت اس آئین کی توضیعات کے مطابق نہیں چلائی جاسکتی۔

تعریفات۔

366-اس آئین میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، ذیل کی اصطلاحات کے وہ معنی ہیں جو یہاں ترتیب وار انہیں دیئے گئے ہیں، یعنی —

(1) ''زرعی آمدنی'' سے ایسی آمدنی مراد ہے جس کی تعریف بھارتی آمدنی ٹیکس سے متعلق قوانین کی اغراض کے لیے کی گئی ہے؛

(2) ''اینگلو انڈین'' سے ایسا شخص مراد ہے جس کا باپ یا جس کے سلسلہ ذکور کے اجداد میں سے کوئی دوسرا مورث یوروپی نسب سے ہے یا تھا لیکن جس کی بھارت کے علاقہ میں مستقل جائے سکونت ہو اور ایسے علاقوں میں ایسے ماں باپ سے پیدا ہوا ہے یا ہوا تھا جو وہاں مستقل سکونت رکھتے ہوں نہ کہ محض عارضی اغراض کے لیے وہاں مقیم ہوں؛

(3) ''دفعہ'' سے اس آئین کی کوئی دفعہ مراد ہے؛

(4) ''قرض لینا'' میں سالیانے منظور کرکے رقوم حاصل کرنا شامل ہے اور ''قرضہ'' کی بھی اسی طرح تعبیر کی جائے گی؛

(4الف)☆-----------☆-----------☆

(5) ''فقرہ'' سے اس دفعہ کا ایسا فقرہ مراد ہے جس میں وہ اصطلاح واقع ہو؛

(6) ''کارپوریشن ٹیکس'' سے آمدنی پر کوئی ٹیکس مراد ہے جس حد تک وہ ٹیکس کمپنیوں سے واجب الادا ہو اور وہ ایسا ٹیکس ہو جس کے بارے میں ذیل کی شرائط پوری ہوتی ہوں:-

(الف) یہ کہ وہ زرعی آمدنی کی بابت نہیں لگایا جا سکتا؛

(ب) یہ کہ کمپنیوں کے ادا کیے ہوئے ٹیکس کی بابت کوئی منہائی ایسے موضوعہ قوانین کے ذریعے، جن کا ٹیکس پر اطلاق ہو کمپنیوں سے افراد کو واجب الادا منافع رسدی سے کیے جانے کا اختیار دیا گیا ہو؛

(ج) یہ کہ بھارتی آمدنی ٹیکس کی اغراض کے لیے ایسا منافع رسدی پانے والے افراد کی کل آمدنی کا حساب لگانے میں یا ایسے افراد سے واجب الادا یا ان کو واپس ملنے والے بھارتی آمدنی ٹیکس کا حساب شمار کرنے میں اس طرح ادا شدہ ٹیکس کا لحاظ کرنے کے لیے کوئی توضیع موجود نہ ہو؛

(7) ''مماثل صوبہ''، ''مماثل بھارتی ریاست'' یا ''مماثل ریاست'' سے شبہات کی صورتوں میں ایسا صوبہ، بھارتی ریاست یا ریاست مراد ہے جس کو صدر کسی زیر بحث خاص غرض کے لیے مماثل صوبہ، مماثل بھارتی ریاست یا مماثل ریاست ہونا، جیسی کہ صورت ہو، قرار دے؛

(8) ''دین'' میں سالیانوں کے طور پر اصل رقوم کے واپس کرنے کے وجوب کی بابت کوئی ذمہ داری شامل ہے اور کسی ضمانت کے تحت کسی ذمہ داری اور ''مصارف دین'' کی حسبہ تعبیر کی جائے گی؛

(9) ''محصول املاک'' سے ایسا محصول مراد ہے جس کی تشخیص ایسی اصل مالیت پر یا اس کے حوالے سے کی جائے جو پارلیمنٹ یا ریاست کی مجلس قانون ساز کے اس محصول کے متعلق بنائے ہوئے قوانین سے یا ان کے تحت مقررہ قواعد کے بموجب اس تمام جائیداد کی معین کی جائے جو موت پر منتقل ہو یا جس کا اس طرح مذکورہ قوانین

کی توضیعات کے تحت اس طرح منتقل ہونا متصور ہو؛

(10) ''موجودہ قانون'' سے ایسا قانون، آرڈیننس، حکم، ذیلی قانون، قاعدہ یا دستورالعمل مراد ہے جس کو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل ایسے قانون، آرڈیننس، حکم، ذیلی قانون، قاعدہ یا دستورالعمل کو بنانے کا اختیار رکھنے والی کسی مجلس قانون ساز، حاکم یا شخص نے منظور کیا یا صادر کیا ہو؛

(11) ''فیڈرل کورٹ'' سے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935ء کے تحت قائم کی ہوئی فیڈرل کورٹ مراد ہے؛

(12) ''مال'' میں سب سامان، اجناس اور اشیا شامل ہیں؛

(12 الف) ''مال اور خدمات ٹیکس'' سے انسانی استعمال کے لیے الکحلی شراب کی فراہمی پر ٹیکس کے سوائے۔ مال یا خدمات یا دونوں کی فراہمی پر کوئی ٹیکس مراد ہے؛

(13) ''ضمانت'' میں شامل ہے کوئی وجوب جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل کسی کاروبار کے منافع کے ایک معینہ رقم سے کم ہو جانے کی صورت میں رقوم ادا کرنے کے بارے میں قبول کیا گیا ہو؛

(14) ''عدالت العالیہ'' سے کوئی ایسی عدالت مراد ہے جس کا اس آئین کی اغراض کے لیے کسی ریاست کی عدالت العالیہ ہونا متصور ہو اور اس میں شامل ہیں --

(الف) بھارت کے علاقہ میں کوئی عدالت جو اس آئین کے تحت عدالت العالیہ کے طور پر قائم یا مکرر قائم کی گئی ہو،

(ب) بھارت کے علاقہ میں کوئی دوسری عدالت جس کا پارلیمنٹ، قانون کے ذریعہ اس آئین کی سب اغراض یا ان میں سے کسی غرض کے لیے عدالت العالیہ ہونا قرار دے؛

(15) ''دیسی ریاست'' سے ایسا علاقہ مراد ہے جس کو بھارت کی

ڈومینین کی حکومت نے ایسی ریاست تسلیم کرلیا ہے؛

(16) ''حصہ'' سے اس آئین کا کوئی حصہ مراد ہے؛

(17) ''پنشن'' سے کسی بھی قسم کی پنشن مراد ہے خواہ اس کے لیے رقمی حصہ دیا جائے یا نہ دیا جائے جو کسی شخص کو یا اس کے متعلق واجب الادا ہو اور اس میں شامل ہیں اس طرح واجب الادا ملازمت سے سبکدوشی کے بعد کی یافت اور اس طرح واجب الادا کوئی گریچویٹی اور کوئی رقم یا رقوم جو پراویڈنٹ فنڈ کی ادائیوں کی واپسی کے طور پر ان پر سود یا بلا سود کے یا ان میں کسی اضافے کے ساتھ واجب الادا ہوں؛

(18) ''ہنگامی حالت کا اعلان نامہ'' سے دفعہ 352 کے فقرہ (1) تحت اجرا کیا ہوا کوئی اعلان نامہ مراد ہے؛

(19) ''عام اطلاع نامہ'' سے بھارت کے گزٹ یا جیسی کہ صورت ہو، ریاست کے سرکاری گزٹ میں مندرجہ کوئی اطلاع نامہ مراد ہے؛

(20) ''ریلوے'' میں شامل نہیں ہے--

(الف) وہ ٹرام وے جو کلیتاً بلدی رقبہ میں ہو، یا

(ب) مواصلات کا کوئی دوسرا سلسلہ جو کلیتاً کسی ریاست کے اندر واقع ہو اور جس کا پارلیمنٹ نے قانون کے ذریعہ ریلوے نہ ہونا قرار دیا ہو؛

(21)☆-----------☆-----------☆

(22) ''حکمراں'' سے وہ پرنس، چیف یا دیگر شخص مراد ہے جسے آئین (چھبیسویں ترمیم) ایکٹ، 1971ء کی تاریخ نفاذ سے قبل کسی وقت صدر نے کسی بھارتی ریاست کا حکمراں تسلیم کیا تھا یا کوئی ایسا شخص جسے صدر نے ایسی تاریخ نفاذ سے قبل کسی وقت ایسے حکمراں کا جانشین تسلیم کیا تھا؛

(23) ''فہرست بند'' سے اس آئین کا کوئی فہرست بند مراد ہے؛

(24) ''درج فہرست ذاتیں'' سے ایسی ذاتیں، نسلیں، قبیلے یا ایسی ذاتوں، نسلوں یا قبیلوں کے اندر حصے یا زمرے مراد ہیں جن کا دفعہ 341 کے تحت اس آئین کی اغراض کے لیے درج فہرست ذاتیں ہونا متصور ہو؛

(25) ''درج فہرست قبیلے'' سے ایسے قبیلے یا قبائلی فرقے یا ایسے قبیلوں یا قبائلی فرقوں کے اندر حصے یا زمرے مراد ہیں جن کا دفعہ 342 کے تحت اس آئین کی اغراض کے لیے درج فہرست قبیلے ہونا متصور ہو؛

(26) ''کفالتوں'' میں اسٹاک شامل ہیں؛

(26الف) ''خدمات'' سے مال کے علاوہ کچھ بھی مراد ہے؛

(26ب) ''ریاست'' میں دفعات 246 الف، 268، 269، 269 الف اور 279 الف کے حوالے سے مجلس قانون ساز والا کوئی یونین علاقہ بھی شامل ہے؛

(27) ''ذیلی فقرہ'' سے اس فقرہ کا کوئی ایسا ذیلی فقرہ مراد ہے جس میں وہ اصطلاح واقع ہو؛

(28) ''ٹیکس اندازی'' میں شامل ہے کسی ٹیکس یا درآمدی محصول کا عائد کرنا خواہ وہ عام، مقامی یا خاص ہو اور ''ٹیکس'' کی حسبہ تعبیر کی جائے گی؛

(29) ''آمدنی ٹیکس'' میں زائد منافع ٹیکس کی نوعیت کا ٹیکس شامل ہے؛

(29الف) ''مال بکری یا خرید پر ٹیکس'' کے تحت حسب ذیل آتے ہیں --

(الف) کسی جائیداد بہ شکل جنس کو نقدی، موجل ادائیگی یا دیگر قیمتی بدل کے عوض کسی معاہدہ کی مطابقت کے سوا منتقل

کرنے پر ٹیکس،

(ب) کسی معاہدہ کار کی تکمیل میں مضمر جائیداد بہ شکل جنس کو (خواہ مال کے طور پر یا دیگر طور پر) منتقل کرنے پر ٹیکس،

(ج) کرایا خرید پر یا اقساط میں ادائیگی کے کسی طریقے پر مال کی حوالگی پر ٹیکس،

(د) کسی مال کو کسی غرض کے لیے استعمال کرنے کے حق کو نقدی، موجل ادائیگی یا دیگر قیمتی بدل کے عوض منتقل کرنے پر (خواہ وہ کسی مصرحہ مدت کے لیے ہو یا نہیں) ٹیکس،

(ہ) کسی غیر سند یافتہ انجمن یا اشخاص کی جماعت کے ذریعہ اپنے کسی رکن کو نقدی، موجل ادائیگی یا دیگر قیمتی بدل کے عوض مال کی فراہمی پر ٹیکس،

(و) مال کی، جو خوراک یا انسانی استعمال کے لیے دیگر شئے یا مشروب ہو (خواہ وہ مشروب نشہ آور ہو یا نہ ہو) خدمات کے طور پر یا اس کے کسی جزو کے طور پر یا کسی بھی دیگر طریقہ پر فراہمی پر ٹیکس، جب کہ وہ فراہمی یا خدمات نقدی، موجل ادائیگی یا دیگر قیمتی بدل کے عوض ہوں،

اور مال کی ایسی منتقلی، حوالگی یا فراہمی کے بارے میں یہ سمجھا جائے گا کہ وہ اس شخص کے ذریعہ جو ایسی منتقلی، حوالگی یا فراہمی کر رہا ہے، اس مال کی بکری ہے اور اس شخص کے ذریعہ، جس کو ایسی منتقلی، حوالگی یا فراہمی کی جاتی ہے، اس کی خرید ہے؛

(30) ''یونین علاقہ'' سے کوئی ایسا یونین علاقہ مراد ہے جس کی صراحت پہلے فہرست بند میں ہے اور اس میں ایسا کوئی دیگر علاقہ شامل ہے جو بھارت کے علاقہ میں داخل ہو لیکن جس کی صراحت اس فہرست بند میں نہ ہو۔

تعبیر۔

367-(1) بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو فقرہ جات عام ایکٹ، 1897 کا اطلاق ایسی تطبیقات اور تبدیلیوں کے تابع جو اس میں دفعہ 372 کے تحت کی جائیں، اس آئین کی تعبیر کے لیے اس طرح ہو گا جیسا کہ اس کا اطلاق بھارت کی ڈومینین کی مجلس قانون ساز کے کسی ایکٹ کی تعبیر کے لیے ہوتا ہے۔

(2) اس آئین میں پارلیمنٹ یا اس کے بنائے ہوئے ایکٹ یا قوانین یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز یا اس کے بنائے ہوئے ایکٹ یا قوانین کے حوالے کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ اس میں صدر کے بنائے ہوئے آرڈیننس یا گورنر کے بنائے ہوئے آرڈیننس کا، جیسی کہ صورت ہو، حوالہ شامل ہے۔

(3) اس آئین کی اغراض کے لیے ''مملکت غیر'' سے بھارت کے سوا کوئی مملکت مراد ہے:

بشرطیکہ پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون کی توضیعات کے تابع صدر، حکم کے ذریعہ ایسی اغراض کے لیے جن کی صراحت اس حکم میں کی جائے، کسی مملکت کا مملکت غیر نہ ہونا قرار دے سکے گا۔

حصہ 20

آئین کی ترمیم

پارلیمنٹ کو آئین کی ترمیم کرنے کا اختیار اور اس کے لیے طریق کار۔

368-(1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود، پارلیمنٹ اپنے آئین سازی کے اختیار کے استعمال میں اس آئین کی توضیعات میں اضافہ، تبدیلی یا تنسیخ کے طور پر اس دفعہ میں مندرجہ طریق کار کے مطابق ترمیم کر سکے گی۔

(2) اس آئین کی ترمیم کی تحریک اس غرض سے پارلیمنٹ کے کسی ایوان میں صرف بل پیش کر کے ہو سکے گی اور جب وہ بل ہر ایک ایوان سے اس ایوان کی جملہ رکنیت کی اکثریت سے اور اس ایوان کے ایسے ارکان کی کم سے کم دو تہائی اکثریت سے منظور ہو جائے جو موجود ہوں اور ووٹ دیں، اس کو صدر کے پاس پیش کیا جائے گا اور وہ بل کو منظور کرے گا اور تب آئین، اس بل کی توضیعات کے مطابق ترمیم شدہ قرار دے دیا جائے گا:

بشرطیکہ اگر ایسی ترمیم سے کوئی تبدیلی---

(الف) دفعہ 54، دفعہ 55، دفعہ 73، دفعہ 162، دفعہ 241 یا دفعہ 279 الف میں، یا

(ب) حصہ 5 کے باب 4، حصہ 6 کے باب 5 یا حصہ 11 کے باب 1 میں، یا

(ج) ساتویں فہرست بند کی فہرستوں میں سے کسی فہرست میں، یا

(د) پارلیمنٹ میں ریاستوں کی نمائندگی میں، یا

(ہ) اس دفعہ کی توضیعات میں،

کرنا مقصود ہو تو اس ترمیم کے لیے اس بل کو، جس میں ایسی ترمیم کے لیے توضیع کی گئی ہو، صدر کے پاس منظوری کے لیے پیش کرنے سے قبل کم سے کم نصف ریاستوں کی مجالس قانون ساز کی توثیق بھی ان مجالس قانون ساز کی اس غرض سے منظورہ قرار دادوں کے ذریعہ لازمی ہو گی۔

(3) دفعہ 13 کے کسی امر کا اطلاق اس دفعہ کے تحت کی ہوئی کسی ترمیم پر نہ ہو گا۔

[1][(4) اس آئین کی کسی ترمیم پر (جس میں حصہ 3 کی توضیعات شامل ہیں) جو خواہ آئین بیالیسویں ترمیم ایکٹ، 1976ء کی دفعہ 55 کے نفاذ سے قبل یا بعد، اس دفعہ کے تحت کی جائے یا اس کا کیا جانا ظاہر ہوتا ہو، کسی بنا پر کسی عدالت میں اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

(5) شبہات رفع کرنے کے لیے اس کے ذریعے یہ قرار دیا جاتا ہے کہ اس دفعہ کے تحت اس آئین کی توضیعات میں اضافہ، تبدیلی یا تنسیخ کے طور پر ترمیم کرنے کا پارلیمنٹ کا آئین سازی کا اختیار کسی بھی طرح محدود نہیں ہو گا۔]

---

[1] دفعہ 368 کے فقرہ جات (4) اور (5) آئین (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کی دفعہ 55 کے ذریعہ شامل کیے گئے تھے۔ سپریم کورٹ نے منروا ملس لمیٹڈ و دیگر بنام یونین آف انڈیا و دیگر (1980) 2 ایس، سی، سی۔ 591 کے معاملے میں تاریخ 31/جولائی 1980 کے حکم کے ذریعہ اس دفعہ کو ناجائز ٹھہرایا تھا۔

حصہ 21

عارضی، عبوری اور خصوصی توضیعات

ریاستی فہرست کے امور کی بابت پارلیمنٹ کو قوانین بنانے کا عارضی اختیار گویا کہ وہ متوازی فہرست کے امور ہیں۔

369-اس آئین میں کسی امر کے باوجود، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے پانچ سال کی مدت کے دوران پارلیمنٹ کو حسب ذیل امور کے بارے میں قوانین بنانے کا اختیار حاصل ہو گا گویا کہ وہ متوازی فہرست میں مندرج تھے، یعنی:-

(الف) کسی ریاست کے اندر سوتی اور اونی پارچہ جات، خام روئی (جن میں اوٹی ہوئی روئی اور بنااوٹی ہوئی روئی یا کپاس شامل ہیں)، بنولا، کاغذ (جس میں اخباری کاغذ شامل ہے)، کھانے کی چیزیں (جس میں کھانے کے قابل تلہن اور تیل شامل ہیں)، مویشی کا چارہ (جس میں کھلی اور ان کے دیگر مرتکزے شامل ہیں)، کوئلہ (جس میں کوک اور کوئیلے سے نکالی گئی اشیاء شامل ہیں)، لوہا، فولاد اور ابرق کی تجارت اور بیوپار اور ان کی پیداوار، رسد اور تقسیم؛

(ب) فقرہ (الف) میں متذکرہ امور میں سے کسی امر کی بابت قوانین کے خلاف جرائم، ان امور میں سے کسی امر کے متعلق سپریم کورٹ کے سوا تمام عدالتوں کا اختیار سماعت اور ان کے اختیارات اور ان امور میں سے کسی امر کی بابت فیس لیکن اس میں وہ فیس شامل نہیں جو کسی عدالت میں لی جاتی ہو،

لیکن پارلیمنٹ کا بنایا ہوا کوئی قانون جس کو پارلیمنٹ اگر اس

دفعہ کی توضیعات نہ ہوتیں تو بنانے کی مجاز نہ ہوتی، سوائے اس کے کہ وہ ان امور کی بابت ہو جو اس مدت کے منقضی ہو جانے سے قبل کیے گئے ہوں یا جن کا کرنا ترک کیا گیا ہو، مجاز نہ ہونے کی حد تک مذکورہ مدت کے منقضی ہو جانے کے بعد نافذ نہیں رہے گا۔

ریاست جموں و کشمیر کے متعلق عارضی توضیعات[1]۔

370-(1)اس آئین میں کسی امر کے باوجود، —

(الف) دفعہ 238 کی توضیعات کا اطلاق ریاست جموں و کشمیر کے تعلق سے نہ ہو گا؛

(ب) مذکورہ ریاست کے لیے قانون بنانے کے بارے میں پارلیمنٹ کا اختیار حسب ذیل امور تک محدود ہو گا —

(i) یونین فہرست اور متوازی فہرست میں مندرجہ ایسے امور جن کی بابت صدر، ریاست کی حکومت کے مشورے سے قرار دے کہ وہ ریاست کی بھارت کی وڈمینن میں شرکت کو منضبط کرنے والی دستاویز شرکت میں صراحت کیے ہوئے ان امور کے مماثل ہیں جن کے بارے میں ڈومینین کی مجلس قانون ساز اس ریاست کے لیے قانون بنا سکے گی؛اور

(ii)مذکورہ فہرستوں میں ایسے دوسرے امور جن کی صراحت صدر، ریاستی حکومت کی اتفاق رائے سے حکم کے ذریعہ کرے۔

تشریح: اس دفعہ کی اغراض کے لیے، ریاست کی حکومت سے وہ شخص مراد ہے جس کو صدر مہا راجہ کے اعلان نامہ

---

[1]اس دفعہ کے ذریعے عطا کیے ہوئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے صدر نے جموں و کشمیر ریاست کی مجلس قانون ساز کی سفارش پر یہ اعلان کیا ہے کہ 17/ نومبر 1952 سے مذکورہ دفعہ 370 اس ردوبدل کے ساتھ نافذ ہو گی کہ اس کے فقرہ (ا) میں تشریح کی جگہ پر مندرجہ ذیل تشریح کر دی گئی ہے۔یعنی:-

تشریح:-اس دفعہ کے مقاصد کے لیے ریاست کی سرکار سے وہ شخص مراد ہے جس کو ریاست کی مجلس قانون ساز کی سفارش پر صدر نے ریاست کی اس وقت کام کر رہی وزیروں کی کونسل کی صلاح پر کام کرنے والے جموں و کشمیر کے صدر☆ ریاست کی شکل میں تسلیم کیا ہو۔(وزارت قانون حکم نمبر آئینی حکم 66 بتاریخ 15 نومبر 1952)

☆اب ''گورنر''۔

مورخہ 5/مارچ، 1948ء کے تحت فی الوقت بر سر کار وزرا کی کونسل کی صلاح پر عمل کرنے والا مہا راجہ جموں و کشمیر تسلیم کرلیا ہو؛

(ج) دفعہ 1 اوراس دفعہ کی توضیعات کا اطلاق ریاست کے تعلق سے ہو گا؛

(د) اس آئین کی ایسی دوسری توضیعات کا اطلاق ریاست کے تعلق سے ایسی مستثنیات اور تبدیلیوں کے تابع ہو گا جن کی صدر حکم[1] کے ذریعے صراحت کرے:

بشرطیکہ کوئی ایسا حکم جو ذیلی فقرہ (ب) کے پیرا (i) میں محولہ ریاست کی دستاویز شرکت میں مصرحہ امور کے متعلق ہو، اس ریاست کی حکومت سے مشورہ کیے بغیر اجرا نہ ہو گا:

مزید شرط یہ ہے کہ کوئی ایسا حکم جو ماقبل شرطیہ پیرا میں مذکورہ امور کے سوا کسی اور امر کے متعلق ہو، بغیر اس حکومت کی اتفاق رائے کے اجرا نہ ہو گا۔

(2) اگر فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ب) کے پیرا (ii) یا اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (د) کے دوسرے شرطیہ فقرہ میں محولہ اتفاق رائے اس ریاست کے لیے آئین بنانے کی غرض سے آئین ساز اسمبلی کے انعقاد کے قبل کیا جائے تو وہ اسمبلی میں ایسے فیصلہ کے لیے جو اس پر وہ کرنا چاہے، پیش کیا جائے گا۔

(3) اس فقرہ کی متذکرہ بالا توضیعات میں کسی امر کے باوجود، صدر، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ قرار دے سکے گا کہ وہ دفعہ نافذ العمل نہیں رہے گی یا صرف ایسی مستثنیات یا ترمیمات کے ساتھ اور اس تاریخ سے نافذ العمل رہے گی جن کی وہ صراحت کرے:

بشرطیکہ صدر کے ایسا اطلاع نامہ اجرا کرنے سے قبل فقرہ (2)

1۔ مختلف اوقات پر اس طرح ترمیم کیے ہوئے، آئین (جموں و کشمیر ریاست کو لاگو ہونا) حکم، 1954 (آئینی حکم 48)۔

میں مذکورہ ریاست کی آئین سازاسمبلی کی سفارش ضروری ہو گی۔

مہاراشٹر اور گجرات کی ریاستوں کے متعلق خصوصی توضیع۔

371-(1)☆--------☆--------☆

(2) اس آئین میں کسی امر کے باوجود، صدر ریاست مہاراشٹر یا گجرات سے متعلق مصرحہ حکم کے ذریعہ حسب ذیل امور کے بارے میں گورنر کی خصوصی ذمہ داری کی بابت توضیع کر سکے گا--

(الف) ودربھا، مراٹھواڑہ اور بقیہ مہاراشٹر یا، جیسی کہ صورت ہو، سوراشٹر، کچھ اور بقیہ گجرات کے لیے علاحدہ ترقیاتی بورڈوں کا قیام اس حکم کے ساتھ کہ ان بورڈوں میں سے ہر ایک کے کام پر ایک رپورٹ ہر سال ریاست قانون سازاسمبلی میں پیش کی جائے گی؛

(ب) مجموعی حیثیت سے اس ریاست کی ضروریات کے تابع مذکورہ رقموں پر ترقیاتی مصارف کے لیے رقوم کی منصفانہ تقسیم، اور

(ج) مجموعی حیثیت سے اس ریاست کی ضروریات کے تابع ایسا منصفانہ انتظام جس میں سب مذکورہ رقبوں کے متعلق تکنیکی تعلیم اور پیشہ ورانہ تربیت کے لیے کافی سہولیتیں اور اس ریاستی حکومت کے زیر اختیار ملازمتوں میں ملازمت کے کافی مواقع مہیا کیے جائیں۔

ریاست ناگالینڈ سے متعلق خصوصی توضیع۔

371الف۔(1)اس آئین میں کسی امر کے باوجود، —

(الف) پارلیمنٹ کے کسی ایسے ایکٹ کا اطلاق جو —

(i) ناگاؤں کی مذہبی یا سماجی رسوم،

(ii) ناگاؤں کے رواجی قانون اور ضابطہ،

(iii) دیوانی اور فوجداری عدل گستری، جس میں ناگاؤں کے رواجی قانون کے مطابق فیصلے مشتمل ہیں،

(iv) اراضی اور اس کے وسائل کی ملکیت اور انتقال،

سے متعلق ہو، ریاست ناگالینڈ پر نہ ہو گا بغیر اس کے کہ ناگالینڈ کی قانون سازاسمبلی، قرارداد کے ذریعہ ایسا فیصلہ کرے۔

(ب) ناگالینڈ کے گورنر کی ریاست ناگالینڈ میں قانون اور امن وامان قائم رکھنے کی نسبت اس وقت تک خاص ذمہ داری ہو گی جب تک اس کی رائے میں اندرونی فسادات جو ناگا پہاڑی ٹیون سانگ علاقہ میں اس ریاست کے قائم ہونے کے عین قبل ہوتے رہے ہیں، اس علاقہ یا اس کے کسی حصہ میں جاری رہیں اور اس کے تعلق سے اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی میں گورنر مجلس وزرا سے مشورہ لینے کے بعد اس کارروائی کے بارے میں جو کرنا ہو اپنے انفرادی فیصلہ سے کام لے گا:

بشرطیکہ اگر کوئی سوال پیدا ہو کہ آیا کوئی امر ایسا امر ہے یا نہیں جس کے متعلق گورنر کو ذیلی فقرہ کے تحت عمل کرنے میں اپنے انفرادی فیصلہ سے کام لینا ضروری ہے تو گورنر کا اس کے اختیار تمیزی سے کیا ہوا فیصلہ حتمی ہو گا اور گورنر کے کیے ہوئے کسی امر کے جواز پر اس بنا پر اعتراض نہ ہو گا کہ اس کو اپنے انفرادی فیصلہ سے عمل کرنا یا نہ کرنا چاہئے تھا:

مزید شرط یہ ہے کہ اگر صدر گورنر سے رپورٹ کے ملنے پر یا دیگر طور پر مطمئن ہو جائے کہ گورنر پر ریاست ناگالینڈ میں پابندی قانون اور امن وامان کی بابت اب خصوصی ذمہ داری کا ہونا ضروری نہیں ہے تو وہ حکم کے ذریعے ہدایت کرسکے گا کہ اس تاریخ سے، جس کی حکم میں صراحت کی جائے گورنر کی ایسی ذمہ داری ختم ہو جائے گی؛

(ج) کسی رقمی منظوری کے مطالبہ کے متعلق اپنی سفارش کرتے وقت، ناگالینڈ کا گورنر اس امر کا اطمینان کرلے گا کہ بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے کسی مخصوص ملازمت یا غرض کے لیے بھارت کی حکومت کی مہیا کی ہوئی کوئی رقم اس ملازمت یا غرض کے متعلق رقمی منظوری کے مطالبہ میں نہ کہ کسی دیگر مطالبہ میں

شامل ہے؛

(د)اس تاریخ سے جس کی صراحت ناگالینڈ کا گورنر اس بارے میں عام اطلاع نامہ کے ذریعہ کرے، ٹیون سانگ ضلع کے لیے پینتیس ارکان پر مشتمل ایک علاقائی کونسل قائم کی جائے گی اور گورنر اپنے اختیار تمیزی سے قواعد بنائے گا جن میں ذیل کے بارے میں توضیع ہو گی—

(i)علاقائی کونسل کی بناوٹ اور وہ طریقہ جس سے علاقائی کونسل کے ارکان چنے جائیں گے:

بشرطیکہ ٹیون سانگ ضلع کا نائب کمشنر بہ اعتبار عہدہ علاقائی کونسل کا میر مجلس ہو گا اور علاقائی کونسل کے نائب میر مجلس کو اس کے ارکان اپنے ہی میں سے منتخب کریں گے،

(ii)علاقائی کونسل کے ارکان چنے جانے اور ہونے کی اہلیتیں،

(iii)علاقائی کونسل کے ارکان کے عہدے کی میعاد اور ان کو دی جانے والی یافت اور الاؤنس، اگر کوئی ہوں،

(iv)علاقائی کونسل کا طریق کار اور کام کا انصرام،

(v)علاقائی کونسل کے عہدہ داروں اور عملہ کا تقرر اور ان کی شرائط ملازمت، اور

(vi) کوئی دیگر امر جس کی بابت علاقائی کونسل کی تشکیل اور اس کے مناسب طور پر کام کرنے کی غرض سے قواعد بنانا ضروری ہو۔

(2)اس آئین میں کسی امر کے باوجود، ریاست ناگالینڈ کے قائم ہونے کی تاریخ سے دس سال کی مدت یا ایسی مزید مدت تک جس کی صراحت گورنر علاقائی کونسل کے مشورہ پر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ اس بارے میں کرے،—

(الف)ٹیون سانگ ضلع کا نظم ونسق گورنر کرے گا؛

(ب)جب کوئی رقم بھارت کی حکومت ناگالینڈ کی حکومت کو

مجموعی حیثیت سے ریاست ناگالینڈ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مہیا کرے تو گورنر اپنے اختیار تمیزی سے ٹیون سانگ ضلع اور بقیہ ریاست کے درمیان اس رقم کی منصفانہ تقسیم کا انتظام کرے گا؛

(ج) ناگالینڈ کی مجلس قانون ساز کے کسی ایکٹ کا اطلاق ٹیون سانگ ضلع پر نہ ہوگا بجز اس کے کہ گورنر علاقائی کونسل کی سفارش پر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ایسی ہدایت کرے اور گورنر کسی ایسے ایکٹ کی بابت ہدایت کرسکے گا کہ اس ایکٹ کا اطلاق ٹیون سانگ ضلع یا اس کے کسی حصہ پر ان مستثنیات یا ترمیمات کے تابع ہوگا جس کی صراحت گورنر علاقائی کونسل کی سفارش پر کرے:

بشرطیکہ اس ذیلی فقرہ کے تحت دی ہوئی کوئی ہدایت اس طرح سے دی جاسکے گی کہ اس کو استقدامی اثر حاصل ہو؛

(د) گورنر ٹیون سانگ ضلع کے امن، ترقی اور اچھے نظم و نسق کے لیے دساتیر العمل بنا سکے گا اور اس طرح بنائے ہوئے دساتیر العمل سے پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ یا کسی دیگر قانون کی، جس کا فی الوقت اس ضلع پر اطلاق ہوتا ہو، تنسیخ یا ترمیم استقدامی اثر سے، اگر ضروری ہو، ہوسکے گی؛

(ہ) (i) ناگالینڈ کی قانون ساز اسمبلی میں ٹیون سانگ ضلع کی نمائندگی کرنے والے ارکان میں سے ایک رکن کا گورنر وزیر اعلیٰ کے مشورہ پر ٹیون سانگ کے امور کے لیے وزیر کی حیثیت سے تقرر کرے گا اور وزیر اعلیٰ اپنی صلاح دیتے وقت مذکورہ بالا ارکان[1] کی اکثریت کی سفارش پر عمل کرے گا،

---

1 آئین (مشکلات کو دور کرنا) حکم نمبر 15 کے پیرا 2 میں یہ توضیع ہے کہ بھارت کے آئین کی دفعہ 371الف اس طرح مؤثر ہوگی جیسے کہ اس کے فقرہ (2) کے ذیلی فقرہ (ہ) کے پیرا (i) میں مندرجہ ذیل شرط (1963-12-1) سے جوڑ دی گئی ہو یعنی ”مگر گورنر وزیر اعلیٰ کی صلاح پر کسی شخص کو ٹیون سانگ کے وزیر کی شکل میں ایسے وقت تک کے لیے مقرر کرسکے گا جب تک ناگالینڈ کی مجلس قانون ساز میں ٹیون سانگ ضلع کے لیے تفویض کی ہوئی نشستوں کو بھرنے کے لیے قانون کے مطابق اشخاص کو منتخب نہیں کرلیا جاتا ہے“۔

(ii) ٹیون سانگ کے امور کا وزیر ٹیون سانگ ضلع کے متعلق تمام امور طے کرے گا اور ان کی بابت اس کا گورنر سے براہ راست تعلق رہے گا لیکن وہ اس کے بارے میں وزیر اعلیٰ کو مطلع رکھے گا؛

(و) اس فقرہ کی متذکرہ بالا توضیعات میں کسی امر کے باوجود ٹیون سانگ ضلع کے متعلق جملہ امور کا حتمی فیصلہ گورنر اپنے اختیار تمیزی سے کرے گا؛

(ز) دفعات 54 اور 55 اور دفعہ 80 کے فقرہ (4) میں کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے منتخبہ ارکان یا ایسے ہر ایک رکن کے حوالوں میں اس دفعہ کے تحت قائم کی ہوئی علاقائی کونسل کے منتخب کیے ہوئے ناگالینڈ کی قانون ساز اسمبلی کے ارکان یا رکن کے حوالے شامل ہوں گے؛

(ح) دفعہ 170 میں —

(i) فقرہ (1) ناگالینڈ کی قانون ساز اسمبلی کے تعلق سے اس طرح نافذ ہو گا گویا لفظ ''ساٹھ'' کے بجائے لفظ ''چھیالیس'' قائم کیا گیا تھا،

(ii) فقرہ مذکورہ میں ریاست کے علاقائی انتخابی حلقوں سے براہ راست انتخاب کے حوالہ میں اس دفعہ کے تحت قائم کی ہوئی علاقائی کونسل کے ارکان کا انتخاب شامل ہو گا،

(iii) فقرات (2) اور (3) میں علاقائی انتخابی حلقوں کے حوالوں سے اضلاع کوہما اور موکوک چنگ کے علاقائی انتخابی حلقوں کے حوالے مراد ہیں۔

(3) اگر اس دفعہ کی مذکورہ توضیعات میں سے کسی توضیع کو نافذ کرنے میں کوئی دشواری پیدا ہو تو صدر حکم کے ذریعہ کوئی ایسا امر کر سکے گا (جس میں کسی دفعہ میں کوئی تطبیق یا تبدیلی شامل ہے) جو اس دشواری کو رفع کرنے کی غرض سے اسے ضروری معلوم ہو:

بشرطیکہ ایسا کوئی حکم ریاست ناگالینڈ کے قائم ہونے کی تاریخ

سے تین سال کی مدت منقضی ہو جانے کے بعد صادر نہ ہو گا۔

تشریح:- اس دفعہ میں اضلاع کوہما، موکوک چنگ اور ٹیو نگ سانگ کے وہی معنی ہوں گے جو ان کے ریاست ناگالینڈ ایکٹ،1962ء میں ہیں۔

ریاست آسام سے متعلق خصوصی توضیع۔

371ب۔ اس آئین میں کسی امر کے باوجود، صدر، ریاست آسام سے متعلق کیے گئے حکم کے ذریعہ چھٹے فہرست بند کے فقرہ20 کے آخر میں دیئے گئے حصہ1 میں مصرحہ قبائلی رقبوں سے اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے منتخبہ ارکان اور اس اسمبلی کے دوسرے ارکان کی اتنی تعداد پر مشتمل، جس کی حکم میں صراحت کی جائے، اس اسمبلی کی ایک کمیٹی کی تشکیل اور اس کے کارہائے منصبی کے بارے میں اس کمیٹی کی تشکیل اور اس کے مناسب طور پر کام کرنے کی غرض سے اس اسمبلی کے طریق کار کے قواعد میں ترمیمات کے بارے میں توضیع کر سکے گا۔

ریاست منی پور سے متعلق خصوصی توضیع۔

371ج۔(1)اس آئین میں کسی امر کے باوجود، صدر، ریاست منی پور سے متعلق مصرحہ حکم کے ذریعہ اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کی ایسی کمیٹی کی تشکیل اور اس کے کارہائے منصبی کے بارے میں جو اس ریاست کے پہاڑی علاقوں سے منتخب اس اسمبلی کے ارکان پر مشتمل ہو اور ان ترمیمات کے بارے میں، جو اس کمیٹی کے مناسب طور پر کام کرنے کی غرض سے حکومت کے کام کے قواعد اور ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے طریق کار کے قواعد میں کرنے ہوں اور گورنر کی خصوصی ذمہ داری کے بارے میں توضیع کر سکے گا۔

(2) گورنر سالانہ یا جب بھی صدر ایسا حکم دے، صدر کو ریاست منی پور میں پہاڑی رقبوں کے نظم ونسق کے متعلق ایک رپورٹ دے گا اور یونین کا عاملانہ اختیار اس ریاست کو مذکورہ رقبوں کے نظم ونسق کے بارے میں ہدایات دینے سے متعلق ہو گا۔

تشریح:-اس دفعہ میں اصطلاح ''پہاڑی رقبہ'' سے ایسے رقبے مراد ہیں جن کو صدر بذریعہ حکم پہاڑی رقبے قرار دے۔

ریاست آندھرا پردیش سے متعلق خصوصی توضیعات۔

371د۔ (1)صدر، ریاست آندھرا پردیش سے متعلق کیے گئے حکم کے ذریعہ مجموعی طور پر ریاست کی ضروریات کا لحاظ رکھتے ہوئے ریاست کے مختلف حصوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لیے سرکاری ملازمت اور تعلیم سے متعلق منصفانہ مواقع اور سہولتوں کے لیے توضیع کر سکے گا اور ریاست کے مختلف حصوں کے لیے مختلف توضیعات کی جا سکیں گی۔

(2)فقرہ(1) کے تحت کیے گئے کسی حکم میں خاص طور پر،—

(الف)ریاستی حکومت کے لیے محکوم ہو سکے گا کہ وہ ریاست کی سول ملازمت میں کسی قسم یا اقسام کے عہدوں یا ریاست کے تحت کسی قسم یا اقسام کے سول عہدوں کو مختلف حصوں کے لیے مختلف مقامی مستقل عملوں میں منظّم کرے اور ایسے اصولوں اور طریق کار کے مطابق جن کی حکم میں صراحت کی جائے، ایسے عہدوں پر مامور اشخاص کو اس طرح منظّم کیے ہوئے مقامی مستقل عملوں میں مختص کرے؛

(ب)ریاست کے کسی حصہ یا حصوں کی صراحت کرے جو—

(i)ریاستی حکومت کے تحت کسی مقامی مستقل عملہ میں (چاہے اس دفعہ کے تحت کسی حکم کی متابعت میں قائم ہو یا دیگر طور پر تشکیل دیا گیا ہو) عہدوں پر براہ راست بھرتی کے لیے،

(ii)ریاست میں کسی حاکم مقامی کے تحت کسی مستقل عملہ میں عہدوں پر براہ راست بھرتی کے لیے، اور

(iii) ریاست میں کسی ایسی جامعہ یا ریاستی حکومت کے زیر نگرانی کسی اور تعلیمی ادارے میں داخلہ کی اغراض کے لیے،

مقامی رقبے سمجھے جائیں گے؛

(ج)اس حد کی جس تک، اس طریقے کی جس کے مطابق اور

ان شرائط کی صراحت کرے، جن کے تابع—

(i) ذیلی فقرہ (ب) میں متذکرہ کسی ایسے مستقل عملہ میں عہدوں پر براہ راست بھرتی سے متعلق، جن کی اس بارے میں حکم میں صراحت کی جائے،

(ii) ذیلی فقرہ (ب) میں متذکرہ کسی ایسی جامعہ یا دوسرے تعلیمی ادارے میں داخلے سے متعلق، جن کی اس بارے میں حکم میں صراحت کی جائے،

ان امیدواروں کو یا ان کے حق میں جو اس مقامی رقبہ میں کسی ایسی مدت تک، جس کی حکم میں صراحت کی جائے، مقیم رہے ہوں یا تعلیم پائے ہوں، ایسے مستقل عملہ، جامعہ یا دیگر تعلیمی ادارہ سے متعلق، جیسی کہ صورت ہو، ترجیح دی جائے گی یا ان کا تحفظ کیا جائے گا۔

(3) صدر، حکم کے ذریعہ ریاست آندھرا پردیش میں ایک انتظامی ٹریبونل اس غرض سے تشکیل دینے کے لیے توضیع کر سکے گا کہ وہ ایسا اختیار سماعت، اختیارات و قانونی اختیار جن کی صراحت حکم میں کی جائے[جن میں ایسا کوئی اختیار سماعت، اختیار و قانونی اختیار شامل ہے جو آئین (بتیسویں ترمیم) ایکٹ، 1973ء کی تاریخ نفاذ سے عین قبل (سپریم کورٹ کے سوا) کوئی عدالت یا کوئی ٹریبونل یا دیگر حاکم استعمال کر سکتا تھا] حسب ذیل امور کے بارے میں استعمال کرے، یعنی:-

(الف) اس ریاست کی کسی سول ملازمت میں، ایسی قسم یا اقسام کے عہدوں پر یا ریاست کے تحت ایسی قسم یا اقسام کے سول عہدوں پر یا ریاست میں کسی مقامی حاکم کے زیر اختیار ایسی قسم یا اقسام کے عہدوں پر جن کی حکم میں صراحت کی جائے، تقرر، تعیناتی یا ترقی؛

(ب) سینیارٹی ان اشخاص کی جن کا تقرر، تعیناتی یا ترقی ریاست کی کسی سول ملازمت میں ایسی قسم یا اقسام کے عہدوں پر ہو یا ریاست کے تحت ایسی قسم یا اقسام کے سول عہدوں پر یا ریاست میں کسی مقامی

حاکم کے زیر اختیار ایسی قسم یا اقسام کے عہدوں پر ہو، جن کی حکم میں صراحت کی جائے؛

(ج) ان اشخاص کی ایسی دیگر شرائط ملازمت جن کا تقرر، تعیناتی یا ترقی اس ریاست کی کسی سول ملازمت میں ایسی قسم یا اقسام کے عہدوں پر یا ریاست کے تحت ایسی قسم یا اقسام کے سول عہدوں پر ہو یا ریاست میں کسی حاکم مقامی کے زیر اختیار ایسی قسم یا اقسام کے عہدوں پر ہو جن کی حکم میں صراحت کی جائے۔

(4) فقرہ (3) کے تحت صادر کیے ہوئے کسی حکم میں—

(الف) انتظامی ٹریبونل کو مجاز کیا جاسکے گا کہ وہ اپنے اختیار سماعت کے اندر کسی امر سے متعلق شکایات کے ازالے کے لیے درخواستیں وصول کرے، جس کی صدر حکم میں صراحت کرے، یا ان پر ایسے احکام صادر کرے جو انتظامی ٹریبونل مناسب تصور کرے؛

(ب) انتظامی ٹریبونل کے اختیارات اور اقتدارات اور طریق کار سے متعلق (جن میں انتظامی ٹریبونل کی خود اپنی توہین کی بابت سزا دینے کے اختیارات سے متعلق توضیعات شامل ہیں) ایسی توضیعات درج ہو سکیں گی جو صدر ضروری تصور کرے؛

(ج) انتظامی ٹریبونل کو ایسی اقسام کی کارروائیاں جو اس کے اختیار سماعت کے اندر امور کی نسبت کارروائیاں ہوں اور سپریم کورٹ کے سوا کسی عدالت یا ٹریبونل یا دیگر حاکم کے روبرو ایسے حکم کی تاریخ نفاذ سے عین قبل زیر تصفیہ ہوں جن کی حکم میں صراحت کی جائے، منتقل کرنے کے لیے توضیع ہو سکے گی؛

(د) ایسی اضافی، اتفاقی اور نتیجی توضیعات درج ہو سکیں گی (جن میں فیس اور میعاد سماعت شہادت یا نافذ الوقت کسی قانون کی مستثنیات یا ترمیمات کے تابع اطلاق کے بارے میں توضیعات شامل ہیں) جو صدر ضروری تصور کرے۔

(5)انتظامی ٹریبونل کا ایسا حکم جس سے کسی کارروائی کا حتمی تصفیہ ہو، ریاستی حکومت کی توثیق کے بعد یا اس تاریخ سے، جب وہ حکم صادر ہو، تین ماہ کے منقضی ہونے پر ان میں سے جو بھی پہلے واقع ہو نافذ ہو جائے گا:

بشرطیکہ ریاستی حکومت خاص حکم سے جو تحریراً صادر کیا جائے اور ان وجوہ کی بنا پر، جن کی اس میں صراحت کی جائے گی، انتظامی ٹریبونل کے کسی حکم میں اس کے نافذ ہونے سے پہلے ترمیم یا اس کی تنسیخ کر سکے گی اور ایسی صورت میں انتظامی ٹریبونل کا حکم صرف ایسی ہی تبدیل شدہ شکل میں نافذ ہوگا یا نافذ نہ ہوگا، جیسی کہ صورت ہو۔

(6)ہر خاص حکم جو ریاستی حکومت فقرہ(5) کے شرطیہ فقرہ کے تحت صادر کرے، اس کے صادر ہونے کے بعد، جس قدر جلد ہو سکے، ریاستی مجلس قانون ساز کے دونوں ایوانوں میں پیش کیا جائے گا۔

(7) ریاست کی عدالت عالیہ کو انتظامی ٹریبونل پر نگرانی کے کوئی اختیارات نہ ہوں گے اور (سپریم کورٹ کے سوا) کوئی عدالت یا ٹریبونل اختیار سماعت، اختیار یا اتھارٹی کسی امر کے نسبت استعمال نہیں کرے گا جو انتظامی ٹریبونل کے اختیار سماعت، اختیار یا اتھارٹی کے تابع ہو یا اس سے متعلق ہو۔

(8)اگر صدر مطمئن ہو جائے کہ انتظامی ٹریبونل کا برقرار رہنا ضروری نہیں ہے تو صدر حکم کے ذریعہ انتظامی ٹریبونل کے روبرو زیر تصفیہ کارروائیوں کی منتقلی اور تصفیہ کے لیے ایسے حکم میں ایسی توضیعات کر سکے گا جو وہ مناسب تصور کرے۔

(9) کسی عدالت، ٹریبونل یا دیگر حاکم کے کسی فیصلے ڈگری یا حکم کے باوجود، —

(الف) کسی شخص کے تقرر، تعیناتی، ترقی یا تبادلے کا---

(i) جو یکم نومبر، 1956ء سے قبل ریاست حیدر آباد کی، جو اس

تاریخ سے قبل موجود تھی، حکومت یا اس میں کسی حاکم مقامی کے تحت کسی عہدہ پر رہا ہو،

(ii) جو آئین (بتیسویں ترمیم) ایکٹ، 1973ء کی تاریخ نفاذ سے قبل ریاست آندھرا پردیش کی حکومت یا اس میں کسی مقامی یا دیگر حاکم کے تحت کسی عہدہ پر رہا ہو، اور

(ب) ذیلی فقرہ (الف) میں متذکرہ کسی شخص کی یا اس کے روبرو کی ہوئی کسی کارروائی یا کیے ہوئے امر کا،

محض اس بنا پر جائز یا کالعدم ہو جانا یا کبھی بھی ناجائز یا کالعدم ہو جانا متصور نہ ہو گا کہ ایسے شخص کا تقرر، اس کی تعیناتی، ترقی یا تبادلہ اس وقت نافذ کسی قانون کے بموجب عمل میں آیا تھا جس میں ریاست حیدر آباد میں یا، جیسی کہ صورت ہو، ریاست آندھرا پردیش کے حصوں میں ایسے تقرر، تعیناتی، ترقی یا تبادلے سے متعلق سکونت کی شرط کی توضیع ہو۔

(10) اس دفعہ اور اس کے تحت صادر کیے گئے کسی حکم کی توضیعات اس آئین کی کسی توضیع میں یا نافذ الوقت کسی دیگر قانون میں کسی امر کے باوجود موثر ہوں گی۔

آندھرا پردیش میں مرکزی جامعہ کا قیام۔

371ہ۔ پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ ریاست آندھرا پردیش میں جامعہ کے قیام کے لیے توضیع کر سکے گی۔

ریاست سکم سے متعلق خصوصی توضیعات۔

371و۔ اس آئین میں کسی امر کے باوجود،—

(الف) ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی کم سے کم تیس ارکان پر مشتمل ہو گی؛

(ب) آئین (چھتیسویں ترمیم) ایکٹ، 1975ء کی تاریخ نفاذ سے (جس کا یہاں بعد میں اس دفعہ میں مقررہ دن سے حوالہ دیا گیا ہے) —

(i) سکم کی اسمبلی کا، جو اپریل، 1974ء میں سکم میں منعقدہ انتخابات کے نتیجہ میں ان بتیس ارکان کے ساتھ مذکورہ انتخابات

میں منتخب ہوئے ہیں (جن کا یہاں بعد میں موجود ارکان سے حوالہ دیا گیا ہے) بنائی گئی ہے اس آئین کے تحت باضابطہ تشکیل پائی ہوئی ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی ہونا متصور ہو گا؛

(ii) موجودہ ارکان کا اس آئین کے تحت باضابطہ منتخب کی ہوئی ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی کے ارکان ہونا متصور ہو گا؛ اور

(iii) ریاست سکم کی مذکورہ قانون ساز اسمبلی اس آئین کے تحت کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے اختیارات استعمال کرے گی اور اس کے کارہائے منصبی انجام دے گی؛

(ج) اس اسمبلی کی صورت میں، جس کا فقرہ (ب) کے تحت ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی ہونا متصور ہو، دفعہ 172 کے فقرہ (1) میں پانچ سال کی مدت کے حوالوں کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ چار سال کی مدت کے حوالے ہیں اور چار سال کی مذکورہ مدت کا مقررہ دن سے شروع ہونا متصور ہو گا؛

(د) پارلیمنٹ کے قانون کے ذریعہ دیگر توضیعات کیے جانے تک لوک سبھا میں ایک نشست ریاست سکم کو دی جائے گی اور ریاست سکم ایک پارلیمانی حلقہ انتخاب بن جائے گی جسے سکم کا پارلیمانی حلقہ انتخاب کہا جائے گا؛

(ہ) مقررہ دن پر موجودہ لوک سبھا میں ریاست سکم کے نمائندہ کا انتخاب ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی کے ارکان کریں گے؛

(و) پارلیمنٹ، سکم کی آبادی کے مختلف طبقوں کے حقوق اور مفادات کی حفاظت کی غرض سے ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی میں ان نشستوں کی تعداد کے لیے جو ایسے طبقوں سے تعلق رکھنے والے امیدواروں سے پر کی جاسکیں گی اور اسمبلی کے انتخابی حلقوں کی حد بندی کے لیے جن سے صرف ایسے طبقوں سے تعلق رکھنے والے امیدوار ریاست سکم کی قانون ساز اسمبلی کے انتخاب کے لیے کھڑے

ہو سکیں گے، توضیع کرسکے گی؛

(ز) سکم کے گورنر پر سکم کی آبادی کے مختلف طبقوں کی سماجی ومعاشی ترقی کے لیے امن اور منصفانہ انتظام کی خصوصی ذمہ داری ہو گی اور اس فقرہ کے تحت اپنی خصوصی ذمہ داری سے عہدہ بر آ ہونے میں سکم کا گورنر ایسی ہدایات کے تابع، جو صدر وقتاً فوقتاً اجرا کرنا مناسب تصور کرے، اپنے حسب اختیار تمیزی عمل کرے گا؛

(ح) تمام جائیداد اور اثاثے (خواہ ریاست سکم میں شامل علاقوں کے اندر ہوں یا باہر)، جو مقررہ دن سے عین قبل حکومت سکم یا کسی دیگر حاکم یا کسی شخص میں حکومت سکم کی اغراض کے لیے مرکوز تھے، مقررہ دن سے ریاست سکم کی حکومت میں مرکوز ہو جائیں گے؛

(ط) اس عدالت عالیہ کا جو ریاست سکم میں شامل علاقوں میں مقررہ دن سے عین قبل اس طور پر کام کر رہی تھی مقررہ دن پر اور اس دن سے ریاست سکم کی عدالت عالیہ ہونا متصور ہو گا؛

(ی) ریاست سکم کے سارے علاقہ میں دیوانی، فوجداری ومالی اختیارات سماعت کی جملہ عدالتیں، جملہ حکام اور جملہ عدالتی، عاملانہ اور دفتری عہدہ دار مقررہ دن پر اور اس دن سے اپنے متعلقہ کارہائے منصبی اس آئین کی توضیعات کے تابع انجام دیتے رہیں گے؛

(ک) وہ جملہ قوانین جو ریاست سکم میں شامل علاقوں یا اس کے کسی حصہ میں مقررہ دن سے عین قبل نافذ تھے، مجاز مجلس قانون ساز یا دیگر حاکم مجاز سے ترمیم یا منسوخ کیے جانے تک ان میں نافذ رہیں گے؛

(ل) ریاست سکم کے نظم ونسق سے متعلق فقرہ (ک) میں محولہ کسی قانون کے اطلاق میں سہولت کی غرض سے اور کسی ایسے قانون کی توضیعات کو آئین کی توضیعات کے مطابق بنانے کی غرض سے صدر، مقررہ دن سے دو سال کے اندر بذریعہ حکم قانون میں ایسی

تطبیقات اور تبدیلیاں بطور تنسیخ یا ترمیم کر سکے گا جو ضروری یا قرین مصلحت ہوں اور اس کے بعد ہر ایسا قانون اس طرح کی ہوئی تطبیقات اور تبدیلیوں کے تابع نافذ رہے گا اور کسی ایسی تطبیق یا تبدیلی پر کسی عدالت میں اعتراض نہ ہو گا؛

(م) نہ تو سپریم کورٹ اور نہ کسی دیگر عدالت کو ایسے کسی تنازعہ یا دیگر امر کی نسبت اختیارات سماعت حاصل ہو گا جو سکم سے متعلق ایسے کسی عہد نامے، اقرار نامہ، قول یا دیگر نوشتہ سے پیدا ہو جو مقررہ دن سے قبل طے یا تکمیل پایا تھا اور جس کی بھارت کی حکومت یا اس کی پیش رو حکومتوں میں کوئی حکومت ایک فریق تھی لیکن اس فقرہ میں کسی امر کی یہ تعبیر نہیں کی جائے گی کہ اس سے دفعہ 143 کی توضیعات میں کمی کی گئی ہے؛

(ن) صدر عام اعلان کے ذریعہ کسی بنائے ہوئے قانون کو جو تاریخ اعلان پر بھارت کی کسی ریاست میں نافذ ہو، ایسی پابندیوں یا تبدیلیوں کے ساتھ، جو وہ مناسب خیال کرے، ریاست سکم سے متعلق وسعت پذیر کر سکے گا؛

(س) اگر اس دفعہ کی متذکرہ بالا توضیعات میں سے کسی توضیع کے نافذ کرنے میں کوئی دشواری پیدا ہو تو صدر بذریعہ حکم[1] ہر ایسا امر کر سکے گا (جس میں کسی دوسری دفعہ میں کوئی تطبیق یا تبدیلی شامل ہے) جو اس دشواری کو رفع کرنے کی غرض سے اس کو ضروری معلوم ہو:

بشرطیکہ کوئی ایسا حکم مقررہ دن سے دو سال کے منقضی ہو جانے کے بعد صادر نہ ہو گا؛

(ع) ریاست سکم یا اس میں شامل علاقوں سے متعلق اس مدت کے دوران، جو مقررہ دن سے شروع ہو اور اس تاریخ سے عین قبل منقضی ہو جب آئین (چھتیسویں ترمیم) ایکٹ، 1975 کو

---

1. آئین (دشواریوں کا رفع کرنا) حکم نمبر:11 (آئینی حکم 99) دیکھیے۔

صدر کی منظوری حاصل ہوئی، کیے ہوئے جملہ امور اور کی ہوئی جملہ کارروائیوں کی نسبت، جہاں تک وہ اس آئین کی توضیعات کے موافق ہوں جن کی آئین (چھتیسویں ترمیم) ایکٹ، 1975 سے ترمیم ہوئی ہے، یہ متصور ہو گا کہ وہ اس طرح ترمیم شدہ آئین کے تحت کیے گئے ہیں یا کی گئی ہیں۔

میزورم ریاست کے متعلق خصوصی توضیع۔

371ز۔اس آئین میں کسی امر کے باوجود،---

(الف) مندرجہ ذیل کے متعلق پارلیمنٹ کا کوئی ایکٹ میزورم ریاست کو تب تک لاگو نہیں ہو گا جب تک میزورم ریاست کی قانون ساز اسمبلی کی قرارداد کے ذریعہ اس طرح طے نہیں کیا جاتا ہے، یعنی:-

(i)میزو لوگوں کی مذہبی یا سماجی رسوم،

(ii)میزو روایتی قانون اور ضابطہ،

(iii)سول اور فوج داری انصرام جہاں فیصلے میزو روایتی قانون کے مطابق ہونے ہیں،

(iv) ملکیت اور انتقال اراضی:

بشرطیکہ اس فقرہ کی کوئی بات آئین (ترپنویں ترمیم) ایکٹ، 1986 کی تاریخ نفاذ سے ٹھیک پہلے میزورم یونین ریاستی علاقہ میں نافذ کسی مرکزی ایکٹ کو لاگو نہیں ہو گی؛

(ب)میزورم ریاست کی قانون ساز اسمبلی کم سے کم چالیس ارکان پر مشتمل ہو گی۔

اروناچل پردیش ریاست کے متعلق خصوصی توضیع۔

371ح۔اس آئین میں کسی امر کے باوجود،--

(الف)اروناچل پردیش کا گورنر، اروناچل پردیش ریاست میں قانون اور انتظام کے متعلق خصوصی طور پر ذمہ دار رہے گا اور گورنر اس بارے میں اپنے کارہائے منصبی کو انجام دینے میں اپنے ذاتی فیصلہ کا استعمال وزیروں کی کونسل سے مشورہ کرنے کے بعد کرے گا:

بشرطیکہ اگر یہ سوال اٹھتا ہے کہ کوئی معاملہ ایسا معاملہ ہے یا نہیں جس کے بارے میں گورنر سے اس فقرہ کے تحت توقع کی گئی کہ وہ اپنے ذاتی فیصلہ کا استعمال کرکے کام کرے تو گورنر کا اپنے اختیار تمیزی سے کیا گیا فیصلہ حتمی ہوگا اور گورنر کے ذریعہ کسی بات کا جواز اس بنا پر زیر سوال نہیں لایا جائے گا کہ اس کو اپنے ذاتی فیصلہ کا استعمال کرکے کام کرنا چاہئے تھا یا نہیں:

مزید شرط یہ کہ اگر گورنر سے رپورٹ ملنے پر یا کسی اور طرح صدر کو اطمینان ہو جاتا ہے کہ اب یہ ضروری نہیں ہے کہ اروناچل پردیش ریاست میں قانون اور انتظام کے متعلق گورنر کی خاص ذمہ داری رہے تو وہ حکم کے ذریعہ ہدایت دے سکے گا کہ گورنر کی ایسی ذمہ داری اس تاریخ سے نہیں رہے گی جس کی حکم میں صراحت کی جائے؛

(ب) اروناچل پردیش ریاست کی قانون ساز اسمبلی کم سے کم تیس ارکان پر مشتمل ہوگی۔

گوا ریاست کے متعلق خصوصی توضیع۔

371ط۔ اس آئین میں کسی امر کے باوجود گوا کی قانون ساز اسمبلی کم سے کم تیس ارکان پر مشتمل ہوگی۔

ریاست[1] کرناٹک سے متعلق خصوصی توضیعات۔

371ی-(1) صدر، ریاست کرناٹک سے متعلق کے گئے حکم کے ذریعہ مندرجہ ذیل کی بابت گورنر کی کسی خصوصی ذمہ داری کے لئے توضیع کر سکے گا—

(الف) اس توضیع کے ساتھ حیدرآباد- کرناٹک علاقے کے لئے ایک علیحدہ ترقی بورڈ کا قیام کرکے بورڈ کے کام کاج سے متعلق رپورٹ ہر سال ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے روبرو رکھی جائے گی؛

(ب) مجموعی طور پر ریاست کی ضروریات کے تابع، مذکورہ علاقے پر ترقیاتی خرچ کے لئے فنڈس کی منصفانہ تخصیص؛ اور

(ج) مجموعی طور پر ریاست کی ضروریات کے تابع، مذکورہ

1۔ آئین (اٹھانوے ویں ترمیم) ایکٹ، 2012 کے ذریعہ یکم اکتوبر، 2013 سے شامل۔

علاقے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لئے، سرکاری ملازمت، تعلیم اور پیشہ ورانہ تربیت کے معاملات میں منصفانہ مواقع۔

(2) فقرہ (1) کے ذیلی فقرہ (ج) کے تحت کیا گیا حکم مندرجہ ذیل کے لئے توضیع کرسکے گا—

(الف) پیدائش یا سکونت کے ذریعہ حیدرآباد - کرناٹک علاقے سے تعلق رکھنے والے طلباء کے لئے اس علاقے کے تعلیمی اور پیشہ ورانہ تربیتی اداروں میں نشستوں کے ایک تناسب کا تحفظ؛اور

(ب) حیدرآباد- کرناٹک علاقے میں ریاستی حکومت اور ریاستی حکومت کے زیر کنٹرول کسی انجمن یا ادارے کے تحت عہدوں یا عہدوں کی اقسام کی پہچان کرنا اور پیدائش یا سکونت کے ذریعہ اس علاقے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لئے ایسے عہدوں کے ایک تناسب کا تحفظ کرنا اور براہ راست بھرتی یا ترقی کے ذریعہ یا کسی ایسے طریقے میں، جس کی حکم میں صراحت کی جائے، ایسے عہدوں پر تقرری کرنا۔

موجودہ قوانین کا نافذ رہنا اور ان میں تطبیقات۔

372-(1) دفعہ 395 میں محولہ ایکٹوں کے اس آئین سے منسوخ ہوجانے کے باوجود لیکن اس آئین کی دیگر توضیعات کے تابع وہ جملہ قوانین، جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل بھارت کے علاقہ میں نافذ تھے، اس میں نافذ رہیں گے تاوقتیکہ کوئی مجاز مجلس قانون ساز یا دیگر حاکم مجاز ان کو نہ بدلے یا ان کو منسوخ یا ان میں ترمیم نہ کرے۔

(2) بھارت کے علاقہ میں نافذ کسی قانون کی توضیعات کو اس آئین کی توضیعات کے موافق بنانے کے لیے صدر حکم کے ذریعہ[1] ایسے

1 دیکھیے قوانین کے حکم تطبیق 1950 تاریخ 26 جنوری 1950 گزٹ آف انڈیا ''غیر معمولی'' صفحہ 449 جو کہ اعلان نامہ نمبر ایس آر او 115 تاریخ 5 جون 1950 گزٹ آف انڈیا، غیر معمولی حصہ 2 دفعہ 3 صفحہ 51 کے ذریعہ ترمیم کیا گیا۔ اطلاع نامہ نمبر ایس آر او 810 تاریخ 4 نومبر 1950 گزٹ آف انڈیا، غیر معمولی حصہ 2 دفعہ 3 صفحہ 903 اطلاع نامہ نمبر ایس آر او 508 تاریخ 4 اپریل 1951 گزٹ آف انڈیا، غیر معمولی حصہ 2 دفعہ 3 صفحہ 287 اطلاع نامہ نمبر ایس آر او 1140 بی تاریخ 2 جولائی 1952 گزٹ آف انڈیا، غیر معمولی حصہ 2 دفعہ 3 صفحہ 616/1 اور ٹراونکور۔ کوچین لینڈا کویزیشن لاز آرڈر 1952 تاریخ 20 نومبر 1952 کی تطبیق۔

قانون میں تنسیخ یا ترمیم کے طور پر ایسی تطبیقات اور تبدیلیاں کر سکے گا جو ضروری یا قرین مصلحت ہوں اور توضیع کر سکے گا کہ وہ قانون اس تاریخ سے، جس کی صراحت اس حکم میں کی جائے، ایسی کی ہوئی مناسب تطبیقات اور تبدیلیوں کے تابع نافذ رہے گا اور کسی تطبیق یا تبدیلی کے خلاف کسی عدالت میں اعتراض نہ کیا جائے گا۔

(3) فقرہ (2) میں کسی امر کا —

(الف) اس آئین کی تاریخ نفاذ سے تین سال کے منقضی ہو جانے کے بعد صدر کو کسی قانونی تطبیق یا تبدیلی و ترمیم کرنے کا اختیار دینا متصور نہ ہو گا؛ یا

(ب) کسی مجاز مجلس قانون ساز یا دوسرے حاکم مجاز کے کسی ایسے قانون کی تنسیخ یا ترمیم میں مانع ہونا متصور نہ ہو گا جس میں صدر نے مذکورہ فقرہ کے تحت تطبیق یا تبدیلی کی ہو۔

تشریح:-(1) اس دفعہ میں "نافذ قانون" کی اصطلاح میں کوئی ایسا قانون شامل ہو گا جس کو بھارت کے علاقہ میں کسی مجلس قانون ساز یا دوسرے حاکم مجاز نے اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل منظور کیا یا بنایا ہو اور وہ اس کے قبل منسوخ نہ ہوا ہو باوجود اس کے کہ وہ یا اس کے حصے اس وقت بالکل یا مخصوص رقبوں میں نافذ العمل نہ ہوں۔

تشریح:-(2) بھارت کے کسی علاقہ میں کسی مجلس قانون ساز یا دیگر حاکم مجاز کا منظور کیا ہوا یا بنایا ہوا کوئی قانون جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل بیرون علاقہ نیز بھارت کے علاقہ کے اندر نافذ تھا، متذکرہ بالا ایسی تطبیقات اور تبدیلیوں کے تابع بیرون علاقہ میں اسی طرح نافذ رہے گا۔

تشریح:-(3) اس دفعہ میں مندرجہ کسی امر کی یہ تعبیر نہیں کی جائے گی کہ اس سے کسی عارضی نافذ الوقت قانون کو اس تاریخ کے بعد جس پر وہ منقضی ہو جاتا اگر یہ آئین نافذ نہ ہوتا، نافذ رکھنا مراد ہے۔

تشریح:-(4) کوئی آرڈیننس جسے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 کی دفعہ 88 کے تحت کسی صوبے کے گورنر نے شائع ونافذ کیا ہو اور اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل نافذ ہو بجز اس کے کہ مماثل ریاست کا گورنر اس کے قبل اس کو منسوخ کر دے، دفعہ 382 کے فقرہ (1) کے تحت کام انجام دینے والی اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے ایسے تاریخ نفاذ کے بعد کے پہلے اجلاس سے چھ ہفتے منقضی ہو جانے پر نافذ العمل نہ رہے گا اور اس دفعہ کے کسی امر کی یہ تعبیر نہ کی جائے گی کہ مذکورہ مدت کے بعد کسی ایسے آرڈیننس کو نافذ رکھا گیا ہے۔

قوانین کی تطبیق کا صدر کو اختیار۔

372الف۔ (1) آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی تاریخ نفاذ کے عین قبل بھارت کے علاقہ یا اس کے کسی حصہ میں نافذ کسی قانون کی توضیعات کو ایکٹ مذکورہ سے ترمیم کیے ہوئے اس آئین کی توضیعات کے موافق بنانے کے لیے صدر یکم نومبر، 1957 کے قبل صادر کیے ہوئے حکم[1] کے ذریعہ اس قانون میں تنسیخ یا ترمیم کے طور پر ایسی تطبیقات اور تبدیلیاں کر سکے گا جو ضروری یا قرین مصلحت ہوں اور توضیع کر سکے گا کہ وہ قانون اس تاریخ سے، جس کی صراحت حکم میں کی جائے گی ایسی کی ہوئی تطبیق اور تبدیلیوں کے تابع نافذ رہے گا اور کسی ایسی تطبیق یا تبدیلی کے خلاف کسی عدالت میں اعتراض نہ ہو گا۔

(2) فقرہ (1) میں کسی امر کا کسی مجاز مجلس قانون ساز یا دوسرے حاکم مجاز کے کسی ایسے قانون کی تنسیخ یا ترمیم کرنے میں مانع ہونا متصور نہ ہو گا جس میں فقرہ مذکور کے تحت صدر نے مناسب تطبیق یا تبدیلی کی ہو۔

بعض صورتوں میں صدر کو ان اشخاص کے بارے میں حکم دینے کا اختیار جو انسدادی نظر بندی میں ہوں۔

373- تاوقتیکہ دفعہ 22 کے فقرہ (7) کے تحت پارلیمنٹ قانون نہ بنائے یا اس آئین کی تاریخ نفاذ سے ایک سال منقضی نہ ہو جائے ان میں جو بھی پہلے ہو، مذکورہ دفعہ یوں نافذ رہے گی گویا اس کے فقرات (4) اور (7) میں پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کے

1 دیکھئے 1956 اور 1957 کا حکم قانونِ تطبیق۔

حوالہ کے بجائے صدر کے صادر کیے ہوئے حکم کا حوالہ قائم کیا گیا تھا۔

فیڈرل کورٹ کے ججوں اور فیڈرل کورٹ میں یا ہز مجسٹی بہ اجلاس کونسل کے روبرو زیر غور کارروائیوں کے متعلق توضیعات۔

374-(1) اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل عہدہ پر مامور فیڈرل کورٹ کے جج بجز اس کے کہ انہوں نے دیگر طور پر انتخاب کیا ہو، ایسی یافت اور الاؤنسوں اور رخصت اور پینشن کے بارے میں ایسے حقوق کے مستحق ہوں گے جن کی دفعہ 125 کے تحت سپریم کورٹ کے ججوں کے بارے میں توضیع کی گئی ہے۔

(2) اس آئین کی تاریخ نفاذ پر فیڈرل کورٹ میں زیر غور دیوانی یا فوجداری جملہ نالشات، اپیلیں اور کارروائیاں سپریم کورٹ میں منتقل ہو جائیں گی اور سپریم کورٹ کو اس کی سماعت اور فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل ہو گا اور اس آئین کی تاریخ نفاذ کے قبل فیڈرل کورٹ کے دیئے یا صادر کیے ہوئے فیصلوں اور احکام کو وہی نفوذ اور اثر حاصل رہے گا گویا انہیں سپریم کورٹ نے دیا یا صادر کیا تھا۔

(3) اس آئین میں کسی امر کا یہ اثر نہ ہو گا کہ بھارت کے علاقہ میں کسی عدالت کے فیصلے، ڈگری یا حکم کے خلاف یا اس کے متعلق اپیلوں اور درخواستوں کا تصفیہ کرنے کے ہز مجسٹی بہ اجلاس کونسل کے اختیارات سماعت کے استعمال کو، جہاں تک ایسے اختیارات سماعت کا استعمال قانون کی رو سے مجاز کیا جائے، ناجائز قرار دے اور ہز مجسٹی بہ اجلاس کونسل کے ایسی کسی اپیل یا درخواست پر اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعد دیئے ہوئے کسی حکم کا تمام اغراض کے لیے ایسا ہی اثر ہو گا گویا کہ وہ ایسا حکم یا ڈگری تھی جس کو سپریم کورٹ نے اس آئین سے عطا کیے ہوئے اختیار کے استعمال میں صادر کیا تھا۔

(4) اس آئین کی تاریخ نفاذ پر اور تاریخ نفاذ سے پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں مصرحہ کسی ریاست میں پریوی کونسل کی حیثیت سے کام کرنے والے حاکم کو اس ریاست کے اندر کسی عدالت کے کسی فیصلے، ڈگری یا حکم کے خلاف یا اس کے متعلق اپیلیں اور درخواستیں لینے اور تصفیہ کرنے کا اختیار نہ رہے گا اور ایسے نفاذ پر حاکم مذکور کے روبرو زیر غور تمام اپیلیں اور دوسری کارروائیاں سپریم کورٹ میں

منتقل ہو جائیں گی اور تصفیہ پائیں گی۔

(5) اس دفعہ کی توضیعات کو نافذ کرنے کے لیے پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ مزید توضیعات کرسکے گی۔

عدالتیں، حکام اور عہدیدار اس آئین کی توضیعات کے تابع کارمنصبی انجام دیتے رہیں گے۔

375-بھارت کے سارے علاقہ میں دیوانی، فوجداری اور مال کے اختیار سماعت کی جملہ عدالتیں اور تمام عدالتی، عاملانہ اور انتظامی حکام اور تمام عہدہ دار اپنے متعلقہ کار منصبی اس آئین کی توضیعات کے تابع انجام دیتے رہیں گے۔

عدالت عالیہ کے ججوں کے متعلق توضیعات۔

376-(1) دفعہ 217 کے فقرہ (2) میں کسی امر کے باوجود، اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل عہدہ پر مامور کسی صوبہ میں عدالت عالیہ کے جج، بجز اس کے کہ انھوں نے دیگر طور پر انتخاب کرلیا ہو، ایسی تاریخ نفاذ پر مماثل ریاست میں عدالت عالیہ کے جج ہو جائیں گے اور اس بنا پر ایسی یافت اور الاؤنسوں اور رخصت اور پینشن کی بابت ایسے حقوق کے مستحق ہوں گے جن کی دفعہ 221 کے تحت ایسی عدالت عالیہ کے ججوں کے بارے میں توضیع کی گئی ہے۔ کوئی ایسا جج، باوجود اس کے کہ وہ بھارت کا شہری نہیں ہے، ایسی عدالت عالیہ کے اعلیٰ جج کی حیثیت سے یا کسی اور عدالت عالیہ کے اعلیٰ جج یا دیگر جج کی حیثیت سے تقرر کے قابل ہو گا۔

(2) پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں مصرحہ کسی ریاست کے مماثل کسی بھارتی ریاست کی عدالت عالیہ کے جج، جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل عہدہ پر فائز ہوں بجز اس کے کہ انہوں نے دیگر طور پر انتخاب کرلیا ہو، ایسی تاریخ نفاذ پر اس طرح مصرحہ ریاست کی عدالت عالیہ کے جج ہو جائیں گے اور دفعہ 217 کے فقرات (1) اور (2) میں کسی امر کے باوجود لیکن اس دفعہ کے فقرہ (1) کے شرطیہ فقرہ کے تابع اس مدت کے منقضی ہو جانے تک عہدے پر برقرار رہیں گے جس کا تعین صدر حکم کے ذریعے کرے۔

(3) اس دفعہ میں ''جج'' کی اصطلاح میں قائم مقام جج یا زائد جج

شامل نہیں ہے۔

بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے متعلق توضیعات۔

377-بھارت کا آڈیٹر جنرل جو اس آئین کی تاریخ کے عین قبل عہدہ پر فائز ہو، بجز اس کے کہ اس نے دیگر طور پر انتخاب کرلیا ہو، ایسی تاریخ نفاذ پر بھارت کا کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل ہو جائے گا اور اس بنا پر ایسی یافت اور رخصت اور پینشن سے متعلق ایسے حقوق کا مستحق ہو گا جن کا بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کے لیے دفعہ 148 کے فقرہ (3) کے تحت توضیع کی گئی ہے اور اپنے عہدہ کی معیاد کے ختم ہونے تک، جس کا تعین ان توضیعات کے تحت کیا جائے گا جو اس پر ایسی تاریخ نفاذ کے عین قبل قابل اطلاق تھیں، عہدہ پر برقرار رہنے کا مستحق ہو گا۔

پبلک سروس کمیشن کے متعلق توضیعات۔

378-(1) بھارت کی ڈومینین کے پبلک سروس کمیشن کے وہ ارکان جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل عہدہ پر فائز ہوں ایسی تاریخ نفاذ پر، بجز اس کے کہ انھوں نے دیگر طور پر انتخاب کرلیا ہو، یونین کے پبلک سروس کمیشن کے ارکان ہو جائیں گے اور دفعہ 316 کے فقرات (1) اور (2) میں کسی امر کے باوجود لیکن اس دفعہ کے فقرہ (2) کے شرطیہ فقرہ کے تابع اپنے عہدہ کی اس معیاد کے ختم ہونے تک عہدہ پر برقرار رہیں گے جس کا تعین ان قواعد کے تحت کیا جائے گا جن کا ایسے ارکان پر ایسی تاریخ نفاذ کے عین قبل اطلاق ہوتا تھا۔

(2) کسی صوبہ کے پبلک سروس کمیشن یا صوبوں کے ایک گروہ کی ضروریات کو پورا کرنے والے پبلک سروس کمیشن کے ارکان، جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل عہدہ پر فائز ہوں، ایسی تاریخ نفاذ پر، بجز اس کے کہ انہوں نے دیگر طور پر انتخاب کرلیا ہو، مماثل ریاست کے پبلک سروس کمیشن یا، جیسی کہ صورت ہو، مماثل ریاستوں کی ضروریات کو پورا کرنے والے مشترکہ ریاستی پبلک سروس کمیشن کے ارکان ہو جائیں گے اور دفعہ 316 کے فقرات (1) اور (2) میں کسی امر کے باوجود لیکن اس دفعہ کے فقرہ (2) کے شرطیہ

فقرہ کے تابع اپنے عہدہ کی اس میعاد کے ختم ہونے تک عہدہ پر بر قرار رہیں گے جس کا تعین ان قواعد کے تحت کیا جائے گا جن کا ایسے ارکان پر ایسی تاریخ نفاذ کے عین قبل اطلاق ہوتا تھا۔

آندھرا پردیش کی قانون ساز اسمبلی کی مدت کے بارے میں خصوصی توضیعات۔

378الف۔ دفعہ 172 میں مندرجہ کسی امر کے باوجود ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956ء کی دفعات 28 اور 29 کے تحت تشکیل دی ہوئی ریاست آندھرا پردیش کی قانون ساز مجلس، بجز اس کے کہ اس سے پیشتر توڑ دی جائے، مذکورہ دفعہ 29 میں متذکرہ تاریخ سے پانچ سال کی مدت تک نہ کہ اس سے زائد مدت تک بر قرار رہے گی اور مذکورہ مدت کے منقضی ہونے کا اثر اس قانون ساز اسمبلی کے ٹوٹ جانے کا سا ہوگا۔

379 تا 391- آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 2 اور فہرست بند کے ذریعہ حذف۔

دشواریوں کو رفع کرنے کا صدر کا اختیار۔

392-(1) کسی قسم کی دشواریوں کو خاص طور پر ان دشواریوں کو رفع کرنے کی غرض سے جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935ء کی توضیعات کو اس آئین کی توضیعات سے بدلنے کے تعلق سے ہوں، صدر، حکم کے ذریعہ ہدایت کر سکے گا کہ یہ آئین اس مدت کے دوران جس کی اس حکم میں صراحت کی جائے، ایسی ترمیمات کے، جو تبدیلیوں، اضافوں یا حذف کے طور پر کی گئی ہوں، تابع نافذ رہے گا، جن کو وہ ضروری یا قرین مصلحت تصور کرے:

بشر طیکہ ایسا کوئی حکم حصہ 5 کے باب 2 کے تحت باقاعدہ تشکیل دی ہوئی پارلیمنٹ کے پہلے اجلاس کے بعد صادر نہ ہو گا۔

(2) فقرہ (1) کے تحت صادر شدہ ہر حکم پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے گا۔

(3) ان اختیارات کو جو اس دفعہ، دفعہ 324، دفعہ 367 کے فقرہ (3) اور دفعہ 391 کی رو سے صدر کو عطا کیے گئے ہیں، اس آئین کی تاریخ نفاذ سے قبل بھارت کی ڈومینن کا گورنر جنرل استعمال

کر سکتا ہے۔

حصہ 22

مختصر نام، تاریخ نفاذ، مستند ہندی متن اور تنسیخات

مختصر نام۔

393-اس آئین کو بھارت کا آئین کہا جائے گا۔

تاریخ نفاذ۔

394-یہ دفعہ اور دفعات 5، 6، 7، 8، 9، 60، 324، 366، 367، 379، 380، 388، 391، 392، اور 393 فی الفور نافذ ہوں گی اور اس آئین کی باقی توضیعات 26 / جنوری، 1950ء سے، جس کو اس آئین کی تاریخ نفاذ کہا گیا ہے، نافذ ہوں گی۔

ہندی زبان میں مستند متن۔

394الف:(1) صدر، —

(الف) اس آئین کے ہندی زبان میں ترجمہ کو، جس پر آئین ساز اسمبلی کے ارکان نے دستخط کئے تھے، ایسی تبدیلیوں کے ساتھ جو اسے مرکزی ایکٹوں کے ہندی زبان میں مستند متن میں اپنائی گئی زبان، طریقۂ کار اور اصطلاحات کے مطابق بنانے کے لئے ضروری ہیں اور ایسی اشاعت کے قبل کی گئی اس آئین کی سبھی ترمیمات کو اس میں شامل کرتے ہوئے؛

(ب) انگریزی زبان میں کی گئی اس آئین کی ہر ترمیم کے ہندی زبان میں ترجمہ کو،

اپنی اتھارٹی کے تحت شائع کرائے گا۔

(2) فقرہ (1) کے تحت شائع اس آئین اور اس کی ہر ایک ترمیم کے ترجمہ کے وہی معنی ہونگے جو اس کے اصل کے ہیں اور اگر ایسے ترجمہ کے کسی حصہ کے معنی اس طرح لگانے میں کوئی دشواری

آتی ہے تو صدر اس کی مناسب طریقہ سے نظر ثانی کرائے گا۔
(3) اس آئین اور اس کی ہر ایک ترمیم کا اس دفعہ کے تحت شائع ترجمہ سبھی اغراض کے لیے اس کا ہندی زبان میں مستند متن سمجھا جائے گا۔

تنسیخات- 395- بھارت کی آزادی ایکٹ، 1947ء اور گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935ء مع ان جملہ قوانین موضوعہ کے جو آخرالذکر ایکٹ میں ترمیم یا اضافہ کرتے ہیں، لیکن جن میں برخاستگی اختیار سماعت پریوی کونسل ایکٹ، 1940ء شامل نہیں ہے، ذریعہ ،ہذا منسوخ کیے جاتے ہیں۔

پہلا فہرست بند

(دفعات 1 اور 4)

ا۔ ریاستیں

نام۔	علاقے
1- آندھرا پردیش۔	وہ علاقے جن کی صراحت ریاست آندھرا ایکٹ، 1953 کی دفعہ 3 کے ضمن (1)، ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 3 کے ضمن (1)، آندھرا پردیش ومدراس (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1959 کے پہلے فہرست بند میں اور آندھرا پردیش اور میسور (انتقال ریاست علاقہ) ایکٹ، 1968 کے فہرست بند میں مصرحہ ہیں لیکن وہ علاقے خارج ہیں جن کی صراحت آندھرا پردیش ومدراس (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1959 کے دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے۔
2- آسام۔	وہ علاقے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل صوبہ آسام، کھاسی ریاستوں اور آسام کے قبائلی رقبوں میں شامل تھے لیکن خارج ہیں وہ علاقے جن کی صراحت آسام (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1951 کے فہرست بند میں کی گئی ہے اور وہ علاقے بھی اس کے ضمن میں نہیں ہیں جو ناگالینڈ ریاست ایکٹ، 1962 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) میں مصرحہ ہیں اور وہ علاقے بھی اس کے ضمن میں نہیں

ہیں جو شمال مشرقی علاقہ تنظیم جدید ایکٹ، 1971 کی دفعہ 5، دفعہ 6اور دفعہ 7 میں مصرحہ ہیں۔

3- بہار۔ وہ علاقے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل یا تو صوبہ بہار میں شامل تھے یا ان کا نظم ونسق اس طرح ہوتا تھا گویا کہ وہ اس صوبے کا جز تھے اور وہ علاقے جن کی صراحت بہار واتر پردیش (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1968 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) کے فقرہ (الف) میں کی گئی ہے لیکن وہ علاقے خارج ہیں جن کی صراحت بہار اور مغربی بنگال (منتقلی علاقہ جات) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے اور وہ علاقے جن کی صراحت پہلے مندرجہ ایکٹ کی دفعہ 3 کے ضمن (1) کے فقرہ (ب) میں کی گئی ہے اور وہ علاقے جن کی صراحت بہار تنظیم جدید ایکٹ، 2000 کی دفعہ 3 میں کی گئی ہے۔

4- گجرات۔ وہ علاقے جن کی صراحت تنظیم جدید بمبئی ایکٹ، 1960 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے۔

5- کیرالا۔ وہ علاقے جن کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 5 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے۔

6- مدھیہ پردیش۔ وہ علاقے جن کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 9 کے ضمن (1) اور راجستھان اور مدھیہ پردیش (منتقلی علاقہ جات) ایکٹ، 1959 کے پہلے فہرست بند میں کی گئی ہے لیکن اس میں مدھیہ پردیش تنظیم جدید ایکٹ، 2000 کی دفعہ 3 میں مصرحہ علاقہ جات نہیں ہیں۔

7- تامل ناڈو۔ وہ علاقے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل یا تو صوبہ مدراس میں شامل تھے یا ان کا نظم ونسق اس طرح ہوتا تھا گویا کہ وہ اس صوبے کا جز تھے اور وہ علاقے جن کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 4 اور آندھرا پردیش ومدراس (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1959 کے دوسرے فہرست بند میں کی گئی ہے لیکن وہ علاقے اس کے

ضمن میں نہیں ہیں جن کی صراحت ریاست آندھرا ایکٹ،1953 کی دفعہ3 کے ضمن(1)اور دفعہ4 کے ضمن(1)میں کی گئی ہےاور وہ علاقے بھی اس کے ضمن میں نہیں ہیں جن کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 5 کے ضمن (1) کے فقرہ (ب)، دفعہ6 اور دفعہ 7 کے ضمن(1) کے فقرہ(د) میں کی گئی ہے اور وہ علاقے بھی اس کے ضمن میں نہیں ہیں جن کی صراحت آندھرا پردیش اور مدراس (تبدیلی حدود) ایکٹ،1959 کے پہلے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

8-مہاراشٹر۔ وہ علاقے جن کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 8 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے لیکن وہ علاقے خارج ہیں جن کا ذکر تنظیم جدید بمبئی ایکٹ، 1960 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) میں کیا گیا ہے۔

9- کرناٹک۔ وہ علاقے جن کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 7 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے لیکن وہ علاقے خارج ہیں جن کی صراحت آندھرا پردیش اور میسور (منتقلی علاقہ جات) ایکٹ،1968 کے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

10-اوڈیشہ۔ وہ علاقے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل یا تو صوبہ اوڈیشہ میں شامل تھے یا ان کا نظم ونسق اس طرح ہوتا تھا گویا کہ وہ اس صوبے کا جز تھے۔

11-پنجاب۔ وہ علاقے جن کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ،1956 کی دفعہ 11 میں کی گئی ہے اور وہ علاقے جن کا ذکر محصلہ علاقہ جات (انضمام) ایکٹ، 1960 کے پہلے فہرست بند کے حصہ 2 میں کیا گیا ہے لیکن خارج ہیں وہ علاقے جن کا ذکر آئین (نویں ترمیم) ایکٹ، 1960 کے پہلے فہرست بند کے حصہ 2 میں کیا گیا ہے اور وہ علاقے جن کی صراحت تنظیم جدید پنجاب ایکٹ، 1966 کی دفعہ 3 کے ضمن (1)، دفعہ 4 اور دفعہ 5 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے۔

12-راجستھان۔ وہ علاقے جن کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ،1956 کی دفعہ 10 میں کی گئی ہے لیکن وہ علاقے خارج ہیں جن کی صراحت راجستھان اور مدھیہ پردیش (منتقلی علاقہ جات) ایکٹ،1959 کے پہلے فہرست بند میں کی گئی ہے۔

13-اترپردیش۔ وہ علاقے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل یا تو اس صوبہ میں شامل تھے جو صوبہ جات متحدہ کہلاتا تھا یا ان کا نظم و نسق اس طرح ہوتا تھا گویا کہ وہ اس صوبہ کا جز تھے اور وہ علاقے جن کی صراحت بہار اور اترپردیش (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1968 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) کے فقرہ (ب) میں کی گئی ہے اور وہ علاقے جن کی صراحت ہریانہ اور اترپردیش (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1979 کی دفعہ 4 کے ضمن (1) کے فقرہ (ب) میں کی گئی ہے لیکن وہ علاقے خارج ہیں جن کی صراحت بہار اور اترپردیش (تبدیلی حدود) ایکٹ،1968 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) کے فقرہ (الف) میں اور اترپردیش تنظیم جدید ایکٹ،2000 کی دفعہ 3 میں کی گئی ہے اور وہ علاقے بھی اس میں شامل نہیں ہیں جو ہریانہ اور اترپردیش (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1979 کی دفعہ 4 کے ضمن (1) کے فقرہ (الف) میں مصرحہ ہیں۔

14-مغربی بنگال۔ وہ علاقے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل یا تو صوبہ مغربی بنگال میں شامل تھے یا ان کا نظم و نسق اس طرح ہوتا تھا گویا کہ وہ اس صوبے کا جز تھے اور چندر نگر کا وہ علاقہ جس کا تعین چندر نگر (انضمام) ایکٹ،1954 کی دفعہ 2 کے فقرہ (ج) میں کیا گیا ہے اور وہ علاقے بھی جن کی صراحت بہار اور مغربی بنگال (منتقلی علاقہ جات) ایکٹ،1956 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے۔

15-جموں و کشمیر۔ وہ علاقہ جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل جموں و کشمیر کی دیسی ریاست میں شامل تھا۔

16-ناگالینڈ۔ وہ علاقے جن کی صراحت ریاست ناگالینڈ ایکٹ،1962 کی

دفعہ 3 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے۔

17-ہریانہ۔ وہ علاقہ جو پنجاب تنظیم جدید ایکٹ، 1966 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) میں مصرحہ ہے اور وہ علاقہ جو ہریانہ اور اتر پردیش (تبدیلی حدود) ایکٹ، 1979 کی دفعہ 4 کے ضمن (1) کے فقرہ (الف) میں مصرحہ ہے لیکن وہ علاقہ اس کے ضمن میں نہیں ہے جو اس ایکٹ کی دفعہ 4 کے ضمن (1) کے فقرہ (ب) میں مصرحہ ہے۔

18-ہماچل پردیش۔ وہ علاقے جن کا نظم ونسق اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل اس طرح ہوتا تھا گویا کہ وہ ہماچل پردیش اور بلاسپور کے ناموں سے اعلیٰ کمشنروں کے صوبے تھے اور وہ علاقے جن کی صراحت تنظیم جدید پنجاب ایکٹ، 1966 کی دفعہ 5 کے ضمن (1) میں کی گئی ہے۔

19- منی پور۔ وہ علاقہ جس کا نظم ونسق اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل اس طرح ہوتا تھا گویا کہ وہ منی پور کے نام سے اعلیٰ کمشنر کا صوبہ تھا۔

20-تری پورہ۔ وہ علاقہ جس کا نظم ونسق اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل اس طرح ہوتا تھا گویا کہ وہ تری پورہ کے نام سے اعلیٰ کمشنر کا صوبہ تھا۔

21-میگھالیہ۔ وہ علاقے جن کی صراحت شمالی مشرقی رقبہ جات (تنظیم جدید) ایکٹ، 1971 کی دفعہ 5 میں کی گئی ہے۔

22- سکم۔ وہ علاقے جو آئین (چھتیسویں ترمیم) ایکٹ، 1975 کی تاریخ نفاذ سے عین قبل سکم میں شامل تھے۔

23-میزورم۔ وہ علاقے جن کی صراحت شمالی مشرقی رقبہ جات (تنظیم جدید) ایکٹ، 1971 کی دفعہ 6 میں کی گئی ہے۔

24-اروناچل پردیش۔ وہ علاقے جن کی صراحت شمالی مشرقی رقبہ جات (تنظیم جدید) ایکٹ، 1971 کی دفعہ 7 میں کی گئی ہے۔

25- گوا۔ وہ علاقے جن کی صراحت گوا، دمن اور دیو (تنظیم جدید) ایکٹ، 1987 کی دفعہ 3 میں کی گئی ہے۔

26- چھتیس گڑھ۔ وہ علاقے جن کی صراحت مدھیہ پردیش تنظیم جدید ایکٹ، 2000 کی دفعہ 3 میں کی گئی ہے۔

27- اترا کھنڈ۔ وہ علاقے جن کی صراحت اتر پردیش تنظیم جدید ایکٹ، 2000 کی دفعہ 3 میں کی گئی ہے۔

28- جھار کھنڈ۔ وہ علاقے جن کی صراحت بہار تنظیم جدید ایکٹ، 2000 کی دفعہ 3 میں کی گئی ہے۔

2- یونین علاقے

نام	وسعت
1- دہلی۔	وہ علاقہ جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل اعلیٰ کمشنر کے صوبہ دہلی میں شامل تھا۔
☆[1]	....
☆[2]	....
[3] 2- جزائر انڈومان و نکوبار۔	وہ علاقہ جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل اعلیٰ کمشنر کے صوبہ انڈومان و نکوبار میں شامل تھا۔
[4] 3- لکش دیپ۔	وہ علاقہ جس کی صراحت ریاستوں کی تنظیم جدید ایکٹ، 1956 کی دفعہ 6 میں کی گئی ہے۔

1۔ ہماچل پردیش ریاست ایکٹ، 1970 (53 بابت 1970) کی دفعہ 9 کے ذریعہ (25-1-1971) سے ہماچل پردیش سے متعلق اندراج 2 کو ترک کیا گیا۔

2۔ شمالی مشرقی رقبہ جات (تنظیم جدید) ایکٹ، 1971 (81 بابت 1971) کی دفعہ 9 کے ذریعہ (21-1-1972) سے منی پور اور تری پورہ سے متعلق اندراجات کو ترک کیا گیا۔

3۔ شمالی مشرقی رقبہ جات (تنظیم جدید) ایکٹ، 1971 (81 بابت 1971) کی دفعہ 9 کے ذریعہ (21-1-1972) سے اندراجات 4 سے 9 تک کو اندراجات 2 سے 7 تک کی شکل میں دوبارہ شمار کیا گیا۔

4۔ لکش دیپ منی کوئی اور امین دیوی جزیرے (تبدیلی نام) ایکٹ، 1973 (34 بابت 1973) کی دفعہ 5 کے ذریعہ (1-11-1973) سے لکش دیپ منی کوئی، امین دیوی جزیرہ کی جگہ پر قایم مقام کیا گیا۔

4-دادرااور نگر حویلی۔	وہ علاقہ جو11/اگست،1961سے عین قبل آزاد دادرا اور نگر حویلی میں شامل تھا۔
5-دمن اور دیو۔	وہ علاقہ جس میں گوا دمن اور دیو تنظیم جدید ایکٹ،1987 کی دفعہ4 میں صراحت کی گئی ہے۔
6-پڈوچیری۔	وہ علاقہ جو 26/ اگست، 1962سے عین قبل بھارت میں پانڈیچری، کاریکل،ماہی اور ینیم نامی فرانسیسی بستیوں میں شامل تھا۔
7-چنڈی گڑھ۔	وہ علاقے جن کی صراحت تنظیم جدید پنجاب ایکٹ،1966 کی دفعہ4 میں کی گئی ہے۔

دوسرا فہرست بند

{دفعات 59(3)، 65(3)، 75(6)، 97، 125،
148(3)، 158(3)، 164(5)، 186اور 221}

حصہ الف

صدراور ریاستوں کے گورنر کے متعلق توضیعات

1-صدراور ریاستوں کے گورنرں کو حسب ذیل ماہانہ مشاہرے ادا ہوں گے، یعنی —

صدر........................☆10,000روپے۔

ریاست کا گورنر......☆☆ 5,500روپے۔

2-صدر اور ریاستوں کے گورنروں کو ایسے الاؤنس بھی دیے جائیں گے جو بالترتیب بھارت کی ڈومینین کے گورنر جنرل اور مماثل صوبوں کے گورنروں کو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل واجب الادا تھے۔

3-صدر اور ریاستوں کے گورنر عہدہ کی اپنی اپنی پوری میعاد

☆ اب =/5,00,000روپے بذریعہ 2018 کا ایکٹ نمبر13 دفعہ 137 (تاریخ 1.1.2016 سے)۔

☆☆اب =/ 3,50,000روپے بذریعہ 2018 کا ایکٹ نمبر13 دفعہ 161 (تاریخ 1.1.2016 سے)۔

کے دوران ان ہی مراعات کے مستحق ہوں گے جن کے مستحق اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل بالترتیب گورنر جنرل اور مماثل صوبوں کے گورنر تھے۔

4-جب نائب صدر یا کوئی اور شخص صدر کے کار منصبی انجام دے رہا ہو یا بہ حیثیت صدر کار گزار ہو یا کوئی شخص گورنر کے کار منصبی انجام دے رہا ہو تو وہ اتنے ہی مشاہرے، الاؤنس اور مراعات کا مستحق ہو گا جن کا صدر یا گورنر جس کے کار منصبی وہ انجام دے یا جس کی جگہ وہ کار گزار ہو، جیسی کہ صورت ہو، ہوتا۔

حصہ ب حذف × × × × ×

حصہ ج

لوک سبھا کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور راجیہ سبھا کے میر مجلس اور نائب میر مجلس اور ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس کے متعلق توضیعات۔

7-لوک سبھا کے اسپیکر اور راجیہ سبھا کے میر مجلس کو اتنی یافت اور الاؤنس دیے جائیں گے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل بھارت کی ڈومینین کی آئین ساز اسمبلی کے اسپیکر کو واجب الادا تھے اور لوک سبھا کے نائب اسپیکر اور راجیہ سبھا کے نائب میر مجلس کو اتنی یافت اور الاؤنس دیے جائیں گے جو ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل بھارت کی ڈومینین کی آئین ساز اسمبلی کے نائب اسپیکر کو واجب الادا تھے۔

8- کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس کو اتنی یافت

اور الاؤنس دئے جائیں گے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل مماثل صوبہ کی قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس کو ترتیب وار واجب الادا تھے اور جہاں ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل مماثل صوبہ میں کوئی قانون ساز کونسل نہ تھی تو اس ریاست کی قانون ساز کونسل کے میر مجلس اور نائب میر مجلس کو اتنی یافت اور الاؤنس دیے جائیں گے جن کا تعین اس ریاست کا گورنر کرے۔

حصہ د

سپریم کورٹ اور عدالت ہائے عالیہ کے ججوں کے متعلق توضیعات۔

9-(1) سپریم کورٹ کے ججوں کو مدت کار گزاری کی بابت حسب ذیل شرح سے ماہانہ یافت دی جائے گی، یعنی:-

اعلیٰ جج..........................☆10,000 روپے

کوئی دیگر جج...................☆☆ 9,000 روپے:

بشرطیکہ اگر سپریم کورٹ کے کسی جج کو اس کے تقرر کے وقت بھارت کی حکومت یا اس کی پیشرو حکومتوں میں سے کسی حکومت کے تحت یا ریاستی حکومت یا اس کی پیشرو حکومتوں میں سے کسی حکومت کے تحت کسی سابقہ ملازمت کی بابت (پنشن معذوری یا زخم خوردگی کے سوا) کوئی پنشن ملتی ہو تو سپریم کورٹ میں اس کی ملازمت کی بابت یافت سے حسب ذیل رقوم گھٹا دی جائیں گی۔

(الف) اس پنشن کی رقم، اور

☆اب =/2,80, 000 روپے بذریعہ 2018 کا ایکٹ نمبر 10 دفعہ 6 (تاریخ 1.1.2016 سے)۔

☆☆اب =/2,50,000 روپے بذریعہ مندرجہ بالا ایکٹ، دفعہ 6 (تاریخ 1.1.2016 سے)۔

(ب) اگر اس کو ایسے تقرر سے پہلے ایسی سابقہ ملازمت کی بابت، اس کو اداشدنی کے کسی جز کے عوض میں، اس کا یکمشت زر معاوضہ ملا ہو تو اس پنشن کے اس جز کی رقم، اور

(ج) اگر اس کو ایسے تقرر سے پہلے ایسی سابقہ ملازمت کی بابت پنشن گریچیوٹی ملی ہو تو اس کے مساوی پنشن۔

(2) سپریم کورٹ کا ہر جج بلا ادائی کرایہ سرکاری قیام گاہ استعمال کرنے کا مستحق ہوگا۔

(3) اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (2) میں کسی امر کا اس جج پر جو اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل، ---

(الف) فیڈرل کورٹ کے اعلیٰ جج کی حیثیت سے عہدہ پر فائز تھا اور ایسی تاریخ نفاذ پر دفعہ 374 کے فقرہ (1) کے تحت سپریم کورٹ کا اعلیٰ جج ہو گیا ہو، یا

(ب) فیڈرل کورٹ کے کسی دیگر جج کی حیثیت سے عہدہ پر فائز تھا اور ایسی تاریخ نفاذ پر مذکورہ فقرہ کے تحت سپریم کورٹ کا (اعلیٰ جج کے سوا) کوئی دیگر جج ہو گیا ہو،

ایسے اعلیٰ جج یا دیگر جج کی حیثیت سے عہدہ پر فائز رہنے کی مدت میں اطلاق نہ ہوگا اور ہر وہ جج جو اس طرح سپریم کورٹ کا اعلیٰ جج یا دیگر جج ہو جائے، اعلیٰ جج یا دیگر جج کی حیثیت سے یا، جیسی کہ صورت ہو، مدت کار گزاری کی بابت اس یافت کے علاوہ جس کی صراحت اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (1) میں کی گئی ہے خصوصی تنخواہ کے طور پر ایسی رقم پانے کا مستحق ہوگا جو اس فرق کے مساوی ہو جو صراحت کی ہوئی یافت اور اس یافت میں ہو جو وہ ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل پا رہا تھا۔

(4) سپریم کورٹ کے ہر جج کو ان اخراجات کی پابجائی کے لئے جو وہ بھارت کے علاقہ کے اندر فرض منصبی کے ضمن میں سفر پر برداشت کرے ایسے مناسب الاؤنس ملیں گے اور سفر کے سلسلے میں اسے

سہولتیں دی جائیں گی جو صدر وقتاً فوقتاً مقرر کرے۔
(5) سپریم کورٹ کے ججوں کی رخصت (جس میں الاؤنس رخصت شامل ہیں) اور پنشن کے بارے میں حقوق ان توضیعات سے محکوم ہوں گے جن کا اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل فیڈرل کورٹ کے ججوں پر اطلاق ہوتا تھا۔
10-(1) عدالت عالیہ کے ججوں کو مدت کار گزاری کی بابت حسب ذیل ماہانہ شرح سے یافت دی جائے گی، یعنی:-
اعلیٰ جج................. ☆9,000 روپے
کوئی دیگر جج...... ☆☆ 8,000 روپے:
بشر طیکہ اگر عدالت عالیہ کے کسی جج کو اس کے تقرر کے وقت بھارت کی حکومت یا اس کی پیشرو حکومتوں میں سے کسی حکومت یا کسی ریاستی حکومت یا اس کی پیشرو حکومتوں میں سے کسی حکومت کے تحت کسی سابقہ ملازمت کی بابت (پنشن معذوری یا زخم خوردگی کے سوا) کوئی پنشن ملتی ہو تو عدالت عالیہ میں اس کی ملازمت کی بابت اُس کی یافت میں سے حسب ذیل رقم گھٹا دی جائے گی —
(الف) اس پنشن کی رقم، اور
(ب) اگر اس کو ایسے تقرر سے پہلے ایسی سابقہ ملازمت کی بابت اس کو واجب الادا پنشن کے کسی جز کے عوض میں، اس کا یکمشت زر معاوضہ ملا ہو تو اس پنشن کے اس جز کی رقم، اور
(ج) اگر اس کو ایسے تقرر سے پہلے ایسی سابقہ ملازمت کی بابت پنشن گریچیوٹی ملی ہو تو اس کے مساوی پنشن۔
(2) ہر وہ شخص جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل،----
(الف) کسی صوبہ کی عدالت عالیہ کے اعلیٰ جج کی حیثیت سے

☆اب =/2,50,000 روپے بذریعہ 2018 کا ایکٹ نمبر 10 دفعہ 2 (تاریخ 1.1.2016 سے)۔
☆☆اب =/2,25,000 روپے بذریعہ مندرجہ بالا ایکٹ، دفعہ 2 (تاریخ 1.1.2016 سے)۔

عہدہ پر فائز تھااور ایسی تاریخ نفاذ پر دفعہ 376 کے فقرہ (1) کے تحت مماثل ریاست کی عدالت عالیہ کا اعلیٰ جج ہو گیا ہو، یا

(ب) کسی صوبہ میں عدالت عالیہ کے کسی دیگر جج کی حیثیت سے عہدہ پر فائز تھااور ایسی تاریخ نفاذ پر مذکورہ فقرہ کے تحت مماثل ریاست کی عدالت عالیہ کا (اعلیٰ جج کے سوا) کوئی جج ہو گیا ہو،

ایسے اعلیٰ جج یا دیگر جج کی حیثیت سے، جیسی کہ صورت ہو، مدت کار گزاری کی بابت اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (1) میں مصرحہ یافت کے علاوہ خصوصی تنخواہ کے طور پر ایسی رقم پانے کا مستحق ہو گا جو اس فرق کے مساوی ہو جو صراحت کی ہوئی یافت اور اس یافت میں ہو جو وہ ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل پا رہا تھا۔

(3) کوئی شخص جو آئین (ساتویں ترمیم) ایکٹ، 1956ء کی تاریخ نفاذ سے عین قبل پہلے فہرست بند کے حصہ ب میں مصرحہ کسی ریاست کی عدالت عالیہ کے اعلیٰ جج کی حیثیت سے عہدہ پر فائز تھااور ایسی تاریخ نفاذ پر فہرست بند مذکور میں جس کی ترمیم مذکورہ ایکٹ سے ہوئی ہے مصرحہ کسی ریاست کی عدالت عالیہ کا اعلیٰ جج ہو گیا ہو، اگر وہ ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل اپنی یافت کے علاوہ الاؤنس کے طور پر کوئی رقم لے رہا تھا تو وہ ایسے اعلیٰ جج کی حیثیت سے مدت کار گزاری کی بابت اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (1) میں صراحت کی ہوئی یافت کے علاوہ وہی رقم بطور الاؤنس پانے کا مستحق ہو گا۔

11-اس حصہ میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، —

(الف) اصطلاح ''اعلیٰ جج'' میں کوئی قائم مقام اعلیٰ جج اور ''جج'' میں کوئی عارضی جج شامل ہے۔

(ب) ''اصل مدت کار گزاری'' میں شامل ہے —

(i) وہ مدت جو کسی جج نے جج کی حیثیت سے فرض منصبی پر یا ایسے دیگر کارہائے منصبی کی انجام دہی میں صرف کی ہو جن کا انجام دینا وہ صدر کے کہنے پر اپنے ذمہ لے؛

(ii) تعطیلات جن سے وہ مدت خارج ہے جس کے دوران کوئی جج رخصت پر رہے؛ اور

(iii) کسی عدالت عالیہ سے سپریم کورٹ کو یا ایک عدالت عالیہ سے کسی دوسری عدالت عالیہ کو تبادلہ پر ملازمت پر رجوع ہونے کی مدت۔

حصہ ہ

بھارت کے کمپٹر ولر و آڈیٹر جنرل کے متعلق توضیعات۔

12-(1) بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل کو سپریم کورٹ کے ججوں کے برابر ماہانہ ☆4,000 روپے کی شرح سے یافت دی جائے گی۔

(2) وہ شخص جو اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل بھارت کے آڈیٹر جنرل کی حیثیت سے عہدہ پر فائز تھا اور ایسی تاریخ نفاذ پر دفعہ 377 کے تحت بھارت کا کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل ہو گیا ہے، اس فقرہ کے ذیلی فقرہ (1) میں صراحت کی ہوئی یافت کے علاہ خصوصی تنخواہ کے طور پر ایسی رقم پانے کا مستحق ہو گا جو اس فرق کے مساوی ہو جو صراحت کی ہوئی یافت اور اس یافت میں ہو جو وہ ایسی تاریخ نفاذ سے عین قبل بھارت کے آڈیٹر جنرل کی حیثیت سے پا رہا تھا۔

(3) بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل کی رخصت اور پنشن

☆ بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل کو بذریعہ 1971 کے ایکٹ نمبر 56 کی دفعہ 3 کے سپریم کورٹ کے ججوں کے برابر یافت ادا کی جائے گی۔ 2018 کے ایکٹ نمبر 10 کی دفعہ 6 کے ذریعہ (1.1.2016) سے سپریم کورٹ کے ججوں کی یافت بڑھا کر =/2,80,000 روپے فی ماہ کر دی گئی ہے۔

کے حقوق اور دیگر شرائط ملازمت ان توضیعات کے تابع محکوم ہوں گے یا ہوتے رہیں گے، جیسی کہ صورت ہو، جن کا اطلاق بھارت کے آڈیٹر جنرل پر اس آئین کی تاریخ نفاذ سے عین قبل ہوتا اور ان توضیعات میں گورنر جنرل کے لیے جملہ حوالوں کی اس طرح تعبیر کی جائے گی گویا کہ وہ صدر کے لیے حوالے ہیں۔

تیسرا فہرست بند

{دفعات 75(4)،99،124(6)،148(2)،164(3)،
188 اور 219}

حلف یا اقرار صالح کے نمونے

I

یونین کے وزیر کے لیے عہدے کے حلف کا نمونہ

''میں الف ب خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں
اقرار صالح کرتا ہوں
کہ میں بھارت کے آئین پر جو قانون کے بموجب طے پایا ہے اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا، میں بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت کو برقرار رکھوں گا، میں یونین کے وزیر کی حیثیت سے اپنے فرائض وفاداری اور دیانتداری سے انجام دوں گا اور میں ہر طرح کے لوگوں کے ساتھ آئین اور قانون کے بموجب بلا خوف یا رعایت، عناد یا شفقت انصاف کروں گا''۔

II

یونین کے وزیر کے لیے حلف رازداری کا نمونہ

''میں الف ب خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں
اقرار صالح کرتا ہوں
کہ کسی امر کی جو یونین کے وزیر کی حیثیت سے میرے زیر غور لایا جائے یا میرے علم میں آئے کسی شخص یا اشخاص کو سوائے اس کے کہ

ایسے وزیر کی حیثیت سے میرے فرائض کی مناسب انجام دہی کے لیے ضروری ہو براہ راست یا بالواسطہ نہ اطلاع دوں گا اور نہ ظاہر کروں گا"۔

III

الف

پارلیمنٹ کے لیے انتخاب کے امیدوار کے
حلف یا اقرار صالح کا نمونہ

"میں الف ب، جسے راجیہ سبھا (یا لوک سبھا) میں نشست پر کرنے کے لیے امیدوار کی حیثیت سے نامزد کیا گیا ہے

خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں
اقرار صالح کرتا ہوں

کہ بھارت کے آئین پر جو قانون کے بموجب طے پایا ہے اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا اور میں بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت کو برقرار رکھوں گا"۔

ب

پارلیمنٹ کے رکن کے حلف یا اقرار صالح کا نمونہ

"میں الف ب جسے راجیہ سبھا (یا لوک سبھا) کا رکن منتخب (یا نامزد) کیا گیا ہے خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں
اقرار صالح کرتا ہوں

کہ بھارت کے آئین پر جو قانون کے بموجب طے پایا ہے اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا، میں بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت کو برقرار رکھوں گا اور میں جس کار منصبی کو حاصل کرنے والا ہوں اس کے فرائض کو وفاداری کے ساتھ انجام دوں گا"

IV

سپریم کورٹ کے ججوں اور بھارت کے کمپٹرولر اور آڈیٹر
جنرل کے حلف یا اقرار صالح کا نمونہ

"میں الف ب، جسے بھارت کی سپریم کورٹ کے اعلیٰ جج

(یانچ) (یابھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل) کی حیثیت سے مقرر کیا گیا ہے

خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں
اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں بھارت کے آئین پر جو قانون کے بموجب طے پایا ہے اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا، میں بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت کو برقرار رکھوں گا، میں باضابطہ اور وفاداری کے ساتھ اپنی پوری قابلیت، علم اور قوت فیصلہ سے بلا خوف یا رعایت، شفقت یا عناد اپنے عہدے کے فرائض انجام دوں گا اور میں آئین اور قوانین کو برقرار رکھوں گا''۔

V

ریاست کے وزیر کے لیے عہدے کے حلف کا نمونہ

''میں الف ب خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں
اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں بھارت کے آئین پر جو قانون کے بموجب طے پایا ہے اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا، میں بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت کو برقرار رکھوں گا، میں وفاداری اور دیانتداری سے اپنے فرائض ریاست کے وزیر کی حیثیت سے انجام دوں گا اور میں ہر طرح کے لوگوں کے ساتھ آئین اور قانون کے مطابق بلا خوف یا رعایت، شفقت یا عناد انصاف کروں گا''۔

VI

ریاست کے وزیر کے لیے حلف رازداری کا نمونہ

''میں الف ب خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں
اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں کسی امر کی جو ریاست کے وزیر کی حیثیت سے میرے زیر غور لایا

جائے یا میرے علم میں آئے کسی شخص یا اشخاص کو سوائے اس کے کہ ایسے وزیر کی حیثیت سے میرے فرائض کی مناسب انجام دہی کے لیے ضروری ہو، براہِ راست یا بالواسطہ نہ اطلاع دوں گا اور نہ ظاہر کروں گا"۔

VII

الف

ریاست کی مجلس قانون ساز کے انتخاب کے لیے امیدوار کے حلف یا اقرار صالح کا نمونہ

"میں الف ب جسے قانون ساز اسمبلی (یا قانون ساز کونسل) کا رکن منتخب (یا نامزد) کیا گیا ہے خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں
اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں بھارت کے آئین پر جو قانون کے بموجب طے پایا ہے اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا اور میں بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت کو برقرار رکھوں گا"۔

ب

ریاست کی مجلس قانون ساز کے رکن کے حلف یا اقرار صالح کا نمونہ

"میں الف ب جسے قانون ساز اسمبلی (یا قانون ساز کونسل) کا رکن منتخب (یا نامزد) کیا گیا ہے خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں
اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں بھارت کے آئین پر جو قانون کے بموجب طے پایا ہے اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا، میں بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت کو برقرار رکھوں گا اور اس فرض کو جسے میں انجام دینے والا ہوں وفاداری سے ادا کروں گا"۔

VIII

عدالت العالیہ کے ججوں کے حلف یا اقرار صالح کا نمونہ

''میں الف ب جس کا...... عدالت عالیہ میں (کے) اعلیٰ جج (یا جج)
کی حیثیت سے تقرر کیا گیا ہے خدا کے نام سے حلف اٹھاتا ہوں
اقرار صالح کرتا ہوں

کہ میں بھارت کے آئین پر جو قانون کے بموجب طے پایا ہے اعتقاد رکھوں گا اور اس کا وفادار رہوں گا، میں بھارت کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت کو برقرار رکھوں گا، میں باضابطہ اور وفاداری کے ساتھ اپنی پوری قابلیت، علم اور قوت فیصلہ سے بلا خوف یا رعایت، شفقت یا عناد اپنے عہدے کے فرائض انجام دوں گا اور میں آئین اور قوانین کو برقرار رکھوں گا''۔

چوتھا فہرست بند

[دفعات 4(1) اور 80(2)]

راجیہ سبھا میں نشستوں کی تقسیم

ذیل کے جدول کے پہلے خانہ میں مصرحہ ہر ایک ریاست یا یونین علاقہ کو اتنی نشستیں مختص کی جائیں گی جن کی اس کے دوسرے خانہ میں اس ریاست یا اس یونین علاقہ کے مقابل، جیسی کہ صورت ہو، صراحت ہے:

جدول

1-	آندھرا پردیش	18
2-	آسام	7
3-	بہار	16
4-	جھارکھنڈ	6

چوتھا فہرست بند

-5	گوا	1
-6	گجرات	11
-7	ہریانہ	5
-8	کیرالا	9
-9	مدھیہ پردیش	11
-10	چھتیس گڑھ	5
-11	تامل ناڈو	18
-12	مہاراشٹر	19
-13	کرناٹک	12
-14	اُوڈیشہ	10
-15	پنجاب	7
-16	راجستھان	10
-17	اترپردیش	31
-18	اترا کھنڈ	3
-19	مغربی بنگال	16
-20	جموں و کشمیر	4
-21	ناگالینڈ	1
-22	ہماچل پردیش	3
-23	منی پور	1
-24	تری پورہ	1
-25	میگھالیہ	1
-26	سکم	1

-27	میزورم	1
-28	اروناچل پردیش	1
-29	دہلی	3
-30	پڈوچیری	1

کل 233

پانچواں فہرست بند

[دفعہ 244(1)]

درج فہرست رقبوں اور درج فہرست قبیلوں کے نظم ونسق اور ان کی نگرانی کے متعلق توضیحات

حصہ الف

عام

تعبیر۔

1۔ اس فہرست بند میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو ''ریاست'' کی اصطلاح میں آسام، میگھالیہ، تری پورہ اور میزورم کی ریاستیں شامل نہیں ہیں۔

درج فہرست رقبوں میں ریاست کا عاملانہ اختیار۔

2۔ اس آئین کی توضیعات کے تابع کسی ریاست کا عاملانہ اختیار اس ریاست کے اندر واقع درج فہرست رقبوں سے متعلق ہے۔

درج فہرست رقبوں کے نظم ونسق سے متعلق صدر کو گورنر کی رپورٹ۔

3۔ ہر ایسی ریاست کا گورنر جس میں درج فہرست رقبے ہیں، سالانہ یا جب بھی صدر اس طرح حکم دے، اس ریاست میں واقع درج فہرست رقبوں کے نظم ونسق سے متعلق صدر کو ایک رپورٹ پیش کرے گا اور یونین کا اختیار اس ریاست کو مذکورہ رقبوں کے نظم ونسق سے متعلق ہدایتیں دینے سے متعلق ہو گا۔

حصہ ب

درج فہرست رقبوں اور درج فہرست قبیلوں کا نظم و نسق اور ان پر نگرانی

قبائلی مشاورتی کونسل۔

4۔(1) ہر ایک ریاست میں جس میں درج فہرست رقبے ہیں اور اگر صدر ایسی ہدایت دے تو کسی ایسی ریاست میں بھی جس میں درج فہرست قبیلے ہوں لیکن درج فہرست رقبے نہ ہوں ایک قبائلی مشاورتی کونسل قائم کی جائے گی جو بیس سے زیادہ ارکان پر مشتمل نہ ہو گی جس میں تقریباً تین چوتھائی اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی میں درج فہرست قبیلوں کے نمائندے ہوں گے:

بشر طیکہ اگر اس ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے درج فہرست قبیلوں کے نمائندوں کی تعداد قبائلی مشاورتی کونسل میں اتنی نشستوں سے کم ہو جو ایسے نمائندوں سے پُر ہوئی ہوں تو بقیہ نشستیں ان قبیلوں کے دیگر ارکان سے پُر کی جائیں گی۔

(2) قبائلی مشاورتی کونسل کا فرض ہو گا کہ وہ ریاست میں درج فہرست قبیلوں کی بہبودی اور ترقی سے متعلق ان امور کے بارے میں مشورہ دے جو گورنر اس سے رجوع کرے۔

(3) گورنر حسب ذیل امور کی نسبت قواعد بنا سکے گا یا ان کو منضبط کر سکے گا، جیسی بھی صورت ہو،—

(الف) کونسل کے ارکان کی تعداد، ان کے تقرر اور کونسل کے میر مجلس اور اس کے عہدہ داروں اور ملازموں کے تقرر کا طریقہ،

(ب) اس کے اجلاسوں کی کارروائی اور اس کا عام طریقہ، اور

(ج) جملہ دیگر ضمنی امور۔

قانون جو درج فہرست

5۔(1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود گورنر عام اطلاع نامہ

رقبوں پر قابل اطلاق ہو۔

کے ذریعہ ہدایت کر سکے گا کہ پارلیمنٹ یا ریاستی مجلس قانون ساز کے کسی خاص ایکٹ کا اطلاق ریاست میں واقع درج فہرست رقبہ یا اس کے کسی جز پر نہیں ہو گا یا اس کا اطلاق ریاست میں واقع درج فہرست رقبہ یا اس کے کسی جز پر ایسی مستثنیات اور تبدیلیوں کے تابع ہو گا جن کی صراحت وہ اطلاع نامہ میں کرے اور اس ذیلی پیرا کے تحت دی ہوئی کوئی ہدایت استقدامی اثر کے ساتھ دی جاسکے گی۔

(2) کسی ریاست میں ایسے رقبہ کے امن اور اچھے نظم و نسق کے لیے جو فی الوقت درج فہرست رقبہ ہو، گورنر دساتیر العمل بنا سکے گا۔

خاص طور پر اور متذکرہ بالا اختیار کی عمومیت کو متاثر کیے بغیر ایسے دساتیر العمل سے—

(الف) ایسے رقبہ میں درج فہرست قبیلوں کے ارکان کو اراضی کے منتقل کرنے یا آپس میں منتقل کرنے سے منع کیا جاسکے گا یا اس پر پابندی لگائی جاسکے گی؛

(ب) ایسے رقبہ میں درج فہرست قبیلوں کے ارکان میں زمین کی تقسیم کی ضابطہ بندی کی جاسکے گی؛

(ج) ان اشخاص کے قرض دہندگی کے کاروبار کی ضابطہ بندی کی جاسکے گی جو ایسے رقبہ میں درج فہرست قبیلوں کے ارکان کو رقم قرض پر دیتے ہوں۔

(3) گورنر کوئی ایسا دستور العمل بنانے میں جس کا ذکر اس پیرا کے ذیلی پیرا (2) میں ہے پارلیمنٹ یا اس ریاست کی مجلس قانون ساز کے کسی ایکٹ یا کسی ایسے موجودہ قانون کو، جس کا زیر بحث علاقہ پر فی الوقت اطلاق ہوتا ہو، منسوخ یا اس میں ترمیم کر سکے گا۔

(4) اس پیرا کے تحت بنائے گئے سب دساتیر العمل صدر کو فی الفور پیش کیے جائیں گے اور جب تک وہ ان کی منظوری نہ دے ان

کا کوئی اثر نہ ہو گا۔

(5) اس پیرا کے تحت کوئی دستور العمل نہ بنایا جائے گا جب تک ایسا دستور العمل بنانے والے گورنر نے، جہاں اس ریاست کے لیے کوئی مشاورتی قبائلی کونسل ہو، ایسی کونسل سے مشورہ نہ کر لیا ہو۔

حصہ ج

درج فہرست رقبے

درج فہرست رقبے۔

6۔(1) اس آئین میں ''درج فہرست رقبے'' کی اصطلاح سے ایسے رقبے مراد ہیں جن کو صدر بذریعہ حکم[1] درج فہرست رقبے قرار دے۔

(2) صدر کسی وقت بذریعہ حکم[2] ---

(الف) ہدایت کر سکے گا کہ کسی درج فہرست رقبہ کا کل یا مصرحہ کوئی حصہ درج فہرست رقبہ یا ایسے کسی رقبہ کا جز باقی نہ رہے گا،

(الف الف) ریاست میں کسی درج فہرست رقبے کے رقبے میں اس ریاست کے گورنر سے مشورہ کرنے کے بعد اضافہ کر سکے گا،

(ب) کسی درج فہرست رقبہ میں درستی حدود کے طور پر ردوبدل کر سکے گا،

(ج) کسی ریاست کی حدود میں، کسی ردوبدل یا کسی نئی ریاست کے یونین میں داخلے یا قائم ہونے پر ایسے کسی علاقے کو، جو پہلے سے کسی ریاست میں داخل نہ ہو، درج فہرست رقبہ یا اس کا حصہ قرار دے سکے گا،

(د) کسی ریاست یا ریاستوں کے متعلق اس پیرا کے تحت کوئی

1۔ فہرست بند رقبے ''(حصہ الف ریاست) حکم، 1950 (سی۔او۔9) درج فہرست رقبے (حصہ ب ریاست) حکم، 1950 (سی۔او۔26) درج فہرست رقبے (ہماچل پردیش) حکم، 1975 (سی۔او۔102) اور درج فہرست رقبے (بہار، گجرات، مدھیہ پردیش اور اڑیسہ ریاست) حکم، 1977 (سی۔او۔109) دیکھیے۔

2۔ مدراس درج فہرست رقبے (اختتام) حکم، 1950 (سی۔او۔30) اور آندھرا درج فہرست رقبے (اختتام) حکم، 1955 (سی۔او۔50) دیکھیے۔

حکم یا احکام منسوخ کر سکے گا اور متعلقہ ریاست کے گورنر سے مشورہ کر کے ان رقبوں کا، جو درج فہرست رقبے ہوتے ہیں از سر نو تعین کرتے ہوئے جدید احکام جاری کر سکے گا،

اور ایسے کسی حکم میں ایسی ضمنی اور نتیجی توضیعات ہو سکیں گی جو صدر کو ضروری اور مناسب معلوم ہوں لیکن مذکورہ بالا طریقہ کے سوا اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) کے تحت صادر کیا ہوا حکم کسی مابعد حکم سے تبدیل نہ کیا جائے گا۔

حصہ د

فہرست بند کی ترمیم

فہرست بند کی ترمیم۔

7۔ (1) پارلیمنٹ ،بذریعہ قانون اس فہرست بند کی توضیعات میں سے کسی توضیع کی بطور اضافہ، تبدیلی یا تنسیخ وقتاً فوقتاً ترمیم کر سکے گی اور جب فہرست بند کی اس طرح ترمیم ہو جائے تو اس آئین میں اس فہرست بند کے کسی حوالے کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ ایسے ترمیم شدہ فہرست بند کا حوالہ ہے۔

(2) ایسا کوئی قانون جو اس پیرے کے ذیلی پیرا (1) میں مندرج ہے اس آئین کی دفعہ 368 کی اغراض کے لیے اس آئین کی ترمیم نہیں سمجھی جائے گی۔

چھٹا فہرست بند

[دفعات 244(2) اور 275(1)]

آسام، میگھالیہ، تری پورہ اور میزورم کی ریاستوں کے قبائلی رقبوں کے نظم ونسق کے بارے میں توضیعات

خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقے۔

1۔ [1](1) اس پیرا کی توضیعات کے تابع اس فہرست بند کے پیرا 20 کے آخر میں دیے ہوئے جدول کے حصہ جات 1، 2 اور 2الف کی ہر ایک مد میں اور حصہ 3 میں قبائلی رقبے ایک خود اختیاری ضلع ہوں گے۔

(2) اگر کسی خود اختیاری ضلع میں مختلف درج فہرست قبیلے ہوں تو گورنر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ان سے آباد رقبہ یا رقبوں کو خود اختیاری علاقوں میں تقسیم کر سکے گا:

(3) گورنر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ —

(الف) مذکورہ جدول کے حصوں میں سے کسی حصہ میں کوئی رقبہ شامل کر سکے گا،

(ب) مذکورہ جدول کے حصوں میں سے کسی حصہ سے کوئی رقبہ خارج کر سکے گا،

---

1 آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44 بابت 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ آسام ریاست پر اطلاق کے لئے پیرا (1) میں ذیلی پیرا (2) کے بعد مندرجہ ذیل شرطیہ فقرہ جوڑ کر ترمیم کی جائے گی، یعنی:-
''بشرطیکہ اس ذیلی پیرا کے کسی امر کا اطلاق بوڈولینڈ علاقائی رقبہ ضلع پر نہیں ہو گا''۔

(ج) ایک نیا خود اختیاری ضلع بنا سکے گا،

(د) کسی خود اختیاری ضلع کا رقبہ بڑھا سکے گا،

(ہ) کسی خود اختیاری ضلع کا رقبہ گھٹا سکے گا،

(و) ایک خود اختیاری ضلع بنانے کے لیے دو یا زیادہ خود اختیاری اضلاع یا ان کے حصوں کو ملا سکے گا،

(و و) کسی خود اختیاری ضلع کا نام بدل سکے گا،

(ز) کسی خود اختیاری ضلع کی سرحدوں کا تعین کر سکے گا:

بشرطیکہ اس ذیلی پیرا کے فقرہ جات (ج)، (د)، (ہ) اور (و) کے تحت گورنر کوئی حکم صادر نہ کرے گا جب تک وہ اس فہرست بند کے پیرا 14 کے ذیلی پیرا (1) کے تحت تقرر کیے ہوئے کمیشن کی رپورٹ پر غور نہ کر لے:

مزید شرط یہ ہے کہ اس ذیلی پیرا کے تحت گورنر کے صادر کیے ہوئے کسی حکم میں ایسی ضمنی اور نتیجی توضیعات (جن میں پیرا 20 اور مذکورہ جدول کے حصوں میں سے کسی حصہ کی کسی مد کی کوئی ترمیم شامل ہے) ہو سکیں گی جو گورنر کو اس حکم کی توضیعات کو نافذ کرنے کے لیے ضروری معلوم ہوں۔

ضلع کونسلوں اور علاقائی کونسلوں کی تشکیل۔

[1,2,3]2۔ (1) ہر ایک خود اختیاری ضلع کے لیے ایک ضلع کونسل ہوگی جو تیس سے زیادہ ارکان پر مشتمل نہ ہوگی جن میں سے زیادہ سے زیادہ چار اشخاص کو گورنر نامزد کرے گا اور بقیہ بالغوں کے

1۔ آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44 بابت 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ آسام میں اطلاق کے لئے پیرا 2 میں ذیلی پیرا (1) کے بعد مندرجہ ذیل شرطیہ فقرہ جوڑا جائیگا، یعنی:-

''بشرطیکہ بوڈولینڈ علاقائی کونسل زیادہ سے زیادہ چھیالیس ارکان سے مل کر بنے گی جن میں چالیس ارکان کو بالغان کی حق رائے دہی کی بنیاد پر منتخب کیا جائیگا جن میں سے تیس درج فہرست قبائل کے لئے، پانچ غیر درج فہرست قبائلی فرقوں کے لئے اور پانچ سبھی فرقوں کے لئے محفوظ ہونگے جب کہ بقایا چھ کو گورنر کے ذریعہ نامزد کیا جائے گا جن کے اختیارات اور مراعات بشمول ووٹ دینے کے اختیار کے، وہی ہونگے جو دیگر ارکان کے ہیں، بوڈولینڈ علاقائی رقبہ کے ان فرقوں میں سے جن کی نمائندگی نہیں ہے، کم سے کم دو خواتین ہونگی''۔

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

حق رائے دہی کی بنیاد پر منتخب ہوں گے۔

(2) ہر ایک ایسے رقبہ کے لیے جو اس فہرست بند کے پیرا (1) کے ذیلی پیرا (2) کے تحت ایک خود اختیاری علاقہ تشکیل دیا گیا ہو ایک علیحدہ علاقائی کونسل ہو گی۔

(3) ہر ایک ضلع کونسل اور ہر ایک علاقائی کونسل ترتیب وار (ضلع کا نام) ضلع کونسل اور (علاقہ کا نام) علاقائی کونسل کے نام سے ایک سند یافتہ جماعت ہو گی جس کا دائمی تسلسل ہو گا اور اس کی ایک عام مہر ہو گی اور مذکورہ نام سے وہ نالش دائر کرے گی اور اس پر نالش کی جائے گی۔

(4) اس فہرست بند کی توضیعات کے تابع کسی خود اختیاری ضلع کا نظم و نسق، جس حد تک وہ اس فہرست بند کے تحت ایسے ضلع کے اندر کسی علاقائی کونسل میں مرکوز نہ ہو، ایسے ضلع کی کونسل میں مرکوز ہو گا اور کسی خود اختیاری علاقہ کا نظم و نسق ایسے علاقہ کی علاقائی کونسل میں مرکوز ہو گا۔

(5) کسی خود اختیاری ضلع میں جس میں علاقائی کونسلیں ہوں ضلع کونسل کو علاقائی کونسل کے زیر اختیار رقبوں کے متعلق صرف وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو علاقائی کونسل، ان اختیارات کے علاوہ، جو ایسے رقبوں کے متعلق اس فہرست بند سے اس کو عطا کیے گئے ہوں، اس کو تفویض کرے۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ کا) 2۔ آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1995 (42 بابت 1995) کی دفعہ 2 کے ذریعہ آسام میں لاگو ہونے کے لیے پیرا 2 میں ذیلی پیرا (3) کے بعد مندرجہ ذیل شرط قائم کر کے ترمیم کی گئی یعنی:-

''بشرطیکہ شمالی کچھار پہاڑی ضلع کے لیے بنائی گئی ضلع کونسل شمالی کچھار پہاڑی خود اختیاری کونسل کہلائے گی اور کاربی آنگلو نگ ضلع کے لیے تشکیل کی گئی ضلع کونسل کاربی آنگلو نگ خود اختیاری کونسل کہلائے گی''۔

3- آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44 بابت 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ آسام پر اطلاق ہونے کے لئے پیرا 2 کے ذیلی پیرا (3) میں شرطیہ فقرہ کے بعد مندرجہ ذیل شرطیہ فقرہ جوڑا جائیگا، یعنی:-

''مزید شرط یہ کہ بوڈولینڈ علاقائی رقبہ ضلع کے لئے تشکیل کی گئی ضلع کونسل بوڈولینڈ علاقائی کونسل کہلائے گی''۔

(6) گورنر متعلقہ خود اختیاری اضلاع یا علاقوں کے اندر موجودہ قبائلی کونسلوں یا دوسری نمائندہ قبائلی تنظیموں کے مشورے سے ضلع کونسلیں اور علاقائی کونسلیں پہلی بار تشکیل دینے کے لیے قواعد بنائے گا اور ایسے قواعد میں حسب ذیل کے لیے توضیع ہو گی---

(الف) ضلع کونسلوں اور علاقائی کونسلوں کی بناوٹ اور ان میں نشستوں کی تقسیم؛

(ب) ان کونسلوں کے انتخابات کی غرض سے علاقائی انتخابی حلقوں کی حد بندی؛

(ج) ایسے انتخابات میں رائے دینے کے لیے اہلیتیں اور اس کے لیے انتخابی فہرستوں کی تیاری؛

(د) ایسے انتخابات میں ایسی کونسلوں کے ارکان کی حیثیت سے منتخب ہونے کے لیے اہلیتیں؛

(ہ) علاقائی کونسلوں کے ارکان کے عہدے کی میعاد؛

(و) ایسی کونسلوں کے لیے انتخابات یا نامزدگیوں سے متعلق یا اس کے سلسلے میں کوئی دیگر امور؛

(ز) ضلع اور علاقائی کونسلوں کا طریق کار اور ان کے کاروبار کا انصرام (جس میں کسی نشست کے خالی ہونے کے باوجود کام کرنے کا اختیار شامل ہے)؛

(ح) ضلع اور علاقائی کونسلوں کے عہدہ داروں اور عملے کا تقرر۔

(6الف) ضلع کونسل کے منتخب ارکان کونسل کے عام انتخابات کے بعد کونسل کے پہلے اجلاس کے لیے مقررہ تاریخ سے پانچ سال کی مدت تک عہدہ پر فائز رہیں گے بجز اس کے کہ ضلع کونسل پیرا 16 کے تحت اس سے پیشتر توڑ دی جائے اور ہر نامزد رکن گورنر کی

خوشنودی حاصل رہنے تک عہدہ پر فائز رہے گا:

بشرطیکہ جب ہنگامی حالت کا کوئی اعلان نامہ نافذ العمل ہو یا اگر ایسے حالات موجود ہوں جن کی وجہ سے گورنر کی رائے میں انتخابات منعقد کرنا عملاً ناممکن ہو جائے، مذکورہ پانچ سال کی مدت میں گورنر اتنی مدت کی، جو بیک وقت ایک سال سے متجاوز نہ ہو، اور اگر ہنگامی حالت کا کوئی اعلان نامہ نافذ العمل ہو تو اس اعلان نامہ کے موقوف ہو جانے کے بعد بہ ہر صورت چھ ماہ سے زیادہ نہ ہو، توسیع کر سکے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ کوئی رکن جو کسی اتفاقیہ خالی جگہ کو پُر کرنے کے لیے منتخب ہو اس رکن کے عہدہ پر جس کی جگہ وہ لے صرف بقیہ میعاد تک فائز رہے گا۔

(7) ضلع یا علاقائی کونسل اپنی پہلی تشکیل کے بعد گورنر کی منظوری سے اس پیرا کے ذیلی پیرا (6) میں صراحت کیے ہوئے امور کے بارے میں قواعد بنا سکے گی اور ویسی ہی منظوری سے ذیل کے امور کو منضبط کرنے کے لیے بھی قواعد بنا سکے گی —

(الف) ماتحت مقامی کونسلوں یا بورڈوں کا قائم کرنا اور ان کا طریق کار اور ان کے کاروبار کا انصرام، اور

(ب) عام طور سے وہ سب امور جو ضلع یا علاقہ کے نظم و نسق کے متعلق، جیسی کہ صورت ہو، کاروبار کے انجام دینے سے متعلق ہوں:

بشرطیکہ ضلع یا علاقائی کونسل کے اس ذیلی پیرا کے تحت قواعد بنانے تک اس پیرا کے ذیلی پیرا (6) کے تحت گورنر کے بنائے ہوئے قواعد ہر ایسی کونسل کے انتخابات، اس کے عہدہ داروں اور عملہ اور اس میں طریق کار اور کاروبار کے انصرام کے متعلق نافذ رہیں گے۔

× × × × ×

ضلع کونسلوں اور علاقائی کونسلوں کو قوانین بنانے کے اختیارات[1، 2]۔
3۔(1) کسی خود اختیاری علاقے کی علاقائی کونسل کو ایسے علاقے کے اندر جملہ رقبوں کے بارے میں اور کسی خود اختیاری ضلع کی ضلع کونسل کو اس ضلع کے اندر جملہ رقبوں کے بارے

1- آئین چھٹافہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003(44 بابت 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 3 کی آسام ریاست پر اطلاق کرنے میں مندرجہ ذیل طریقہ سے ترمیم کی گئی جس سے ذیلی پیرا (3) کی جگہ مندرجہ ذیل رکھا جاسکے، یعنی:-

"(3) پیرا 3 الف کے ذیلی پیرا (2) یا پیرا 3 ب کے ذیلی پیرا (2) میں جیسا کہ دیگر طور پر توضیع کی گئی ہے، ماسوائے اس کے اس پیرا یا پیرا 3 الف کے ذیلی پیرا (1) یا پیرا 3 ب کے ذیلی پیرا (1) کے تحت بنائے گئے سبھی قوانین گورنر کے روبرو فوراً پیش کئے جائیں گے اور جب تک وہ ان کی منظوری نہیں دے دیتا ہے تب تک نافذ العمل نہیں ہونگے۔

2- آئین چھٹافہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1995 (42 بابت 1995) کی دفعہ 2 کے ذریعے آسام میں لاگو ہونے کے لیے پیرا 3 کے بعد اور آئین چھٹافہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 3 الف کے بعد بالترتیب مندرجہ ذیل جوڑا جائیگا، یعنی:-

"3 الف۔شمالی کچھار پہاڑی خود اختیاری کونسل اور کاربی آنگلو نگ خود اختیاری کونسل کے قانون بنانے کے مزید اختیارات۔

(1) پیرا 3 کی توضیعات پر ناموافق اثر ڈالے بنا شمالی کچھار پہاڑی خود اختیاری کونسل اور کاربی آنگلو نگ خود اختیاری کونسل کو متعلقہ اضلاع کے اندر مندرجہ ذیل کی بابت قانون بنانے کا اختیار ہو گا، یعنی:-

الف:-ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 کے اندراج 7 اور اندراج 52 کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے صنعت؛

ب:-مواصلات یعنی سڑکیں، پل، فیری (گھاٹ) اور دیگر ذرائع نقل وحمل جو ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 میں مصرحہ نہیں ہے، میونسپل ٹرام شاہراہ، بین الاقوامی آبی گذر گاہوں کے متعلق ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 اور فہرست 3 کی توضیعات کے تابع بین الاقوامی گزر گاہیں اور ان پر آمدورفت کی وہ گاڑیاں جو میکانکی گاڑیاں نہیں ہیں؛

ج:-مویشیوں کی دیکھ بھال، تحفظ اور ترقی اور مویشیوں کی بیماریوں کا علاج، مویشیوں کی معالجاتی تعلیم اور اس تعلیم پر کاربند ہونا؛ کانجی ہاؤس؛

د:-تحتانوی اور ثانوی تعلیم؛

ہ:-زراعت جس کے ضمن میں زراعتی تعلیم اور تحقیق، کیڑوں سے تحفظ اور پودوں کی بیماریوں کو روکنا ہے؛

و:-ماہی گاہیں؛

ز:-ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 کے اندراج 56 کی توضیعات کے تابع رہتے ہوئے پانی کی سپلائی؛

ح:-سماجی تحفظ اور سماجی بیمہ، روزگار اور بیروزگاری؛

ط:-دیہات، دھان کے کھیتوں، بازاروں اور شہروں وغیرہ کے تحفظ کے لیے باڑ کو روکنے کے منصوبے جو تکنیکی نوعیت کے نہ ہوں؛

ی:- تھیٹر اور ڈرامہ کمپنیاں، ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 کے اندراج 60 کی توضیعات کے تحت رہتے ہوئے سینما، کھیل کود، سیر و تفریح، صحت عامہ اور حفظان صحت؛

ک:-ہسپتال اور دواخانے؛

ل:-چھوٹی سینچائی؛

م:-اشیائے خوردنی، مویشیوں کا چارہ، خام کپاس اور خام جوٹ کا کاروبار اور ان کی پیداوار، سپلائی اور تقسیم؛

ن:-سرکار کی نگرانی میں مالی امداد دیے ہوئے کتب خانے، عجائب گھر اور ویسے ہی دیگر ادارے، پارلیمنٹ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

میں، سوائے ان رقبوں کے جو اس ضلع کے اندر علاقائی کونسلوں

(پچھلے صفحہ کا بقیہ)

کے ذریعہ، بنائے ہوئے قانون کے ذریعہ یا اس کے تحت قومی اہمیت کے اعلان شدہ قدیم اور تاریخی یادگاروں اور تحریروں سے مختلف قدیم اور تاریخی یادگاریں اور تحریریں؛ اور

س:- اراضی انتقال ملکیت۔

(2) پیرا 3 کے تحت یا اس پیرے کے تحت شمالی کچھار پہاڑی خود اختیاری کونسل اور کاربی آنگلونگ خود اختیاری کونسل کے ذریعہ بنائے گئے سبھی قوانین جہاں تک ان کا تعلق ساتویں فہرست بند کی فہرست 3 میں مصرحہ امور سے ہے، گورنر کے روبرو فوراً پیش کئے جائیں گے جو ان کو صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھے گا۔

(3) جب کوئی قانون صدر کے غور کے لیے محفوظ رکھ لیا جاتا ہے تب صدر اعلان کرے گا کہ وہ مذکورہ قانون پر منظوری دیتا ہے یا منظوری روک لیتا ہے:

بشرطیکہ صدر، گورنر کو یہ ہدایت دے سکے گا کہ وہ قانون کو، جیسی بھی صورت ہو، شمالی کچھار پہاڑی خود اختیاری کونسل یا کاربی آنگلونگ خود اختیاری کونسل کو ایسے پیغام کے ساتھ درخواست کے ساتھ واپس کردے کہ مذکورہ کونسل اس قانون یا اس کی کوئی سی بھی مصرحہ توضیعات پر دوبارہ غور کرے اور خاص طور سے کوئی سی بھی ترمیمات کو پیش کرنے کی پسندیدگی پر غور کرے جن کی اس نے اپنے پیغام میں سفارش کی ہے اور جب قانون اس طرح واپس کر دیا جاتا ہے تب ایسا پیغام ملنے کی تاریخ سے 6 مہینے کی میعاد کے اندر کونسل ایسے قانون پر اس کے مطابق غور کرے گی اور اگر قانون مذکورہ کونسل کے ذریعہ ترمیم کے ساتھ یا ترمیم کے بغیر پھر سے منظور کر دیا جاتا ہے تو اسے صدر کے روبرو اس کے غور کے لیے پھر سے پیش کیا جائے گا۔

3ب۔ بوڈولینڈ علاقائی کونسل کے قانون بنانے کے مزید اختیارات۔ (1) پیرا 3 کی توضیعات پر ناموافق اثر ڈالے بنا، بوڈولینڈ علاقائی کونسل کو اپنے علاقوں میں مندرجہ ذیل کی بابت قوانین بنانے کے اختیارات ہونگے، یعنی:-

(i) زراعت جس میں زرعی تعلیم اور تحقیق، کیڑوں سے تحفظ اور پودوں کی بیماریوں کا انسداد شامل ہے؛

(ii) مویشی پالنا اور علاج حیوانات یعنی مویشیوں کی نسل کا تحفظ، حفاظت اور افزائش اور جانوروں کی بیماریوں کا انسداد، علاج حیوانات کی تربیت اور بیطاری، کانجی ہاؤس؛

(iii) امداد باہمی؛

(iv) ثقافتی کام کاج؛

(v) تعلیم یعنی پرائمری تعلیم اور سینئر سیکنڈری تعلیم جس میں پیشہ وارانہ تربیت، تعلیم بالغان، کالج تعلیم (عام) بھی شامل ہیں؛

(vi) ماہی گیری؛

(vii) دیہات، دھان کے کھیتوں، بازاروں اور شہروں کے تحفظ کے لئے سیلاب کنٹرول (جو تکنیکی طرز کا نہ ہو)؛

(viii) خوراک اور سول سپلائی؛

(ix) جنگلات (محفوظ جنگلوں کو چھوڑ کر)؛

(x) ہتھ کرگھا اور ٹیکسٹائل؛

(xi) صحت اور خاندان بہبودگی؛

(xii) ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 کے اندراج 84 کے تابع نشہ آور شراب، افیم اور بنائی گئی اشیاء؛

(xiii) آب پاشی؛

(xiv) محنت اور روزگار؛

(xv) اراضی اور مال گزاری؛ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

کے، اگر کوئی ہوں،

(پچھلے صفحہ کا بقیہ)
(xvi) کتب خانہ خدمات (ریاستی حکومت کے زیر نگرانی اور امداد یافتہ)؛
(xvii)لاٹریاں (ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 کے اندراج 60 کی توضیعات کے تابع)؛
(xviii)بازار اور میلے؛
(xix)میونسپل کارپوریشن، امپیرومنٹ ٹرسٹ، ضلع بورڈ اور دیگر مقامی حکام؛
(xx)ریاستی حکومت کے زیر نگرانی اور امداد یافتہ عجائب گھر اور آثار قدیمہ سے متعلق ادارے، پارلیمنٹ کے ذریعہ بنائے گئے کسی قانون کے ذریعہ اس کے قومی اہمیت کے اعلان شدہ قدیمی اور تاریخی یادگاروں اور ریکارڈ سے مختلف قدیمی اور تاریخی یادگاریں اور ریکارڈ؛
(xxi)پنچایت اور دیہی ترقی؛
(xxii)منصوبہ بندی اور ترقی؛
(xxiii)طباعت اور اسٹیشنری؛
(xxiv)صحت عامہ انجینئری؛
(xxv)پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ (محکمہ تعمیرات سرکاری)؛
(xxvi) تشہیر اور رابطہ عامہ؛
(xxvii)پیدائش اور موت کا رجسٹریشن؛
(xxviii)راحت اور باز آباد کاری؛
(xxix)ریشم کی پیداوار؛
(xxx)ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 کے اندراج 7 اور 52 کی توضیعات کے تابع چھوٹی، کاٹیج اور دیہی صنعتیں؛
(xxxi)سماجی بہبود گی؛
(xxxii)مٹی کا تحفظ؛
(xxxiii) کھیل کود اور نوجوانوں کی بہبود گی؛
(xxxiv) اعداد و شمار؛
(xxxv)سیاحت؛
(xxxvi)نقل و حمل (سڑکیں، پل، فیری اور دیگر مواصلاتی ذرائع جو ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 میں مصرحہ نہیں ہیں، میونسپل ٹرام گزر گاہیں، رسّہ گزر گاہیں، اندرون ملک آبی گزر گاہوں کے متعلق ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 اور فہرست 3 کی توضیعات کے تابع بین الاقوامی اندرون ملک آبی گزر گاہیں اور ان پر آمد و رفت کرنے والی وہ گاڑیاں جو میکانکی گاڑیاں نہیں ہیں)؛
(xxxvii)ریاستی حکومت کے زیر نگرانی اور امداد یافتہ قبائلی تحقیق ادارہ؛
(xxxviii)شہری ترقی، شہر اور دیہات کی منصوبہ بندی؛
(xxxix)ساتویں فہرست بند کی فہرست 1 کے اندراج 50 کی توضیعات کے تابع وزن اور پیمانہ؛ اور
(xL.)میدانی قبائل اور پسماندہ طبقات کی بہبود گی:
بشرطیکہ ایسے قوانین کا کوئی امر، —
(الف)اس ایکٹ کے نافذ ہونے کی تاریخ پر کسی شہری کے اس کی اراضی کے متعلق موجودہ حقوق اور مراعات کو ختم یا ان میں ردوبدل نہیں کرے گا؛ اور
(ب) کسی شہری کو وراثت، تقسیم، تصفیہ کی شکل میں یا انتقال کے کسی دیگر طریقے اراضی حاصل کرنے میں مانع (بقیہ اگلے صفحہ پر)

زیر اختیار ہوں، حسب ذیل کے متعلق قوانین بنانے کا اختیار ہو گا —

(الف) کسی ایسی اراضی کے سوا جو محفوظ جنگلات ہوں، زراعت یا چرائی کی اغراض یا رہائشی یا دیگر غیر زرعی اغراض یا کسی ایسی دیگر غرض کے لیے جس سے کسی گاؤں یا قصبے کے باشندوں کے مفادات کو فروغ دینے کا امکان ہو، اراضی مختص کرنا، اس پر دخل یا استعمال یا زمین کو علاحدہ رکھنا:

بشرطیکہ ایسے قوانین میں مندرجہ کوئی امر مانع نہ ہو گا کہ متعلقہ ریاستی حکومت کی کسی اراضی کو، خواہ اس پر دخل ہو یا نہ ہو، اغراض عامہ کے لیے کسی ایسے نافذ الوقت قانون کے مطابق جو جبری حصول اراضی کو مجاز کرتا ہو، جبری حصول اراضی کرے،

(ب) کسی ایسے جنگل کا انتظام کرنا جو محفوظ جنگل نہ ہو،

(ج) زراعت کی غرض سے کسی نہر یا آب گزر کا استعمال،

(د) ''جھوم'' یا دیگر اشکال کی اراضی بدل کاشت کے رواج کی ضابطہ بندی کرنا،

(ہ) گاؤں یا قصبہ کمیٹیاں یا کونسلیں قائم کرنا اور ان کے اختیارات،

(پچھلے صفحہ کا بقیہ)

نہیں ہو گا اگر ایسا شہری بوڈولینڈ علاقائی رقبہ ضلع کے اندر اراضی کے ایسے حصول کے لئے دیگر طور پر اہل ہے۔

(2) پیرا 3 کے تحت یا اس پیرا کے تحت بنائے گئے سبھی قوانین، جہاں تک ان کا تعلق ساتویں فہرست بند کی فہرست 3 میں مصرحہ امور سے ہے، گورنر کے روبرو فوراً پیش کئے جائیں گے جو انھیں صدر کے ذریعہ غور کئے جانے کے لئے محفوظ رکھے گا۔

(3) جب کوئی قانون صدر کے ذریعہ غور کئے جانے کے لئے محفوظ رکھ لیا جاتا ہے تب صدر اعلان کرے گا کہ وہ مذکورہ قانون کو منظور کرتا ہے یا منظوری روک لیتا ہے:

بشرطیکہ صدر، گورنر کو یہ پیغام دے سکے گا کہ وہ قانون کو بوڈولینڈ علاقائی کونسل کو ایسے پیغام کے ساتھ یہ درخواست کرتے ہوئے واپس کردے کہ مذکورہ کونسل قانون یا اس کی کوئی سی بھی مصرحہ توضیعات پر دوبارہ غور کرے اور خصوصی طور پر، کوئی سی بھی ترمیمات پیش کرنے کی پسندیدگی پر غور کرے جن کی اس نے اپنے پیغام میں سفارش کی ہے اور جب قانون اس طرح لوٹا دیا جاتا ہے تب ایسا پیغام ملنے کی تاریخ سے 6 ماہ کی میعاد کے اندر کونسل ایسے قانون پر اس کے مطابق غور کرے گی اور اگر قانون مذکورہ کونسل کے ذریعہ ترمیم کے ساتھ یا ترمیم کے بغیر پھر سے منظور کر لیا جاتا ہے تو اسے صدر کے روبرو اس کے ذریعہ غور کئے جانے کے لئے پھر سے پیش کیا جائے گا۔

(و) کوئی دیگر امر گاؤں یا قصبہ کے نظم ونسق سے متعلق جس میں گاؤں یا قصبہ کی پولیس اور صحت عامہ اور حفظان صحت شامل ہیں،

(ز) مکھیا یا نمبردار کا تقرر یا جانشینی،

(ح) جائیداد کی وراثت،

(ط) ازدواج اور طلاق،

(ی) سماجی رسوم۔

(2) اس پیرا میں ''محفوظ جنگلات'' سے کوئی ایسا رقبہ مراد ہے جو جنگلات آسام دستور العمل، 1891 کے تحت یا زیر بحث رقبہ میں کسی دیگر نافذ الوقت قانون کے تحت محفوظ جنگلات ہو۔

(3) وہ تمام قوانین جو اس پیرا کے تحت بنائے جائیں گے گورنر کو فی الفور پیش کیے جائیں گے اور اس کے منظوری دینے تک نافذ نہ ہوں گے۔

خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقوں میں عدل گستری۔

4۔ [1](1) کسی خود اختیاری علاقہ کی علاقائی کونسل ایسے علاقہ کے اندر کے رقبوں کے متعلق اور کسی خود اختیاری ضلع کی ضلع کونسل اس ضلع کے اندر کے رقبوں سے متعلق، سوائے ان رقبوں کے جو اس ضلع کے اندر کی علاقائی کونسلوں کے، اگر کوئی ہوں، زیر اختیار ہوں، ایسی نالشات اور مقدمات کی تجویز کرنے کے لیے، جن کے سب ہی فریقین ایسے رقبوں کے اندر درج فہرست قبیلوں سے تعلق رکھتے ہوں ان نالشات اور مقدمات کے سوا، جن پر اس فہرست بند کے پیرا 5 کے ذیلی پیرا (1) کی توضیعات کا اطلاق ہوتا ہو، اس ریاست میں کسی عدالت کو ایسے اختیار سے محروم رکھتے ہوئے دیہی کونسلیں یا عدالتیں تشکیل دے سکے گی اور موزوں اشخاص کا ایسی دیہی کونسلوں کے ارکان یا ایسی

1- آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44 بابت 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ آسام ریاست پر اطلاق کرنے میں پیرا 4 مندرجہ ذیل طریقہ سے ترمیم کیا گیا جس سے ذیلی پیرا (5) کے بعد مندرجہ ذیل جوڑا جاسکے، یعنی:-
''(6) اس پیرا کے کسی امر کا اطلاق اس فہرست بند کے پیرا 2 کے ذیلی پیرا (3) کے شرطیہ فقرہ کے تحت تشکیل شدہ بوڈو لینڈ علاقائی کونسل پر نہیں ہوگا''۔

عدالتوں کے صدارت کنندہ عہدیداروں کی حیثیت سے تقرر کر سکے گی اور ایسے عہدیداروں کا بھی تقرر کر سکے گی جو ان قوانین کے نافذ کرانے کے لیے ضروری ہوں جو اس فہرست بند کے پیرا3 کے تحت بنائے جائیں۔

(2) اس آئین میں کسی امر کے باوجود کسی خود اختیاری علاقہ کی علاقائی کونسل یا علاقائی کونسل کی اس بارے میں تشکیل دی گئی کوئی عدالت یا اگر کسی خود اختیاری ضلع کے اندر کسی رقبہ کے متعلق کوئی علاقائی کونسل نہ ہو تو ایسے ضلع کے لیے ضلع کونسل یا ضلع کونسل کی اس بارے میں تشکیل دی ہوئی کوئی عدالت ایسی نالشات اور مقدمات کے سوا جن پر اس فہرست بند کے پیرا5 کے ذیلی پیرا(1) کی توضیعات کا اطلاق ہوتا ہو، ان سب نالشات اور مقدمات کی بابت جن کی تجویز ایسے علاقہ یا رقبہ کے اندر اس پیرا کے ذیلی پیرا(1) کے تحت تشکیل دی گئی دیہی کونسل یا عدالت، جیسی کہ صورت ہو، کر سکتی ہے عدالت اپیل کے اختیارات استعمال کرے گی اور ایسی نالشات یا مقدمات میں عدالت العالیہ اور سپریم کورٹ کے سوا کسی دیگر عدالت کو اختیار سماعت حاصل نہ ہو گا۔

(3) عدالت العالیہ کو دیہی نالشات اور مقدمات میں جن پر اس پیرا کے ذیلی پیرا(2) کی توضیعات کا اطلاق ہوتا ہو وہ اختیار سماعت حاصل ہو گا اور وہ اس کو استعمال کرے گی جس کی گورنر وقتاً فوقتاً بذریعہ حکم صراحت کرے۔

(4) کوئی علاقائی کونسل یا ضلع کونسل، جیسی کہ صورت ہو، گورنر کی ماقبل منظوری سے ذیل کے امور کو منضبط کرنے کے لیے قواعد بنا سکے گی --

(الف) دیہی کونسلوں اور عدالتوں کی تشکیل اور وہ اختیارات جو اس پیرا کے تحت وہ استعمال کریں گی؛

(ب) وہ طریق کار جس پر دیہی کونسلیں یا عدالتیں اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) کے تحت نالشات اور مقدمات کی تجویز کرنے میں عمل کریں گی؛

(ج) وہ طریق کار جس پر علاقائی یا ضلع کونسل یا ایسی کونسل کی تشکیل دی ہوئی کوئی عدالت اس پیرا کے ذیلی پیرا (2) کے تحت اپیلوں اور دیگر کارروائیوں میں عمل کرے گی؛

(د) ایسی کونسلوں اور عدالتوں کے فیصلوں اور احکام کا نفاذ؛

(ہ) اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) اور (2) کی توضیعات کی تعمیل کے لیے تمام دیگر ضمنی امور۔

(5) اس تاریخ پر اور اس تاریخ سے جو صدر متعلقہ ریاست کی حکومت سے مشورہ کرنے کے بعد اطلاع نامہ کے ذریعے اس بارے میں مقرر کرے یہ پیرا ایسے خود اختیاری ضلع یا علاقہ کے تعلق سے جس کی اطلاع نامہ میں صراحت کی جائے ایسے نافذ ہو گا گویا کہ —

(i) ذیلی پیرا (1) میں بجائے الفاظ ''ایسی نالشات اور مقدمات کی تجویز کرنے کے لیے، جن کے سب ہی فریقین ایسے رقبوں کے اندر درج فہرست قبیلوں سے تعلق رکھتے ہوں، ان نالشات اور مقدمات کے سوا جن پر اس فہرست بند کے پیرا 5 کے ذیلی پیرا (1) کی توضیعات کا اطلاق ہوتا ہو'' الفاظ ''ایسی نالشات اور مقدمات کی تجویز کرنے کے لیے جن کی گورنر اس بارے میں صراحت کرے اور جو اس فہرست بند کے پیرا 5 کے ذیلی پیرا (1) میں محولہ نالشات اور مقدمات کی نوعیت کے نہ ہوں'' قائم کیے گئے تھے؛

(ii) ذیلی پیرا (2) اور (3) ترک کیے گئے تھے؛

(iii) ذیلی پیرا (4) میں —

(الف) بجائے الفاظ '' کوئی علاقائی کونسل یا ضلع کونسل، جیسی کہ صورت ہو، گورنر کی ماقبل منظوری سے ذیل کے امور کو منضبط

کرنے کے لیے قواعد بنا سکے گی'' الفاظ '' گورنر ذیل کے امور کو منضبط کرنے کے لیے قواعد بنا سکے گا'' قائم کیے گئے تھے، اور

(ب) پیرا (الف) کے بجائے ذیل کا پیرا قائم کیا گیا تھا، یعنی:-

''(الف) دیہی کونسلوں اور عدالتوں کی تشکیل اور وہ اختیارات جو وہ اس پیرا کے تحت استعمال کر سکیں گی اور وہ عدالتیں جن میں دیہی کونسلوں اور عدالتوں کے فیصلوں کی اپیلیں دائر ہوں گی''؛

(ج) بجائے پیرا (ج) کے ذیل کا پیرا قائم کیا گیا تھا، یعنی:-

''(ج) ایسی اپیلوں اور دیگر کارروائیوں کی منتقلی جو علاقائی یا ضلع کونسل یا کسی ایسی عدالت میں، جن کو ایسی کونسل نے ذیلی پیرا (5) کے تحت صدر کی مقررہ تاریخ سے عین قبل قائم کیا ہو، زیر غور ہوں''؛ اور

(د) پیرا (5) میں بجائے الفاظ، قوسین اور ہندسے ''ذیلی پیرا (1) اور (2)'' الفاظ، قوسین اور ہندسے ''ذیلی پیرا (1)'' قائم کیے گئے تھے۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 اور مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1898 کے تحت علاقائی اور ضلع کونسلوں اور بعض عدالتوں اور عہدہ داروں کو بعض نالشات مقدمات اور جرائم کی سماعت کے اختیارات کا عطا کرنا۔

5۔ (1) گورنر کسی خود اختیاری ضلع یا علاقہ میں نافذ الوقت ایسے قانون سے جس کی گورنر اس بارے میں صراحت کرے، پیدا ہونے والی نالشات یا مقدمات کی تجویز کرنے کے لیے یا ایسے جرائم کی تجویز کرنے کے لیے جن میں تعزیرات بھارت یا کسی دیگر قانون کے تحت جس کا ایسے ضلع یا علاقہ پر فی الوقت اطلاق ہوتا ہو سزائے موت، حبس دوام بہ عبور دریائے شور یا قید جس کی میعاد پانچ سال سے کم نہ ہو، دی جا سکتی ہو ایسے ضلع یا علاقہ پر اختیار رکھنے والی ضلع کونسل یا علاقائی کونسل یا ایسی ضلع کونسل کی تشکیل دی ہوئی عدالتوں یا اس بارے میں گورنر کے تقرر کیے ہوئے کسی عہدہ دار کو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908ء یا مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1898ء[1]، جیسی کہ صورت ہو، کے تحت ایسے اختیارات عطا کر سکے گا جو وہ مناسب تصور کرے اور اس بنا پر مذکورہ کونسل، عدالت یا عہدہ دار

[1] اب مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 (2 بابت 1974) ملاحظہ کریں۔

اس طرح عطا کیے ہوئے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے نالشات، مقدمات یا جرائم کی سماعت کریں گے۔

(2) گورنر اس پیرا کے ذیلی پیرا(1) کے تحت ضلع کونسل، علاقائی کونسل، عدالت یا عہدہ دار کو عطا کیے ہوئے اختیارات میں سے کسی اختیار کو واپس لے سکے گا یا اس میں ترمیم کر سکے گا۔

(3) سوائے اس کے کہ اس پیرا میں صراحتاً توضیع ہو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 اور مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1898ء[1] کا اطلاق کسی ایسے خود اختیاری ضلع یا خود اختیاری علاقہ میں، جس پر اس پیرا کی توضیعات کا اطلاق ہوتا ہو، نالشات، مقدمات یا جرائم کی تجویز کرنے پر نہ ہوگا۔

(4) کسی خود اختیاری ضلع یا خود اختیاری علاقہ کے تعلق سے پیرا 4 کے ذیلی پیرا(5) کے تحت صدر کی مقررہ تاریخ پر یا اس تاریخ سے اس پیرا میں مندرجہ کسی امر سے اس ضلع یا علاقہ پر اس کا اطلاق کرنے میں یہ متصور نہ ہوگا کہ وہ گورنر کو اس پیرا کے ذیلی پیرا(1) میں متذکرہ اختیارات میں سے کوئی اختیار ضلع کونسل یا علاقائی کونسل یا ضلع کونسل کی قائم کی ہوئی عدالتوں کو عطا کرنے کا مجاز کرتا ہے۔

ضلع کونسل کو تحتانوی مدارس وغیرہ قائم کرنے کے اختیارات۔

6۔ (1) کسی خود اختیاری ضلع کی ضلع کونسل اس ضلع میں تحتانوی مدارس، دواخانوں، بازاروں، کانجی ہاؤسوں، کشتی گھاٹوں، ماہی گاہوں، سڑکوں، نقل و حمل بذریعہ سڑک، آبی راستوں کو قائم، ان کی تعمیر یا ان کا انتظام کر سکے گی اور گورنر کی ماقبل منظوری سے ان میں باقاعدگی اور ان پر نگرانی کے لیے دساتیر العمل بنا سکے گی اور خاص طور سے وہ زبان اور طریقہ مقرر کر سکے گی جس میں اور جس کے مطابق اس ضلع کے تحتانوی مدارس میں ابتدائی تعلیم دی جائے گی۔

---
[1] اب مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 (2 بابت 1974) ملاحظہ کریں۔

(2) گورنر کسی ضلع کونسل کی منظوری سے اس کونسل یا اس کے عہدہ داروں کو مشروط یا غیر مشروط طور پر زراعت، افزائش مویشی، اجتماعی پراجیکٹ، انجمن امداد باہمی، سماجی بہبود، دیہی منصوبہ بندی یا کسی دیگر ایسے امور کے تعلق سے، جس تک ریاست کے عاملانہ اختیار کی وسعت ہو، کارہائے منصبی سپرد کر سکے گا۔

ضلع اور علاقائی فنڈ۔

7۔ (1) ہر ایک خود اختیاری ضلع کے لیے ایک ضلع فنڈ اور ہر ایک خود اختیاری علاقہ کے لیے ایک علاقائی فنڈ قائم کیا جائے گا جس میں وہ تمام رقوم جمع کی جائیں گی جو اس ضلع کی ضلع کونسل اور اس علاقہ کی علاقائی کونسل کو ترتیب وار اور اس آئین کی توضیعات کے بموجب ایسے ضلع یا علاقہ کا نظم و نسق کرنے میں وصول ہوں۔

(2) گورنر ضلع فنڈ یا، جیسی کہ صورت ہو، ہر علاقائی فنڈ کے انتظام اور اس طریقہ کار کے بارے میں قواعد بنا سکے گا جس پر مذکورہ فنڈ میں رقم کی ادائی یا اس سے رقوم کے نکالنے، اس میں رقوم کی تحویل اور کسی دیگر ایسے امر کے متعلق عمل کیا جائے گا جو مذکورہ بالا امور کے سلسلے میں یا ان کے ضمن میں ہو۔

(3) ضلع کونسل یا، جیسی کہ صورت ہو، علاقائی کونسل کے حسابات ایسے نمونے پر رکھے جائیں گے جس کو بھارت کا کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل صدر کی منظوری سے مقرر کرے۔

(4) کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل ضلع اور علاقائی کونسلوں کے حسابات کی جانچ اس طریقہ پر کروائے گا جو وہ مناسب خیال کرے اور ایسے حسابات کے متعلق کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کی رپورٹیں گورنر کو پیش کی جائیں گی جن کو وہ کونسل میں پیش کروائے گا۔

زر مال گذاری اراضی کے تعین کرنے اور وصول کرنے اور ٹیکس لگانے کے اختیارات۔

8۔ (1) کسی خود اختیاری علاقہ کی علاقائی کونسل کو ایسے علاقے کے اندر سب اراضیات کے متعلق اور کسی خود اختیاری ضلع کی ضلع کونسل کو اس ضلع کے اندر سب اراضیات کے متعلق سوائے

ان کے جو اس ضلع کے اندر کے علاقائی کونسلوں کے، اگر کوئی ہوں، زیر اختیار رقبوں میں ہوں، ایسی اراضیات کی بابت زر مال گذاری اراضی کا تعین کرنے اور وصول کرنے کا اختیار ان اصولوں کے مطابق ہو گا جن پر اس ریاست کی حکومت عموماً ریاست میں زر مال گذاری اراضی کی غرض سے اراضیات کے تعین کرنے کے لیے فی الوقت عمل کرتی ہو۔

(2) کسی خود اختیاری علاقہ کی علاقائی کونسل کو ایسے علاقے کے اندر کے رقبوں کے متعلق اور کسی خود اختیاری ضلع کی ضلع کونسل کو اس ضلع کے اندر سب رقبوں کے متعلق سوائے ان رقبوں کے جو اس ضلع کے اندر علاقائی کونسلوں کے، اگر کوئی ہوں، زیر اختیار ہیں، ایسے رقبوں میں اراضیات اور عمارتوں پر ٹیکس اور سکونت رکھنے والے اشخاص پر راہداری عائد کرنے اور وصول کرنے کا اختیار ہو گا۔

(3) کسی خود اختیاری ضلع کی ضلع کونسل کو اس ضلع کے اندر حسب ذیل تمام ٹیکس یا ان میں سے کسی ٹیکس کے لگانے اور وصول کرنے کا اختیار ہو گا، یعنی:-

(الف) پیشوں، تجارتوں، حرفے، اور روز گاروں پر ٹیکس،

(ب) جانوروں، گاڑیوں اور کشتیوں پر ٹیکس،

(ج) کسی بازار میں اس کے اندر بکری کے لیے مال کے داخلے پر ٹیکس اور کشتیوں سے لے جائے جانے والے مسافروں اور مال پر راہداری،

(د) مدرسوں، دواخانوں یا سڑکوں کی مرمت و نگہداشت کے لیے ٹیکس، اور

(ہ) تماشوں اور تفریح پر ٹیکس۔

(4) کوئی علاقائی کونسل یا ضلع کونسل، جیسی کہ صورت ہو، اس پیرا کے ذیلی پیرا (2) اور (3) میں صراحت کیے ہوئے ٹیکسوں میں سے کسی ٹیکس کے عائد کرنے کا حکم دینے کے لیے دساتیر العمل بنا سکے گی اور ایسا ہر دستور العمل فی الفور گورنر کو پیش کیا جائے گا اور تاوقتیکہ وہ اس کی منظوری نہ دے نافذ نہ ہو گا۔

معدن تلاش کرنے یا نکالنے کی غرض سے لائسنس یا پٹے۔

[1]9۔ (1) کسی خود اختیاری ضلع کے اندر کسی رقبہ کے بارے میں ریاستی حکومت کے ذریعہ معدن تلاش کرنے یا نکالنے کی غرض سے عطا کیے ہوئے لائسنسوں یا پٹوں سے ہر سال حاصل ہونے والی رائلٹی کا ایسا حصہ جس پر ریاستی حکومت اور ایسے ضلع کی ضلع کونسل متفق ہوں، ضلع کونسل کو دیا جائے گا۔

(2) اگر ایسی رائلٹی کے اس حصے کے بارے میں کوئی نزاع پیدا ہو جائے جو ضلع کونسل کو منتقل کرنا ہو تو اس نزاع کو تصفیہ کی غرض سے گورنر کے سپرد کر دیا جائے گا اور ایسی رقم کا، جس کا گورنر اپنے اختیار تمیزی سے تعین کرے، اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) کے تحت ضلع کونسل کو واجب الادا رقم ہونا متصور ہو گا اور گورنر کا فیصلہ حتمی ہو گا۔

دہندگی اور تجارت پر نگرانی کے لیے ضلع کونسل کو دستور العمل بنانے کا اختیار۔

[2-3]10۔ (1) کسی خود اختیاری ضلع کی ضلع کونسل اس ضلع میں سکونت رکھنے والے درج فہرست قبیلوں کے سوا دیگر اشخاص کی

1۔ آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1988 (67 بابت 1988) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 9 تری پورہ اور میزورم ریاستوں کو لاگو کرنے میں حسب ذیل طریقہ سے ترمیم کیا گیا جس کے ذریعہ ذیلی پیرا (2) کے بعد مندرجہ ذیل ذیلی پیرا قائم کیا گیا ہے یعنی:-
"(3) گورنر، حکم کے ذریعہ یہ ہدایت دے سکے گا کہ اس پیرا کے تحت ضلع کونسل کو دی جانے والی رائلٹی کا حصہ اس کونسل کو، جیسی بھی صورت ہو، ذیلی پیرا (1) کے تحت کسی اقرار یا ذیلی پیرا (2) کے تحت کسی تعین کی تاریخ سے ایک سال کی میعاد کے اندر دیا جائے گا"۔

2۔ آئین چھٹا فہرست بند ترمیم ایکٹ، 1988 (67 بابت 1988) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 10 تری پورہ، میزورم ریاستوں کو لاگو کرنے میں مندرجہ ذیل طریقہ سے ترمیم کیا گیا ہے—
(الف)- عنوان میں سے "غیر قبائیوں کی" کے حروف کو ترک کیا جائے گا؛ (بقیہ اگلے صفحہ پر)۔

اس ضلع میں قرض دہند گی یا تجارت کے انضباط اور نگرانی کے لیے دساتیر العمل بنا سکے گی۔

(2) خاص طور سے اور مذکورہ بالا اختیار کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر ایسے دساتیر العمل کے ذریعہ—

(الف) یہ مقرر کیا جاسکے گا کہ سوائے اس شخص کے جسے اس غرض سے لائسنس اجرا کیا گیا ہو، کوئی دوسرا شخص قرض دہند گی کا کاروبار نہ کرے،

(ب) ایسی انتہائی شرح سود مقرر کی جاسکے گی جو کوئی قرض دہندہ لگاسکے گا یا وصول کرسکے گا،

(ج) قرض دہندوں کے حسابات کے رکھنے اور اس بارے میں ضلع کونسل کے تقرر کیے ہوئے عہدہ داروں کے ذریعہ ایسے حسابات کی جانچ کرنے کے بارے میں توضیع ہوسکے گی،

(د) یہ مقرر کیا جاسکے گا کہ کوئی شخص جو اس ضلع میں سکونت رکھنے والے درج فہرست قبیلوں کا رکن نہ ہو ضلع کونسل کے اس غرض سے اجرا کیے ہوئے لائسنس کے بغیر کسی جنس کا تھوک یا پرچون کاروبار نہ کرے گا:

بشرطیکہ اس پیرا کے تحت کوئی دساتیر العمل نہیں بنائے جائیں گے بجز اس کے کہ وہ ضلع کونسل کی جملہ رکنیت کی کم سے کم تین چوتھائی اکثریت سے منظور ہوں:

(بقیہ پچھلے صفحہ کا)

(ب):-ذیلی پیرا (1) میں سے ''درج فہرست قبیلوں کے سوا دیگر'' حروف کو ترک کیا جائے گا؛

(ج):-ذیلی پیرا (2) میں فقرہ (د) کی جگہ پر مندرجہ ذیل فقرہ رکھا جائے گا، یعنی:-

''(د)- متعین کرسکیں گے کہ کوئی شخص جو ضلع کا باشندہ ہے ضلع کونسل کے ذریعہ اسی طور دیئے گیے لائسنس کے تحت کوئی تھوک یا پرچون کاروبار کرے گا ورنہ نہیں''۔

3- آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44 بابت 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ آسام ریاست پر اطلاق کرنے میں پیرا 10 کی مندرجہ ذیل طریقہ سے ترمیم کی گئی جس سے ذیلی پیرا (3) کے بعد مندرجہ ذیل جوڑا جاسکے گا، یعنی:-

''(4) اس پیرا کی کسی بات کا اطلاق اس فہرست بند کے پیرا 2 کے ذیلی پیرا (3) کے شرطیہ فقرہ کے تحت تشکیل شدہ بوڈولینڈ علاقائی کونسل پر نہیں ہوگا''۔

مزید شرط یہ ہے کہ ایسے دساتیر العمل کے تحت یہ اختیار نہ ہو گا کہ کسی ایسے قرض دہندہ یا تاجر کو جو ایسے دساتیر العمل کے بننے سے پہلے اس ضلع کے اندر کاروبار کر رہا ہو لائسنس عطا کرنے سے انکار کیا جائے۔

(3) اس پیرا کے تحت بنائے گئے تمام دساتیر العمل فی الفور گورنر کو پیش کیے جائیں گے اور تاوقتیکہ وہ ان کی منظوری نہ دے وہ نافذ نہ ہوں گے۔

فہرست بند کے تحت بنے ہوئے قوانین، قواعد اور دساتیر العمل کی اشاعت۔

11۔ اس فہرست بند کے تحت ضلع کونسل یا علاقائی کونسل کے بنائے ہوئے سب قوانین، قواعد اور دساتیر العمل ریاست کے سرکاری گزٹ میں فی الفور شایع کیے جائیں گے اور اس طرح شایع ہونے کے بعد ان کو قانون کا اثر حاصل ہو گا۔

ریاست آسام میں خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقوں پر پارلیمنٹ اور ریاست آسام کی مجلس قانون ساز کے ایکٹوں کا اطلاق۔

12[2,1] (1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود —

(الف) ریاست آسام کی مجلس قانون ساز کے کسی ایکٹ کا ان امور میں سے کسی امر کے بارے میں جن کی اس فہرست بند کے پیرا 3 میں ان امور کے طور پر صراحت کی گئی ہے جن کے بارے میں کوئی ضلع کونسل یا علاقائی کونسل قوانین بنا سکے گی اور ریاست آسام کی مجلس قانون ساز کے کسی ایسے ایکٹ کا جس سے نا کشیدہ الکحلی شراب کے استعمال کی ممانعت یا اس پر پابندی ہو، اس ریاست میں کسی خود اختیاری ضلع یا خود اختیاری علاقہ پر اطلاق نہ ہو گا بجز

1۔ آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1995 (42 بابت 1995) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 12 آسام ریاست میں لاگو ہونے کے لیے مندرجہ ذیل شکل میں ترمیم کیا گیا، یعنی:-

پیرا 12 کے ذیلی پیرا (1) میں ''اس فہرست بند کے پیرا 3 میں ان امور'' الفاظ اور ہندسوں کی جگہ پر اس ''فہرست بند کے پیرا 3 یا پیرا 3 الف میں ان امور'' الفاظ، ہندسے اور حروف رکھے جائیں گے۔

2۔ آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44 بابت 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 12 آسام ریاست کو لاگو کرنے میں مندرجہ ذیل طریقہ سے ترمیم کیا گیا، یعنی:-

''پیرا 12 کے ذیلی پیرا (1) کے فقرہ (الف) میں ''اس فہرست بند کے پیرا 3 یا پیرا 3 الف میں ان امور'' الفاظ، ہندسے اور حروف کی جگہ پر ''اس فہرست بند کے پیرا 3 یا پیرا 3 الف یا پیرا 3 ب میں ان امور'' الفاظ، ہندسے اور حروف رکھے جائیں گے۔

اس کے کہ ہر دو صورتوں میں ایسے ضلع کی یا ایسے علاقہ پر اختیار رکھنے والی ضلع کونسل عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ایسی ہدایت دے اور کسی ایکٹ کے متعلق ہدایت دیتے ہوئے ضلع کونسل ہدایت دے سکے گی کہ ایسے ضلع یا علاقہ یا اس کے کسی حصہ پر وہ ایکٹ ان مستثنیات یا تبدیلیوں کے تابع نافذ ہو گا جو وہ مناسب خیال کرے؛

(ب) گورنر، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ہدایت کر سکے گا کہ پارلیمنٹ یا ریاست آسام کی مجلس قانون ساز کے کسی ایکٹ کا، جس پر اس ذیلی پیرا کے فقرہ (الف) کی توضیعات کا اطلاق نہ ہوتا ہو، اس ریاست میں کسی خود اختیاری ضلع یا کسی خود اختیاری علاقہ پر اطلاق نہ ہو گا یا ان کا ایسے ضلع یا علاقہ یا اس کے کسی حصہ پر ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تابع اطلاق ہو گا جن کی وہ اطلاع نامہ میں صراحت کرے۔

(2) اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) کے تحت دی ہوئی ہدایت اس غرض سے دی جاسکے گی کہ اس کو استقدامی اثر حاصل ہو۔

ریاست میگھالیہ میں خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقوں پر پارلیمنٹ اور ریاست میگھالیہ کی مجلس قانون ساز کے ایکٹوں کا اطلاق۔

12الف۔(1) اس آئین میں کسی امر کے باوجود—

(الف) اگر اس فہرست بند کے پیرا2 کے ذیلی پیرا(1) میں صراحت کیے ہوئے امور میں سے کسی امر کے متعلق ریاست میگھالیہ میں ضلع یا علاقائی کونسل کے بنائے ہوئے کسی قانون کی کوئی توضیع یا اس فہرست بند کے پیرا8 یا پیرا10 کے تحت اس ریاست میں ضلع کونسل یا علاقائی کونسل کے بنائے ہوئے کسی دستور العمل کی کوئی توضیع اس امر سے متعلق ریاست میگھالیہ کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون کی کسی توضیع کے خلاف ہو تو ضلع کونسل یا، جیسی کہ صورت ہو، علاقائی کونسل کا بنایا ہوا قانون یا دستور العمل، خواہ وہ ریاست میگھالیہ کی مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے قانون سے پہلے یا بعد میں بنایا گیا ہو، تناقض کی حد تک باطل ہو گا اور ریاست میگھالیہ کی

مجلس قانون ساز کا بنایا ہوا قانون نافذ رہے گا۔

(ب) صدر، پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ کے متعلق بذریعہ اطلاع نامہ ہدایت کر سکے گا کہ اس کا اطلاق ریاست میگھالیہ میں کسی خود اختیاری ضلع یا خود اختیاری علاقہ پر نہ ہو گا یا اس کا اطلاق ایسے ضلع یا علاقہ یا اس کے کسی حصہ پر ان مستثنیات یا تبدیلیوں کے تابع ہو گا جن کی وہ اطلاع نامہ میں صراحت کرے اور کوئی ایسی ہدایت اس غرض سے دی جا سکے گی کہ اس کو استقدامی اثر حاصل ہو۔

تری پورہ ریاست میں خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقوں پر پارلیمنٹ کے اور تری پورہ ریاست کی قانون ساز مجلس کے ایکٹوں کا اطلاق۔

12 الف الف۔اس آئین میں کسی امر کے باوجود —

(الف) تری پورہ ریاست کی قانون ساز مجلس کا کوئی ایکٹ جو ایسے مضامین میں سے کسی مضمون سے متعلق ہے جن کی اس فہرست بند کے پیرا 3 میں ایسے مضامین کی شکل میں صراحت کی گئی ہے جن کے متعلق ضلع کونسل یا علاقائی کونسل قوانین بنا سکے گی اور تری پورہ ریاست کی قانون ساز مجلس کا کوئی ایکٹ جو کسی نا کشیدہ الکحلی شراب کے استعمال پر ممانعت یا پابندی عاید کرتا ہے اس کا اس ریاست میں کسی خود اختیاری ضلع یا خود اختیاری علاقہ پر تب تک اطلاق نہیں ہو گا جب تک دونوں حالتوں میں سے ہر ایک میں اس ضلع کی ضلع کونسل یا ایسے علاقہ پر دائرہ اختیار رکھنے والی ضلع کونسل عام اطلاع نامہ کے ذریعے اس طرح ہدایت نہیں دیدیتی ہے اور ضلع کونسل کسی ایکٹ کے متعلق ایسی ہدایت دیتے وقت یہ ہدایت دے سکے گی کہ ایکٹ اس ضلع یا علاقہ کے کسی حصہ پر اطلاق ہونے میں ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تحت رہتے ہوئے مؤثر ہو گا جو وہ ٹھیک سمجھتی ہے؛

(ب) گورنر، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ہدایت دے سکے گا کہ

تری پورہ ریاست کی قانون ساز مجلس کے کسی ایکٹ کا، جس پر اس ذیلی پیرا کے فقرہ (الف) کی توضیعات کا اطلاق نہیں ہوتا ہے، اس ریاست کے کسی خود اختیاری ضلع پر اطلاق نہیں ہو گا یا ایسے ضلع یا علاقے یا اس کے کسی حصہ پر ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تحت رہتے ہوئے اطلاق ہو گا جس کی وہ اس ایکٹ میں صراحت کرے؛

(ج) صدر، پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ کے متعلق اطلاع نامہ کے ذریعے ہدایت دے سکے گا کہ اس کا تری پورہ ریاست میں کسی خود اختیاری ضلع پر اطلاق نہیں ہو گا یا ایسے ضلع یا علاقہ یا اس کے کسی حصہ پر ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تحت رہتے ہوئے اطلاق ہو گا جس کی وہ اطلاع نامہ میں صراحت کرے اور ایسی کوئی ہدایت اس طرح دی جا سکے گی کہ اس کو استقدامی اثر حاصل ہو۔

میزورم ریاست میں خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقوں پر پارلیمنٹ اور میزورم ریاست کی قانون ساز مجلس کے ایکٹوں کا اطلاق۔

12ب۔اس آئین میں کسی امر کے باوجود، —

(الف) میزورم ریاست کی قانون ساز مجلس کا کوئی ایکٹ جو ایسے مضامین میں سے کسی مضمون کے متعلق ہے جن کی اس فہرست بند کے پیرا 3 میں ایسے مضامین کی شکل میں صراحت کی گئی ہے جن کے متعلق ضلع کونسل یا علاقائی کونسل قوانین بنا سکے گی اور میزورم ریاست کی قانون ساز مجلس کسی ایکٹ کا جو کسی نا کشیدہ الکحلی شراب کے استعمال پر ممانعت یا پابندی عاید کرتا ہے اس ریاست میں کسی خود اختیاری ضلع یا خود اختیاری علاقہ پر تب تک اطلاق نہیں ہو گا جب تک دونوں حالتوں میں سے ہر ایک میں اس ضلع کی ضلع کونسل یا ایسے علاقہ پر دائرہ اختیار رکھنے والی ضلع کونسل عام اطلاع نامہ کے ذریعہ اس طرح ہدایت نہیں دیدیتی ہے اور ضلع کونسل کسی ایکٹ کے متعلق ایسی ہدایت دیتے وقت یہ ہدایت دے سکے گی کہ وہ ایکٹ اس ضلع یا علاقہ کے کسی حصہ پر اطلاق ہونے میں ایسی مستثنیات یا

تبدیلیوں کے تحت رہتے ہوئے موثر ہو گا جو وہ ٹھیک سمجھتی ہے؛

(ب) گورنر، عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ہدایت دے سکے گا کہ میزورم ریاست کی قانون ساز مجلس کے کسی ایکٹ کا، جس پر اس ذیلی پیرا کے فقرہ (الف) کی توضیعات کا اطلاق نہیں ہوتا ہے، اس ریاست میں کسی خود اختیاری ضلع یا خود اختیاری علاقہ پر اطلاق نہیں ہو گا یا ایسے ضلع یا علاقے یا اس کے کسی حصے پر ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تحت رہتے ہوئے اطلاق ہو گا جس کی وہ اس اطلاع نامہ میں صراحت کرے؛

(ج) صدر، پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ کے متعلق اطلاع نامہ کے ذریعہ ہدایت دے سکے گا کہ اس کا میزورم ریاست میں کسی خود اختیاری ضلع یا خود اختیاری علاقہ پر اطلاق نہیں ہو گا یا ایسے ضلع یا علاقہ یا اس کے کسی حصہ پر ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تحت رہتے ہوئے اطلاق ہو گا جس کی وہ اطلاع نامہ میں صراحت کرے اور ایسی کوئی ہدایات اس طرح دی جاسکے گی کہ اس کو استقدامی اثر حاصل ہو۔

خود اختیاری اضلاع سے متعلق تخمینی آمدنی و مصارف سالانہ مالیاتی گوشوارہ میں الگ الگ بتلائے جائیں گے۔

13۔ کسی خود اختیاری ضلع سے متعلق وہ تخمینی آمدنی و مصارف جو ریاست کے مجتمعہ فنڈ میں جمع ہوتے ہیں یا اس میں سے صرف کیے جاتے ہیں، پہلے ضلع کونسل میں بحث کے لیے پیش کیے جائیں گے اور پھر ایسی بحث کے بعد ریاست کے مالیاتی گوشوارہ میں دفعہ 202 کے تحت ریاست کی مجلس قانون ساز میں پیش کرنے کے لیے الگ الگ بتلائے جائیں گے۔

خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقوں کے نظم و نسق کی تحقیقات اور اس پر رپورٹ کرنے کے

14۔ [1](1) گورنر، ریاست میں خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقوں کے نظم و نسق سے متعلق اس کے صراحت کیے ہوئے کسی امر کی بشمول ان امور کے جن کی صراحت اس فہرست

1۔ آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1995 (42 بابت 1995) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 14 کا اطلاق آسام ریاست پر کرنے کے لئے مندرجہ ذیل شکل میں ترمیم کی گئی، یعنی:-
پیرا 14 کے ذیلی پیرا (2) میں، ''اس سے متعلق گورنر کی سفارشوں'' الفاظ ترک کیے گئے۔

لیے کمیشن کا تقرر۔

بند کے پیرا1 کے ذیلی پیرا(3) کے فقرہ جات (ج)، (د)، (ہ) اور (و) میں کی گئی ہے، تحقیقات اور اس پر رپورٹ دینے کے لئے کسی وقت کمیشن کا تقرر کرسکے گا یا وہ ریاست میں خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقوں کے نظم و نسق کے بارے میں عام طور سے، اور —

(الف) ایسے اضلاع اور علاقوں میں تعلیمی اور طبی سہولتوں اور رسل و رسائل کے بندوبست،

(ب) ایسے اضلاع اور علاقوں کے بارے میں کسی جدید یا خاص قانون سازی کی ضرورت، اور

(ج) ضلع اور علاقائی کونسلوں کے بنائے ہوئے قوانین، قواعد اور دساتیر العمل کے نفاذ کے بارے میں خاص طور پر تحقیقات کرنے اور وقتاً فوقتاً رپورٹ دینے کے لیے،

ایک کمیشن کا تقرر کرسکے گا، اور اس طریق کار کا تعین کرسکے گا جس پر ایسے کمیشن کو عمل کرنا ہو۔

(2) متعلقہ وزیر ایسے ہر کمیشن کی رپورٹ اس سے متعلق گورنر کی سفارشوں اور اس کارروائی کے بارے میں، جو ریاستی حکومت ان پر کرنے کی تجویز کرے، ایک تشریحی یادداشت کے ساتھ ریاست کی مجلس قانون ساز میں پیش کرے گا۔

(3) اپنے وزیروں میں ریاست کی حکومت کے کام کی تقسیم کرتے ہوئے گورنر اپنے وزیروں میں سے ایک وزیر کو خاص طور سے ریاست میں خود اختیاری اضلاع اور خود اختیاری علاقوں کی فلاح کا کام سپرد کرسکے گا۔

1ضلع اور علاقائی

---

1 آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1988 (67 بابت 1988) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 15 کا ذیلی پیرا (2) تری پورہ اور میزورم ریاستوں کو لاگو کرنے میں مندرجہ ذیل شکل میں ترمیم کیا گیا ہے، —

(الف) حصہ آغاز میں ''ریاست کی قانون ساز مجلس'' الفاظ کی جگہ پر ''گورنر'' الفاظ رکھے جائیں گے؛

(ب) شرط کو ترک کیا جائے گا۔

کونسلوں کے افعال اور قرار دادوں کا کالعدم یا معطل کیا جانا۔

15۔ (1) اگر کسی وقت گورنر مطمئن ہو کہ کسی ضلع یا علاقائی کونسل کے کسی فعل یا قرار داد سے بھارت کی سلامتی کو خطرہ میں پڑنے یا اس کے امن عامہ کے لیے مضرت رساں ہونے کا احتمال ہے تو وہ ایسے فعل یا قرار داد کو کالعدم یا معطل کر سکے گا اور ایسی تدابیر کر سکے گا (جن میں کونسل کی معطّلی اور ان سب اختیارات کو یا ان میں سے کسی اختیار کو جو کونسل میں مرکوز ہیں یا جن کا وہ استعمال کر سکتا ہے، اپنے ہاتھ میں لے لینا شامل ہے) جو ایسے فعل کے کیے جانے یا جاری رہنے یا ایسی قرار داد کے نفاذ کو روکنے کے لیے وہ ضروری سمجھے۔

(2) اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) کے تحت گورنر کا صادر کیا ہوا کوئی حکم مع اس کے وجوہ کے ریاست کی مجلس قانون ساز میں، جس قدر جلد ممکن ہو، پیش کیا جائے گا اور وہ حکم بجز اس کے کہ ایسی ریاست کی مجلس قانون ساز اس کو روک دے اس کے اس طرح صادر ہونے کی تاریخ سے بارہ مہینے کی مدت تک نافذ رہے گا:

بشرطیکہ اگر اور جب بھی ریاست کی مجلس قانون ساز اس حکم کا نافذ رکھنا منظور کرتے ہوئے قرار داد منظور کر دے تو وہ حکم بجز اس کے کہ گورنر اس کو منسوخ کر دے اس تاریخ سے مزید بارہ ماہ کی مدت تک نافذ رہے گا جب کہ وہ اس پیرا کے تحت اور طور پر نافذ العمل نہ رہتا۔

ضلع[1] یا علاقائی کونسل

16۔ (1) گورنر اس فہرست بند کے پیرا 14 کے تحت تقرر کیے ہوئے کمیشن کی سفارش پر عام اطلاع ناموں کے ذریعہ کسی

1۔ آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1988 (67 بابت 1988) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 16 تری پورہ اور میزورم ریاستوں کو لاگو کرنے میں مندرجہ ذیل طور سے ترمیم کیا گیا ہے، —

(الف) ذیلی پیرا (1) کے فقرہ (ب) میں آنے والے ”ریاست کی قانون ساز مجلس کی سابق منظوری سے“ الفاظ اور دوسرے شرطیہ فقرہ کو ترک کیا جائے گا؛

(ب) ذیلی پیرا (3) کی جگہ مندرجہ ذیل ذیلی پیرا رکھا جائے گا، یعنی:-

”(3) اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) یا ذیلی پیرا (2) کے ضمن میں کیا گیا ہر ایک حکم اس کے لیے جو وجوہات ہیں ان کے ساتھ ریاست کی قانون ساز مجلس کے روبرو رکھا جائے گا“۔

کو توڑا جانا۔ ضلع یا علاقائی کونسل کے توڑنے کا حکم دے سکے گا اور،—

(الف) ہدایت کر سکے گا کہ کونسل کی مکرر تشکیل کے لیے ایک جدید عام انتخاب فوراً منعقد کیا جائے، یا

(ب) ریاست کی مجلس قانون ساز کی ماقبل منظوری کی شرط کے تابع ایسی کونسل کے زیر اختیار رقبہ کے نظم ونسق کو خود اپنے ذمہ لے سکے گا یا ایسے رقبہ کے نظم ونسق کو مذکورہ پیرا کے تحت تقرر کیے ہوئے کمیشن یا کسی دیگر ایسی جماعت کے تحت، جس کو وہ مناسب سمجھے، ایسی مدت کے لیے، جو بارہ ماہ سے متجاوز نہ ہو، رکھ سکے گا:

بشرطیکہ جب کوئی حکم اس پیرا کے فقرہ (الف) کے تحت دیا گیا ہو تو جدید عام انتخاب پر کونسل کی مکرر تشکیل تک گورنر زیر بحث رقبہ کے نظم ونسق کے متعلق اس پیرا کے فقرہ (ب) کی متذکرہ کارروائی کر سکے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ اس پیرا کے فقرہ (ب) کے تحت کوئی کارروائی ضلع یا علاقائی کونسل کو، جیسی کہ صورت ہو، ریاست کی مجلس قانون ساز کے سامنے اپنی رائے پیش کرنے کا موقعہ دیے بغیر نہیں کی جائے گی۔

(2) اگر کسی وقت گورنر مطمئن ہو جائے کہ ایسی حالت پیدا ہو گئی ہے جس میں کسی خود اختیاری ضلع یا علاقہ کا نظم ونسق اس فہرست بند کی توضیعات کے مطابق انجام نہیں دیا جا سکتا تو وہ عام اطلاع نامہ کے ذریعہ وہ تمام کار منصبی یا اختیارات یا ان میں سے کسی کار منصبی یا اختیار کو جو ضلع کونسل یا، جیسی کہ صورت ہو، علاقائی کونسل میں مرکوز ہوں یا جن کا وہ استعمال کر سکتی ہو، خود اپنے ذمہ لے سکے گا اور اعلان

کر سکے گا کہ ایسی مدت تک جو چھ ماہ سے متجاوز نہ ہو ایسے کارہائے منصبی یا اختیارات کا استعمال ایسا شخص یا حاکم کر سکتا ہے جس کی وہ اس بارے میں صراحت کرے:

بشر طیکہ گورنر مزید حکم یا احکام کے ذریعے ابتدائی حکم کے نفاذ میں ایسی مدت کی توسیع کر سکے گا جو ہر موقع پر چھ ماہ سے متجاوز نہ ہو۔

(3) اس پیرا کے ذیلی پیرا (2) کے تحت صادر کیا ہوا ہر حکم مع وجوہ اس ریاست کی مجلس قانون ساز میں پیش کیا جائے گا اور اس تاریخ سے تیس دن کے منقضی ہونے پر نافذ العمل نہ رہے گا جب ریاست کی مجلس قانون ساز کی ایسے حکم کے اجرا ہونے کے بعد پہلی بار نشست ہو بجز اس کے کہ اس مدت کے منقضی ہونے سے قبل اس کو ریاست کی مجلس قانون ساز نے منظور کر لیا ہو۔

خود اختیاری اضلاع میں انتخابی حلقے قائم کرنے میں ایسے اضلاع سے رقبوں کا خارج کرنا۔

17۔[1] آسام یا میگھالیہ یا تری پورہ یا میزورم کی قانون ساز اسمبلی کے لیے انتخابات کی غرض سے گورنر حکم کے ذریعہ قرار دے سکے گا کہ ریاست آسام یا میگھالیہ یا تری پورہ یا میزورم میں، جیسی کہ صورت ہو، کسی خود اختیاری ضلع کے اندر واقع کوئی رقبہ اس اسمبلی میں کسی ایسے ضلع کے لیے مخصوص نشست یا نشستوں کو پُر کرنے کے لیے کسی ایسے انتخابی حلقہ کا جز نہ ہو گا بلکہ ایسی نشست یا نشستوں کو پُر کرنے کے لیے جو اس طرح مخصوص نہ ہوں اس انتخابی حلقہ کا جز ہو گا جس کی صراحت حکم میں کی جائے۔

1۔ آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44 بابت 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 17 کا اطلاق آسام ریاست پر کرنے کے لئے مندرجہ ذیل جوڑا جائیگا، یعنی:-
''بشر طیکہ اس پیرا کے کسی امر کا اطلاق بوڈولینڈ علاقائی رقبہ ضلع پر نہیں ہو گا''۔

[1]× × × × ×

عبوری توضیحات۔

19۔ [1](1) اس آئین کی تاریخ نفاذ کے بعد، جس قدر جلد ممکن ہو، گورنر ایک فہرست بند کے تحت ریاست میں ہر ایک خود اختیاری ضلع کے لیے ایک ضلع کونسل کی تشکیل کے لیے کارروائی کرے گا اور خود اختیاری ضلع کے لیے ایک ضلع کونسل اس طرح تشکیل پانے تک ایسے ضلع کا نظم و نسق گورنر میں مرکوز ہو گا اور ایسے ضلع کے اندر کے رقبوں کے نظم و نسق پر اس فہرست بند کی ما قبل توضیحات کے بجائے ذیل کا اطلاق ہو گا، یعنی:-

(الف) پارلیمنٹ یا ریاست کی قانون ساز مجلس کے کسی ایکٹ کا اطلاق کسی ایسے رقبہ پر نہ ہو گا بجز اس کے کہ گورنر عام اطلاع نامہ کے ذریعہ ایسی ہدایت کرے اور گورنر کسی ایکٹ کے بارے میں ایسی ہدایت کرتے وقت ہدایت کر سکے گا کہ اس ایکٹ کا نفاذ اس رقبہ یا اس کے کسی مصرحہ جز پر ایسی مستثنیات یا تبدیلیوں کے تابع ہو گا جو وہ مناسب خیال کرے؛

(ب) گورنر کسی ایسے رقبہ میں امن اور اچھے نظم و نسق کے لیے دساتیر العمل بنا سکے گا اور اس طرح بنے ہوئے دساتیر العمل سے پارلیمنٹ یا ریاست کی قانون ساز مجلس کے کسی ایکٹ یا کسی موجودہ قانون کی، جس کا فی الوقت ایسے رقبہ پر اطلاق ہوتا ہو، تنسیخ

1۔ آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 2003 (44 بابت 2003) کی دفعہ 2 کے ذریعہ پیرا 19 کا اطلاق آسام ریاست پر کرنے میں اسے مندرجہ ذیل طریقہ میں ترمیم کیا گیا جس سے ذیلی پیرا (3) کے بعد مندرجہ ذیل جوڑا گیا، یعنی:-

''(4) اس ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد جتنی جلد ممکن ہو سکے، آسام میں بوڈولینڈ علاقائی رقبہ جات ضلع کے لیے ایک عبوری عاملانہ کونسل گورنر کے ذریعہ بوڈو تحریک کے رہنماؤں میں سے، جن میں سمجھوتہ کی یادداشت پر دستخط کنندہ شامل ہیں، بنائی جائے گی اور اس میں اس علاقے کے غیر قبائلی طبقوں کو بھی نمایاں نمائندگی دی جائے گی:

بشرطیکہ عبوری کونسل چھ ماہ کی مدت کے لئے ہو گی جس کے دوران کونسل کا انتخاب کرانے کی کوشش کی جائے گی:

تشریح:-

اس ذیلی پیرا کی اغراض کے لیے ''سمجھوتہ کی یادداشت'' سے حکومت بھارت، حکومت آسام اور بوڈو لبریشن ٹائگرس کے درمیان 10/فروری، 2003ء کو دستخط شدہ یادداشت مراد ہے''۔

یا ترمیم ہو سکے گی۔

(2)اس پیرا کے ذیلی پیرا(1) کے فقرہ (الف) کے تحت گورنر کی دی ہوئی کوئی ہدایت اس طرح دی جاسکے گی کہ اس کو استقدامی اثر حاصل ہو۔

(3)اس پیرا کے ذیلی پیرا(1) کے فقرہ (ب) کے تحت بنائے ہوئے جملہ دساتیر العمل فی الفور صدر کو پیش کیے جائیں گے اور تاوقتیکہ وہ ان کی منظوری نہ دے نافذ نہ ہوں گے۔

قبائلی رقبے۔

20۔ (1) ذیل کے جدول کے حصہ جات 1، 2، 2 الف اور 3 میں مصرحہ رقبہ بالترتیب ریاست آسام، ریاست میگھالیہ، ریاست تریپورہ اور ریاست میزورم کے اندر کے قبائلی رقبے ہوں گے۔

(2) ذیل کے جدول کے حصہ جات 1، 2 یا 3 میں کسی ضلع کے حوالے کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ شمال مشرقی رقبہ جات (تنظیم جدید) ایکٹ، 1971 کی دفعہ 2 کے پیرا (ب) کے تحت مقررہ دن سے عین قبل اس نام سے موجود خود اختیاری ضلع میں شامل علاقوں کا حوالہ ہے:

بشرطیکہ اس فہرست بند کے پیرا 3 کے ذیلی پیرا (1) کے فقرات (ہ) اور (و) پیرا 4، پیرا 5، پیرا 6، پیرا 8 کے ذیلی پیرا (2) اور ذیلی پیرا (3) کے فقرہ جات (الف)، (ب) اور (د) اور ذیلی پیرا (4) اور پیرا 10 کے ذیلی پیرا (2) کے فقرہ (د) کی اغراض کے لیے شیلانگ کی بلدیہ میں شامل رقبہ کے کسی حصہ کا کھاسی پہاڑی ضلع کے اندر ہونا متصور نہ ہوگا۔

(3) ذیل کے جدول میں حصہ 2 الف میں ''تری پورہ قبائلی رقبہ جات ضلع'' کے حوالہ کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ ایسے علاقہ کا حوالہ ہے جس میں تری پورہ قبائلی رقبہ جات خود اختیاری ضلع

کونسل ایکٹ، 1979ء کے پہلے فہرست بند میں مصرحہ قبائلی رقبہ جات شامل ہیں۔

جدول

حصہ (1)

1۔ شمالی کچھار پہاڑی ضلع۔
2۔ کاربی آنگلو نگ ضلع۔
3- بوڈولینڈ علاقائی رقبہ جات ضلع۔

حصہ (2)

1۔ کھاسی پہاڑی ضلع۔
2۔ جینتیا پہاڑی ضلع۔
3۔ گارو پہاڑی ضلع۔

حصہ (2الف)

تری پورہ قبائلی رقبہ جات ضلع۔

حصہ (3)

1۔ چکمہ ضلع۔
2۔ مارا ضلع۔
3۔ لئی ضلع۔

میزو ضلع کونسل کا توڑا جانا۔

20 الف (1) اس فہرست بند میں کسی امر کے باوجود ضلع میزو کی ضلع کونسل جو تاریخ مقررہ سے عین قبل موجود تھی (جس کا یہاں بعد میں میزو ضلع کونسل سے حوالہ دیا گیا ہے) توڑ دی جائے گی اور باقی نہ رہے گی۔

(2) میزورم کے یونین علاقہ کا ناظم الامور ایک یا زیادہ توضیعات کے ذریعہ مندرجہ ذیل جملہ امور یا ان میں سے کسی کے لیے توضیع کر سکے گا، یعنی:-

(الف) میزو ضلع کونسل کے اثاثوں، حقوق اور ذمہ داریوں کی (جن میں اس کے کیے ہوئے کسی معاہدہ کے تحت حقوق اور ذمہ داریاں شامل ہیں) یونین یا کسی دیگر حاکم کو کلی یا جزوی منتقلی،

(ب) کسی ایسی قانونی کارروائی میں، جس میں میزو ضلع کونسل فریق ہو، میزو ضلع کونسل کے بجائے یونین کا قائم کیا جانا یا کسی دیگر حاکم کا بطور فریق قائم مقام بنانا یا یونین یا کسی دیگر حاکم کا اضافہ کرنا،

(ج) میزو ضلع کونسل کے ملازمین کا یونین یا کسی دیگر حاکم کے پاس یا اس کے ذریعے تبادلہ یا ان کی مکرر ماموری، ملازمت کی ایسی شرائط و قیود جو ایسے تبادلے یا مکرر ماموری کے بعد ایسے ملازمین پر قابل اطلاق ہوں،

(د) میزو ضلع کونسل کے بنائے ہوئے اور اس کے توڑنے سے عین قبل نافذ قوانین کا ایسی تطبیقات اور تبدیلیوں کے تابع، جو ناظم الامور اس بارے میں بطور تنسیخ یا ترمیم کرے، جاری رہنا تاوقتیکہ مجلس قانون ساز یا دیگر حاکم مجاز ایسے قوانین کو نہ بدلے، ان میں تنسیخ یا ترمیم نہ کر دے،

(ہ) ایسے ضمنی، نتیجی اور تکمیلی امور جن کو ناظم الامور ضروری سمجھے۔

تشریح۔اس فہرست بند کے اس پیرا اور پیرا 20ب میں اصطلاح "تاریخ مقررہ" سے ایسی تاریخ مراد ہے جس پر حکومت یونین علاقہ جات ایکٹ، 1963 کی توضیعات کے تحت اور ان کے مطابق میزورم کے یونین علاقہ کی قانون ساز اسمبلی باقاعدہ تشکیل پائے۔

میزورم کے یونین علاقے کے خود اختیاری علاقوں کا خود اختیاری اضلاع ہونا اور اس کے نتیجے میں عبوری توضیعات[1,2]۔

20ب۔(1) اس فہرست بند میں کسی امر کے باوجود، ---

(الف) ہر خود اختیاری علاقہ جو میزورم کے یونین علاقہ میں تاریخ مقررہ سے عین قبل موجود ہو اس تاریخ پر اور اس سے اس یونین علاقہ میں ایک خود اختیاری ضلع ہو گا (جس کا یہاں بعد میں مماثل نئے ضلع سے حوالہ دیا گیا ہے) اور اس کا ناظم الامور ایک یا زیادہ احکام کے ذریعہ ہدایت کر سکے گا کہ اس فہرست بند کے پیرا 20 میں (جس میں اس پیرا کے آخر میں دیے ہوئے جدول کا حصہ 3 شامل ہے) ایسی نتیجی ترمیمات کی جائیں جو اس پیرا کی توضیعات کو روبہ عمل لانے کے لیے ضروری ہوں اور اس بنا پر مذکورہ پیرا اور مذکورہ حصہ 3 حسبہٖ ترمیم شدہ متصور ہوں گے؛

1۔ آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1995 (42 بابت 1995) کی دفعہ 2 کے ذریعہ آسام میں لاگو ہونے کے لیے پیرا 20ب کے بعد مندرجہ ذیل پیرا قائم کیا گیا، یعنی:-

"20ب الف۔ گورنر کے ذریعہ اپنے فرائض کی تکمیل میں ذاتی اختیارات تمیزی کا استعمال۔ گورنر اس فہرست بند کے پیرا 1 کے ذیلی پیرا (2) اور ذیلی پیرا (3)، پیرا 2 کے ذیلی پیرا (1)، ذیلی پیرا (6)، ذیلی پیرا (6الف) اس کی پہلی شرط کو چھوڑ کر اور ذیلی پیرا (7)، پیرا 3 کے ذیلی پیرا (3)، پیرا 4 کے ذیلی پیرا (4)، پیرا 5 اور پیرا 6 کے ذیلی پیرا (1)، پیرا 7 کے ذیلی پیرا (2)، پیرا 8 کے ذیلی پیرا (4)، پیرا 9 کے ذیلی پیرا (3)، پیرا 10 کے ذیلی پیرا (3)، پیرا 14 کے ذیلی پیرا (1)، پیرا 15 کے ذیلی پیرا (1) اور پیرا 16 کے ذیلی پیرا (1) اور ذیلی پیرا (2) کے تحت اپنے فرائض کی تکمیل میں وزراء کونسل اور، جیسی بھی صورت ہو، شمالی کچھار پہاڑی خود اختیاری کونسل یا کاربی آنگلونگ پہاڑی خود اختیاری کونسل سے مشورہ کرنے کے بعد ایسی کارروائی کرے گا جو وہ اپنی مرضی کے مطابق ضروری سمجھتا ہے"۔

2- آئین چھٹا فہرست بند (ترمیم) ایکٹ، 1988 (67 بابت 1988) کی دفعہ 2 کے ذریعہ تری پورہ اور میزورم ریاستوں کو لاگو کرنے میں پیرا 20ب کے بعد مندرجہ ذیل پیرا قائم کیا گیا ہے، یعنی:-

"20ب ب۔ گورنر کے ذریعہ اپنے فرائض کی تکمیل میں ذاتی اختیارات تمیزی کا استعمال۔ گورنر اس فہرست بند کے پیرا 1 کے ذیلی پیرا (2) اور ذیلی پیرا (3)، پیرا 2 کے ذیلی پیرا (1) اور ذیلی پیرا (7)، پیرا 3 کے ذیلی پیرا (3)، پیرا 4 کے ذیلی پیرا (4)، پیرا 5، پیرا 6 کے ذیلی پیرا (1)، پیرا 7 کے ذیلی پیرا (2)، پیرا 9 کے ذیلی پیرا (3)، پیرا 14 کے ذیلی پیرا (1)، پیرا 15 کے ذیلی پیرا (1) اور پیرا 16 کے ذیلی پیرا (1) اور (2) کے تحت اپنے فرائض کی تکمیل میں وزراء کونسل سے اور اگر وہ ضروری سمجھے تو متعلق ضلع کونسل یا علاقائی کونسل سے مشورہ کرنے کے بعد ایسی کارروائی کرے گا جو وہ اپنے ذاتی اختیارات تمیزی کے تحت ضروری سمجھے"۔

(ب) میزورم کے یونین علاقہ میں تاریخ مقررہ سے عین قبل موجود ہر خود اختیاری علاقہ کی علاقائی کونسل کا (جس کا یہاں بعد میں موجودہ علاقائی کونسل سے حوالہ دیا گیا ہے) اس تاریخ پر اور اس تاریخ سے اور تاوقتیکہ مماثل ضلع کے لیے ضلع کونسل باقاعدہ تشکیل نہ پائے اس ضلع کی ضلع کونسل ہونا متصور ہوگا (جس کا یہاں بعد میں مماثل نئی ضلع کونسل سے حوالہ دیا گیا ہے)۔

(2) کسی موجودہ ضلع کونسل کے ہر رکن کا، چاہے وہ منتخب ہوا ہو یا نامزد ہوا ہو، مماثل نئی ضلع کونسل کے لیے منتخب یا، جیسی کہ صورت ہو، نامزد ہونا متصور ہوگا اور وہ عہدہ پر فائز رہے گا تاوقتیکہ اس فہرست بند کے تحت مماثل نئے ضلع کے لیے ضلع کونسل باقاعدہ تشکیل نہ پائے۔

(3) تاوقتیکہ مماثل نئی ضلع کونسل اس فہرست بند کے پیرا 2 کے ذیلی پیرا (7) اور پیرا 4 کے ذیلی پیرا (4) کے تحت قواعد نہ بنائے، مذکورہ توضیعات کے تحت موجودہ علاقائی کونسل کے بنائے ہوئے قواعد جو تاریخ مقررہ سے عین قبل نافذ ہوں، مماثل نئی ضلع کونسل کے متعلق ان تطبیقات اور تبدیلیوں کے تابع، جو میزورم کے یونین علاقہ کا ناظم الامور ان میں کرے، نافذ رہیں گے۔

(4) میزورم کے یونین علاقے کا ناظم الامور ایک یا زیادہ احکام کے ذریعہ مندرجہ ذیل جملہ امور یا ان میں سے کسی امر کے بارے میں توضیع کر سکے گا، یعنی:-

(الف) موجودہ علاقائی کونسل کے اثاثے، حقوق اور ذمہ داریوں کی (جن میں اس کے کیے ہوئے معاہدہ کے تحت حقوق اور ذمہ داریاں شامل ہیں) مماثل نئی ضلع کونسل کو کلی یا جزوی منتقلی،

(ب) کسی ایسی قانونی کارروائی میں جس میں موجودہ علاقائی کونسل فریق ہو موجودہ علاقائی کونسل کے بجائے مماثل نئی ضلع کونسل کا بطور فریق قائم مقام بنانا،

(ج) موجودہ علاقائی کونسل کے ملازمین میں سے کسی کا مماثل نئ ضلع کونسل کو یا اس کے ذریعہ تبادلہ یا اس کی مکرر ماموری اور اس کے بعد ایسے ملازمین پر قابل اطلاق ملازمت کی شرائط وقیود،

(د) موجودہ علاقائی کونسل کے بنائے ہوئے اور تاریخ مقررہ سے عین قبل نافذ قوانین کا ایسی تطبیقات اور تبدیلیوں کے تابع، جو ناظم الامور اس بارے میں بطور تنسیخ یا ترمیم کرے، جاری رہنا تاوقتیکہ ایسے قوانین کو مجاز مجلس قانون ساز یا دیگر حاکم مجاز تبدیل یا منسوخ یا ان میں ترمیم نہ کرے،

(ہ) ایسے ضمنی، نتیجی اور تکمیلی امور جن کو ناظم الامور ضروری سمجھے۔

تعبیر۔ 20 ج۔ اس بارے میں کی ہوئی کسی توضیع کے تابع اس فہرست بند کی توضیعات میزورم کے یونین علاقہ پر ان کے اطلاق کی صورت میں ایسے نافذ ہوں گی —

(1) گویا کہ ریاست کے گورنر اور حکومت کے حوالے دفعہ 239 کے تحت تقرر کیے ہوئے یونین علاقہ کے ناظم الامور کے حوالے تھے، ریاست کے حوالے (اصطلاح ''ریاست کی حکومت'' کے سوائے) میزورم کے یونین علاقے کے حوالے تھے اور ریاستی مجلس قانون ساز کے حوالے میزورم کے یونین علاقہ کی قانون ساز اسمبلی کے حوالے تھے،

(2) گویا کہ —

(الف) پیرا 4 کے ذیلی پیرا (5) میں متعلقہ ریاست کی حکومت سے مشورہ کرنے کی توضیع کو ترک کردیا گیا تھا؛

(ب) پیرا 6 کے ذیلی پیرا (2) میں بجائے الفاظ ''جس تک ریاست کے عاملانہ اختیار کی وسعت ہو'' الفاظ ''جس کے متعلق میزورم کے یونین علاقہ کی قانون ساز اسمبلی کو قوانین بنانے کا

اختیار حاصل ہے'' قائم کیے گئے تھے؛

(ج) پیرا 13 میں الفاظ اور ہندسے ''دفعہ 202 کے تحت'' ترک کیے گئے تھے۔

فہرست بند کی ترمیم۔

21۔(1) پارلیمنٹ، وقتاً فوقتاً قانون کے ذریعہ اضافے، بدلنے یا تنسیخ کے طور پر اس فہرست بند کی توضیعات میں سے کسی توضیع کی ترمیم کرسکے گی اور جب فہرست بند کی اس طرح ترمیم ہو جائے تو اس آئین میں اس فہرست بند کے کسی حوالے کی یہ تعبیر کی جائے گی کہ وہ اس طرح ترمیم شدہ فہرست بند کا حوالہ ہے؛

(2) اس پیرا کے ذیلی پیرا (1) میں مذکورہ کسی قانون کا اس آئین کی دفعہ 368 کی اغراض کے لیے اس آئین کی ترمیم ہونا متصور نہ ہو گا۔

ساتواں فہرست بند

(دفعہ246)

فہرست 1۔ یونین فہرست

1۔ بھارت اوراس کے ہر حصہ کا دفاع جس میں دفاع کی تیاری اور وہ سب افعال شامل ہیں جو جنگ کے زمانہ میں اس کو سر انجام دینے اور اس کے اختتام کے بعد فوجوں کے واقعی سبکدوش کرنے میں ممد و معاون ہوں۔

2۔ بحری، بری اور فضائیہ فوج، یونین کی کوئی دیگر مسلح افواج۔

2الف۔ سول اختیار کی مدد میں یونین کی مسلح فوج یا کسی دیگر جمیعت یا ریاست میں اس کے کسی دستے یا یونٹ کی تعیناتی، ایسی تعیناتی پر ایسی جمیعت کے ارکان کے اختیارات، ان کا حد اختیار، مراعات اور وجوب۔

3۔ چھاونی کے رقبوں کی حد بندی، ایسے رقبوں میں مقامی خود انتظامی نظم و نسق، حکام چھاونی کی ایسے رقبوں میں تشکیل اور ان کے اختیارات اور ایسے رقبوں میں رہائشی مکانات کی باضابطگی (جن میں کرایوں پر نگرانی شامل ہے)۔

4۔ بحری، بری اور فضائیہ فوج کی کار گاہیں۔

5۔ اسلحہ، آتشی اسلحہ، گولا بارود اور دھما کہ خیز اشیا۔

6۔ ایٹمی توانائی اور اس کو پیدا کرنے کے لیے ضروری معنی وسائل۔

7۔ صنعتیں جن کو پارلیمنٹ دفاع کی غرض سے یا جنگ کو سر انجام

دینے کے لیے بذریعہ قانون ضروری قرار دے۔

8۔ مرکزی محکمہ خفیہ وسراغ رسانی۔

9۔ بھارت کی دفاع، امور خارجہ یا اس کی سلامتی سے متعلق وجوہ کی بنا پر انسدادی نظر بندی، اشخاص جو ایسی نظر بندی کے مستوجب ہوئے ہوں۔

10۔ امور خارجہ، وہ جملہ امور جن سے یونین کا کسی ملک غیر سے تعلق قائم ہوتا ہے۔

11۔ سفارتی، قنصلی اور تجارتی نمائندگی۔

12۔ انجمن اقوام متحدہ۔

13۔ بین الاقوامی کانفرنسوں، انجمنوں اور دیگر جماعتوں میں شرکت اور اس میں کیے ہوئے فیصلوں کی تعمیل۔

14۔ ممالک غیر سے عہد نامے اور اقرار نامے کرنا اور ممالک غیر سے کیے ہوئے عہد ناموں، اقرار ناموں اور عہد و پیمان کو پورا کرنا۔

15۔ جنگ اور امن۔

16۔ غیر ملکی اختیار سماعت۔

17۔ شہریت، ملکی بنانا اور رعایا ملک غیر۔

18۔ تحویل مجرمین۔

19۔ بھارت میں داخلہ، ہجرت اور ملک بدری، پاسپورٹ اور ویزے۔

20۔ بھارت کے باہر سفر زیارت۔

21۔ قزاقی اور جرائم جن کا ارتکاب کھلے سمندروں یا فضا میں کیا جائے؛ جرائم خلافِ قانون اقوام جن کا ارتکاب زمین پر، کھلے سمندروں یا فضا میں کیا جائے۔

22۔ ریلوے۔

23۔ شاہراہیں، جن کا پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون سے یا اس کے تحت قومی شاہ راہیں ہونا قرار دیا جائے۔

24۔ ملک کی اندرونی آبی راہوں پر جہاز رانی اور ملاحی جن کا پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ مشین سے چلنے والے سفینوں کے لیے قومی آبی راہیں ہونا قرار دے،ایسی آبی راہوں پر راستے کا قاعدہ۔

25۔ بحری جہاز رانی اور ملاحی جن میں جوار بھاٹا پر جہاز رانی اور ملاحی شامل ہیں، تجارتی بحری جہاز کے عملے کی تعلیم اور تربیت کا انتظام اور ایسی تعلیم اور تربیت کی ضابطہ بندی جس کا ریاستوں اور دیگر وسائل سے انتظام کیا گیا ہو۔

26۔ روشنی مینار جن میں ہادی جہاز، آکاش دیے اور جہاز رانی اور طیاروں کی حفاظت کے لیے دیگر انتظام شامل ہے۔

27۔ وہ بندرگاہیں جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون یا موجودہ قانون سے یا ان کے تحت بڑی بندرگاہیں ہونا قرار دی جائیں جن میں ان کی حد بندی اور ان کے اندر حکام بندرگاہ کی تشکیل اور ان کے اختیارات شامل ہیں۔

28۔ بندرگاہی قرنطینہ، جس میں اس سے متعلقہ شفاخانے شامل ہیں، ملاحوں اور بحری عملے کے ہسپتال۔

29۔ ہوائی راستے، طیارہ اور ہوابازی، ہوائی اڈوں کا انتظام، ہوائی آمدورفت اور ہوائی اڈوں کی ضابطہ بندی اور ان کی تنظیم اور علم ہوابازی کی تعلیم اور تربیت کا انتظام اور ایسی تعلیم اور تربیت کی ضابطہ بندی جس کا انتظام ریاستوں اور دوسری ایجنسیوں سے ہو۔

30۔ ریلوے، سمندری یا فضائی راستوں سے یا مشین کے ذریعہ چلنے والے سفینوں میں قومی آبی راہوں سے مسافروں اور مال کا لے جانا۔

31۔ ڈاک اور تار، ٹیلی فون، بے تار برقی، نشریات اور مماثل نوعیتوں کے دیگر مواصلات۔

32۔ یونین کی جائیداد اور اس سے آمدنی لیکن کسی ریاست میں واقع جائیداد کی بابت اس حد تک ریاست کی قانون سازی کے تابع جہاں تک پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ دیگر طور پر توضیع کرے۔

33۔ × × × × × ×

34۔ بھارتی ریاستوں کے حکمرانوں کی املاک کے لیے کورٹ آف وارڈز۔

35۔ یونین کا سرکاری دین۔

36۔ زر، سکہ سازی اور زر قانونی، زر مبادلہ خارجہ۔

37۔ غیر ملکی قرضے۔

38۔ بھارت کا ریزرو بینک۔

39۔ ڈاک خانے کا بچت بینک۔

40۔ لاٹریاں جن کا انتظام بھارت کی حکومت یا کسی ریاست کی حکومت کرے۔

41۔ بیرونی ممالک سے تجارت اور بیوپار، کسٹم کی حدود کے آرپار درآمد اور برآمد، کسٹم کی حدود کا تعین۔

42۔ بین ریاستی تجارت اور بیوپار۔

43۔ تجارتی کارپوریشنوں کو سند یافتہ بنانا، ان کی ضابطہ بندی اور ان کا خاتمہ جس میں بینک کاری، بیمہ اور مالیاتی کارپوریشن شامل ہیں لیکن امداد باہمی کی انجمنیں شامل نہیں ہیں۔

44۔ ان کارپوریشنوں کو سند یافتہ بنانا، چاہے وہ تجارتی ہوں یا نہ ہوں، ان کی ضابطہ بندی اور ان کا خاتمہ جن کی اغراض ایک ریاست تک محدود نہ ہوں لیکن ان میں جامعات شامل نہیں ہیں۔

45۔ بینک کاری۔

46۔ ہنڈی، چیک، پرونوٹ اور اس قسم کے دیگر نوشتے۔

47۔ بیمہ۔

48۔ صرافے اور وعدہ بازار۔

49۔ پیٹنٹ، ایجادیں اور ڈیزائن، حق طبع و تصنیف، تجارتی نشانات اور نشانات مال تجارت۔

50۔ وزن اور پیمانہ کے معیار قائم کرنا۔

51۔ بھارت کے باہر بر آمد یا ایک ریاست سے دوسری ریاست کو بھیجے جانے والے مال کی صفت کے معیار قائم کرنا۔

52۔ صنعتیں جن پر یونین کی نگرانی کو پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ مفاد عامہ کے لیے قرین مصلحت قرار دے۔

53۔ تیل کے خطوں اور معدنی تیل کے ذرائع کی باضابطگی اور ان کی ترقی، پیٹرولیم اور پیٹرولیم مصنوعات، دوسرے مائع اور اشیا جن کو پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ خطرناک طور پر آتش گیر قرار دے۔

54۔ کانوں کی ضابطہ بندی اور معدنی ترقی جس حد تک یونین کے زیر نگرانی ایسی ضابطہ بندی اور ترقی کو پارلیمنٹ بذریعہ قانون مفاد عامہ کے لیے قرین مصلحت قرار دے۔

55۔ کانوں اور تیل کے خطوں میں مزدوری اور تحفظ کی ضابطہ بندی۔

56۔ بین ریاستی دریاؤں یا دریائی وادیوں کی ضابطہ بندی اور ترقی جس حد تک یونین کے زیر نگرانی ایسی ضابطہ بندی اور ترقی کو پارلیمنٹ بذریعہ قانون مفاد عامہ کے لیے قرین مصلحت قرار دے۔

57۔ ملکی سمندروں کے پرے ماہی گیری اور ماہی گاہیں۔

58۔ یونین کی ایجنسیوں کا نمک بنانا، مہیا کرنا اور تقسیم کرنا، دیگر ایجنسیوں کے ذریعے نمک بنائے جانے، مہیا کیے جانے اور تقسیم کیے جانے کی ضابطہ بندی اور اس پر نگرانی۔

59۔ افیون کی کاشت، اس کا بنایا جانا اور بر آمد کے لیے فروخت کرنا۔

60۔ سنیمائی فلموں کو دکھانے کے لیے منظور کرنا۔

61۔ یونین کے ملازمین کے متعلق صنعتی تنازعات۔

62۔ وہ ادارے جو اس آئین کی تاریخ نفاذ پر قومی کتب خانہ، بھارتی عجائب گھر، شہنشاہی جنگی عجائب خانہ، وکٹوریہ یادگار اور بھارتی جنگی یادگار کہلاتے تھے اور اس قسم کا کوئی دوسرا ادارہ جس کو بھارت کی حکومت پوری یا جزوی مالی امداد دیتی ہو اور جس کو پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ قومی اہمیت کا ادارہ ہونا قرار دے۔

63۔ وہ ادارے، جو اس آئین کی تاریخ نفاذ پر ہندو جامعہ بنارس، مسلم جامعہ علی گڑھ اور جامعہ دہلی کہلاتے تھے، دفعہ 371ہ کی متابعت میں قائم کی ہوئی جامعہ اور کوئی ادارہ جس کو پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ قومی اہمیت کا ادارہ ہونا قرار دے۔

64۔ سائنسی یا تکنیکی تعلیم کے ادارے جن کو بھارت کی حکومت پوری یا جزوی امداد دیتی ہو اور جن کو پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ قومی اہمیت کے ادارے ہونا قرار دے۔

65۔ یونین کی ایجنسیاں اور ادارے جو، —

(الف) پیشہ وارانہ، دھندے واری یا تکنیکی تربیت کے لیے ہوں جن میں پولیس کے عہدہ داروں کی تربیت شامل ہے، یا

(ب) خصوصی مطالعہ یا تحقیق کو فروغ دینے کے لیے ہوں، یا

(ج) جرم کی تفتیش یا سراغ رسانی کے لیے سائنسی یا تکنیکی امداد دینے کے لیے ہوں۔

66۔ اعلیٰ تعلیم یا تحقیق کے اداروں اور سائنسی یا تکنیکی اداروں میں ہم ربطی اور معیاروں کا تعین۔

67۔ قدیم اور تاریخی یادگاریں اور ریکارڈ اور آثار قدیمہ کے مقامات

اور باقیات جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون سے یا اس کے تحت قومی اہمیت کے ادارے ہونا قرار دیے جائیں۔

68۔ محکمہ پیمائش بھارت، بھارتی محکمہ جات جائزہ ارضیاتی، نباتیاتی حیوانیاتی ولسانیاتی، موسمیاتی ادارے۔

69۔ مردم شماری۔

70۔ یونین کی سرکاری ملازمتیں، کل بھارت ملازمتیں، یونین پبلک سروس کمیشن۔

71۔ یونین کے پنشن یعنی وہ پنشن جو بھارت کی حکومت یا بھارت کے مجتمعہ فنڈ سے واجب الادا ہوں۔

72۔ پارلیمنٹ، ریاستوں کی مجالس قانون ساز اور صدر اور نائب صدر کے منصبوں کے لیے انتخابات، انتخابی کمیشن۔

73۔ پارلیمنٹ کے ارکان، راجیہ سبھا کے میر مجلس اور نائب میر مجلس اور لوک سبھا کے اسپیکر اور نائب اسپیکر کی یافت اور الاؤنس۔

74۔ پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان، ہر ایوان کے ارکان اور کمیٹیوں کے اختیارات، مراعات اور تحفظات اور پارلیمنٹ کی کمیٹیوں یا پارلیمنٹ کے تقرر کیے ہوئے کمیشنوں کے سامنے شہادت دینے یا دستاویزات پیش کرنے کے لیے اشخاص کو حاضری پر مجبور کرنا۔

75۔ صدر اور گورنروں کے مشاہرے، الاؤنس، مراعات اور رخصت غیر حاضری کی بابت حقوق، یونین کے وزیروں کی یافت اور الاؤنس، کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل کی یافت، الاؤنس اور رخصت غیر حاضری کی بابت حقوق اور دیگر شرائط ملازمت۔

76۔ یونین اور ریاستوں کے حسابات کی تنقیح۔

77۔ سپریم کورٹ کی تشکیل، تنظیم، اختیارات سماعت اور اختیارات

(جن میں اس عدالت کی توہین شامل ہے)اور فیسیں جو اس میں لی جائیں گی، وہ اشخاص جو سپریم کورٹ میں وکالت کرنے کے مستحق ہیں۔

78۔ عدالت ہائے عالیہ کی تشکیل، تنظیم جس میں تعطیلات شامل ہیں سوائے ان توضیعات کے جو عدالت ہائے عالیہ کے عہدہ داروں اور ملازموں کے بارے میں ہوں، وہ اشخاص جو عدالت ہائے عالیہ میں وکالت کرنے کے مستحق ہیں۔

79۔ کسی یونین علاقہ پر کسی عدالت العالیہ کے اختیار سماعت کی توسیع اور اس کو کسی عدالت العالیہ کے اختیار سماعت سے خارج کرنا۔

80۔ کسی ریاست کی پولیس جمیعت کے ارکان کے اختیارات اور ان کے اختیار کی اس ریاست کے باہر کے رقبہ پر توسیع لیکن اس لیے نہیں کہ ایک ریاست کی پولیس اس ریاست کے باہر کے کسی رقبہ پر اختیارات اور دائرہ اختیار کو اس ریاست کی حکومت کی، جس میں ایسا رقبہ واقع ہے، رضامندی کے بغیر استعمال کرنے کے قابل ہو۔

81۔ بین ریاستی ترک وطن، بین ریاستی قرنطینہ۔

82۔ زرعی آمدنی کے سوائے آمدنی پر ٹیکس۔

83۔ محصول کسٹم جس میں برآمدی محصول شامل ہیں۔

84۔ بھارت میں بنائے ہوئے یا پیدا کیے ہوئے مندرجہ ذیل مال پر محصول پیداوار، یعنی: —

(الف) خام پیٹرولیم؛

(ب) اعلیٰ رفتار ڈیزل؛

(ج) موٹر اسپرٹ (عام طور پر پیٹرول کے نام سے موسوم)؛

(د)قدرتی گیس؛

(ہ)ہوابازی ٹربائن ایندھن؛اور

(و)تمبا کواور تمبا کومصنوعات۔

85۔ کارپوریشن ٹیکس۔

86۔ افراداور کمپنیوں کی زرعی اراضی کو چھوڑ کر اثاثوں کی سرمایہ مالیت پر ٹیکس، کمپنیوں کے سرمایہ پر ٹیکس۔

87۔ زرعی اراضی کے سوادوسری جائیداد کی وراثت کے متعلق محصول املاک۔

88۔ زرعی اراضی کے سوا دوسری جائیداد کی وراثت کے متعلق محصولات۔

89۔ حدواری ٹیکس اس مال یاان مسافروں پر جو ریلوے، سمندری یاہوائی راستے کے ذریعہ لے جائے جائیں، ریل کے کرایہ اور بھاڑے پر ٹیکس۔

90۔ رسوم اسٹامپ کے سوائے صرافوں اور وعدہ بازاروں میں لین دین پر ٹیکس۔

91۔ ہنڈی، چیکوں، پرونوٹوں، مال کی بلٹیوں، اعتباری ہنڈیوں، بیمہ پالیسیوں، حصص کی منتقلی، ڈبنچر، عوض ناموں اور رسیدوں کے متعلق رسوم اسٹامپ کی شرحیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

92الف۔ اخبارات کے سوائے دوسرے مال کی فروخت یا خرید پر ٹیکس جب ایسی فروخت یا خرید بین ریاستی تجارت یا بیوپار کے دوران ہو۔

92ب۔ مال ترسیل کرنے پر ٹیکس (چاہے ترسیل اُسے

کرنے والے شخص کو یا کسی دیگر شخص کو کی گئی ہو) جہاں ایسی ترسیل بین ریاستی تجارت یا بیوپار کے دوران ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

93۔ اس فہرست کے مندرجہ امور میں سے کسی امر کی نسبت قوانین کے خلاف جرائم۔

94۔ اس فہرست کے مندرجہ امور میں سے کسی امر کی غرض کے لیے تحقیقات، پیمائش اور اعداد و شمار۔

95۔ اس فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کے متعلق سپریم کورٹ کے سوائے تمام عدالتوں کا اختیار سماعت اور ان کے اختیارات، بحری عدالت کا اختیار سماعت۔

96۔ اس فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کے متعلق فیس لیکن ان میں وہ فیسیں شامل نہیں ہیں جو کسی عدالت میں لی جائیں۔

97۔ کوئی دوسرا امر جو فہرست 2 یا فہرست 3 میں مندرج نہیں ہے، بشمول کسی ایسے ٹیکس کے جس کا ذکر ان ہر دو فہرستوں میں نہیں ہے۔

فہرست 2

ریاستی فہرست

1۔ امن عامہ (جس میں سول اختیار کی امداد میں بحری، بری یا فضائی فوج یا یونین کی دیگر مسلح افواج یا یونین یا اس کے زیر نگرانی کسی دستے یا یونٹ کی دیگر افواج کا استعمال شامل نہیں ہے)۔

2۔ فہرست 1 کی مد 2 الف کی توضیعات کے تابع پولیس (جس میں ریلوے اور دیہی پولیس شامل ہے)۔

3۔ عدالت العالیہ کے عہدہ دار اور ملازمین، عدالت ہائے کرایہ

جات ومال میں طریق کار، فیسیں جو سپریم کورٹ کے سواجملہ عدالتوں میں لی جائیں۔

4۔ محابس، تادیب خانے، بورسٹل ادارے اور اس قسم کے دوسرے ادارے اور اشخاص جو ان میں نظر بند رکھے جائیں، محابس اور دیگر اداروں کے استعمال سے متعلق دوسری ریاستوں سے سمجھوتے۔

5۔ مقامی حکومت یعنی بلدی کارپوریشن، آرائش ٹرسٹ، ضلع بورڈ، معدنی بستی کے حکام اور مقامی خود انتظامی نظم ونسق یا دیہی نظم ونسق کی غرض سے دیگر مقامی حکام کی تشکیل اور اختیارات۔

6۔ صحت عامہ اور حفظان صحت، شفاخانے اور دواخانے۔

7۔ زیارتیں جو بھارت کے باہر زیارتوں کے سواہوں۔

8۔ نشہ اور شرابیں یعنی نشہ آور شراب کا بنانا، تیار کرنا، قبضہ میں رکھنا،ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانااور خریدوفروخت کرنا۔

9۔ اپاہج اور ناقابل ملازمت افراد کی امداد۔

10۔ تدفین اور قبرستان،لاشیں جلانا اور شمشان۔

11۔ × × × × ×

12۔ کتب خانے، عجائب گھر اور اس قسم کے دیگر ادارے جو ریاست کی نگرانی میں ہوں یا جن کو ریاست سے مالی امداد ملتی ہو، قدیم اور تاریخی یادگاریں اور ریکارڈ سوائے ان کے جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون سے یااس کے تحت قومی اہمیت کے قرار دیے جائیں۔

13۔ مواصلات یعنی سڑکیں، پل، کشتی گھاٹ اور دیگر ایسے رسل ورسائل کے ذرائع جن کی صراحت فہرست 1 میں نہیں ہے، بلدی ٹرام وے، رسہ راستے، اندرونی آبی راہیں اور ایسی آبی

راہوں کے متعلق فہرست 1 اور فہرست 3 میں توضیعات کے تابع ان پر آمدورفت، مشین کے ذریعہ چلائی جانے والی گاڑیوں کے سوا دوسری گاڑیاں۔

14۔ زراعت جس میں زرعی تعلیم اور تحقیق، کیڑوں سے تحفظ اور پودوں کی بیماریوں کا انسداد شامل ہیں۔

15۔ مویشیوں کی نسل کا تحفظ، حفاظت اور افزائش اور جانوروں کی بیماریوں کا انسداد، علاج حیوانات کی تربیت اور بیطاری۔

16۔ کانجی ہاؤس اور مویشیوں کی بیجا مداخلت کو روکنا۔

17۔ پانی یعنی آب رسانی، آب پاشی اور نہریں، بدرو اور بند، ذخیرہ آب اور پن بجلی، فہرست 1 کے اندراج 56 کی توضیعات کے تابع۔

18۔ اراضی یعنی اراضی میں یا اس پر حقوق، لگان داری جس میں زمیندار اور لگان دار کے تعلقات شامل ہیں اور لگان کی وصولی، زرعی اراضی کی منتقلی اور انتقال حقیت، زمین سدھار اور زرعی قرضے، آباد کاری۔

19- × × × × ×

20- × × × × ×

21۔ ماہی گاہیں۔

22۔ کورٹ آف وارڈز، فہرست 1 کے اندراج 34 کی توضیعات کے تابع زیر کفالت اور قرق املاک۔

23۔ کانوں کی ضابطہ بندی اور معدنی ترقی جو یونین کے زیر نگرانی ضابطہ بندی اور ترقی سے متعلق فہرست 1 کی توضیعات کے تابع ہو۔

24۔ صنعتیں جو فہرست 1 کے اندراج 7 اور 52 کی توضیعات کے تابع ہوں۔

25۔ گیس اور گیس کار گاہیں۔

26۔ فہرست 3 کے اندراج 33 کی توضیعات کے تابع اندرون ریاست تجارت اور بیوپار۔

27۔ فہرست 3 کے اندراج 33 کی توضیعات کے تابع مال کی پیداوار، رسد اور تقسیم۔

28۔ بازار اور میلے۔

29۔ × × × × ×

30۔ قرض دہندگی اور قرض دہندگان، زرعی قرض داری کی امداد۔

31۔ سرائے اور مالکان سرائے۔

32۔ کارپوریشنوں کا سند یافتہ بنانا، ان کی ضابطہ بندی اور ان کا خاتمہ، سوائے ان کے جن کی فہرست 1 میں صراحت ہے اور جامعات، ایسی تجارتی، ادبی، سائنسی، مذہبی اور دیگر انجمنیں اور متحدہ جماعتیں جن کو سند یافتہ نہ بنایا گیا ہو، انجمن ہائے امداد باہمی۔

33۔ تھیٹر اور ڈرامے کھیلنا، فہرست 1 کے اندراج 60 کی توضیعات کے تابع سینما، تماشے اور تفریحات۔

34۔ بازی لگانا اور قمار بازی۔

35۔ کار گاہیں، اراضیات اور عمارتیں جو ریاست میں مرکوز ہوں یا اس کے قبضہ میں ہوں۔

36۔ × × × × ×

37۔ پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے کسی قانون کی توضیعات کے تابع ریاست کی مجلس قانون ساز کے انتخابات۔

38۔ ریاست کی مجلس قانون ساز کے ارکان، قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور نائب اسپیکر اور اگر قانون ساز کونسل ہو تو اس کے میر مجلس اور نائب میر مجلس کی یافت اور الاؤنس۔

39۔ قانون ساز اسمبلی اور اس کے ارکان اور کمیٹیوں اور اگر قانون ساز کونسل ہو تو اس کونسل اور اس کے ارکان اور کمیٹیوں کے اختیارات، مراعات اور تحفظات، ریاست کی مجلس قانون ساز کی کمیٹیوں کے سامنے شہادت دینے اور دستاویزات پیش کرنے کے لیے اشخاص کو حاضری پر مجبور کرنا۔

40۔ ریاست کے وزیروں کی یافت اور الاؤنس۔

41۔ ریاستی سرکاری ملازمتیں، ریاستی پبلک سروس کمیشن۔

42۔ ریاستی پنشن یعنی وہ پنشن جو ریاست سے یا ریاست کے مجتمعہ فنڈ سے واجب الادا ہوں۔

43۔ ریاست کے سرکاری دین۔

44۔ دفینے۔

45۔ مال گزاری اراضی جس میں مال گزاری کی تشخیص اور وصولی، کاغذات اراضی کا مرتب رکھنا، مال گزاری کی اغراض کے لیے پیمائش اور داخلہ حقوق اراضی اور انتقال حقیت مال گزاری شامل ہیں۔

46۔ زرعی آمدنی ٹیکس۔

47۔ زرعی اراضی کی وراثت کے متعلق محصولات۔

48۔ زرعی اراضی کے متعلق محصول املاک۔

49۔ اراضیات اور عمارتوں پر ٹیکس۔

50۔ معدنیاتی ترقی سے متعلق پارلیمنٹ کے قانون کے ذریعہ عائد کی ہوئی پابندیوں کے تابع معدنی حقوق پر ٹیکس۔

51۔ حسب ذیل ایسے مال پر محصولات پیداوار جو ریاست میں بنایا یا تیار کیا جائے اور بھارت میں دوسری جگہ بنائے یا تیار کیے ہوئے اسی قسم کے مال پر اتنی ہی یا اس سے کم شرح پر تلافی محصول، —

(الف)انسانی استعمال کے لیے الکحلی شرابیں؛

(ب)افیون، بھنگ اور دیگر محذر مفردات اور محذرات،

لیکن ان میں ایسی ادویات اور سنگار کی مصنوعات شامل نہیں ہیں جن میں الکحل یا کوئی ایسی شے موجود ہو جو اس اندراج کے ذیلی پیرا (ب) میں شامل ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

53۔ بجلی کے صرفہ یا بکری پر ٹیکس۔

54۔ خام پیٹرولیم، اعلیٰ رفتار ڈیزل، موٹر اسپرٹ (عام طور پر پیٹرول کے نام سے موسوم)، قدرتی گیس، ہوابازی ٹربائن ایندھن اور انسانی استعمال کے لیے الکحلی شراب کی بکری پر ٹیکس مگر اس میں ایسے مال کی بین ریاستی تجارت یا بیوپار کے دوران بکری یا بین الاقوامی تجارت یا بیوپار کے دوران بکری شامل نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

56۔ ایسے مال اور مسافروں پر ٹیکس جو سڑک یا اندرونی آبی راہوں سے لے جائے جائیں۔

57۔ ایسی گاڑیوں پر ٹیکس جو سڑکوں پر استعمال کے قابل ہوں، خواہ وہ مشین سے چلتی ہوں یا نہ چلتی ہوں، جن میں ٹرام گاڑیاں شامل ہیں جو فہرست 3 کے اندراج 35 کی توضیعات کے تابع ہوں۔

58۔ جانوروں اور کشتیوں پر ٹیکس۔

59۔ راہداری۔

60۔ پیشوں، تجارتوں، حرفوں اور روزگار پر ٹیکس۔

61۔ فی کس محصول۔

62۔ تماشوں اور تفریحات پر اس حد تک ٹیکس جو کسی پنچایت یا کسی

میونسپلٹی یا کسی علاقائی کونسل یا کسی ضلع کونسل کے ذریعہ عائد اور جمع کیا جائے۔

63۔ رسوم اسٹامپ کی شرحیں ان دستاویزات کے متعلق جو ان کے سوا ہوں جن کی صراحت بہ لحاظ شرح رسوم اسٹامپ فہرست 1 کی توضیعات میں کی گئی ہے۔

64۔ اس فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کے متعلق قوانین کے خلاف جرائم۔

65۔ اس فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کی بابت سپریم کورٹ کے سواسب عدالتوں کا اختیار سماعت اور ان کے اختیارات۔

66۔ اس فہرست میں مندرجہ امور میں سے کسی امر کے متعلق فیسیں لیکن اس میں وہ فیسیں شامل نہیں ہیں جو کسی عدالت میں لی جائیں۔

فہرست 3

متوازی فہرست

1۔ قانون فوجداری جس میں وہ سب امور شامل ہیں جو اس آئین کی تاریخ نفاذ پر مجموعہ تعزیرات بھارت میں شامل تھے لیکن جرائم شامل نہیں ہیں جو فہرست 1 یا فہرست 2 میں صراحت کیے ہوئے امور میں سے کسی امر کے متعلق قوانین کے خلاف ہوں اور جن میں سول اختیار کی مدد میں بحری، بری یا فضائی فوج یا یونین کی دیگر مسلح افواج کا استعمال کرنا شامل نہیں ہے۔

2۔ ضابطہ فوجداری جس میں وہ سب امور شامل ہیں جو اس آئین کی تاریخ نفاذ پر مجموعہ ضابطہ فوجداری میں شامل تھے۔

3۔ انسدادی نظر بندی ان وجوہ کی بنا پر جن کا تعلق کسی ریاست کی سلامتی، امن عامہ کے قائم رکھنے یا قوم کے لیے لازم رسدات اور خدمات کو قائم رکھنے سے ہو، اشخاص جو اس

غرض سے نظر بند ہوں۔

4۔ قیدیوں، ملزموں اور اس فہرست کے اندراج 3 میں صراحت کیے ہوئے وجوہ سے انسدادی نظربندی میں رکھے گئے اشخاص کی ایک ریاست سے دوسری ریاست میں منتقلی۔

5۔ بیاہ اور طلاق، اطفال اور نابالغان، تبنیت، وصیتیں، وفات بلاوصیت اور وراثت، خاندان مشترکہ اور بٹوارہ، وہ سب امور جن کے متعلق عدالتی کارروائی کے فریق اس آئین کی تاریخ نفاذ کے عین قبل اپنے شخصی قانون کے تابع تھے۔

6۔ زرعی اراضی کے سوا دوسری جائیداد کی منتقلی، قبالے اور دستاویزات کی رجسٹری۔

7۔ معاہدے جن میں شراکت، ایجنسی، باربرداری کے معاہدے اور دیگر خاص اقسام کے معاہدے شامل ہیں لیکن زرعی اراضی کے متعلق معاہدے شامل نہیں ہیں۔

8۔ افعال بیجا قابل ارجاع نالش۔

9۔ ناداری اور دیوالہ۔

10۔ امانت اور امناء۔

11۔ ناظم الامور اعلیٰ و سرکاری امناء۔

11الف۔ عدل گستری یا سپریم کورٹ اور عدالت ہائے العالیہ کے سوا دیگر جملہ عدالتوں کی تشکیل اور تنظیم۔

12۔ شہادت اور حلف، قوانین، سرکاری افعال وریکارڈ اور عدالتی کارروائی کو تسلیم کرنا۔

13۔ ضابطہ دیوانی جس میں وہ سب امور شامل ہیں جو اس آئین کی تاریخ نفاذ پر مجموعہ ضابطہ دیوانی میں شامل تھے، میعاد سماعت اور ثالثی۔

14۔ توہین عدالت جس میں سپریم کورٹ کی توہین شامل نہیں

ہے۔

15۔ آوارہ گردی، خانہ بدوش اور سیلانی قبیلے۔

16۔ جنون اور دماغی فتور جس میں مجنونوں یا فاتر العقلوں کے رکھنے یا علاج کی جگہیں شامل ہیں۔

17۔ انسداد بے رحمی بر جانوران۔

17الف۔ جنگلات۔

17ب۔ جنگلی جانوروں اور پرندوں کا تحفظ۔

18۔ اشیا خوردنی اور دوسری چیزوں میں ملاوٹ۔

19۔ افیون کے متعلق فہرست 1 کے اندراج 59 کی توضیعات کے تابع مفرد ادویہ اور زہر۔

20۔ معاشی اور سماجی منصوبہ بندی۔

20الف۔ آبادی کو بڑھنے سے روکنا اور خاندانی منصوبہ بندی۔

21۔ بیوپاری اور صنعتی اجارے، مشترکہ انجمنیں اور ٹرسٹ۔

22۔ مزدور سبھائیں، صنعتی اور مزدوروں کے تنازعات۔

23۔ سماجی تحفظ اور سماجی بیمہ، روزگار اور بے روزگاری۔

24۔ مزدوروں کی بہبودی جس میں کام کی شرائط، مستقبلی فنڈ، آجروں کی ذمہ داری، کام گران کا معاوضہ، وظائف معذوری اور پیرانہ سالی اور زچگی کی سہولتیں شامل ہیں،

25۔ فہرست 1 کی مدات 63، 64، 65 اور 66 کی توضیعات کے تابع تعلیم جس میں تکنیکی و طبی تعلیم اور جامعات شامل ہیں۔ مزدوروں کی ان کے دھندوں کی نسبت اور فنی تربیت۔

26۔ قانونی، طبی اور دیگر پیشے۔

27۔ بھارت اور پاکستان کی ڈومینیوں کے قائم ہونے کی وجہ سے اپنی اصلی جائے سکونت سے بے گھر اشخاص کی امداد اور باز آباد کاری۔

28۔ خیرات اور خیراتی ادارے، خیراتی اور مذہبی اوقاف اور مذہبی ادارے۔

29۔ ایک ریاست سے دوسری ریاست تک آدمیوں، جانوروں یا پودوں کو متاثر کرنے والی وبائی یا متعدی بیماریوں یا کیڑوں کے پھیلنے کو روکنا۔

30۔ پیدائش واموات کے اعداد وشمار جن میں پیدائش اور موت کا درج رجسٹر کرنا شامل ہے۔

31۔ بندر گاہیں سوائے ان کے جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون یا موجودہ قانون سے یاان کے تحت بڑی بندر گاہیں قرار دی جائیں۔

32۔ قومی آبی راہوں کے متعلق فہرست 1 کی توضیعات کے تابع مشین سے چلنے والے سفینوں کے تعلق سے اندرونی آبی راہوں سے جہاز رانی اور ملاحی اور ایسی آبی راہوں پر راستوں کا قاعدہ اوراندرونی آبی راہوں پر مسافروں اورمال کالانالے جانا۔

33۔ حسب ذیل اشیا کی تجارت اور بیوپار، ان کی پیداوار اور رسد اور تقسیم، —

(الف) کسی صنعت کی پیداوار جب پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ ایسی صنعت پر یونین کی نگرانی کو مفاد عامہ کے لیے قرین مصلحت قرار دے اور ایسی پیداوار کی قسم کا درآمد شدہ مال؛

(ب) اشیا خوردنی جس میں کھانے کے قابل تلہن اور تیل شامل ہیں؛

(ج) مویشیوں کا چارہ جس میں کھلی اور دیگر مرتکزے شامل ہیں؛

(د) کپاس چاہے اوٹی یا بنا اوٹی ہوئی ہو اور بنولے؛ اور

(ہ) خام پٹ سن۔

33 الف۔ معیار مقرر کرنے کے سوا ناپ تول کے پیمانے۔

34۔ قیمت پر نگرانی۔

35۔ مشین سے چلنے والی گاڑیاں جن میں ایسی گاڑیوں پر ٹیکس لگانے کے اصول شامل ہیں۔

36۔ کارخانے۔

37۔ بائلر۔

38۔ بجلی۔

39۔ اخبارات، کتابیں اور مطابع۔

40۔ آثارِ قدیمہ کی کھدائی کے مقامات اور باقیات سوائے ان کے جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون سے یا اس کے تحت قومی اہمیت کے قرار دیے جائیں۔

41۔ اس جائیداد کی تحویل، انتظام اور منتقلی (بشمول زرعی اراضی) جو بذریعہ قانون جائیداد تخلیہ کنندہ قرار دی جائے۔

42۔ جائیداد کا حاصل کرنا اور طلب کرنا۔

43۔ کسی ریاست میں ایسے ٹیکس اور دیگر سرکاری مطالبات کے بارے میں مطالبوں کی وصولی جو اس ریاست کے باہر پیدا ہوئے ہوں، اس میں بقایا مال گزاری اراضی اور ایسی رقوم شامل ہیں جو مثل ایسے بقایا کے وصول کی جا سکتی ہیں۔

44۔ رسوم اسٹامپ سوائے ان رسوم یا فیسوں کے جو عدالتی اسٹامپ کے ذریعہ وصول کی جائیں لیکن اس میں رسوم اسٹامپ کی شرح شامل نہیں ہے۔

45۔ فہرست 2 یا فہرست 3 میں صراحت کیے ہوئے امور میں سے کسی امر کی اغراض کے لیے تحقیقات اور اعداد و شمار۔

46۔ اس فہرست میں صراحت کیے ہوئے امور میں سے کسی امر کے متعلق سپریم کورٹ کے سوا تمام عدالتوں کا اختیار سماعت اور ان کے اختیارات۔

47۔ اس فہرست کے امور میں سے کسی امر کے متعلق فیسیں لیکن اس میں وہ فیسیں شامل نہیں ہیں جو کسی عدالت میں لی جائیں۔

آٹھواں فہرست بند

[دفعات 344(1) اور 351]

زبانیں

1- آسامی
2- بنگالی
3- بوڈو
4- ڈوگری
5- گجراتی
6- ہندی
7- کنڑ
8- کشمیری
9- کونکنی
10- میتھلی
11- ملیالم
12- منی پوری
13- مراٹھی
14- نیپالی
15- اڈیا

-16	پنجابی
-17	سنسکرت
-18	سنتھالی
-19	سندھی
-20	تامل
-21	تیلگو
-22	اردو

نواں فہرست بند

(دفعہ 31ب)

بعض ایکٹ اور دساتیر العمل کا جواز

1۔ اصلاحات اراضی بہار ایکٹ، 1950 (بہار ایکٹ 30 بابت 1950)۔

2۔ لگان داری وزرعی اراضیات بمبئی ایکٹ، 1948 (بمبئی ایکٹ 67 بابت 1948)۔

3۔ برخاستگی مالکی طریقہ لگان داری بمبئی ایکٹ، 1949 (بمبئی ایکٹ 61 بابت 1949)۔

4۔ برخاستگی تعلق داری طریقہ لگان داری بمبئی ایکٹ، 1949 (بمبئی ایکٹ 62 بابت 1949)۔

5۔ برخاستگی لگان داری پنچ محل مہواسی ایکٹ، 1949 (بمبئی ایکٹ 63 بابت 1949)۔

6۔ برخاستگی کھوتی بمبئی ایکٹ، 1950 (بمبئی ایکٹ 6 بابت 1950)۔

7۔ برخاستگی پرگنہ اور کلکرنی وطن بمبئی ایکٹ، 1950 (بمبئی ایکٹ 60 بابت 1950)۔

8۔ برخاستگی حقوق مالکانہ (املاک، محال، انتقالی اراضیات) مدھیہ پردیش ایکٹ، 1950 (مدھیہ پردیش ایکٹ 1 بابت 1951)۔

9۔ املاک (برخاستگی وتبدیلی بہ رعیت واری) مدراس ایکٹ، 1948 (مدراس ایکٹ 26 بابت 1948)۔

10۔ املاک (برخاستگی وتبدیلی بہ رعیت واری) ترمیم مدراس ایکٹ، 1950 (مدراس ایکٹ 1 بابت 1950)۔

11۔ برخاستگی زمینداری واصلاحات اراضی اترپردیش ایکٹ، 1950 (اترپردیش ایکٹ 1 بابت 1951)۔

12۔ دستور العمل (برخاستگی جاگیرات) حیدر آباد، 1358 الیف۔ (نمبر 69 بابت 1359 فصلی)۔

13۔ دستور العمل (معاوضہ) جاگیرات حیدر آباد، 1359 الیف۔ (نمبر 35 بابت 1358 فصلی)۔

14۔ باز آباد کاری بے گھر اشخاص (حصول اراضی) بہار ایکٹ، 1950 (بہار ایکٹ 38 بابت 1950)۔

15۔ حصول اراضی (باز آباد کاری پناہ گزینان) صوبہ جات متحدہ ایکٹ، 1948 (صوبہ جات متحدہ ایکٹ 36 بابت 1948)۔

16۔ بے گھر اشخاص از سر نو بسانا (حصول اراضی) ایکٹ، 1948 (ایکٹ 60 بابت 1948)۔

17۔ بیمہ ایکٹ، 1938 (ایکٹ 4 بابت 1938) کی دفعات 52 الف تا 52 ز جو بیمہ (ترمیم) ایکٹ، 1950 (ایکٹ 47 بابت 1950) کی دفعہ 42 سے شامل کی گئیں۔

18۔ ریلوے کمپنی (توضیعات متعلق ہنگامی حالت) ایکٹ، 1951 (ایکٹ 51 بابت 1951)۔

19۔ صنعت (ترقی وانضباط) ایکٹ، 1951 (ایکٹ 65 بابت 1951) کا باب 3 الف جیسا کہ صنعت (ترقی وانضباط) ترمیم ایکٹ، 1953 (ایکٹ 26 بابت 1953) کی دفعہ 13 سے شامل کیا گیا۔

20۔ ترقی اراضی ومنصوبہ بندی مغربی بنگال ایکٹ، 1948 (مغربی

بنگال ایکٹ 21 بابت 1948) جس کی مغربی بنگال ایکٹ 29 بابت 1951 سے ترمیم کی گئی۔

21۔ تعین حد انتہائی زرعی مقبوضات آندھرا پردیش ایکٹ، 1961 (آندھرا پردیش ایکٹ 10 بابت 1961)۔

22۔ لگان داری وزرعی اراضیات (جواز) آندھرا پردیش (رقبہ تلنگانہ) ایکٹ، 1961 (آندھرا پردیش ایکٹ 21 بابت 1961)۔

23۔ تنسیخ بے ضابطہ پٹہ جات، اجارہ وقولی اراضی وبرخاستگی رعایتی تشخیص آندھرا پردیش (رقبہ تلنگانہ) ایکٹ، 1961 (آندھرا پردیش ایکٹ 36 بابت 1961)۔

24۔ حصول اراضیات مملوکہ مذہبی یا خیراتی ادارہ جات نوعیت عام آسام ایکٹ، 1959 (آسام ایکٹ 9 بابت 1961)۔

25۔ اصلاحات اراضی (ترمیم) بہار ایکٹ، 1953 (بہار ایکٹ 20 بابت 1954)۔

26۔ اصلاحات اراضی تعین حد انتہائی رقبہ وحصول زائد اراضی بہار ایکٹ، 1961 (بہار ایکٹ 12 بابت 1962) (اس ایکٹ کی دفعہ 28 کو چھوڑ کر)۔

27۔ برخاستگی تعلق داری طریقہ لگان داری (ترمیم) بمبئی ایکٹ، 1954 (بمبئی ایکٹ 1 بابت 1955)۔

28۔ برخاستگی تعلق داری طریقہ لگان داری (ترمیم) بمبئی ایکٹ، 1957 (بمبئی ایکٹ 18 بابت 1958)۔

29۔ برخاستگی انعامات (کچھ رقبہ) بمبئی ایکٹ، 1958 (بمبئی ایکٹ 98 بابت 1958)۔

30۔ لگان داری وزرعی اراضیات (گجرات ترمیم) بمبئی ایکٹ، 1960 (گجرات ایکٹ 16 بابت 1960)۔

31۔ تعین حد انتہائی زرعی اراضیات گجرات ایکٹ، 1960

(گجرات ایکٹ 26 بابت 1961)۔

32۔ سکبار او مہواسی املاک (برخاستگی حق مالکانہ وغیرہ) دستور العمل، 1962 (دستور العمل گجرات 1 بابت 1962)۔

33۔ برخاستگی بقایا انتقالات حقیت گجرات ایکٹ، 1963 (گجرات ایکٹ 33 بابت 1963) سوائے اس کے کہ جس حد تک یہ ایکٹ اس کی دفعہ 2 کے فقرہ (3) کے ذیلی فقرہ (د) میں محولہ انتقال حقیّت سے متعلق ہے۔

34۔ زرعی اراضیات (تعین انتہائی حد مقبوضات) مہاراشٹر ایکٹ، 1961 (مہاراشٹر ایکٹ 27 بابت 1961)۔

35۔ لگان داری و زرعی اراضیات (مکرر وضع قانون، جواز و مزید ترمیم) حیدر آباد ایکٹ، 1961 (مہاراشٹر ایکٹ 45 بابت 1961)۔

36۔ لگان داری و زرعی اراضیات حیدر آباد ایکٹ، 1950 (حیدر آباد ایکٹ 21 بابت 1950)۔

37۔ جنمی کرم ادائیگی (برخاستگی) ایکٹ، 1960 (کیرالا ایکٹ 3 بابت 1961)۔

38۔ ٹیکس اراضی کیرالا ایکٹ، 1961 (کیرالا ایکٹ 13 بابت 1961)۔

39۔ اصلاحات اراضی کیرالا ایکٹ، 1963 (کیرالا ایکٹ 1 بابت 1964)۔

40۔ مجموعہ مال گزاری اراضی مدھیہ پردیش، 1959 (مدھیہ پردیش ایکٹ 20 بابت 1959)۔

41۔ تعین انتہائی حد زرعی مقبوضات مدھیہ پردیش ایکٹ، 1960 (مدھیہ پردیش ایکٹ 20 بابت 1960)۔

42۔ تحفظ کاشت کار لگان داران مدراس ایکٹ، 1955 (مدراس

ایکٹ25بابت1955)۔

43۔ کاشت کار لگان داران (ادائی مناسب لگان) مدراس ایکٹ، 1956(مدراس ایکٹ24بابت1956)۔

44۔ کدی ری پود خیل کاران (تحفظ بے دخلی) مدراس ایکٹ، 1961(مدراس ایکٹ38بابت1961)۔

45۔ امانت عامہ (ضابطہ بندی انتظام زرعی اراضیات) مدراس ایکٹ، 1961(مدراس ایکٹ57بابت1961)۔

46۔ اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد اراضی) مدراس ایکٹ، 1961(مدراس ایکٹ58بابت1961)۔

47۔ لگان داری میسور ایکٹ، 1952 (میسور ایکٹ 13 بابت1952)۔

48۔ لگان داران کُرگ ایکٹ ، 1957(میسور ایکٹ 14 بابت1957)۔

49۔ برخاستگی عہدہ دیہی میسور ایکٹ،1961 (میسور ایکٹ 14بابت1961)۔

50۔ لگان داری وزرعی اراضیات (جواز) حیدر آباد ایکٹ، 1961(میسور ایکٹ36بابت1961)۔

51۔ اصلاحات اراضی میسور ایکٹ،1961(میسور ایکٹ10 بابت1962)۔

52۔ اصلاحات اراضی اڑیسہ ایکٹ،1960(اڑیسہ ایکٹ16 بابت1960)۔

53۔ ضم شدہ علاقہ جات (برخاستگی عہدہ دیہی) اڑیسہ ایکٹ، 1963(اڑیسہ ایکٹ10بابت1963)۔

54۔ تحفظ حق لگانداری اراضی پنجاب ایکٹ،1953(پنجاب ایکٹ 10بابت1953)۔

55۔ لگان داری راجستھان ایکٹ، 1955 (راجستھان ایکٹ 3 بابت 1955)۔

56۔ برخاستگی زمینداری وبسوے داری راجستھان ایکٹ، 1959 (راجستھان ایکٹ 8 بابت 1959)۔

57۔ برخاستگی زمینداری واصلاحات اراضی کماؤں اور اترا کھنڈ ایکٹ، 1960 (اترپردیش ایکٹ 17 بابت 1960)۔

58۔ تعین انتہائی حد مقبوضات اراضی اترپردیش ایکٹ، 1960 (اترپردیش ایکٹ 1 بابت 1961)۔

59۔ حصول املاک مغربی بنگال ایکٹ، 1953 (مغربی بنگال ایکٹ 1 بابت 1954)۔

60۔ اصلاحات آراضی مغربی بنگال ایکٹ، 1955 (مغربی بنگال ایکٹ 10 بابت 1956)۔

61۔ اصلاحات اراضی دہلی ایکٹ، 1954 (دہلی ایکٹ 8 بابت 1954)۔

62۔ مقبوضات اراضی (انتہائی حد) دہلی ایکٹ، 1960 (مرکزی ایکٹ 24 بابت 1960)۔

63۔ مال گزاری اراضی واصلاحات اراضی منی پور ایکٹ، 1960 (مرکزی ایکٹ 33 بابت 1960)۔

64۔ مال گزاری اراضی واصلاحات اراضی تری پورہ ایکٹ، 1960 (مرکزی ایکٹ 43 بابت 1960)۔

65۔ اصلاحات اراضی (ترمیم) کیرالا ایکٹ، 1969 (کیرالا ایکٹ 35 بابت 1969)۔

66۔ اصلاحات اراضی (ترمیم) کیرالا ایکٹ 1971 (کیرالا

ایکٹ25بابت1971)۔

67۔اصلاحات اراضی (انتہائی حد زرعی مقبوضات) آندھرا پردیش ایکٹ،1973(آندھرا پردیش ایکٹ1بابت1973)۔

68۔اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد وحصول زائد اراضی)(ترمیم) بہار ایکٹ،1972(بہار ایکٹ1بابت1973)۔

69۔اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد وحصول زائد اراضی)(ترمیم) بہار ایکٹ،1973(بہار ایکٹ9بابت1973)۔

70۔اصلاحات اراضی (ترمیم) بہار ایکٹ، 1972 (بہار ایکٹ5 بابت1972)۔

71۔انتہائی حد زرعی اراضیات (ترمیم) گجرات ایکٹ، 1972 (گجرات ایکٹ2بابت1974)۔

72۔ انتہائی حد مقبوضات اراضی ہریانہ ایکٹ، 1972 (ہریانہ ایکٹ26 بابت1972)۔

73۔انتہائی حد مقبوضات اراضی ہماچل پردیش ایکٹ، 1972 (ہماچل پردیش ایکٹ19بابت1973)۔

74۔اصلاحات اراضی (ترمیم) کیرالا ایکٹ، 1972(کیرالا ایکٹ 17بابت1972)۔

75۔انتہائی حد زرعی مقبوضات (ترمیم) مدھیہ پردیش ایکٹ، 1972 (مدھیہ پردیش ایکٹ12بابت1974)۔

76۔انتہائی زرعی مقبوضات (ترمیم دوئم) مدھیہ پردیش ایکٹ، 1972 (مدھیہ پردیش ایکٹ13بابت1974)۔

77۔اصلاحات اراضی (ترمیم) میسور ایکٹ،1973(کرناٹک ایکٹ 1بابت1974)۔

78۔اصلاحات اراضی پنجاب ایکٹ ،1972 (پنجاب ایکٹ 10

بابت1973)۔

79۔ تعین انتہائی حد زرعی مقبوضات راجستھان ایکٹ، 1973 (راجستھان ایکٹ11بابت1973)۔

80۔ گڈلور جنمم املاک (برخاستگی و تبدیلی بہ رعیت داری) ایکٹ، 1969 (تامل ناڈو ایکٹ24بابت1969)۔

81۔اصلاحات اراضی (ترمیم) مغربی بنگال ایکٹ،1972 (مغربی بنگال ایکٹ12بابت1972)۔

82۔ حصول املاک (ترمیم) مغربی بنگال ایکٹ، 1964 (مغربی بنگال ایکٹ22بابت1964)۔

83۔ حصول املاک (ترمیم دویم) مغربی بنگال ایکٹ، 1973 (مغربی بنگال ایکٹ33بابت1973)۔

84۔لگانداری وزرعی اراضیات (ترمیم گجرات) بمبئی ایکٹ، 1972 (گجرات ایکٹ5بابت1973)۔

85۔اصلاحات اراضی (ترمیم) اڑیسہ ایکٹ،1974 (اڑیسہ ایکٹ 9بابت1974)۔

86۔ مال گزاری اراضی و اصلاحات اراضی (ترمیم دوئم) تری پورہ ایکٹ،1974 (تری پورہ ایکٹ7بابت1974)۔

87۔ × × × × ×

88۔ صنعت (ترقی وانضباط) ایکٹ،1951 (مرکزی ایکٹ 65 بابت1951)۔

89۔ طلب و حصول جائیداد غیر منقولہ ایکٹ، 1952 (مرکزی ایکٹ30بابت1952)۔

90۔معدن و معدنیات (ترقی وانضباط) ایکٹ، 1957 (مرکزی ایکٹ67بابت1957)۔

91۔اجارہ اور تحدیدی تجارتی طریقہ ایکٹ، 1969 (مرکزی

ایکٹ54بابت1969)۔

92۔ × × × × × ×

93۔ کوک کوئلہ کان (توضیعات متعلق ہنگامی حالت) ایکٹ، 1979(مرکزی ایکٹ64بابت1971)۔

94۔ کوک کوئلہ کان (قومیانہ) ایکٹ، 1972 (مرکزی ایکٹ 36بابت1972)۔

95۔عام کاروبار بیمہ (قومیانہ) ایکٹ،1972(مرکزی ایکٹ57 بابت1972)۔

96۔ بھارتی تانبہ کارپوریشن (حصول بار کار) ایکٹ، 1972 (مرکزی ایکٹ58بابت1972)۔

97۔ناقابل کار کاروباری ادارہ جات پارچہ (حصولی انتظام) ایکٹ، 1972(مرکزی ایکٹ72بابت1972)۔

98۔ کوئلہ کان (حصولی انتظام) ایکٹ ،1973 (مرکزی ایکٹ 15بابت1973)۔

99۔ کوئلہ کان (قومیانہ) ایکٹ ،1973 (مرکزی ایکٹ26 بابت1973)۔

100۔انضباط زرمبادلہ خارجہ ایکٹ،1973 (مرکزی ایکٹ46 بابت1973)۔

101۔الکاک ایشڈون کمپنی لمٹیڈ (حصول بار کار) ایکٹ، 1973 (مرکزی ایکٹ56بابت1973)۔

102۔ کوئلہ کان (تحفظ وترقی) ایکٹ،1974(مرکزی ایکٹ28 بابت1974)۔

103۔ زائد مشاہرات (لازمی جمع) ایکٹ، 1974(مرکزی ایکٹ 37بابت1974)۔

104۔ تحفظ زرمبادلہ خارجہ وانسداد سرگرمی خفیہ درآمد برآمد ایکٹ،

1974(مرکزی ایکٹ52بابت1974)۔

105۔ناقابل کار کاروباری ادارہ جات پارچہ(قومیانہ) ایکٹ،1974 (مرکزی ایکٹ57بابت1974)۔

106۔ زرعی اراضیات (تعین انتہائی حد مقبوضات) (ترمیم) مہاراشٹر ایکٹ، 1964 (مہاراشٹر ایکٹ 16 بابت 1965)۔

107۔زرعی اراضیات(تعین حد مقبوضات)(ترمیم)مہاراشٹر ایکٹ، 1965 (مہاراشٹر ایکٹ32بابت1965)۔

108۔زرعی اراضیات(تعین حد مقبوضات)(ترمیم)مہاراشٹر ایکٹ، 1968 (مہاراشٹر ایکٹ16بابت1968)۔

109۔ زرعی اراضیات (تعین انتہائی حد مقبوضات) (ترمیم دوئم) مہاراشٹر ایکٹ،1968(مہاراشٹر ایکٹ33بابت1968)۔

110۔زرعی اراضیات (تعین انتہائی حد مقبوضات) (ترمیم) مہاراشٹر ایکٹ،1969(مہاراشٹر ایکٹ37بابت1969)۔

111۔زرعی اراضیات (تعین انتہائی حد مقبوضات) (ترمیم دوئم) مہاراشٹر ایکٹ،1969(مہاراشٹر ایکٹ38بابت1969)۔

112۔زرعی اراضیات (تعین انتہائی حد مقبوضات) (ترمیم) مہاراشٹر ایکٹ، 1970 (مہاراشٹر ایکٹ 27 بابت1970)۔

113۔زرعی اراضیات (تعین انتہائی حد مقبوضات) (ترمیم) مہاراشٹر ایکٹ ، 1972 (مہاراشٹر ایکٹ 13 بابت 1972)۔

114۔زرعی اراضیات (تعین انتہائی حد مقبوضات) (ترمیم) مہاراشٹر ایکٹ،1973(مہاراشٹر ایکٹ50بابت1973)۔

115۔اصلاحات اراضی(ترمیم)اڑیسہ ایکٹ،1965(اڑیسہ ایکٹ

13بابت1965)۔

116۔اصلاحات اراضی (ترمیم)اڑیسہ ایکٹ،1966(اڑیسہ ایکٹ8 بابت1967)۔

117۔اصلاحات اراضی (ترمیم) اڑیسہ ایکٹ،1967(اڑیسہ ایکٹ 13بابت1967)۔

118۔اصلاحات اراضی (ترمیم) اڑیسہ ایکٹ،1969 (اڑیسہ ایکٹ 13بابت1969)۔

119۔اصلاحات اراضی (ترمیم) اڑیسہ ایکٹ،1970 (اڑیسہ ایکٹ 18بابت1970)۔

120۔ تعین انتہائی حد مقبوضات اراضی (ترمیم) اترپردیش ایکٹ، 1972 (اترپردیش ایکٹ18بابت1973)۔

121۔ تعین انتہائی حد مقبوضات اراضی (ترمیم) اترپردیش ایکٹ، 1974 (اترپردیش ایکٹ2بابت1975)۔

122۔ زرعی مال گزاری واصلاحات اراضی (ترمیم دوئم) تری پورہ ایکٹ،1975 (تری پورہ ایکٹ3بابت1975)۔

123۔اصلاحات اراضی دادرا اور نگر حویلی دستورالعمل،1971 (3بابت1971)۔

124۔اصلاحات اراضی (ترمیم) دادرا اور نگر حویلی دستورالعمل، 1973 (5بابت1973)۔

125۔موٹر گاڑی ایکٹ،1939(مرکزی ایکٹ4بابت1939) کی دفعہ66الف اور باب4الف۔

126۔ لازمی اجناس ایکٹ 1955 (مرکزی ایکٹ 10بابت 1955)۔

127۔خفیہ درآمد برآمد کنندگان وناجائز کاروبار کنندگان

زرمبادلہ خارجہ (ضبطی جائیداد) ایکٹ،1976مرکزی ایکٹ 13بابت1976)۔

128۔ بندھوا مزدوری نظام (برخاستگی) ایکٹ، 1976 (مرکزی ایکٹ19بابت1976)۔

129۔تحفظ زر مبادلہ خارجہ وانسداد سر گرمی خفیہ در آمد بر آمد (ترمیم)ایکٹ،1976(مرکزی ایکٹ20بابت1976)۔

130۔ × × × × ×

131۔لیوی چینی قیمت توازن فنڈ ایکٹ،1976(مرکزی ایکٹ 31بابت1976)۔

132۔ شہری اراضی (انتہائی حدو ضابطہ بندی) ایکٹ، 1976(مرکزی ایکٹ33بابت1976)۔

133۔ یونین حسابات محکمہ بندی (تبادلہ عملہ) ایکٹ، 1976 (مرکزی ایکٹ59بابت1976)۔

134۔ قطعات اراضی تعین انتہائی حد آسام ایکٹ،1956(آسام ایکٹ1بابت1957)۔

135۔ لگانداری وزرعی اراضیات (علاقہ ودھرب) بمبئی ایکٹ، 1958(بمبئی ایکٹ99بابت1958)۔

136۔ نجی جنگلات (حصولی) گجرات ایکٹ، 1972 (گجرات ایکٹ14بابت1973)۔

137۔مقبوضات اراضی انتہائی حد (ترمیم) ہریانہ ایکٹ،1976 (ہریانہ ایکٹ17بابت1976)۔

138۔لگانداری وزرعی اصلاحات ہماچل پردیش ایکٹ،1972 (ہماچل پردیش ایکٹ8بابت1974)۔

139۔اراضی شاملات دیہہ مرکوزیت واستفادہ ہماچل پردیش

ایکٹ،1974(ہماچل پردیش ایکٹ18بابت1974)۔

140۔زرعی اصلاحات (ترمیم دوئم ومتفرق توضیعات) کرناٹک ایکٹ،1974(کرناٹک ایکٹ31بابت1974)۔

141۔زرعی اصلاحات (ترمیم دوئم) کرناٹک ایکٹ،1976 (کرناٹک ایکٹ27بابت1976)۔

142۔انسداد بے دخلی کیرالا ایکٹ،1966(کیرالا ایکٹ 12 بابت1966)۔

143۔تھیروپورم ادائیگی (برخاستگی) ایکٹ، 1969 (کیرالا ایکٹ 19بابت1969)۔

144۔ سری پدم حق انتخاب اراضیات ایکٹ، 1969(کیرالا ایکٹ20بابت1969)۔

145۔ سری پنڈروا کا اراضیات (مرکوزیت وحق انتخاب) ایکٹ،1971(کیرالا ایکٹ20بابت1971)۔

146۔نجی جنگلات (مرکوزیت وتفویض) کیرالا ایکٹ،1971 (کیرالا ایکٹ26بابت1971)۔

147۔ زرعی کام گران کیرالا ایکٹ،1974(کیرالا ایکٹ 18 بابت1974)۔

148۔ کاجو کارخانہ جات (حصولی) کیرالا ایکٹ، 1974 (کیرالا ایکٹ29بابت1974)۔

149۔چٹیز کیرالا ایکٹ، 1975 (کیرالا ایکٹ 23 بابت 1975)۔

150۔ درج فہرست قبائل (ممانعت منتقلی اراضیات وبحالی اراضیات منتقل شدہ) کیرالا ایکٹ، 1975(کیرالاایکٹ 31 بابت1975)۔

151۔زرعی اصلاحات (ترمیم) کیرالا ایکٹ، 1976 (کیرالا ایکٹ

15بابت1976)۔

152۔ کنم برخاستگی لگانداری ایکٹ، 1976(کیرالا ایکٹ16 بابت1976)۔

153۔زرعی اراضیات انتہائی حد (ترمیم) مدھیہ پردیش ایکٹ، 1974(مدھیہ پردیش ایکٹ20بابت1974)۔

154۔ زرعی اراضیات انتہائی حد (ترمیم) مدھیہ پردیش ایکٹ، 1975(مدھیہ پردیش ایکٹ2بابت1976)۔

155۔ مغربی خاندیش مہواسی املاک (خاتمہ مالکانہ حقوق وغیرہ) دستور العمل، 1961 (مہاراشٹر دستور العمل 1 بابت 1962)۔

156۔ درج فہرست قبائل بحالی اراضیات مہاراشٹر ایکٹ ،1974(مہاراشٹر ایکٹ14بابت1975)۔

157۔ زرعی اراضیات (تخفیف انتہائی حد اراضیات) اور (ترمیم) مہاراشٹر ایکٹ، 1972 (مہاراشٹر ایکٹ 21 بابت1975)۔

158۔ نجی جنگلات (حصولی) مہاراشٹر ایکٹ،1975(مہاراشٹر ایکٹ 29بابت1975)۔

159۔ زرعی اراضیات (تخفیف انتہائی حد اراضیات) اور (ترمیم) ترمیمی مہاراشٹر ایکٹ، 1975(مہاراشٹر ایکٹ 47 بابت 1975)۔

160۔زرعی اراضیات (انتہائی حد اراضیات) (ترمیم) مہاراشٹر ایکٹ،1975(مہاراشٹر ایکٹ2بابت1976)۔

161۔ برخاستگی املاک اڑیسہ ایکٹ، 1951(اڑیسہ ایکٹ 1بابت 1952)۔

162۔ قیام نو آبادیات راجستھان ایکٹ،1954(راجستھان ایکٹ

27بابت1954)۔
163۔زرعی اصلاحات وحصولی املاک مالکان اراضی راجستھان ایکٹ،1963(راجستھان ایکٹ11بابت1964)۔
164۔ زرعی اراضیات تعین انتہائی حد (ترمیم) راجستھان ایکٹ، 1976(راجستھان ایکٹ8بابت1976)۔
165۔ لگانداری (ترمیم) راجستھان ایکٹ، 1976 (راجستھان ایکٹ12بابت1976)۔
166۔ زرعی اصلاحات (تخفیف انتہائی حد اراضی) تامل ناڈو ایکٹ،1970(تامل ناڈوایکٹ17بابت1970)۔
167۔زرعی اصلاحات (تعین انتہائی حد اراضی)(ترمیم) تامل ناڈو ایکٹ،1971(تامل ناڈوایکٹ41بابت1971)۔
168۔زرعی اصلاحات (تعین انتہائی حد اراضی)(ترمیم) تامل ناڈو ایکٹ،1972(تامل ناڈوایکٹ10بابت1972)۔
169۔زرعی اصلاحات(تعین انتہائی حداراضی)ترمیم دوئم تامل ناڈو ایکٹ1972(تامل ناڈوایکٹ20بابت1972)۔
170۔زرعی اصلاحات(تعین انتہائی حداراضی)ترمیم سوئم تامل ناڈو ایکٹ،1972(تامل ناڈوایکٹ37بابت1972)۔
171۔زرعی اصلاحات(تعین انتہائی حداراضی)ترمیم چہارم تامل ناڈو ایکٹ،1972(تامل ناڈوایکٹ39بابت1972)۔
172۔ زرعی اصلاحات (تعین انتہائی حد اراضی) ترمیم ششم تامل ناڈوایکٹ،1972(تامل ناڈوایکٹ7بابت1974)۔
173۔ زرعی اصلاحات (تعین انتہائی حد اراضی) ترمیم پنجم تامل ناڈوایکٹ،1972(تامل ناڈوایکٹ10بابت1974)۔
174۔ زرعی اصلاحات (تعین انتہائی حداراضی) تامل ناڈو ترمیم ایکٹ،1974(تامل ناڈوایکٹ15بابت1974)۔

175۔ زرعی اصلاحات (تعین انتہائی حد اراضی) ترمیم سوئم تامل ناڈو ایکٹ،1974(تامل ناڈو ایکٹ30بابت1974)۔

176۔ زرعی اصلاحات (تعین انتہائی حد اراضی) ترمیم دوئم تامل ناڈو ایکٹ،1974(تامل ناڈو ایکٹ32بابت1974)۔

177۔ زرعی اصلاحات (تعین انتہائی حد اراضی) ترمیم تامل ناڈو ایکٹ،1975(تامل ناڈو ایکٹ11بابت1975)۔

178۔ زرعی اصلاحات (تعین انتہائی حد اراضی) ترمیم دوئم تامل ناڈو ایکٹ،1975(تامل ناڈو ایکٹ21بابت1975)۔

179۔ برخاستگی زمینداری زرعی اصلاحات اترپردیش ایکٹ، 1950 (اترپردیش ایکٹ1 بابت 1951) میں ترمیمات جو قوانین اراضی (ترمیم) اترپردیش ایکٹ،1971 (اترپردیش ایکٹ21بابت1971)اور قوانین اراضی (ترمیم)اترپردیش ایکٹ، 1974 (اترپردیش ایکٹ34 بابت 1974) کے ذریعے عمل میں لائی گئی ہیں۔

180۔ تعین انتہائی حد زرعی مقبوضات (ترمیم) اترپردیش ایکٹ، 1976(اترپردیش ایکٹ20بابت1976)۔

181۔ زرعی اصلاحات (ترمیم دوئم) مغربی بنگال ایکٹ،1972 (مغربی بنگال ایکٹ28بابت1972)۔

182۔ بحالی منتقل کردہ اراضی مغربی بنگال ایکٹ،1973 (مغربی بنگال ایکٹ23بابت1973)۔

183۔ زرعی اصلاحات (ترمیم) مغربی بنگال ایکٹ،1974(مغربی بنگال ایکٹ33بابت1974)۔

184۔ زرعی اصلاحات(ترمیم) مغربی بنگال ایکٹ، 1975 (مغربی بنگال ایکٹ23بابت1975)۔

185۔ زرعی اصلاحات (ترمیم) مغربی بنگال ایکٹ،1976(مغربی

بنگال ایکٹ 12 بابت 1976)۔

186۔ زرعی اراضی (انتہائی حد) ترمیم دہلی ایکٹ، 1976 (مرکزی ایکٹ 15 بابت 1976)۔

187۔ گوا، دمن اور دیومنڈ کرس (تحفظ بے دخلی) ایکٹ، 1975 (گوا، دمن اور دیو ایکٹ 1 بابت 1976)۔

188۔ زرعی اصلاحات (تعین حد اراضی) پانڈیچری ایکٹ، 1973 (پانڈیچری ایکٹ 9 بابت 1974)۔

189۔ آسام (عارضی بندوبست شدہ رقبہ جات) لگان داری ایکٹ، 1971ء (آسام ایکٹ 33 بابت 1971)۔

190۔ آسام (عارضی بندوبست شدہ رقبہ جات) لگان داری (ترمیم) ایکٹ، 1974 (آسام ایکٹ 18 بابت 1974)۔

191۔ اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد و حصول زائد اراضی) (ترمیم) (ترمیمی) بہار ایکٹ، 1974 (بہار ایکٹ 13 بابت 1975)۔

192۔ اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد و حصول زائد اراضی) (ترمیم) بہار ایکٹ، 1976 (بہار ایکٹ 22 بابت 1976)۔

193۔ اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد و حصول زائد اراضی) (ترمیم) بہار ایکٹ، 1978 (بہار ایکٹ 7 بابت 1978)۔

194۔ حصول اراضی (ترمیم بہار) ایکٹ، 1979 (بہار ایکٹ 2 بابت 1980)۔

195۔ انتہائی حد مقبوضات اراضی (ترمیم) ہریانہ ایکٹ، 1977 (ہریانہ ایکٹ 14 بابت 1977)۔

196۔ زرعی اصلاحات (تعین انتہائی حد اراضی) تامل ناڈو ترمیم ایکٹ، 1978 (تامل ناڈو ایکٹ 25 بابت 1978)۔

197۔ زرعی اصلاحات (تعین انتہائی حد اراضی، تامل ناڈو ترمیم

ایکٹ،1979(تامل ناڈو ایکٹ 11 بابت 1979)۔

198۔ قوانین برخاستگی زمینداری (ترمیم) اترپردیش ایکٹ، 1978 (اترپردیش ایکٹ 15 بابت 1978)۔

199۔ بحالی منتقل کردہ اراضی (ترمیم) مغربی بنگال ایکٹ، 1978 (مغربی بنگال ایکٹ 24 بابت 1978)۔

200۔ بحالی منتقل کردہ اراضی (ترمیم) مغربی بنگال ایکٹ، 1980 (مغربی بنگال ایکٹ 56 بابت 1980)۔

201۔ زرعی لگان داری گوا، دمن اور دیوا یکٹ، 1964 (گوا، دمن اور دیوا یکٹ 7 بابت 1964)۔

202۔ زرعی لگان داری (پانچویں ترمیم) گوا، دمن اور دیوا یکٹ، 1976 (گوا، دمن اور دیوا یکٹ 17 بابت 1976)۔

203۔ آندھرا پردیش درج فہرست رقبے انتقال اراضی دستور العمل، 1959 (آندھرا پردیش دستور العمل 1 بابت 1959)۔

204 ۔ آندھرا پردیش درج فہرست رقبے قوانین (وسعت اور ترمیم) دستور العمل، 1963 (آندھرا پردیش دستور العمل 2 بابت 1963)۔

205۔ آندھرا پردیش درج فہرست رقبے انتقال اراضی (ترمیم) دستور العمل، 1970 (آندھرا پردیش دستور العمل 1 بابت 1970)۔

206۔ آندھرا پردیش درج فہرست رقبے انتقال اراضی (ترمیم) دستور العمل، 1971 (آندھرا پردیش دستور العمل 1 بابت 1971)۔

207۔ آندھرا پردیش درج فہرست رقبے انتقال اراضی (ترمیم) دستور

العمل،1978(آندھرا پردیش دستورالعمل 1 بابت 1978)۔

208۔ بہار کاشتکاری ایکٹ، 1885(بہار ایکٹ 8 بابت 1885)۔

209۔ چھوٹا ناگپور کاشتکاری ایکٹ، 1908 (بنگال ایکٹ 6 بابت 1908)

(باب 8۔ دفعہ 46، 47، 48، 48الف اور 49؛ باب 10 ۔ دفعات 71، 71الف اور 71ب اور باب 18۔ دفعات 240، 241 اور 242)۔

210۔ سنتھال پرگنہ کاشتکاری (تکمیلی توضیعات) ایکٹ، 1949 (بہار ایکٹ 14 بابت 1949) دفعہ 53 کو چھوڑ کر۔

211۔ بہار درج فہرست رقبہ دستور العمل، 1969 (بہار دستور العمل 1 بابت 1969)۔

212۔ بہار اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد اور حصول زائد اراضی) (ترمیم) ایکٹ، 1982 (بہار ایکٹ 55 بابت 1982)۔

213۔ گجرات دیو استھان انعام برخاستگی ایکٹ، 1969 (گجرات ایکٹ 16 بابت 1969)۔

214۔ گجرات لگان داری قوانین (ترمیم) ایکٹ، 1976 (گجرات ایکٹ 37 بابت 1976)۔

215۔ گجرات زرعی اراضیات انتہائی حد (ترمیم) ایکٹ، 1976 (صدر کا ایکٹ 43 بابت 1976)۔

216۔ گجرات دیو استھان انعام برخاستگی (ترمیم) ایکٹ، 1977 (گجرات ایکٹ 27 بابت 1977)۔

217۔ گجرات لگان داری قوانین (ترمیم) ایکٹ، 1977 (گجرات ایکٹ 30 بابت 1977)۔

218۔ ممبئی مال گذاری اراضی (گجرات دوسری ترمیم) ایکٹ، 1980 (گجرات ایکٹ 37 بابت 1980)۔

219۔ بمبئ مجموعہ مال گذاری اراضی اور مدت اراضی لگان داری برخاستگی قوانین (گجرات ترمیم) ایکٹ، 1982(گجرات ایکٹ8بابت1982)۔

220۔ ہماچل پردیش انتقال اراضی (ضابطہ بندی) ایکٹ، 1968 (ہماچل پردیش ایکٹ15بابت 1969)۔

221۔ ہماچل پردیش انتقال اراضی (ضابطہ بندی)(ترمیم) ایکٹ، 1986(ہماچل پردیش ایکٹ16بابت 1986)۔

222۔ کرناٹک درج فہرست ذاتیں اور درج فہرست قبائل (بعض انتقال اراضی امتناع) ایکٹ، 1978 (کرناٹک ایکٹ 2بابت 1979)۔

223۔ کیرالا اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1978(کیرالا ایکٹ 13بابت1978)۔

224 ۔ کیرالا اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1981 (کیرالا ایکٹ19بابت1981)۔

225۔ مدھیہ پردیش مجموعہ مال گذاری اراضی (تیسری ترمیم) ایکٹ،1976(مدھیہ پردیش ایکٹ61بابت1976)۔

226۔ مدھیہ پردیش مجموعہ مال گذاری اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1980(مدھیہ پردیش ایکٹ15بابت 1980)۔

227۔ مدھیہ پردیش غیر زرعی مقبوضات انتہائی حد ایکٹ ،1981(مدھیہ پردیش ایکٹ11بابت1981)۔

228۔ مدھیہ پردیش انتہائی حد بہ زرعی مقبوضات (دوسری ترمیم) ایکٹ،1976(مدھیہ پردیش ایکٹ1بابت1984)۔

229۔ مدھیہ پردیش انتہائی حد بہ زرعی مقبوضات (ترمیم) ایکٹ، 1984(مدھیہ پردیش ایکٹ14بابت1984)۔

230۔ مدھیہ پردیش انتہائی حد بہ زرعی مقبوضات (ترمیم) ایکٹ،

1989 (مدھیہ پردیش ایکٹ 8 بابت 1989)۔

231۔ مہاراشٹر مجموعہ مال گذاری اراضی ،1966 (مہاراشٹر ایکٹ 41 بابت 1966) دفعات 36، 36 الف اور 36 ب۔

232۔ مہاراشٹر مجموعہ مال گذاری اراضی مجموعہ اور مہاراشٹر بحالی اراضیات درج فہرست قبائل (دوسری ترمیم) ایکٹ، 1976 (مہاراشٹر ایکٹ 30 بابت 1977)۔

233۔ مہاراشٹر بعض اراضی معدن اور معدنیات کے موجودہ حقوق مالکانہ کا برخاستگی ایکٹ، 1985 (مہاراشٹر ایکٹ 16 بابت 1985)۔

234۔ اڑیسہ درج فہرست رقبہ جات (درج فہرست قبائل کے ذریعہ) انتقال غیر منقولہ جائیداد دستور العمل ،1956 (اڑیسہ دستور العمل 2 بابت 1956)۔

235۔ اڑیسہ اصلاحات اراضی (دوسری ترمیم) ایکٹ ،1975 (اڑیسہ ایکٹ 29 بابت 1976)۔

236۔ اڑیسہ اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1976 (اڑیسہ ایکٹ 30 بابت 1976)۔

237۔ اڑیسہ اصلاحات اراضی (دوسری ترمیم) ایکٹ، 1976 (اڑیسہ ایکٹ 44 بابت 1976)۔

238۔ راجستھان آباد کاری (ترمیم) ایکٹ، 1984 (راجستھان ایکٹ 12 بابت 1984)۔

239۔ راجستھان لگان داری (ترمیم) ایکٹ، 1984 (راجستھان ایکٹ 13 بابت 1984)۔

240۔ راجستھان لگان داری (ترمیم) ایکٹ، 1987 (راجستھان ایکٹ 21 بابت 1987)۔

241۔ تامل ناڈو اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد اراضی) دوسری

ترمیم ایکٹ،1979(تامل ناڈو ایکٹ8بابت1980)۔

242۔ تامل ناڈو اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد اراضی) ترمیم ایکٹ،1980(تامل ناڈو ایکٹ21بابت1980)۔

243۔ تامل ناڈو اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد اراضی) ترمیم ایکٹ،1981(تامل ناڈو ایکٹ59بابت1981)۔

244۔ تامل ناڈو اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد اراضی) دوسری ترمیم ایکٹ،1983(تامل ناڈو ایکٹ2بابت1984)۔

245۔ اترپردیش قوانین اراضی (ترمیم) ایکٹ،1982(اترپردیش ایکٹ20بابت 1982)۔

246۔ مغربی بنگال اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1965 (مغربی بنگال ایکٹ18بابت1965)۔

247۔ مغربی بنگال اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1966 (مغربی بنگال ایکٹ11بابت1966)۔

248۔ مغربی بنگال اصلاحات اراضی (دوسری ترمیم) ایکٹ، 1969(مغربی بنگال ایکٹ23بابت1969)۔

249۔ مغربی بنگال حصول املاک (ترمیم) ایکٹ، 1977(مغربی بنگال ایکٹ36بابت 1977)۔

250۔ مغربی بنگال مال گذاری مقبوضات اراضی ایکٹ، 1979 (مغربی بنگال ایکٹ44بابت1979)۔

251۔ مغربی بنگال اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1980 (مغربی بنگال ایکٹ41بابت 1980)۔

252۔ مغربی بنگال مال گذاری مقبوضات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1981(مغربی بنگال ایکٹ33بابت1981)۔

253۔ کلکتہ ٹھکا لگانداری (حصول اور ضابطہ بندی) ایکٹ، 1981 (مغربی بنگال ایکٹ37بابت1981)

254۔ مغربی بنگال مال گذاری مقبوضات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1982 (مغربی بنگال ایکٹ 23 بابت 1982)۔

255۔ کلکتہ ٹھکالگانداری (حصول اور ضابطہ بندی) (ترمیم) ایکٹ، 1984 (مغربی بنگال ایکٹ 41 بابت 1984)۔

256۔ ماہے اصلاحات اراضی ایکٹ، 1968 (پانڈیچری ایکٹ 1 بابت 1968)۔

257۔ ماہے اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1980 (پانڈیچری ایکٹ 1 بابت 1981)۔

257الف۔ تامل ناڈو پسماندہ طبقات درج فہرست ذاتیں اور درج فہرست قبائل (ریاست کے تابع تعلیمی اداروں میں جگہوں اور ملازمتوں میں تقرریاں یا عہدوں کا تحفظ) ایکٹ، 1993 (تامل ناڈو ایکٹ 45 بابت 1994)۔

258۔ بہار مراعات یافتہ اشخاص باڑہ لگانداری ایکٹ، 1947 (بہار ایکٹ 4 بابت 1948)۔

259۔ بہار چک بندی مقبوضات اور انسداد متفرقات ایکٹ، 1956 (بہار ایکٹ 22 بابت 1956)۔

260۔ بہار چک بندی مقبوضات اور انسداد متفرقات (ترمیم) ایکٹ، 1970 (بہار ایکٹ 7 بابت 1970)۔

261۔ بہار مراعات یافتہ اشخاص باڑہ لگانداری (ترمیم) ایکٹ، 1970 (بہار ایکٹ 9 بابت 1970)۔

262۔ بہار چک بندی مقبوضات اور انسداد متفرقات (ترمیم) ایکٹ، 1973 (بہار ایکٹ 27 بابت 1975)۔

263۔ بہار چک بندی مقبوضات اور انسداد متفرقات (ترمیم) ایکٹ، 1981 (بہار ایکٹ 35 بابت 1982)۔

264۔ بہار اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد علاقہ اور حصول زاید

اراضی) (ترمیم) ایکٹ، 1987 (بہار ایکٹ 21بابت1987)۔

265۔ بہار مراعات یافتہ اشخاص باڑہ لگانداری (ترمیم) ایکٹ، 1989 (بہار ایکٹ11 بابت1989)۔

266۔ بہار اصلاحات اراضی ترمیم ایکٹ، 1989 (بہار ایکٹ 11بابت1990)۔

267۔ کرناٹک درج فہرست ذاتیں اور درج فہرست قبائل (امتناع انتقال بعض اراضی) (ترمیم) ایکٹ، 1984 (کرناٹک ایکٹ 3بابت1984)۔

268۔ کیرالا اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1989 (کیرالا ایکٹ16بابت1989)۔

269۔ کیرالا اصلاحات اراضی (دوسری ترمیم) ایکٹ، 1989 (کیرالا ایکٹ2بابت1990)۔

270۔ اڑیسہ اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1989 (اڑیسہ ایکٹ 9بابت 1990)۔

271۔ راجستھان لگانداری (ترمیم) ایکٹ، 1979 (راجستھان ایکٹ16بابت1979)۔

272۔ راجستھان آباد کاری (ترمیم) ایکٹ، 1987 (راجستھان ایکٹ2بابت1987)۔

273۔ راجستھان آباد کاری (ترمیم) ایکٹ، 1989 (راجستھان ایکٹ12بابت1989)۔

274۔ تامل ناڈو اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد اراضی) ترمیم ایکٹ، 1983 (تامل ناڈو ایکٹ3بابت1984)۔

275۔ تامل ناڈو اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد اراضی) ترمیم ایکٹ، 1986 (تامل ناڈو ایکٹ57بابت1986)۔

276۔ تامل ناڈو اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد اراضی) دوسری ترمیم ایکٹ، 1987 (تامل ناڈو ایکٹ 4 بابت 1988)۔

277۔ تامل ناڈو اصلاحات اراضی (تعین انتہائی حد اراضی) (ترمیم) ایکٹ، 1989 (تامل ناڈو ایکٹ 30 بابت 1989)۔

278۔ مغربی بنگال اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1981 (مغربی بنگال ایکٹ 50 بابت 1981)۔

279۔ مغربی بنگال اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1986 (مغربی بنگال ایکٹ 5 بابت 1986)۔

280۔ مغربی بنگال اصلاحات اراضی (دوسری ترمیم) ایکٹ، 1986 (مغربی بنگال ایکٹ 19 بابت 1986)۔

281۔ مغربی بنگال اصلاحات اراضی (تیسری ترمیم) ایکٹ، 1986 (مغربی بنگال ایکٹ 35 بابت 1986)۔

282۔ مغربی بنگال اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1989 (مغربی بنگال ایکٹ 23 بابت 1989)۔

283۔ مغربی بنگال اصلاحات اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1990 (مغربی بنگال ایکٹ 24 بابت 1990)۔

284۔ مغربی بنگال اصلاحات اراضی ٹریبونل ایکٹ، 1991 (مغربی بنگال ایکٹ 12 بابت 1991)۔

تشریح:-راجستھان لگانداری ایکٹ، 1955 (راجستھان ایکٹ 3 بابت 1955) کے تحت دفعہ 31الف کے فقرہ (1) کی دوسری شرط کی خلاف ورزی میں کیا گیا حصول اس خلاف ورزی کرنے کی حد تک باطل ہو گا۔

دسواں فہرست بند

[دفعات 102(2) اور 191(2)]

دل بدل کی بناپر نااہلیت کی نسبت توضیعات

1۔ تعبیر۔

اس فہرست بند میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت اس کے خلاف ہو، —

(الف ''ایوان'' سے پارلیمنٹ کا کوئی ایوان یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کا، جیسی بھی صورت ہو، کوئی ایوان مراد ہے؛

(ب) پیرا گراف 2 یا پیرا گراف 4 کی، جیسی بھی صورت ہو، توضیعات کے مطابق ایوان کے کسی رکن کی نسبت، جس کا تعلق کسی سیاسی جماعت سے ہے، ''لیجسلیچر پارٹی'' سے مذکورہ توضیعات کے مطابق اس ایوان کے ایسے تمام ارکان پر مشتمل زمرہ مراد ہے، جن کا تعلق فی الوقت اس سیاسی جماعت سے ہے؛

(ج) ایوان کے کسی رکن کی نسبت ''اصل سیاسی جماعت'' سے پیرا گراف 2 کے ذیلی پیرا گراف (1) کی اغراض کے لیے ایسی سیاسی جماعت مراد ہے جس کا وہ رکن ہے؛

(د) ''پیرا گراف'' سے اس فہرست بند کا پیرا گراف مراد ہے۔

2۔ دل بدل کی بناپر نااہلیت۔

(1) پیرا گراف 4 اور پیرا گراف 5 کی توضیعات کے تابع، ایوان کا کوئی رکن جس کا تعلق کسی سیاسی جماعت سے ہے ایوان کا رکن ہونے کے لیے نااہل ہو گا —

(الف) اگر اس نے ایسی سیاسی جماعت کی اپنی رکنیت قصداً چھوڑ دی ہے؛یا

(ب) اگر وہ ایسی سیاسی جماعت کے ذریعہ، جس سے اس کا تعلق ہے، یا اس سلسلہ میں اس کے ذریعہ مجاز کردہ کسی شخص یا حاکم کے ذریعے دی گئی کسی ہدایت کے خلاف، دونوں ہی صورتوں میں، ایسی سیاسی جماعت، شخص یا حاکم کی ماقبل اجازت کے بغیر، ایسے ایوان میں ووٹ دیتا ہے یا ووٹ دینے سے باز رہتا ہے اور اس طرح ووٹ دینے یا ووٹ دینے سے باز رہنے کو ایسی سیاسی جماعت، شخص یا حاکم نے اس طرح ووٹ دینے یا ووٹ دینے سے باز رہنے کی تاریخ سے پندرہ دن کے اندر اندر معاف نہیں کیا ہے۔

تشریح۔اس ذیلی پیراگراف کی اغراض کے لیے،—

(الف) ایوان کے کسی منتخب رکن کے بارے میں یہ سمجھا جائے گا کہ اس کا ایسی سیای جماعت سے، اگر کوئی ہو، تعلق ہے جس نے اسے ایسے رکن کی حیثیت سے انتخاب کے لیے بطور امیدوار کھڑا کیا تھا؛

(ب) ایوان کے کسی نامزد رکن کے بارے میں،—

(i) جہاں وہ بطور ایسے رکن کے اپنی نامزدگی کی تاریخ پر کسی سیاسی جماعت کا رکن ہے، یہ سمجھا جائے گا کہ اس کا تعلق ایسی سیاسی جماعت سے ہے،

(ii) کسی دیگر صورت میں یہ سمجھا جائے گا کہ اس کا تعلق اس سیاسی جماعت سے ہے جس کا وہ دفعہ 99 یا دفعہ 188، جیسی بھی صورت ہو، کے احکام کی تعمیل کرنے کے بعد نشست سنبھالنے کی تاریخ سے چھ مہینے کی مدت منقضی ہونے سے پہلے، جیسی بھی صورت ہو، رکن بنتا ہے یا پہلی بار بنتا ہے۔

(2) ایوان کا کوئی منتخب رکن، جو کسی سیاسی جماعت کے ذریعہ کھڑے کیے گئے امیدوار کے علاوہ دیگر حیثیت سے منتخب

کیا گیا ہے، ایوان کا رکن ہونے کے لیے نااہل ہو گا اگر وہ ایسے انتخاب کے بعد کسی سیاسی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے۔

(3)ایوان کا کوئی نامزد رکن، ایوان کا رکن ہونے کے لیے نااہل ہو گا اگر وہ دفعہ 99 یا دفعہ 188، جیسی بھی صورت ہو، کے احکام کی تعمیل کرنے کے بعد نشست سنبھالنے کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت منقضی ہونے کے بعد کسی سیاسی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے۔

(4)اس پیرا گراف کی متذکرہ بالا توضیعات میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی کسی شخص کے بارے میں جو آئین (باونویں ترمیم) ایکٹ، 1985 کے نفاذ پر ایوان کا رکن ہے (خواہ وہ منتخب رکن ہو یا نامزد)، —

(i) جہاں وہ ایسے نفاذ سے عین قبل کسی سیاسی جماعت کا رکن تھا وہاں، اس پیرا گراف کے ذیلی پیرا گراف (1) کی اغراض کے لیے، یہ سمجھا جائے گا کہ وہ ایسی سیاسی جماعت کے ذریعہ کھڑے کیے گئے امیدوار کے طور پر ایسے ایوان کا رکن منتخب کیا گیا ہے،

(ii) کسی دیگر صورت میں، جیسی بھی صورت ہو، اس پیرا گراف کے ذیلی پیرا گراف (2) کی اغراض کے لیے، یہ سمجھا جائے گا کہ وہ ایوان کا ایسا منتخب رکن ہے جو کسی سیاسی جماعت کے ذریعہ کھڑے کیے گئے امیدوار کے علاوہ دیگر حیثیت سے رکن منتخب کیا گیا ہے یا اس پیرا گراف کے ذیلی پیرا گراف (3) کی اغراض کے لیے یہ سمجھا جائے گا کہ وہ ایوان کا نامزد رکن ہے۔

3-حذف × × × ×

4۔دل بدل کی بنا پر نااہلیت کا انضمام پر اطلاق نہ ہونا۔

(1) ایوان کا کوئی رکن پیرا گراف 2 کے ذیلی پیرا گراف (1) کے تحت نا اہل نہیں ہو گا اگر اس کی اصل سیاسی جماعت کا کسی دوسری سیاسی جماعت میں انضمام ہو جاتا ہے اور وہ یہ

دعویٰ کرتا ہے کہ وہ اور اس کی اصل سیاسی جماعت کے دیگر رکن، —

(الف) ایسی دیگر سیاسی جماعت کے یا ایسے انضمام سے بنی نئی سیاسی جماعت کے، جیسی بھی صورت ہو، رکن بن گئے ہیں، یا

(ب) انہوں نے انضمام کو قبول نہیں کیا ہے اور ایک الگ زمرہ کی حیثیت سے کام کرنے کا فیصلہ کیا ہے،

اور ایسے انضمام کے وقت سے، ایسی دیگر سیاسی جماعت یا نئی سیاسی جماعت یا زمرے کے بارے میں، جیسی بھی صورت ہو، یہ سمجھا جائے گا کہ وہ، پیرا گراف 2 کے ذیلی پیرا گراف (1) کی اغراض کے لیے ایسی سیاسی جماعت ہے جس سے اس کا تعلق ہے اور وہ اس ذیلی پیرا گراف کی اغراض کے لیے اس کی اصل سیاسی جماعت ہے۔

(2) اس پیرا گراف کے ذیلی پیرا گراف (1) کی اغراض کے لیے، ایوان کے کسی رکن کی اصل سیاسی جماعت کا انضمام ہو گیا ہے، یہ تبھی سمجھا جائے گا جب متعلقہ لیجسلیچر پارٹی کے کم سے کم دو تہائی رکن ایسے انضمام کے لیے راضی ہو گئے ہوں۔

5۔ استثنا۔

اس فہرست بند میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی، کوئی شخص جو لوک سبھا کے اسپیکر یا نائب اسپیکر یا راجیہ سبھا کے نائب میر مجلس یا کسی ریاست کی مجلس قانون ساز کے میر مجلس یا نائب میر مجلس یا کسی ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر یا نائب اسپیکر کے عہدے پر منتخب ہوا ہے، اس فہرست بند کے تحت نااہل نہیں ہو گا، —

(الف) اگر وہ ایسے عہدے پر اپنے انتخاب کی وجہ سے ایسی سیاسی جماعت کی، جس سے اس کے ایسے انتخاب سے عین قبل تعلق تھا اپنی رکنیت قصداً چھوڑ دیتا ہے اور اس کے بعد جب تک وہ ایسے عہدہ پر قائم رہتا ہے تب تک اس سیاسی جماعت میں دوبارہ شامل نہیں ہوتا ہے یا

کسی دوسری سیاسی جماعت کا رکن نہیں بنتا ہے، یا

(ب) اگر وہ ایسے عہدہ پر اپنے انتخاب کی وجہ سے ایسی سیاسی جماعت کی جس سے اس کا ایسے انتخاب سے عین قبل تعلق تھا، اپنی رکنیت چھوڑ دیتا ہے اور ایسے عہدہ پر نہ رہنے کے بعد ایسی سیاسی جماعت میں دوبارہ شامل ہو جاتا ہے۔

6۔ دل بدل کی بنا پر نااہلیت کے بارے میں سوالات کا فیصلہ۔

(1) اگر یہ سوال اٹھتا ہے کہ ایوان کا کوئی رکن اس فہرست بند کے تحت نااہل ہو گیا ہے یا نہیں تو وہ سوال فیصلہ کے لیے ایسے ایوان کے میر مجلس یا اسپیکر، جیسی بھی صورت ہو، کو بھیجا جائے گا اور اس کا فیصلہ قطعی ہو گا:

بشرطیکہ جہاں یہ سوال اٹھتا ہے کہ ایوان کا میر مجلس یا اسپیکر اس طرح نااہل ہو گیا ہے یا نہیں وہاں وہ سوال فیصلہ کے لیے ایوان کے ایسے رکن کو بھیجا جائے گا جس کا وہ ایوان اس سلسلہ میں انتخاب کرے اور اس کا فیصلہ قطعی ہو گا۔

(2) اس فہرست بند کے تحت ایوان کے کسی رکن کی نااہلیت کے بارے میں کسی سوال سے متعلق اس پیرا گراف کے ذیلی پیرا گراف (1) کے تحت سبھی کارروائیوں کے بارے میں یہ سمجھا جائے گا کہ وہ دفعہ 122 کے معنی میں پارلیمنٹ کی کارروائیاں ہیں یا دفعہ 212 کے معنی میں، جیسی بھی صورت ہو، ریاست کی مجلس قانون ساز کی کارروائیاں ہیں۔

7۔ امتناع اختیار سماعت بذریعہ عدالت۔

اس آئین میں کسی بات کے ہوتے ہوئے بھی، کسی عدالت کو اس فہرست بند کے تحت ایوان کے کسی رکن کی نااہلیت سے متعلق کسی امر کے بارے میں کوئی اختیار سماعت نہیں ہو گا۔

8۔ قواعد۔

(1) اس پیرا گراف کے ذیلی پیرا گراف (2) کی توضیعات کے تابع، ایوان کا میر مجلس یا اسپیکر اس فہرست بند کی توضیعات پر عمل

درآمد کرنے کے لیے قواعد بناسکتا ہے اور خاص طور پر، اور مذکورالصدر اختیار کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر ایسے قواعد میں مندرجہ ذیل کے لیے توضیعات کی جاسکتی ہیں، یعنی:-

(الف) ایوان کے مختلف اراکین کا جن سیاسی جماعتوں سے، اگر کوئی ہوں، تعلق ہے ان کے بارے میں رجسٹر یا دیگر ریکارڈ رکھنا،

(ب) رپورٹ جو ایوان کے کسی رکن کے بارے میں لیجسلیچر پارٹی کا لیڈر، اس رکن کی بابت پیرا گراف 2 کے ذیلی پیرا گراف (1) کے فقرہ (ب) میں محولہ قسم کی معافی کے بارے میں دے گا، مدت جس کے اندر اندر اور ایوان کا ایسا افسر جسے ایسی رپورٹ دی جائے گی،

(ج) ایسی رپورٹیں جنہیں کوئی سیاسی جماعت ایوان کے کسی رکن کو ایسی سیاسی جماعت میں داخل کرنے کے بارے میں دے گی اور ایوان کا ایسا افسر جسے ایسی رپورٹ دی جائے گی، اور

(د) پیرا گراف 6 کے ذیلی پیرا گراف (1) میں محولہ کسی سوال کا فیصلہ کرنے کا طریقہ جس میں ایسی جانچ کرنے کا طریق کار شامل ہے، جو ایسے سوال کا فیصلہ کرنے کی غرض سے کی جائے۔

(2) اس پیرا گراف کے ذیلی پیرا گراف (1) کے تحت کسی ایوان کے میر مجلس یا اسپیکر کے ذریعہ بنائے گئے قواعد، بنائے جانے کے بعد جس قدر جلد ہو سکے ایوان کے سامنے کل تیس دن کی مدت کے لیے رکھے جائیں گے، یہ مدت ایک اجلاس میں یا دو یا زیادہ لگاتار اجلاس میں پوری ہو سکتی ہے اور وہ قواعد تیس دن کی مذکورہ مدت منقضی ہونے پر اثر پذیر ہوں گے جب تک کہ ایوان انہیں مع تبدیلیوں کے یا ان کے بغیر پہلے ہی منظور یا نامنظور نہیں کر دیتا ہے اور اگر وہ قواعد اس طرح منظور کر لیے جاتے ہیں تو وہ اس شکل میں جس میں انہیں رکھا گیا تھا، یا ایسی تبدیل شدہ شکل میں، جیسی بھی صورت ہو، اثر پذیر ہوں گے اور اگر قواعد اس طرح نامنظور کر دیے جاتے ہیں تو وہ غیر موثر

ہوں گے۔

(3) ایوان کا میر مجلس یا اسپیکر دفعہ 105 یا دفعہ 194، جیسی بھی صورت ہو، کی توضیعات اور کسی ایسے دیگر اختیار کو، جو اسے آئین کے تحت حاصل ہے، مضرت پہنچائے بغیر یہ ہدایت دے سکتا ہے کہ کسی شخص کے ذریعہ اس پیرا گراف کے تحت بنائے گئے قواعد کی جان بوجھ کر کی گئی کسی خلاف ورزی کے بارے میں اسی طریقہ سے کارروائی کی جا سکتی ہے، جس طریقہ سے ایوان کی مراعات کی خلاف ورزی کے بارے میں کی جاتی ہے۔

گیارہواں فہرست بند

(دفعہ 243ز)

پنچایت کے اختیارات، اتھارٹی اور ذمہ داریاں

1۔ زراعت بشمول توسیع زراعت۔

2۔ زرعی ترقی، زرعی اصلاحات کی تعمیل، چک بندی اور زرعی اراضی کا تحفظ۔

3۔ چھوٹی سینچائی، انصرام آب اور ترقیٔ فاصل آب۔

4۔ افزائش حیوانات، ڈیری اور مرغی پالنا۔

5۔ ماہی گاہیں۔

6۔ معاشری جنگل بانی اور فارم جنگل بانی۔

7۔ چھوٹے جنگل کی پیداوار۔

8۔ چھوٹے پیمانے پر چلنے والی صنعتیں بشمول اشیاء خوردنی کو خاص عمل سے سڑنے سے محفوظ کرنے کی صنعتیں۔

9۔ کھادی، دیہی اور گھریلو صنعتیں۔

10۔ دیہی رہائشی مکانات کا انتظام کرنا۔

11۔ پینے کا پانی۔

12۔ ایندھن اور چارہ۔

13۔ سڑکیں، زمیں دوز نالیاں، پل، کشتی گھاٹ، آبی گذر گاہیں اور مواصلات کے دیگر ذرائع۔

14۔ دیہات میں بجلی کی فراہمی اور اس کی تقسیم۔
15۔ توانائی کے غیر روایتی ذرائع۔
16۔ غریبی کم کرنے کا پروگرام۔
17۔ تعلیم بشمول ابتدائی اور ثانوی تعلیم کے مدارس۔
18۔ تکنیکی تربیت اور پیشہ وارانہ تعلیم۔
19۔ تعلیم بالغان اور غیر رسمی تعلیم۔
20۔ لائبریریاں۔
21۔ ثقافتی سرگرمیاں۔
22۔ بازار اور میلے۔
23۔ صحت اور حفظان صحت بشمول ہسپتال، صحت کے ابتدائی مراکز اور دواخانے۔
24۔ بہبودی خاندان۔
25۔ عورتوں اور بچوں کی نشو نما۔
26۔ سماجی بہبودی بشمول معذور اور دماغی طور سے کمزور افراد کی بہبودی۔
27۔ کمزور طبقات کی بہبودی خصوصی طور پر درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کی بہبودی۔
28۔ نظام تقسیم عامہ۔
29۔ کمیونٹی اثاثوں کی خبر گیری۔

بارہواں فہرست بند
(دفعہ 243ث)
میونسپلٹیوں کے اختیارات، اتھارٹی اور ذمہ داریاں

1۔ شہری بشمول قصبات منصوبہ بندی۔
2۔ استعمال زمین اور تعمیر مکانات کی ضابطہ بندی۔
3۔ معاشی اور معاشرتی ارتقاء کا منصوبہ۔
4۔ سڑکیں اور پل۔
5۔ گھریلو صنعتی اور تاجرانہ اغراض کے لیے پانی کی فراہمی۔
6۔ صحت عامہ، تحفظ حفظان صحت اور انتظام منجمد فضول۔
7۔ فائر سروس۔
8۔ شہری جنگل بانی، ماحول کی حفاظت اور ماحولیاتی نقطہ نگاہ کا ارتقاء۔
9۔ سماج کے کمزور طبقات، بشمول معذور اور دماغی طور سے کمزور افراد کے مفاد کی حفاظت۔
10۔ گندی بستیوں کو بہتر بنانا اور ان کا درجہ بڑھانا۔
11۔ شہروں میں غریبی کم کرنا۔
12۔ شہری آسائشوں اور سہولتوں مثلاً پارک، باغات اور کھیل کے میدانوں کے لیے توضیع کرنا۔
13۔ ثقافتی تعلیمی اور جمالیاتی ارتقاء۔

14۔ تدفین، قبرستان، داہ کرم، شمشان گھاٹ اور برقی مسان۔

15۔ کانجی ہاؤس، جانوروں کے تئیں بے رحمانہ رویہ روکنا۔

16۔ اہم اعداد و شمار جس میں پیدائش و موت کا رجسٹر کیا جانا شامل ہے۔

17۔ آسائش عامہ بشمول شہری اسٹریٹ لائٹ، پارکنگ قطعات، بس اسٹاپ نیز عوامی سہولتیں۔

18۔ کمیلوں اور دباغت کارخانوں کی ضابطہ بندی۔

ضمیمہ

آئین (ایک سوویں ترمیم) ایکٹ، 2015

بھارت اور بنگلہ دیش کی حکومتوں کے درمیان کیے گئے اقرار نامے اور اس کے پروٹوکول کی مطابقت میں علاقوں کا بھارت کے ذریعے حصول اور بعض علاقوں کی بنگلہ دیش کو منتقلی کو مؤثر بنانے کے لیے بھارت کے آئین کی مزید ترمیم کے لیے ایکٹ۔

پارلیمنٹ، جمہوریہ بھارت کے چھیاسٹھویں سال میں حسب ذیل قانون وضع کرتی ہے:۔

مختصر نام۔1۔ اس ایکٹ کو آئین (ایک سوویں ترمیم) ایکٹ، 2015 کہا جائے گا۔

تعریفات۔2۔اس ایکٹ میں،۔

(الف) ''محصلہ علاقہ '' سے بھارت۔بنگلہ دیش اقرار نامے اور اس کے پروٹوکول میں شامل اور پہلے فہرست بند میں مصرحہ اتنے علاقے مراد ہیں جن کا فقرہ (ج) میں مصرحہ اقرار نامے اور اس کے پروٹوکول کی مطابقت میں بھارت کے ذریعے بنگلہ دیش سے حاصل کیے جانے کی غرض کے لیے تعین حدود کیا گیا ہے؛

(ب) ''مقررہ دن'' سے ایسی تاریخ مراد ہے جو مرکزی حکومت، سرکاری گزٹ میں، اطلاع نامے کے ذریعے، بھارت۔بنگلہ دیش اقرار نامے اور اس کے پروٹوکول کی مطابقت میں پہلے فہرست بند

اور دوسرے فہرست بند میں مصرحہ کیے گئے کچھ علاقوں کا، جن کا اس طرح حصول اور انتقال کرائے جانے اور اس غرض کے لیے تعین حدود کرائے جانے کے بعد بنگلہ دیش سے علاقوں کے حصول اور بنگلہ دیش کو علاقوں کی منتقلی کے لیے تاریخ مقرر کرے؛

(ج) ''بھارت۔ بنگلہ دیش اقرار نامہ'' سے بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان اراضی حدود کے تعین اور متعلقہ معاملوں کی بابت، جمہوریہ بھارت کی حکومت اور عوامی جمہوریہ بنگلہ دیش کی حکومت کے درمیان تاریخ 16 مئی، 1974 کو ہوا اقرار نامہ، تاریخ 26 دسمبر، 1974 ، تاریخ 30 دسمبر، 1974، تاریخ 17 کتوبر، 1982 اور تاریخ 26 مارچ، 1992 کے خطوط کی ادلا بدلی اور حکومت بھارت و حکومت بنگلہ دیش کے درمیان ہوا تاریخ 6 ستمبر، 2011 کا مندرجہ اقرار نامے کا پروٹو کول مراد ہے جس کے متعلقہ اقتباسات تیسرے فہرست بند میں دیے گئے ہیں؛

(د) ''منتقل شدہ علاقے'' سے بھارت۔ بنگلہ دیش اقرار نامے اور اس کے پروٹو کول میں شامل اور دوسرے فہرست بند میں مصرحہ اتنے علاقے مراد ہیں جن کا فقرہ (ج) میں مصرحہ اقرار نامے اور اس کے پروٹو کول کی مطابقت میں بھارت کے ذریعے بنگلہ دیش کو منتقل کیے جانے کی غرض کے لیے تعین حدود کیا گیا ہے۔

آئین کے پہلے فہرست بند کی ترمیم۔

3۔ آئین کے پہلے فہرست بند میں، مقررہ دن سے ہی،۔۔۔۔۔

(الف) آسام ریاست کے علاقوں سے متعلق پیرا میں، ''اور وہ علاقے بھی اس میں شامل نہیں ہیں جو آئین (نوویں ترمیم) ایکٹ، 1960 کی دفعہ 3 کے فقرہ (الف) میں مندرجہ کسی امر کے باوجود، جہاں تک اس کا تعلق آئین (ایک سوویں ترمیم) ایکٹ، 2015 کے دوسرے فہرست بند کے حصہ 1 میں مصرحہ علاقوں سے ہے

آئین (ایک سوویں ترمیم) ایکٹ، 2015 کے دوسرے فہرست بند کے حصہ 1 میں مصرحہ ہیں'' الفاظ، بریکٹ، اعداد اور حروف، آخر میں جوڑے جائیں گے؛

(ب) مغربی بنگال ریاست کے علاقوں سے متعلق پیرا میں، ''اور علاقے بھی، جو پہلے فہرست بند کے حصہ 3 میں مصرحہ ہیں لیکن وہ علاقے اس میں شامل نہیں ہیں، جو آئین (سوویں ترمیم) ایکٹ، 1960 کی دفعہ 3 کے فقرہ (ج) میں مندرج کسی امر کے باوجود، جہاں تک اس کا تعلق آئین (ایک سوویں ترمیم) ایکٹ، 2015 کے پہلے فہرست بند کے حصہ 3 میں مصرحہ علاقوں اور دوسرے فہرست بند کے حصہ 3 میں مصرحہ علاقوں سے ہے، آئین (ایک سوویں ترمیم) ایکٹ، 2015 کے دوسرے فہرست بند کے حصہ 3 میں مصرحہ ہیں'' الفاظ، اعداد، بریکٹ اور حروف آخر میں جوڑے جائیں گے؛

(ج) میگھالیہ ریاست کے علاقوں سے متعلق پیرا میں، ''اور وہ علاقے، جو پہلے فہرست بند کے حصہ 1 میں مصرحہ ہیں لیکن وہ علاقے اس میں شامل نہیں ہیں، جو، آئین (ایک سوویں ترمیم) ایکٹ، 2015 کے دوسرے فہرست بند کے حصہ 2 میں مصرحہ ہیں'' الفاظ، اعداد اور بریکٹ آخر میں جوڑے جائیں گے؛

(د) تری پورہ ریاست کے علاقوں سے متعلق پیرا میں، ''اور وہ علاقے، جو آئین (نوویں ترمیم) ایکٹ، 1960 کی دفعہ 3 کے فقرہ (د) میں مندرج کسی امر کے باوجود، جہاں تک ان کا تعلق آئین (ایک سوویں ترمیم) ایکٹ، 2015 کے پہلے فہرست بند کے حصہ 2 میں مصرحہ علاقوں سے ہے، آئین (ایک سوویں ترمیم) ایکٹ 2015 کے پہلے فہرست بند کے حصہ 2 میں مصرحہ ہیں'' الفاظ، بریکٹ، اعداد اور حروف آخر میں جوڑے جائیں گے۔

ضمیمہ

پہلا فہرست بند

[دفعہ 2(الف)، دفعہ 2(ب)اور دفعہ 3ملاحظہ کریں]

حصہ 1

تاریخ 16 مئی، 1974 کے اقرار نامے کی مد 2 اور تاریخ 6 ستمبر، 2011 کے پروٹو کول کی مد 3 (I) ب(ii) (iii) (iv) (v) کی بابت محصلہ علاقے۔

حصہ 2

تاریخ 16 مئی، 1974 کے اقرار نامے کی مد 2 اور تاریخ 6 ستمبر، 2011 کے پروٹو کول کی مد 3 (I) (ج) (i) کی بابت محصلہ علاقے۔

حصہ 3

تاریخ 16 مئی، 1974 کے اقرار نامے کی مد 1 (12) اور مد 2 اور تاریخ 6 ستمبر، 2011 کے پروٹو کول کی مد 2 (II)، 3 (I) (الف) (iii)(iv)(v)(vi) کی بابت محصلہ علاقے۔

دوسرا فہرست بند

[دفعہ 2(ب)، دفعہ 2(د)اور دفعہ 3ملاحظہ کریں]

حصہ 1

تاریخ 16 مئی، 1974 کے اقرار نامے کی مد 2 اور تاریخ 6 ستمبر، 2011 کے پروٹو کول کی مد3(I)(د) (i)(ii) کی بابت منتقل شدہ علاقے۔

حصہ 2

تاریخ 16 مئی، 1974 کے اقرار نامے کی مد 2 اور تاریخ 6 ستمبر، 2011 کے پروٹو کول کی مد 3 (I)(ب) (i) کی بابت منتقل شدہ علاقے۔

حصہ 3

تاریخ 16 مئی، 1974 کے اقرار نامے کی مد 1 (12) اور مد 2 اور تاریخ 6 ستمبر، 2011 کے پروٹو کول کی مد 2 (II)، 3 (I) (الف) (i)(ii)(vi) کی بابت منتقل شدہ علاقے۔

تیسرا فہرست بند

[دفعہ 2 (ج) ملاحظہ کریں]

1۔ جمہوریہ بھارت کی حکومت اور عوامی جمہوریہ بنگلہ دیش کی حکومت کے درمیان بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان آراضی کے تعین حدود اور متعلقہ معاملوں کی بابت تاریخ 16 مئی، 1974 کو کیے گئے اقرار نامے سے اقتباسات۔

مد 1 (12): انکلیو

بنگلہ دیش میں بھارتی انکلیووں اور بھارت میں بنگلہ دیشی انکلیووں کی، پیرا 14 میں مندرج انکلیووں کو چھوڑ کر، بنگلہ دیش میں جانے والے زائد رقبے کے لیے معاوضہ کا دعویٰ کیے بغیر جلد از جلد ادلا بدلی کی جانی چاہیے۔

مد 2:

بھارت اور بنگلہ دیش کی سرکاریں اس بات کے لیے راضی ہیں کہ پہلے سے تعین شدہ رقبوں میں قبضہ مخالفانہ والے علاقے، جن کی بابت حد پٹی نقشے پہلے سے تیار ہیں، مختار کامل کے ذریعے حد پٹی نقشوں پر دستخط کیے جانے کے چھ ماہ کے اندر ادلا بدلی کیے جائیں گے۔ وہ متعلقہ نقشوں پر جتنا جلدی ممکن ہو کسی بھی صورت میں 31 دسمبر، 1974 کے بعد نہیں، دستخط کر سکتے ہیں۔ ایسے دیگر رقبوں کے، جن کی بابت تعین حدود پہلے ہی کیا جا چکا ہے، نقشوں کی طباعت کے لیے جلد ہی قدم اٹھائے جائیں۔ ان کی طباعت 31 دسمبر، 1975 تک کرا لی جانی چاہیے اور بعد میں ان پر مختار کامل کے لیے ذریعے دستخط کروا لیے جانے چاہیے جس سے کہ ان

رقبوں میں حامل قبضہ مخالفانہ کی ادلابدلی 31 دسمبر، 1975 تک کی جاسکے۔ جن سیکڑوں کا ابھی بھی تعین حدود کیا جانا ہو، ان میں علاقائی صیغہ کے انتقال کی بابت حدپٹی نقشوں پر مختار کامل کے ذریعہ دستخط کیے جانے کے چھ ماہ کے اندر ہو سکتا ہے۔

II۔ جمہوریہ بھارت کی حکومت اور بنگلہ دیش عوامی جمہوریہ کی حکومت کے درمیان بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان آراضی کے تعین حدود اور متعلقہ معاملوں کی بابت تاریخ 6 ستمبر، 2011 کو کیے گئے اقرار نامے سے اقتباسات۔

مد 2:

(II) 1974 کے اقرار نامے کی مد 1، فقرہ (12) پر مندرجہ ذیل طور پر عمل درآمد کیا جائے گا:

انکلیو:

مجموعی طور پر تصدیق شدہ اور ڈی۔ جی۔ ایل۔ آر۔ اینڈ ایس۔، بنگلہ دیش اور ڈی۔ ایل۔ آر اینڈ ایس۔ مغربی بنگال (بھارت) کی سطح پر اپریل، 1997 میں دستخط کیے گئے آراضی۔ ٹیکس انکلیو نقشوں کے مطابق بنگلہ دیش میں کے 111 بھارتی انکلیو اور بھارت میں کے 51 بنگلہ دیشی انکلیو کی بنگلہ دیش میں جانے والے اضافی رقبوں کے لیے ہرجانے کا دعویٰ کیے بغیر ادلابدلی کی جائے گی۔

مد 3:

(i) 1974 کے اقرار نامے کی مد 2، پر مندرجہ ذیل طور پر عمل درآمد کیا جائے گا:

بھارت کی حکومت اور بنگلہ دیش کی حکومت کے درمیان یہ قرار پایا ہے کہ قبضہ مخالفانہ میں کے علاقوں کے لیے، جیسا کہ مجموعی سروے کے ذریعے متعین کیا گیا تھا اور اپنے اپنے قبضہ مخالفانہ آراضی رقبہ انڈیکس نقشہ (اے پی ایل نقشہ) میں، جسے دسمبر

2010اور اگست،2011 کے درمیان دونوں ممالک کے آراضی ریکارڈ اور سروے محکموں کے ذریعے آخری شکل دی گئی ہے، پوری طرح سے کھینچا گیا تھا، جن کی پوری تفصیل ذیل میں فقرہ (الف) سے فقرہ (د) میں دی گئی ہے، ایک متعین حد کی شکل میں خط حد کھینچا جائے گا۔

موزوں حد پٹی نقشوں کی طباعت کی جائے گی اور ان پر مختار کامل کے ذریعے دستخط کیے جائیں گے اور علاقوں کی صیغہ کا انتقال انکلیوں کی ادلا بدلی کے ساتھ مکمل کیا جائے گا۔ مندرجہ بالا انڈیکس نقشوں میں دکھائی گئی حد کا تعین مندرجہ ذیل طور پر ہوگا:

(الف) مغربی بنگال سیکٹر

(i) بوساری۔مدھو گری (کشتیہار۔ناڈیہ) علاقہ

موجودہ حد ستون نمبر154/5۔ایس سے157/1۔ایس سے ہوتے ہوئے متھ بنگا ندی کے قدیمی بہاؤ راستے کے درمیان تک، جیسا کہ 1962 کے چکبندی نقشہ میں دکھایا گیا ہے، ایک خط حد کھینچا جائے گا جیسا کہ جون،2011 میں اجتماعی طور پر سروے کیا گیا تھا اور اقرار پایا گیا تھا۔

(ii) اندھار کوٹا (کشتیہار۔ناڈیہ) علاقہ

موجودہ حد ستون نمبر152/5۔ ایس سے حد ستون نمبر153/1۔ ایس سے ہوتے ہوئے موجودہ متھ بنگا ندی کے کنارے تک ایک خط حد کھینچا جائے گا جیسا کہ جون، 2011 میں اجتماعی طور پر سروے کیا گیا تھااور اقرار پایا گیا تھا۔

(iii) پکوریا (کشتیہار۔ناڈیہ) علاقہ

موجودہ حد ستون نمبر151/1۔ ایس سے حد ستون نمبر152/2۔ ایس سے ہوتے ہوئے متھ بنگا ندی کے کنارے تک ایک خط حد کھینچا جائے گا جیسا کہ جون،2011 میں اجتماعی طور پر سروے کیا

گیا تھااور اقرار پایا گیا تھا۔

(iv) چار مہشکنڈی (کشتیہار۔ناڈیہ) علاقہ

موجودہ حد ستون نمبر 153/1۔ایس سے حد ستون نمبر 153/9۔ ایس سے ہوتے ہوئے متھ بنگا ندی کے کنارے تک ایک خط حد کھینچا جائے گا جیسا کہ جون، 2011 میں اجتماعی طور پر سروے کیا گیا تھااور اقرار پایا گیا تھا۔

(v) ہری پال/ کھتا داہ / بٹولی /سپامیری / ایل این پر (پٹاری) (نوگاؤں۔مالدہ) علاقہ

موجودہ حد ستون نمبر 242/S/13 سے حد ستون نمبر 243/7-S/5 کو جوڑنے والے خط کی شکل میں خط حد کھینچا جائے گا جیسا کہ جون، 2011 میں اجتماعی طور پر سروے کیا گیا تھا اور اقرار پایا گیا تھا۔

(vi) بیروباڑی (پنچ گڑھ۔جلپائی گڑی) علاقہ

بنگلہ دیش کے ذریعہ قبضہ مخالفانہ کے طور پر حامل رقبہ (پنچ گڑھ۔ جلپائی گڑی) اور بھارت کے ذریعہ قبضہ مخالفانہ کے طور پر حامل بیروباڑی اور سنگھ پاڑا۔ کھودی پاڑا (پنچ گڑھ۔جلپائی گڑی) میں خط حد 1996-1998 کے دوران اجتماعی طور سے کی گئی حد بندی کے مطابق کھینچا جائے گا۔

(ب) میگھالیہ سیکٹر

(i) لوباچیرا۔نون چیرا

لئی لا نگ۔بلی چیرا میں موجودہ حد ستون نمبر 1315/4-S سے حد ستون نمبر 1315/15-S تک لئی لا نگ۔نون چیرا میں حد ستون نمبر 1316/1-S سے حد ستون نمبر 1316/11-S تک لئی لا نگ۔ لہی لنگ میں حد ستون نمبر 1317 سے حد ستون نمبر 1317/13-S تک اور لئی لا نگ۔ لبھا چیرا میں حد ستون نمبر

1318/1-S سے حد ستون نمبر 1318/2-S سے ہوتے ہوئے چائے باغیچوں کے کنارے تک خط حد کھینچا جائے گا جیسا کہ دسمبر، 2010 میں اجتماعی طور پر سروے کیا گیا تھا اور اقرار پایا گیا تھا۔

(ii) پرڈی واہ/پڈوواعلاقہ

موجودہ حد ستون نمبر S-1/1270 سے حد ستون نمبر T-1/1271 تک اجتماعی طور پر کیے گئے سروے اور آپسی رضامندی کے مطابق خط حد کھینچا جائے گا۔ فریقین کے درمیان اقرار پایا گیا ہے کہ پرڈی واہ دیہات سے بھارتی قوم کے افراد کو اس نقشہ کے، جس پر اقرار پایا گیا ہے، نقطہ نمبر 6 کے نزدیک پیانگ ندی سے پانی لینے کی اجازت دی جائے گی۔

(iii) لنگ کھاٹ علاقہ

(الف الف) لنگ کھاٹ۔1/ کلم چیرا اور لنگ کھاٹ۔II/ کلم چیرا

موجودہ حد ستون نمبر 1264/4-S سے حد ستون نمبر 1265 اور حد ستون نمبر 1265/6-S سے حد ستون نمبر 1265/9-S تک اس خط کے مطابق خط حد کھینچا جائے گا جیسا کہ اجتماعی طور سے سروے کیا گیا تھا اور آپسی اقرار پایا گیا تھا۔

(الف ب) لنگ کھاٹ۔III/سوناہاٹ

موجودہ حد ستون نمبر 1266/13-S سے جنوب سمت کے نالے کے ساتھ ساتھ وہاں تک خط حد جہاں تک وہ مشرق۔ مغرب سمت میں دوسرے نالے سے ملتا ہے، کھینچا جائے گا اس کے بعد یہ مشرق سمت میں نالے کے شمالی کنارے سے ہوتے ہوئے وہاں تک چلے گا، جہاں تک حوالہ ستون نمبر B.R-4/1267 اور 1267/3.R.I کے شمال میں موجودہ بین الاقوامی حد سے ملتا ہے۔

(iv) داوکی/تمابل علاقہ

موجودہ حد ستون 1275/1-S سے حد ستون نمبر 1275/7-S کو جوڑنے والا ایک خط مستقیم سے خط حد کھینچا جائے گا۔ فریقین اس رقبے میں ''صفر خط'' پر باڑ لگانے کے لیے رضامند ہیں۔

(v) نل جوری/شری پور علاقہ

(الف الف) نل جوری۔III

خط حد جنوب سمت میں موجودہ حد ستون نمبر 1277/2-S سے پٹی نقشہ نمبر 166 میں دکھائے گئے تین قطعات اراضی تک وہاں تک کا ایسا خط ہو گا جہاں تک وہ حد ستون نمبر 1277/5-T سے بہنے والے نالے سے ملتا ہے اس کے بعد وہ جنوب سمت میں نالے کے مغربی کنارے کے ساتھ ساتھ بنگلہ دیش کی طرف سے دو قطعات اراضی تک چلے گا اور پھر مشرق کی سمت میں وہاں تک چلے گا جہاں تک حد ستون نمبر 1277/4-S سے جنوب سمت میں کھینچے گئے خط سے ملتا ہے۔

(الف ب) نل جوری۔III

موجودہ حد ستون نمبر 1278/2-S سے حد ستون نمبر 1279/3-S تک خط حد ایک سیدھے خط کے طور پر کھینچا جائے گا۔

(vi) مکتا پور/ڈبرہاوور علاقہ

فریقین اس بات پر اقرار پائے ہیں کہ بھارتی قوم کے افراد کو کالی مندر جانے کی اجازت ہو گی اور انہیں مکتا پور کی طرف کے کنارے سے مکتا پور/ڈبرہاوور علاقے میں قائم ذخیرہ آب سے پانی لینے اور مچھلی پکڑنے کے حقوق کا استعمال کرنے کی بھی اجازت دی جائے گی۔

(ج) تری پورہ سیکٹر

(i) تری پورہ/مولوی بازار سیکٹر میں چندن نگر۔چمپارائی چائے باغیچہ

علاقے

موجودہ حد ستون نمبر 1904 سے حد ستون نمبر 1905 تک سونار۔ چیری ندی کے ساتھ خط حد کھینچا جائے گا، جیسا کہ جولائی 2011 میں اجتماعی طور سے سروے کیا گیا تھا اور اقرار پایا گیا تھا۔

آسام سیکٹر

(i) موجودہ حد ستون نمبر 1066/24-T سے حد ستون نمبر 1067/16-T تک خط حد کھینچا جائے گا جیسا کہ اگست، 2011 میں اجتماعی طور سے سروے کیا گیا تھا اور اقرار پایا گیا تھا۔

(ii) آسام سیکٹر میں پلا تھال علاقہ

موجودہ حد ستون نمبر 1370/3-S سے حد ستون نمبر 1371/6-S تک ہوتے ہوئے چائے باغیچے کے باہری کنارے سے ہوتے ہوئے پان باغیچے رقبے کے باہری کنارے کے ساتھ ساتھ حد ستون نمبر 1372 سے 1373/2-S تک خط حد کھینچا جائے گا۔

III۔ تاریخ 16 مئی، 1974ء کے اقرار نامے کی مد 1(12) اور تاریخ 6 ستمبر، 2011 کے اقرار نامے کے پروٹو کول کی مطابقت میں بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان انکلیووں کے ادلا بدلی کی فہرست

الف۔ بنگلہ دیش میں ادلا بدلی کے قابل بھارتی انکلیو، رقبہ کے ساتھ۔

1 نمبر شمار	2 چھٹوں کا نام	3 چھٹ نمبر	4 بنگلہ دیش کے پولیس اسٹیشن کے اندر قائم	5 مغربی بنگال کے پولیس اسٹیشن کے اندر قائم	6 رقبہ ایکڑ میں
		الف۔ آزاد چھٹوں والے انکلیو			
1۔	گراٹی	75	پوچاگار	ہلدی باڑی	58.23
2۔	گراٹی	76	پوجاگار	ہلدی باڑی	0.79
3۔	گراٹی	77	پوچاگار	ہلدی باڑی	18
4۔	گراٹی	78	پوچاگار	ہلدی باڑی	958.66
5۔	گراٹی	79	پوچاگار	ہلدی باڑی	1.74
6۔	گراٹی	80	پوچاگار	ہلدی باڑی	73.75

1	2	3	4	5	6
7۔	بنگی ماری	73	پوچا گار	ہلدی باڑی	6.07
	حصہ ا				
8۔	نذیر گنج	41	بوڑا	ہلدی باڑی	58.32
9۔	نذیر گنج	42	بوڑا	ہلدی باڑی	434.29
10۔	نذیر گنج	44	بوڑا	ہلدی باڑی	53.47
11۔	نذیر گنج	45	بوڑا	ہلدی باڑی	1.07
12۔	نذیر گنج	46	بوڑا	ہلدی باڑی	17.95
13۔	نذیر گنج	47	بوڑا	ہلدی باڑی	3.89
14۔	نذیر گنج	48	بوڑا	ہلدی باڑی	73.27
15۔	نذیر گنج	49	بوڑا	ہلدی باڑی	49.05
16۔	نذیر گنج	50	بوڑا	ہلدی باڑی	5.05
17۔	نذیر گنج	51	بوڑا	ہلدی باڑی	0.77
18۔	نذیر گنج	52	بوڑا	ہلدی باڑی	1.04

ضمیمہ

1	2	3	4	5	6
19۔	نذیر گنج	53	بوڈا	ہلدی باڑی	1.02
20۔	نذیر گنج	54	بوڈا	ہلدی باڑی	3.87
21۔	نذیر گنج	55	بوڈا	ہلدی باڑی	12.18
22۔	نذیر گنج	56	بوڈا	ہلدی باڑی	54.04
23۔	نذیر گنج	57	بوڈا	ہلدی باڑی	8.27
24۔	نذیر گنج	58	بوڈا	ہلدی باڑی	14.22
25۔	نذیر گنج	60	بوڈا	ہلدی باڑی	0.52
26۔	پٹی ماری	59	بوڈا	ہلدی باڑی	122.8
27۔	دیکھاتا چھپٹ	38	بوڈا	ہلدی باڑی	499.21
28۔	سلبری	37	بوڈا	ہلدی باڑی	1188.93
29۔	کاجل دکھی	36	بوڈا	ہلدی باڑی	771.44
30۔	ٹنک ٹو کا	32	بوڈا	ہلدی باڑی	162.26

6	5	4	3	2	1
0.26	ہلدی باڑی	بوڈا	33	نٹک ٹوکا	31۔
0.83	ہلدی باڑی	بوڈا	35	بیولاڈانگا چھٹ	32۔
1752.44	ہلدی باڑی	دیبی گنج	3	بلاپارہ اگرابار	33۔
7.71	ہلدی باڑی	ڈملہ	30	بلا کھنلکھ ریجاستل دہا	34۔
36.83	ہلدی باڑی	ڈملہ	29	بلا کھنلکھ ریجاستل دہا	35۔
30.53	ہلدی باڑی	ڈملہ	28	برا کھنگیر	36۔
33.41	ہلدی باڑی	ڈملہ	31	نگرجی کوبری	37۔
5.78	میکلی گنج	پٹگرام	26	کچلی باری	38۔
2.04	میکلی گنج	پٹگرام		کچلی باری	39۔
4.35	میکلی گنج	پٹگرام	تھانہ میکلی گنج کے جے۔ایل۔ 107 کا ٹکڑا	برا کچلی باری	40۔

ضمیمہ

1	2	3	4	5	6
41۔	جمالوہا۔ بیلا پکھاری	6	پٹگرام	میکلی گنج	5.24
42۔	انچو کی کچلی باری	115/2	پٹگرام	میکلی گنج	0.32
43۔	انچو کی کچلی باری	7	پٹگرام	میکلی	44.04
44۔	بھوتھنری	11	پٹگرام	میکلی گنج	36.83
45۔	بالا پوکھاری	5	پٹگرام	میکلی گنج	55.91
46۔	بارا کھانگیر	4	پٹگرام	میکلی گنج	50.51
47۔	بارا کھانگیر	9	پٹگرام	میکلی گنج	87.42
48۔	چٹھ بوگڈو کرا	10	پٹگرام	میکلی گنج	41.7
49۔	رتن پور	11	پٹگرام	میکلی گنج	58.91
50۔	بوگڈو کرا	12	پٹگرام	میکلی گنج	25.49
51۔	پلکر ڈابری	تھانہ میکلی گنج کے جے۔ایل۔ 107 کا ٹکڑا	پٹگرام	میکلی گنج	0.88

ضمیمہ

1	2	3	4	5	6
52۔	کھرکھریا	15	پٹگرام	میکلی گنج	60.74
53۔	کھرکھریا	13	پٹگرام	میکلی گنج	51.62
54۔	لوٹاماری	14	پٹگرام	میکلی گنج	110.92
55۔	بھوت باری	16	پٹگرام	میکلی گنج	205.46
56۔	کومٹ چانگربدھا	16الف	پٹگرام	میکلی گنج	42.8
57۔	کومٹ چانگر بدھا	17الف	پٹگرام	میکلی گنج	16.01
58۔	پنیسالا	17	پٹگرام	میکلی گنج	137.66
59۔	دواریکا ماری کھاسباش	18	پٹگرام	میکلی گنج	36.5
60۔	پنیسالا	153/ع	پٹگرام	میکلی گنج	0.27
61۔	پنیسالا	153/س	پٹگرام	میکلی گنج	18.01
62۔	پنیسالا	19	پٹگرام	میکلی گنج	64.43
63۔	پنیسالا	21	پٹگرام	میکلی گنج	51.4
64۔	لوٹاماری	20	پٹگرام	میکلی گنج	283.53
65۔	لوٹاماری	22	پٹگرام	میکلی گنج	98.85
66۔	دواریکا ماری	23	پٹگرام	میکلی گنج	39.52
67۔	دواریکا ماری	25	پٹگرام	میکلی گنج	45.73

ضمیمہ

6	5	4	3	2	1
56.11	میکلی گنج	پٹگرام	24	چھٹ بھوتھاٹ	68۔
22.35	ہتھ بھنگا	پٹگرام	131	باکاٹا	69۔
11.96	ہتھ بھنگا	پٹگرام	132	باکاٹا	70۔
20.48	ہتھ بھنگا	پٹگرام	130	باکاٹا	71۔
1.44	ہتھ بھنگا	پٹگرام	133	بھو گرام گری	72۔
7.81	میکلی گنج	پٹگرام	134	چینا کاٹا	73۔
413.81	متھ بنگا	پٹگرام	119	بانس کاٹا	74۔
30.75	متھ بنگا	پٹگرام	120	بانس کاٹا	75۔
21.15	متھ بنگا	پٹگرام	121	بانس کاٹا	76۔
57.86	متھ بنگا	پٹگرام	113	بانس کاٹا	77۔
315.04	متھ بنگا	پٹگرام	112	بانس کاٹا	78۔
0.77	متھ بنگا	پٹگرام	114	بانس کاٹا	79۔
29.2	متھ بنگا	پٹگرام	115	بانس کاٹا	80۔
33.22	متھ بنگا	پٹگرام	122	بانس کاٹا	81۔
12.72	متھ بنگا	پٹگرام	127	بانس کاٹا	82۔
2.33	متھ بنگا	پٹگرام	128	بانس کاٹا	83۔
2.55	متھ بنگا	پٹگرام	117	بانس کاٹا	84۔
30.98	متھ بنگا	پٹگرام	118	بانس کاٹا	85۔
0.64	متھ بنگا	پٹگرام	125	بانس کاٹا	86۔
1.39	متھ بنگا	پٹگرام	126	بانس کاٹا	87۔
1.37	متھ بنگا	پٹگرام	129	بانس کاٹا	88۔
16.96	متھ بنگا	پٹگرام	116	بانس کاٹا	89۔

ضمیمہ

1	2	3	4	5	6
90۔	بانس کاٹا	123	پٹگرام	متھ بنگا	24.37
91۔	بانس کاٹا	124	پٹگرام	متھ بنگا	0.28
92۔	گوٹاماری چھٹ	135	ہاتی بندھا	سیتل کوچی	126.59
93۔	گوٹاماری چھٹ	136	ہاتی بندھا	سیتل کوچی	20.02
94۔	بناپ چائی	151	لال مونر ہاٹ	دن ہاٹا	217.29
95۔	بناپ چائی بھیتر کوتھی	152	لال مونر ہاٹ	دن ہاٹا	81.71
96۔	دسی آر چھارا	150	پھول باری	دن ہاٹا	1643.44
97۔	دکر ہاٹ۔ دکینر کوتھی	156	کری گرام	دن ہاٹا	14.27
98۔	کلامتی	141	بھرونگا ماری	دن ہاٹا	21.21
99۔	بھاہوب گنج	153	بھرونگا ماری	دن ہاٹا	31.58
100۔	باواتیکر سا	142	بھرونگا ماری	دن ہاٹا	45.63
101۔	براکو آچلکا	143	بھرونگا ماری	دن ہاٹا	39.99

ضمیمہ

1	2	3	4	5	6
102۔	گاوچلکاII	147	بھرونگا ماری	دن ہاٹا	0.9
103۔	گاوچلکاI	146	بھرونگا ماری	دن ہاٹا	8.92
104۔	دیگھالتری II	145	بھرونگا ماری	دن ہاٹا	8.81
105۔	دیگھالتریI	144	بھرونگا ماری	دن ہاٹا	12.31
106۔	چھوٹو گرل جھوراII	149	بھرونگا ماری	دن ہاٹا	17.85
107۔	چھوٹو گرل چھورا I	148	بھرونگا ماری	دن ہاٹا	35.74
108۔	جے۔ ایل۔ نمبر 38 کے جنوبی کنارے اور جے۔ ایل۔ نمبر 39 کے جنوبی کنارے	157	پٹگرام	متھ بنگا	3.5

1	2	3	4	5	6
	پر بغیر نام اور جے۔ ایل۔ نمبر کا 1 چھٹ (جو مقامی طور پر اشو کباڑی کے نام سے جانا جاتا ہے) ب۔ ٹکڑا شدہ چھٹ والے انکلیو				
109۔	(i)بیولا ڈانگا	34	ہلدی باڑی	بوڈا	862.46
	(ii)بیولا ڈانگا	ٹکڑا	ہلدی باڑی	دیبی گنج	
110۔	(i) کوتبھا جنی	2	ہلدی باڑی	دیبی گنج	2012.27
	(ii) کوتبھا جنی	ٹکڑا	ہلدی باڑی	دیبی گنج	

ضمیمہ

1	2	3	4	5	6
	(iii) کوتبھا جنی	ٹکڑا	ہلدی باڑی	دیبی گنج	
	(iv) کوتبھا جنی		ہلدی باڑی	دیبی گنج	
111۔	(i) دہالا	کھاگرا باری	ہلدی باڑی	دیبی گنج	2650.35
	(ii) دہالا	ٹکڑا	ہلدی باڑی	دیبی گنج	
	(iii)	ٹکڑا	ہلدی باڑی	دیبی گنج	
	(iv)	ٹکڑا	ہلدی باڑی	دیبی گنج	
	(v)	ٹکڑا	ہلدی باڑی	دیبی گنج	
	(vi)	ٹکڑا	ہلدی باڑی	دیبی گنج	17160.63

انکلیووں کی مندرجہ بالا تفاصیل کا 9 اکتوبر، 1996 سے 12 اکتوبر، 1996 کے دوران کلکتہ میں منعقد بھارت۔ بنگلہ دیش کانفرنس کے دوران اور ساتھ ہی 21 نومبر، 1996 سے 24 نومبر، 1996 کے دوران جلپائی گڑی (مغربی بنگال)۔ پانچہ گڑہ (بنگلہ دیش) سیکٹر میں اجتماعی میدانی معائنہ کے دوران بھی بھارت اور بنگلہ دیش کے ذریعہ رکھے گئے ریکارڈوں سے اجتماعی طور سے مقابلہ کیا گیا ہے اور انہیں ان کے مطابق بنایا گیا ہے۔

نوٹ: میدانی سیزن 97-1996 کے دوران اجتماعی آراضی تصدیق

کے ذریعہ مندرجہ بالا نمبر شمار 108 کے انکلیو کے نام کی اشو کا باڑی انکلیو کے طور پر پہچان کی گئی۔

بر یگیڈیر جے۔ آر۔ پیٹر   محمد شفیع الدین

ڈائر یکٹر، آراضی ریکارڈ اور سروے

ڈائر یکٹر جنرل، آراضی ریکارڈ اور سروے

(بہ اعتبار عہدہ) مغربی بنگال، بھارت   بنگلہ دیش

اور ڈائر یکٹر مشرقی سرکل سروے آف انڈیا، کلکتہ۔

ب۔ بھارت میں ادلا بدلی کے قابل بنگلہ دیشی انکلیو، رقبہ کے ساتھ

1	2	3	4	5	6
نمبر شمار	چھٹوں کا نام	مغربی بنگال کے پولیس اسٹیشن کے اندر قائم	بنگلہ دیش کے پولس اسٹیشن کے اندر قائم	جے۔ایل نمبر۔	رقبہ ایکڑ میں
	الف۔ آزاد چھٹوں والے انکلیو				
1۔	چھٹ کچلی باری	میکلی گنج	پٹگرام	22	370.64
2۔	کچلی باری کی چھٹ آراضی	میکلی گنج	پٹگرام	24	1.83
3۔	بالا پکھاری	میکلی گنج	پٹگرام	21	331.64
4۔	پنباری نمبر 2 کی چھٹ آراضی	میکلی گنج	پٹگرام	20	1.13

1	2	3	4	5	6
5۔	چھٹ پنباری	میکلی گنج	پٹگرام	18	108.59
6۔	دھابل ساتی مرگی پور	میکلی گنج	پٹگرام	15	173.88
7۔	بامن دل	میکلی گنج	پٹگرام	11	2.24
8۔	چھٹ دھابل ساتی	میکلی گنج	پٹگرام	14	66.58
9۔	دھابل ساتی	میکلی گنج	پٹگرام	13	60.45
10۔	شری رامپور	میکلی گنج	پٹگرام	8	1.05
11۔	جوتے نجما	میکلی گنج	پٹگرام	3	87.54
12۔	جگت بیر نمبر3 کی چھٹ آراضی	متھ بھنگا	پٹگرام	37	69.84
13۔	جگت بیر نمبر1 کی چھٹ آراضی	متھ بھنگا	پٹگرام	35	30.66
14۔	جگت بیر نمبر2 کی	متھ بھنگا	پٹگرام	36	27.09

1	2	3	4	5	6
	چھٹ آراضی				
15۔	چھٹ کو کوآباری	متھ بھنگا	پٹگرام	47	29.49
16۔	چھٹ بھندار داہا	متھ بھنگا	پٹگرام	67	39.96
17۔	دھابل گوڑی	متھ بھنگا	پٹگرام	52	12.5
18۔	چھٹ دھابل گوڑی	متھ بھنگا	پٹگرام	53	22.31
19۔	دھابل گوڑی نمبر3 کی چھٹ آراضی	متھ بھنگا	پٹگرام	70	1.33
20۔	دھابل گوڑی نمبر4 کی چھٹ آراضی	متھ بھنگا	پٹگرام	71	4.55
21۔	دھابل گوڑی	متھ بھنگا	پٹگرام	72	4.12

1	2	3	4	5	6
	نمبر5 کی چھٹ آراضی				
22۔	دھابل گوڑی نمبر1 کی چھٹ آراضی	متھ بھنگا	پٹگرام	68	26.83
23۔	دھابل گوڑی نمبر2 کی چھٹ آراضی	متھ بھنگا	پٹگرام	69	13.95
24۔	مہیش ماری	سیتل کوچی	پٹگرام	54	122.77
25۔	براسراڈوبی	سیتل کوچی	ہاتی بدھا	13	34.96
26۔	پھلناپور	سیتل کوچی	پٹگرام	64	505.56
27۔	امجھول	سیتل کوچی	ہاتی بدھا	57	1.25
28۔	کسمت بھاتری گاچھ	دن ہاٹا	کالی گنج	82	209.95

1	2	3	4	5	6
29۔	درگاپور	دن ہاٹا	کالی گنج	83	20.96
30۔	بنسوآ کھامر	دن ہاٹا	لالمونر ہاٹ	1	24.54
31۔	پااوتو کوتھی	دن ہاٹا	لالمونر ہاٹ	37	589.94
32۔	مغربی باکا لیر چھرا	دن ہاٹا	بھرونگا ماری	38	151.98
33۔	مرکزی باکالیر چھرا	دن ہاٹا	بھرونگا ماری	39	32.72
34۔	مشرقی باکا لیر چھرا	دن ہاٹا	بھرونگا ماری	40	12.23
35۔	مرکزی مسال	دن ہاٹا	بھرونگا ماری	3	136.66
36۔	مرکزی چھپٹ مسال ڈانگا	دن ہاٹا	بھرونگا ماری	8	11.87
37۔	مغربی چھپٹ مسال ڈانگا	دن ہاٹا	بھرونگا ماری	7	7.6
38۔	شمال مسال ڈانگا	دن ہاٹا	بھرونگا ماری	2	27.29

1	2	3	4	5	6
39۔	کچو آ	دن ہاٹا	بھرونگا ماری	5	119.74
40۔	شمال ننسجانی	طوفان گنج	بھرونگا ماری	1	47.17
41۔	چھٹ تلائی	طوفان گنج	بھرونگا ماری	17	81.56
	ب۔ ٹکڑا شدہ چھٹ والے انکلیو				
42۔	(i) نل گرام	سیتل کوچی	پٹگرام	65	1397.34
	(ii) نل گرام (ٹکڑا)	سیتل کوچی	پٹگرام	65	
	(iii) نل گرام (ٹکڑا)	سیتل کوچی	پٹگرام	65	
43۔	(i) چھٹ نل گرام	سیتل کوچی	پٹگرام	66	49.5
	(ii) چھٹ نل گرام (ٹکڑا)	سیتل کوچی	پٹگرام	66	
44۔	(i) بتری گاچھ	دن ہاٹا	کالی گنج	81	577.37

1	2	3	4	5	6
	(ii)بتری گاچھ (ٹکڑا)	دن ہاٹا	کالی گنج	81	
	(iii)بتری گاچھ (ٹکڑا)	دن ہاٹا	پھول باری	9	
45۔	(i) کرالا (ٹکڑا)	دن ہاٹا	پھول باری	9	269.91
	(ii) کرالا (ٹکڑا)	دن ہاٹا	پھول باری	9	
	(iii) کرالا (ٹکڑا)	دن ہاٹا	پھول باری	8	
46۔	(i)سب پرساد مستتی	دن ہاٹا	پھول باری	8	373.2
	(ii)سب پرساد مستتی (ٹکڑا)	دن ہاٹا	پھول باری	6	
47۔	(i)جنوب مسال	دن ہاٹا	بھرونگا ماری	6	571.38

6	5	4	3	2	1
				ڈانگا	
	6	بھرونگا ماری	دن ہاٹا	(ii)جنوب مسال ڈانگا (ٹکڑا)	
	6	بھرونگا ماری	دن ہاٹا	(iii)جنوب مسال ڈانگا (ٹکڑا)	
	6	بھرونگا ماری	دن ہاٹا	(iv)جنوب مسال ڈانگا (ٹکڑا)	
	6	بھرونگا ماری	دن ہاٹا	(v)جنوب مسال ڈانگا (ٹکڑا)	
	6	بھرونگا ماری	دن ہاٹا	(vi)جنوب مسال ڈانگا (ٹکڑا)	
29.49	4	بھرونگا ماری	دن ہاٹا	(i)مغرب مسال ڈانگا	48

1	2	3	4	5	6
	(ii) مغرب مسال ڈانگا (ٹکڑا)	دن ہاٹا	بھرونگا ماری	4	
49	(i) مشرقی چھٹ مسال ڈانگا	دن ہاٹا	بھرونگا ماری	10	35.01
	(ii) مشرقی چھٹ مسال ڈانگا (ٹکڑا)	دن ہاٹا	بھرونگا ماری	10	
50	(i) مشرقی مسال ڈانگا	دن ہاٹا	بھرونگا ماری	11	153.89
	(ii) مشرقی مسال ڈانگا (ٹکڑا)	دن ہاٹا	بھرونگا ماری	11	
51	(i) شمال دھال ڈانگا	طوفان گنج	بھرونگا ماری	14	24.98

ضمیمہ

1	2	3	4	5	6
	(ii) شمال دھال ڈانگا (ٹکڑا)	طوفان گنج	بھرونگا ماری	14	
	(iii) شمال دھال ڈانگا (ٹکڑا)	طوفان گنج	بھرونگا ماری	14	
	کل رقبہ:				7,110.02

انکلیووں کی مندرجہ بالا تفاصیل کا 19 اکتوبر، 1996 سے 12 اکتوبر، 1996 کے دوران کلکتہ میں منعقد بھارت۔بنگلہ دیش کانفرنس کے دوران اور ساتھ ہی 21 نومبر، 1996 سے 24 نومبر، 1996 کے دوران جلپائی گڑی (مغربی بنگال)۔پانچہ گڑہ (بنگلہ دیش) سیکٹر میں اجتماعی میدانی معائنہ کے دوران بھی بھارت اور بنگلہ دیش کے ذریعہ رکھے گئے ریکارڈوں سے اجتماعی طور سے مقابلہ کیا گیا ہے اور انہیں ان کے مطابق بنایا گیا ہے۔

نوٹ: میدانی سیزن 97-1996 کے دوران اجتماعی آراضی تصدیق کے ذریعہ مندرجہ بالا نمبر شمار 108 کے انکلیو کے نام کی اشو کا باڑی انکلیو کے طور پر پہچان کی گئی۔

بریگیڈیر جے۔ آر۔ پیٹر
ڈائریکٹر، آراضی ریکارڈ اور سروے۔
(بہ اعتبار عہدہ) مغربی بنگال، بھارت
اور ڈائریکٹر مشرقی سرکل سروے
آف انڈیا، کلکتہ۔

محمد شفیع الدین
ڈائریکٹر جنرل،
آراضی ریکارڈ اور سروے
بنگلہ دیش۔
ڈاکٹر سنجے سنگھ

سکریٹری، حکومت
بھارت۔

اصطلاحات

الف

Sch.VI-3(1)(c)	Water course	آب گزر
Sch.VI 16(2) Prov.	Initial order	ابتدائی حکم
Art. 56(i) Prov.(a)	Writing under his hand	اپنی دستخطی تحریر
Art. 124(2) Warrant	under his hand and seal	اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامہ
Art. 260	Undertake	اپنے ذمہ لینا
Art.132	Appeal	اپیل
Art.56 (1) (b)	Impeachment	اتہام بدنظمی
Art.227 (3)	Attorney	اٹارنی
Art. 294 (a)	Assets	اثاثے
Art. 336 (12)	Commodities	اجناس
Sch. VII List-II/39	Powers, privileges & immunities	اختیارات، مراعات اور تحفظات
Art. 366 (4)	Borrow	ادھار لینا
Art. 13 (3) (a)	Ordinance	آرڈی نینس
Art. 350	Redress	ازالہ
Art. 19 (2)	Defamation	ازالہ حیثیت عرفی
Art. 93	Speaker	اسپیکر
Art. 366 (26)	Stock	اسٹاک

Art. 366 (12)	Articles	اشیاء
Art. 13 (3) (a)	Notification	اطلاع نامہ
Art. 122 (1)	Call in question	اعتراض کرنا
Art. 123 (1)	Promulgate	اعلان کرنا
Art. 324 (2)	Chief Election Commissioner	اعلیٰ انتخابی کمشنر
Sch. 1	Chief Commissioner's province	اعلیٰ کمشنر کا صوبہ
Art. 48	Animal Husbandary	افزائش حیوانات
Art. 19 (2)	Sovereignty and integrity	اقتدار اعلیٰ اور سالمیت
Sch. III	Solemnly affirm	اقرار صالح کرنا
Sch. VII List-1 (26)	Beacon	آکاش دیا
Art. 311 (2)	Charges	الزامات
Art. 32 (2)	Writ of prohibition	امتناعی رٹ
Art. 61 (2) (a)	Prefer a charge	الزام لگانا
Art. 15 (1)	Discriminate against	امتیاز کرنا
Art. 31 A (2) (a)	Estate	املاک
Art. 25 (1)	Public order	امن عامہ
Art. 51 (a)	Peace and Security	امن اور سلامتی
Art. 19 (1) (c)	Association	انجمن
Sch. VI6 (2)	Cooperative Society	انجمن امداد باہمی
Art. 54	Electoral College	انتخابی جماعت
Art. 324 (2)	Election Commission	انتخابی کمیشن
Art. 375	Ministerial	انتظامی
Art. 142 (2)	Discovery	انکشاف
Sch. VII List 1/6	Atomic energy	ایٹمی توانائی
Art. 127	Ad hoc Judge	ایڈہاک جج

Preamble	Constitution	آئین
Art. 368 (1)	Constituent power	آئین سازی کا اختیار
Art. 32 heading	Constitutional remedy	آئینی چارہ کار

ب

Art. 31 B	Competent legislature	بااختیار مجلس قانون ساز
Art. 114 (2)	Charged on	بار پڑے گا
Art. 13 (2)	Void	باطل
Art. 326	Adult suffrage	بالغوں کا حق رائے دہی
Art. 236 (b)	Exclusively	بالکلیہ
Art. 239 (2)	Notwithstanding anything contained in	باوجود کسی امر کے جو اس میں درج ہے
Sch. VII List-1/95	Admiralty Jurisdiction	بحری عدالت کا اختیار سماعت
Art. 124 (5)	Misbehaviour	بداطواری
Art. 3 (e)	Alter	بدلنا
Art. 85 (2) (a)	Prorogue	برخاست کردینا
Art. 190 (4) Prov.	Prorogue or adjourn	برخاست کرنا یا ملتوی کرنا
Art. 297 (3)	Continental shelf	براعظمی کنارہ آب
Art. 169	Abolition	برخاستگی
Art. 311	Disimissed	برطرف
Art. 34	Indemnify	بری الذمہ کرنا
Art. 3 (e) Prov.	Bill	بل
Art. 114	Appropriation Bill	بل تصرف رقم
Art. 81 (1) (a)	Direct election	بلاواسطہ انتخاب
Art. 276 (1)	Municipality	بلدیہ

Art. 226 (2)	Cause of action	بنائے دعویٰ
Sch. VII List-1/28	Port quarantine	بندرگاہی قرنطینہ
Sch. VII List-II (4)	Borstal	بورسٹل
Art. 1 (3)	India	بھارت
Art. 124 (1)	Chief Justice of India	بھارت کا اعلیٰ جج
Art. 110 (1) (f)	Public Account of India	بھارت کا سرکاری کھاتہ
Art. 132 (1)	Territory of India	بھارت کا علاقہ
Art. 12	Government of India	بھارت کی حکومت
Art. 8	Dominion of India	بھارت کی ڈومینین
Art. 360 (1)	Credit of India	بھارت کی ساکھ
Art. 352 (1) (Exp.)	Security of India	بھارت کی سلامتی
Art. 363 (1)	Ruler of Indian State	بھارتی ریاست کا حکمراں
Art. 8	Indian origin	بھارتی نژاد
Art. 352 (1)	External aggression	بیرونی حملہ
Sch. VII List-III (27)	Displaced persons	بے گھر اشخاص

پ

Art. 33	Parliament	پارلیمنٹ
Art. 31A (1) (e)	Lease	پٹہ
Art. 366 (17)	Provident fund	پراویڈنٹ فنڈ
Sch. II	Retirement gratuity	پنشن گریچوئٹی
Art. 76 (3)	Right of audience	پیروی کرنے کا حق
Art. 293 (3)	Predecessor government	پیش رو حکومت

ت

Sch. VII List-II (4)	Reformatory	تادیب خانہ
Art. 5	Commencement	تاریخ نفاذ

Sch. VII List-I (67)	Historical monuments and records	تاریخی یادگاریں اور ریکارڈ
Art. 72 (1)	Commute	تبدیل کرنا
Sch. 1	Alteration of boundaries	تبدیلی حدود
Art. 65 (3)	Immunities	تحفظات
Art. 336 (1) Prov.	Reservations	تحفظات
Art. 303 (1)	Trade and Commerce	تجارت اور بیوپار
Art. 281	Explanatory memorandum	تشریحی یادداشت
Art. 134 (1) (c)	Certify	تصدیق کرنا
Art. 114	Appropriation	تصرف
Art. 136 (1)	Determination	تصفیہ
Art. 35 (b)	Adaptation	تطبیق
Art. 239B (1) Prov.	Suspension	تعطل
Sch. II	Vacations	تعطیلات
Art. 31A (2) (a) (iii)	Structure	تعمیر
Sch. VII List-II /33	Amusements	تفریحات
Art. 4	Supplemental	تکمیلی
Art. 244A (2) (e)	Supplemental, incidental and consequential	تکمیلی، ضمنی اور نتیجی
Art. 55 (3)	Proportional representation	تناسبی نمائندگی
Art. 13 (1)	Inconsistency	تناقض
Art. 334 (b) Prov.	Dissolution	توڑنا
Art. 4	Provisions	توضیعات
Sch. VII List-1/53	Oil fields	تیل کے خطے

ث

Art. 112 (3) (f)	Arbitral Tribunal	ثالثی ٹریبونل
	ج	
Art. 296	Bona vacantia	جائیداد لاوارث
Art. 23 (2)	Compulsory service	جبری خدمت
Art. 124 (2)	Judge	جج
Art. 320 (3) (e)	Injury	جسمانی ضرر
Art. 240 (1) Prov.	Body	جماعت
Art. 145 (2)	Single judges and division courts	منفرد جج اور ڈویژن عدالتیں
Sch. VII List-III (16)	Lunacy	جنون
Art. 329 (a)	Validity	جواز
	ح	
Art. 251	Shall prevail	حاوی رہے گا
Sch. VI 5 (1)	Transportation for life	حبس دوام بہ عبور دریائے شور
Art. 327	Delimitation	حد بندی
Art. 269 (1) (c)	Terminal taxes	حدواری ٹیکس
Art. 276 (1)	Callings	حرفے
Sch. VII List-I (49)	Copyright	حق طبع و تصنیف
Art. 30 (1A)	Restrict or abrogate the right	حق کو محدود یا ساقط کرنا
Art. 144	Authorities	حکام
Sch. VII List-1/3	Cantonment authorities	حکام چھاونی
Art. 72	Reprieve	حکم التوائے سزا دینا
Art. 296	Ruler	حکمراں
Art. 188	Subscribe on oath	حلف نامہ پر دستخط کرنا
	خ	
Sch.III	Swear in the name of God	خدا کے نام سے حلف اٹھانا

Art. 110 (1) (e)	Expenditure	خرچ
Art. 244 A (1)	Autonomous state	خوداختیاری ریاست
VI Sch./1	Autonomous regions	خوداختیاری علاقے
	د	
Art. 2	Admissin	داخلہ
VII Sch. List-II 45	Records of rights	داخلہ حقوق اراضی
VI Sch. 2 (3)	Perpetual succession	دائمی تسلسل
VI Sch. 3 (1) (a)	Occupation	دخل
Art. 15 (4)	Scheduled Castes	درج فہرست ذاتیں
Art. 371 A (3)	Removing difficulty	دشواری رفع کرنا
VII Sch. List-III/16	Mental deficiency	دماغی فتور
Art. 324 (4)	Biennial election	دوسالہ انتخاب
Art. 366 (8)	Debt	دین
	ذ	
Art. 31A (2) (b)	Under Proprietor	ذیلی مالک
Art. 279 (2)	Incidental or ancillary matters	ذیلی یا ضمنی امور
	ر	
Sch. VI 8 (3) (c)	Tolls	راہداری
Art. 32 (2)	Quowarranto, Writ of	رٹ اظہار اختیار
Art. 32 (2)	Mandamus,Writ of	رٹ تاکیدی
Art. 32 (2)	Habeas corpus, Writ of	رٹ حاضری ملزم
Art. 32 (2)	Certiorari, Writ of	رٹ مسل طلبی
Sch. II	Joining time	رجوع ہونے کی مدت
Art. 125 (2)	Leave	رخصت

Art. 3	Alteration	ردوبدل
Art. 13 (3) (a)	Usage	رسم
Art. 268 (1)	Stamp duties	رسوم اسٹامپ
Art. 326	Corrupt or illegal paractice	رشوت ستانی یا بدعنوانی
Art. 110 (1) (b)	Borrowing of money	رقم ادھار لینا
Art. 280 (3) (b)	Grants-in-aid	رقمی امداد
Art. 107 (1)	Money Bills	رقمی بل
Art. 116 (1) (a)	Grant	رقمی منظوری
Art. 13 (3) (a)	Custom	رواج
Sch. VII List-1/26	Light house	روشنی مینار
Art. 121	Conduct	رویہ
Art. 101 (2)	Legislature of the state	ریاست کی مجلس قانون ساز
Art. 378 A	States reorganisation	ریاستوں کی تنظیم جدید

ز

Art. 366 (29)	Excess profits tax	زائد منافع ٹیکس
Art. 42	Maternity relief	زچگی کے لیے امداد
Art. 275 (1)	Capital	زراصل
Art. 270 (1)	Agricultural income	زرعی آمدنی
Sch. VII List II (30)	Relief of agricultural indebtedness	زرعی قرض داری دور کرنا
Sch. VII List-1/36	Legal tender	زر قانونی
Sch. VII List I (36)	Foreign exchange	زرمبادلہ
Sch. VII List II (18)	Landlord and tenant	زمیندار اور لگاندار

س

Art. 112	Annual financial statement	سالانہ مالیاتی گوشوارہ
Art. 269	Freights	سامان بھاڑا
Art. 271	Surcharge	سرچارج
Art. 366 (19)	Official gazette	سرکاری گزٹ
Art. 72 (1)	Respite	سزا کا التوا
Sch. VII- 1 (20)	Pilgrimage	سفر زیارت
Art. 366 (2)	Male Line	سلسلہ ذکور
Art. 268 (1)	Toilet preparations	سنگھار کی تیار چیزیں
Art. 144	Civil	سول
	ش	
Art. 352 (1)	Grave emergency	شدید ہنگامی حالت
Art. 309	Conditions of service	شرائط ملازمت
Art. 262 (2)	Complaint	شکایت
Art. 31A (2) (b)	Sub-proprietor	شکمی مالک
Art. 311 (2) Prov.	Evidence,adduce	شہادت پیش کرنا
Art. 5	Citizenship	شہریت
Art. 11	Termination of citizenship	شہریت کو ختم کرنا
	ص	
Art. 76 (4)	During the pleasure of the President	صدر کی خوشنودی حاصل رہنے تک
Art. 231 (2) (c)	Principal seat	صدر مرکز
Art. 269 (1) (e)	Stock exchange	صرافہ
	ض	
Art. 4	Incidental	ضمنی
	ط	

Art. 227 (2) (b)	Practice	طریق کار
Art. 364 (2) (b)	Aircraft	طیارہ

ظ

×

ع

Art. 87 (1)	General election	عام انتخاب
Sch. VI 2 (3)	Common seal	عام مہر
Art. 166 (1)	Executive action	عاملانہ کارروائی
Art. 286	Impose	عائد کرنا
Sch. VI/19	Transitional provisions	عبوری توضیعات
Sch. VII List II/12	Museum	عجائب گھر
Art. 359 (1)	Move any court	عدالت میں درخواست کرنا، کسی
Art. 225	Administration of justice	عدل گستری
Art. 350	Representation	عرض داشت
Preamble	Belief	عقیدہ
Art. 81 (1) (b)	Territorial constituencies	علاقائی انتخابی حلقے
Art. 324 (4)	Regionalcommissiomers	علاقائی کمشنران
Art. 1 (2)	Terrtitory	علاقہ
Art. 206	Votes on account	علی الحساب رقمی منظوری
Preamble	Democratic republic	عوامی جمہوریہ
Art. 296	Escheat	عود بحق سرکار
Art. 131 Prov.	Treaty	عہد نامہ
Art. 90	Hold office	عہدہ پر فائز ہونا

غ

Art. 102 (1) (c)	Undischarged insolvent	غیر بری الذمہ دیوالیہ

Art. 160	Contingency	غیر متوقع حالت
Art. 25 (2) (a)	Secular activity	غیر مذہبی سر گرمی
Art. 22 (3) (a)	Alien, enemy	غیر ملکی دشمن
	ف	
Art. 102 (1) (b)	Unsound mind, of	فاترالعقل
Art. 326	Unsoundness of mind	فتور عقل
Art. 331	Community	فرقہ
Art. 3 Expl.	Clause	فقرہ
Art. 110 (1) (e)	Fund	فنڈ
Sch. VII List II/61	Capitation tax	فی کس ٹیکس
	ق	
Art. 43	Living Wage	قابل گزارہ اجرت
Sch. VII List 1/21	Law of nations	قانون اقوام
Art. 14	Equality before law	قانون کے روبرو مساوات
Art. 248	Residuary powers of legislation	قانون سازی کے بقیہ اختیارات
Art. 22	Legal practitioner	قانونی پیشہ ور
Art. 20 (2)	Prosecute	قانونی کارروائی کرنا
Art. 165 (2)	Legal character	قانونی نوعیت
Sch. VII List III/6	Deeds	قبالے
Art. 366 (25)	Tribal Communities	قبائلی فرقے
Art. 31C	Declaration	قرار دینا
Art. 112 (3) (c)	Sinking fund charges	قرض ادائی فنڈ کے مصارف
Sch VII List I/ 21	Piracy	قزاقی
Sch. V 5(2) (c)	Money lender	قرض دہندہ
Art. 131 Prov.	Covenant	قول و قرار

ک

Art. 19 (6) (ii)	Corporation	کارپوریشن
Art. 270 (4) (a)	Corporation tax	کارپوریشن ٹیکس
Art. 224	Acting	کار گزار
Art. 227 (2) (b)	Proceedings	کارروائی
Sch. VI 6 (1)	Cattle pounds/pounds	کانجی ہاؤس
Art. 16 (5)	Professing a religion	کسی مذہب کو ماننے والا
Art. 366 (26)	Securities	کفالتیں
Art. 11	Derogate from	کم کرنا
Sch. VII List 1/21	High seas	کھلا سمندر

گ

Sch. VII List 1/5	Ammunition	گولا بارود

ل

Art. 31 A (1) (e)	Licence	لائسنس
Art. 31 A (2) (b)	Tenure holder	لگان دار
Art. 31 A (2) (a)	Land tenure	لگانداری
Art. 301	Intercourse	لین دین

م

Art. 31 A (2) (b)	Proprietor	مالک
Art. 336 (2)	Shall bar	مانع ہو گا
Sch. VII List 1/57	Fishing and fisheries	ماہی گیری اور ماہی گاہیں
Art. 254 (1)	Concurrent list	متوازی فہرست
Art. 275 (1) Prov.	Recurring sums	متوالی رقمیں
Art. 269 (1) (b)	Estate duty	محصول املاک
Art. 273 (2)	Export duty	محصول بر آمد

Sch. VI 3 (1) (a)	Reserved forest	محفوظ جنگل
Art. 76 (4)	Remuneration	محنتانہ
Art. 357 (2)	Competent	مجاز
Art. 110 (1) (c)	Consolidated fund	مجتمعہ فنڈ
Art. 16 (5)	Governing body	مجلس انتظامی
Art. 187 (1)	Legislature	مجلس قانون ساز
Sch. VI 5 (1)	Indian Penal Code	مجموعہ تعزیرات بھارت
Sch. VII List 1/84 (b)	Narcotic drugs	مخدر مفردات
Art. 16 (5)	Religious or denominational institution	مذہبی یا فرقہ جاتی ادارہ
Sch. VII List 1/(8)	Central Bureau of Intelligence & Investigation.	مرکزی محکمہ خفیہ وسراغ رسانی
Art. 53 (1)	Vested	مرکوز
Art. 5	Domicile	مستقل جائے سکونت
Art. 366 (2)	Domociled, is	مستقل جائے سکونت ہو
Art. 348 (1) (b)	Authoritative text	مستند متن
Art. 72 (2)	Armed Forces	مسلح افواج
Art. 18 (4)	Emolument	مشاہرہ
Art. 88	Joint sitting	مشترکہ نشست
Art. 87 (1)	Assemble together	مشترکہ اجلاس کرنا
Art. 112 (3) (c)	Debt charges	مصارف دین
Art. 72	Pardon	معافی
Art. 222 (2)	Compensatory allowance	معاوضہ الاؤنس
Art. 47	Drugs	مفردادویہ
Art. 321	Local authority	مقامی حاکم

Art. 142 (1)	Cause or matter	مقدمہ یاامر نزاعی
Art. 16 (2)	Employment	ملازمت
Art. 235	Judicial service	ملازمت عدلیہ
Art. 309	Services	ملازمتیں
Sch. VII List 1/17	Naturalisation	ملکی بنانا
Art. 297 (3)	Terrritorial Waters	ملکی سمندر
Art. 195	Corresponding	مماثل
Sch. VII List 1/1	Conducive	ممد ومعاون
Art. 9	Foreign state	مملکت غیر
Art. 28 (1)	State fund	مملکتی فنڈ
Sch. VI-1	Appended	منسلک
Art. 335	Post	منصب
Art. 13 (3) (b)	Law passed	منظور کیاہوا قانون
Art. 366 (2)	Progenitor	مورث
Art. 246	Subject matter	موضوع
Art. 188 (2)	Chairman	میر مجلس

ن

Art. 233A (b)	Illegal or invalid	ناجائزیاباطل
Sch. VII List III (9)	Bankruptcy and insolvency	ناداری اور دیوالہ
Art. 239	Administrator	ناظم الامور
Art. 172 (1)	Proclamation of emergency	ہنگامی حالت کااعلان نامہ
Art. 178	Deputy Speaker	نائب اسپیکر
Art. 4 (1)	Consequential provisions	نتیجی توضیعات
Art. 16	Descent	نسب

Sch. VII List 1/49	Merchandise marks	نشانات مال وتجارت
Sch. IV	Allocation of seats	نشستوں کی تقسیم
Art. 47	Intoxicating drinks	نشہ آور مشروبات
Art. 129	Court of record	نظیری عدالت
Art. 172 (1)	Cease to operate	نفاذ ختم ہونا
Art. 227 (4)	Superintendence	نگرانی
	و	
Art. 112 (3) (d)	Pension payable	واجب الادا پنشن
Sch. VII List III/29	Infectious or Contagious disease	وبائی یا متعدی بیماری
Art. 80 (4)	Single transferable vote	واحد قابل انتقال ووٹ
Art. 269 (1) (e)	Future market	وعدہ بازار
Sch. VII List III/5	Intestacy	وفات بلا وصیت
Art. 194 (2)	Vote	ووٹ
	ہ	
Sch. VII List 1/29	Air Traffic	ہوائی آمد ورفت
Art. 364 (2) (b)	Air navigation	ہوائی جہاز رانی
Art. 364 (2) (b)	Air ways	ہوائی راستے
	ی	
Art. 49	Monument	یادگار
Art. 1	Union	یونین
Art. 370 (1) (b) (i)	Union list	یونین فہرست

اصطلاحات

A

Abolition	برخاستگی	Art. 169
Acting	کار گزار	Art. 224
Adaptation	تطبیق	Art. 35 (b)
Adhoc Judge	ایڈھاک جج	Art. 127
Administration of Justice	عدل گستری	Art. 225
Administrator	ناظم الامور	Art. 239
Admiralty jurisdiction	بحری عدالت کا اختیار سماعت	VII Sch. List 1/95
Admission	داخلہ	Art. 2
Adult suffrage	بالغوں کا حق رائے دہی	Art. 326
Agricultural income	زرعی آمدنی	Art. 270 (1)
Aircraft	طیارہ	Art. 364 (2) (b)
Air navigation	ہوائی جہاز رانی	Art. 364 (2) (b)
Air traffic	ہوائی آمدورفت	VII Sch. List 1/29
Airways	ہوائی راستے	Art. 364 (2) (b)
Alien, enemy	غیر ملکی دشمن	Art. 22 (3) (a)
Allocation of seats	نشستوں کی تقسیم	Sch. IV
Alter	بدلنا	Art. 3
Alteration	ردوبدل	Art. 3

Alteration of Boundaries	تبدیلی حدود	Ist Sch.
Ammunition	گولابارود	VII Sch. List 1/5
Amusements	تفریحات	VII Sch. List II/33
Animal husbandary	افزائش حیوانات	Art. 48
Annual financial statement	سالانہ مالیاتی گوشوارہ	Art. 112
Appeal	اپیل	Art. 132
Appended	منسلک	VI Sch. 1
Appropriation	تصرف	Art. 114
Appropriation bill	بل تصرف رقم	Art. 114
Arbitral tribunal	ثالثی ٹریبونل	Art. 113 (3) (f)
Armed forces	مسلح افواج	Art. 72 (2)
Articles	اشیاء	Art. 366 (12)
Assemble together	مشترکہ اجلاس کرنا	Art. 87 (1)
Assets	اثاثے	Art. 294 (a)
Association	انجمن	Art. 19 (1) (c)
Atomic energy	ایٹمی توانائی	VII Sch. List 1/6
Attorney	اٹارنی	Art. 227 (3)
Authoritative text	مستند متن	Art. 348 (1) (b)
Authorities	حکام	Art. 144
Autonomous regions	خوداختیاری علاقے	VI Sch. /1
Autonomous state	خوداختیاری ریاست	Art. 244 A (1)

B

Bankruptcy and insolvency	ناداری اور دیوالہ	VII Sch. List III (9)

Beacons	آکاش دیا	VII Sch. List 1 (26)
Belief	عقیدہ	Preamble
Biennial electlon	دوسالہ انتخاب	Art. 324 (4)
Bill	بل	Art. 3 (e) Prov
Body	جماعت	Art. 240 (1) Prov
Bona vacantia	جائیداد لاوارث	Art. 296
Borrow	ادھار لینا	Art. 366 (4)
Borrowing of money	رقم ادھار لینا	Art. 110 (1) (b)
Borstal	بورسٹل	VII Sch. List II (4)

C

Call in question	اعتراض کرنا	Art. 122 (1)
Callings	حرفے	Art. 276 (1)
Cantonment authorites	حکام چھاونی	VII Sch. List 1/3
Capital	زر اصل	Art. 275 (1)
Capitation tax	فی کس ٹیکس	VII Sch. List II/61
Cattle pounds	کانجی ہاؤس	VI Sch. 6 (1)
Cause of action	بنائے دعویٰ	Art. 226 (2)
Cause or matter	مقدمہ یا امر نزاعی	Art. 142 (1)
Cease to operate	نفاذ ختم ہونا	Art. 172 (1)
Central Bureau of intelligecne & investigation	مرکزی محکمہ خفیہ و سراغ رسانی	VII Sch. List 1/8
Certify	تصدیق کرنا	Art. 134 (1) (c)

Certiorari, Writ of	رٹ مسل طلبی	Art. 32 (2)
Chairman	میر مجلس	Art. 118 (2)
Charged on	بار پڑے گا	Art. 114 (2)
Charges	الزامات	Art. 311 (2)
Chief Commissioner's Province	اعلیٰ کمشنر کا صوبہ	Ist Sch.
Chief Election Commissioner	اعلیٰ انتخابی کمشنر	Art. 324 (2)
Chief Justice of India	بھارت کا اعلیٰ جج	Art. 124 (1)
Citizenship	شہریت	Art.5
Civil	سول	Art. 144
Caluse	فقرہ	Art. 3 Expl.
Commencement	تاریخ نفاذ	Art. 5
Common Seal	عام مہر	VI Sch. 2 (3)
Commodities	اجناس	Art. 366 (12)
Community	فرقہ	Art. 331
Commute	تبدیل کرنا	Art. 72 (1)
Compensatory allowance	معاوضہ الاؤنس	Art. 222 (2)
Competent	مجاز	Art. 357 (2)
Competent legislature	بااختیار مجلس قانون ساز	Art. 31 B
Complaint	شکایت	Art. 262 (2)
Compulsory service	جبری خدمت	Art. 23 (2)
Concurrent list	متوازی فہرست	Art. 254 (1)
Conditions of service	شرائط ملازمت	Art. 309
Conducive	ممد و معاون	VII Sch. List 1/1

Conduct	رویہ	Art. 121
Consequential provisions	نتیجی توضیعات	Art. 4 (1)
Consolidated fund	مجتمعہ فنڈ	Art. 110 (1) (c)
Constituent power	آئین سازی کا اختیار	Art. 368 (1)
Constitution	آئین	Preamble
Constitutional remedies	آئینی چارہ کار	Art. 32 heading
Contingency	غیر متوقع حالت	Art. 160
Continental shelf	براعظمی کنارہ آب	Art. 297 (3)
Cooperative society	انجمن امداد باہمی	VI Sch. 6 (2)
Copy right	حق طبع و تصنیف	VII Sch. List 1/49
Corporation	کارپوریشن	Art. 19 (6) (ii)
Corporation tax	کارپوریشن ٹیکس	Art. 270 (4) (a)
Corresponding	مماثل	Art. 195
Corrupt or illegal practice	رشوت ستانی یا بدعنوانی	Art. 326
Council of Ministers	وزیروں کی کونسل	Art. 74
Court of record	نظیری عدالت	Art. 129
Covenant	قول و قرار	Art. 131 Prov.
Credit of India	بھارت کی ساکھ	Art. 360 (1)
Custom	رواج	Art. 13 (3) (a)

D

Debt	دین	Art. 366 (8)
Debt charges	مصارف دین	Art. 112 (3) (c)
Declaration	قرار دینا	Art. 31 C

Deeds	قبالے	VII Sch. List III/6
Defamation	ازالہ حیثیت عرفی	Art. 19 (2)
Delimitation	حدبندی	Art. 327
Democratic Republic	عوامی جمہوریہ	Preamble
Deputy Speaker	نائب اسپیکر	Art. 178
Derogate from	کم کرنا	Art. 11
Descent	نسب	Art. 16
Determination	تصفیہ	Art. 136 (1)
Direct election	بلاواسطہ انتخاب	Art. 81 (1) (a)
Discovery	انکشاف	Art. 142 (2)
Discriminate against	امتیاز کرنا	Art. 15 (1)
Dismissed	برطرف	Art. 311 (1)
Displaced, persons	بے گھر اشخاص	VII Sch. List III (27)
Dissolution	توڑنا	Art. 334 (b) Prov.
Domicile	مستقل جائے سکونت	Art. 5
Domiciled, is	مستقل جائے سکونت ہو	Art. 366 (2)
Dominion of India	بھارت کی ڈومینین	Art. 8
During the pleasure of the President	صدر کی خوشنودی حاصل رہنے تک	Art. 76 (4)
Drugs	مفرد ادویہ	Art. 47

E

Election Commission	انتخابی کمیشن	Art. 324 (2)
Electoral College	انتخابی جماعت	Art. 54
Emolument	مشاہرہ	Art. 18 (4)

Employment	ملازمت	Art. 16 (2)
Enemy alien	غیر ملکی دشمن	Art. 22 (3) (a)
Equality before Law	قانون کے روبرو مساوات	Art. 14
Escheat	عود بحق سرکار	Art. 296
Estate	املاک	Art. 31A (2) (a)
Estate duty	محصول املاک	Art. 269 (1) (b)
Evidence, adduce	شہادت پیش کرنا	Art. 311 (2) Prov.
Excess profits tax	زائد منافع ٹیکس	Art. 366 (29)
Exclusively	بالکلیہ	Art. 236 (b)
Executive action	عاملانہ کارروائی	Art. 166 (1)
Expenditure	خرچ	Art. 110 (1) (e)
Explanatory memorandum	تشریحی یادداشت	Art. 281
Export duty	محصول برآمد	Art. 273 (2)
External aggression	بیرونی حملہ	Art. 352 (1)

F

Fishing and fisheries	ماہی گیری اور ماہی گاہیں	VII Sch. List 1/57
Foreign exchange	زرمبادلہ	VII Sch. List 1/36
Foreign state	مملکت غیر	Art. 9
Freights	سامان بھاڑا	Art. 269 (1) (d)
Fund	فنڈ	Art. 110 (1) (c)
Future market	وعدہ بازار	Art. 269 (1) (e)

G

General election	عام انتخاب	Art. 87 (1)
Governing body	مجلس انتظامی	Art. 16 (5)
Government of India	بھارت کی حکومت	Art. 12
Grant	رقمی منظوری	Art. 116 (1) (a)
Grants-in-aid	رقمی امداد	Art. 280 (3) (b)
Grave emergency	شدید ہنگامی حالت	Art. 352 (1)

H

Habeas corpus, Writ of	رٹ حاضری ملزم	Art. 32 (2)
High seas	کھلا سمندر	VII Sch. List 1/21
Historical monuments and records	تاریخی یادگاریں اور ریکارڈ	VII Sch. List 1/67
Hold office	عہدہ پر فائز ہونا	Art. 90

I

Illegal or invalid	ناجائز یا باطل	Art. 233A (b)
Immunities	تحفظات	Art. 65(3)
Impeachment	اتہام بد نظمی	Art. 56 (1) (b)
Impose	عائد کرنا	Art. 286
Incidental	ضمنی	Art. 4
Incidental or ancillary matters	ذیلی یا ضمنی امور	Art. 279 (2)
Inconsistency	تناقض	Art. 13 (1)
Indemnify	بری الذمہ کرنا	Art. 34

India	بھارت	Art. 1 (3)
Indian Penal Code	مجموعہ تعزیرات بھارت	VI Sch. 5 (1)
Indian origin	بھارتی نژاد	Art. 8
Infectious or contagious disease	وبائی یا متعدی بیماری	VII Sch. List III /29
Initial order	ابتدائی حکم	VI Sch.16 (2) Prov.
Injury	جسمانی ضرر	Art. 320 (3) (e)
Inoperative, shall be	نافذ نہ رہے گا	Art. 251
Intercourse	لین دین	Art. 301
Intestacy	وفات بلاوصیت	VII Sch. List III/5
Intoxicating drinks	نشہ آور مشروبات	Art. 47

J

Joining time	رجوع ہونے کی مدت	IInd Sch.
Joint sitting	مشترکہ نشست	Art. 88
Judge	جج	Art. 124 (2)
Judicial service	ملازمت عدلیہ	Art. 235

L

Landlord and tenant	زمیندار اور لگاندار	VII Sch. List II/18
Land tenure	لگانداری	Art. 31A (2) (a)
Law of Nations	قانون اقوام	VII Sch. List 1/21
Law passed	منظور کیا ہوا قانون	Art. 13 (3) (b)

Lease	پٹہ	Art. 31A (1) (e)
Leave	رخصت	Art. 125 (2)
Legal character	قانونی نوعیت	Art. 165 (2)
Legal Practitioner	قانونی پیشہ ور	Art. 22 (1)
Legal tender	زر قانونی	VII Sch. List 1/36
Legislature	مجلس قانون ساز	Art. 187 (1)
Legislature of the State	ریاست کی مجلس قانون ساز	Art. 101 (2)
Licence	لائسنس	Art. 31A (1) (e)
Light house	روشنی مینار	VII Sch. List 1/26
Living wage	قابل گزارہ اُجرت	Art. 43
Local authority	مقامی حاکم	Art. 321
Lunacy	جنون	VII Sch. List III/16

M

Male Line	سلسلہ ذکور	Art. 366 (2)
Mandamus, writ of	رٹ تاکیدی	Art. 32 (2)
Martial Law	مارشل لا	Art. 34
Maternity relief	زچگی کے لیے امداد	Art. 42
Mental deficiency	دماغی فتور	VII Sch. List III/16
Merchandise marks	نشانات مال وتجارت	VII Sch. List 1/49
Ministerial	انتظامی	Art. 375

Misbehaviour	بداطواری	Art. 124 (5)
Money bills	رقمی بل	Art. 107
Money lender	قرض دہندہ	V Sch. 5(2) (c)
Monument	یاد گار	Art. 49
Move any court	کسی عدالت میں درخواست کرنا	Art. 359 (1)
Municipality	بلدیہ	Art. 276 (1)
Museum	عجائب گھر	VII Sch. List II/12

N

Narcotic drugs	مخدر مفردات	VII Sch. List 1/84 (b)
Naturalisation	ملکی بنانا	VII Sch. List 1/17
Notification	اطلاع نامہ	Art. 13 (3) (a)
Not withstanding anything contained in	باوجود کسی امر کے جو اس میں درج ہو	Art. 239 (2)

O

Occupation	دخل	VI Sch.3 (1) (a)
Official Gazette	سرکاری گزٹ	Art. 366 (19)
Oil Fields	تیل کے خطے	VII Sch. List 1/53
Ordinance	آرڈی نینس	Art. 13 (3) (a)

P

Pardon	معافی	Art. 72

Parliament	پارلیمنٹ	Art. 33
Peace and security	امن اور سلامتی	Art. 51 (a)
Pension payable	واجب الادا پنشن	Art. 112 (3) (d)
Perpetual succession	دائمی تسلسل	VI Sch. 2 (3)
Pilgrimage	سفر زیارت	VII Sch. List 1/20
Piracy	قزاقی	VII Sch.List - 1/21
Port quarantine	بندر گاہی قرنطینہ	VII Sch. List 1/28
Post	منصب	Art. 335
Cattle pounds/pounds	کانجی ہاؤس	VII Sch. List II/15
Powers, privileges and immunities	اختیارات، مراعات اور تحفظات	VII Sch. List II/39
Practice	طریق کار	Art. 227 (2) (b)
Predecessor Government	پیش رو حکومت	Art. 293 (3)
Prefer a charge	الزام لگانا	Art. 61 (2) (a)
Principal seat	صدر مرکز	Art. 231 (2) (c)
Proceedings	کارروائی	Art. 227 (2) (b)
Proclamation of emergency	ہنگامی حالت کا اعلان نامہ	Art. 172 (1)
Porfessing a religion	کسی مذہب کو ماننے والا	Art. 16 (5)

Progenitor	مورث	Art. 366 (2)
Prohibition, writ of	امتناعی رٹ	Art. 32 (2)
Promulgate	اعلان کرنا	Art. 123 (1)
Proportional representation	تناسبی نمائندگی	Art. 55 (3)
Proprietor	مالک	Art. 31A (2) (b)
Prorogue	برخاست کردینا	Art. 85 (2) (a)
Prorogue or adjourn	برخاست کرنایاملتوی کرنا	Art. 190 (4) Prov.
Provident Fund	پراویڈنٹ فنڈ	Art. 366 (17)
Provisions	توضیعات	Art. 4
Prosecute	قانونی کارروائی کرنا	Art. 20 (2)
Public account of India	بھارت کاسرکاری کھاتہ	Art. 110 (1) (f)
Public order	امن عامہ	Art. 25 (1)

Q

Quo warranto, writ of	رٹ اظہاراختیار	Art. 32 (2)

R

Records of rights	داخلہ حقوق اراضی	VII Sch. List II/45
Recurring sums	متوالی رقمیں	Art. 275 (1) Prov.
Redress	ازالہ	Art. 350
Reformatory	تادیب خانہ	VII Sch. List II/4
Regional Commissioners	علاقائی کمشنران	Art. 324 (4)
Relief of agricultural indebtedness	زرعی قرض داری دور کرنا	VII Sch. List II/30

Religious or denominational institution	مذہبی یا فرقہ جاتی ادارہ	Art. 16 (5)
Removing difficulty	دشواری رفع کرنا	Art. 371A (3)
Remuneration	مختانہ	Art. 76 (4)
Representation	عرض داشت	Art. 350
Reprieve	حکم التوائے سزا دینا	Art. 72
Reservations	تحفظات	Art. 366 (1) Prov.
Reserved forest	محفوظ جنگل	VI Sch. 3 (1) (a)
Residuary powers of legislation	قانون سازی کے بقیہ اختیارات	Art. 248
Respite	سزا کا التوا	Art. 72 (1)
Restrict or abrogate the right	حق محدود یا ساقط کرنا	Art. 30 (1A)
Retirement Gratuity	پنشن گریچوئٹی	IInd Sch.
Right of audience	پیروی کرنے کا حق	Art. 76 (3)
Ruler	حکمراں	Art. 296
Ruler of an Indian State	بھارتی ریاست کا حکمراں	Art. 363 (1)

S

Scheduled castes	درج فہرست ذاتیں	Art. 15 (4)
Secular activity	غیر مذہبی سرگرمی	Art. 25 (2) (a)
Securities	کفالتیں	Art. 366 (26)
Security of India	بھارت کی سلامتی	Art. 352 (1) (Exp.)
Services	ملازمتیں	Art. 309
Shall bar	مانع ہو گا	Art. 366 (2)

Shall prevail	حاوی ہو گا	Art. 251
Single judges and division courts	منفرد جج اور ڈویژن عدالتیں	Art. 145 (2)
Single transferable vote	واحد قابل انتقال ووٹ	Art. 80 (4)
Sinking fund charges	قرض ادائی فنڈ کے مصارف	Art. 113 (3) (c)
Solemnly affirm	اقرار صالح کرنا	IIIrd Sch.
Sovereignty and integrity	اقتدار اعلیٰ اور سالمیت	Art. 19 (2)
Speaker	اسپیکر	Art. 93
Stamp duties	رسوم اسٹامپ	Art. 268 (1)
State funds	مملکتی فنڈ	Art. 28 (1)
States reorganisation	ریاستوں کی تنظیم جدید	Art. 378 A
Stock	اسٹاک	Art. 366 (26)
Stock exchange	صرافہ	Art. 269 (1) (e)
Structure	تعمیر	Art. 31A (2) (a) (iii)
Subject Matter	موضوع	Art. 246
Sub-proprietor	شکمی مالک	Art. 31A (2) (b)
Subscribe on oath	حلف نامہ پر دستخط کرنا	Art. 188
Superintendence	نگرانی	Art. 227 (4)
Supplemental	تکمیلی	Art. 4
Supplemental, incidental and consequential	تکمیلی، ضمنی اور نتیجی	Art. 244A (2) (e)
Surcharge	سرچارج	Art. 271
Suspension	تعطل	Art. 239B (1) Prov

Swear in the Name of God	خدا کے نام سے حلف اٹھانا	IIIrd Sch.

T

Tenure holder	لگاندار	Art. 31 A (2) (b)
Terminal taxes	حدواری ٹیکس	Art. 269 (1) (c)
Termination of citizenship	شہریت کو ختم کرنا	Art. 11
Territorial Constituencies	علاقائی انتخابی حلقے	Art. 81 (1) (b)
Territorial Waters	ملکی سمندر	Art. 297 (3)
Territory	علاقہ	Art. 1 (1)
Territory of India	بھارت کا علاقہ	Art. 132 (1)
Toilet preparations	سنگھار کی تیار چیزیں	Art. 268 (1)
Tolls	راہداری	VI Sch. Art. 8 (3) (c)
Trade and Commerce	تجارت اور بیوپار	Art. 303 (1)
Transitional provisions	عبوری توضیعات	VI Sch. Para. 19
Transportation for life	حبس دوام بہ عبور دریائے شور	VI Sch. Para. 5 (1)
Treaty	عہد نامہ	Art. 131 Prov
Tribal communities	قبائلی فرقے	Art. 366 (25)

U

Under proprietor	ذیلی مالک	Art. 31A (2) (b)
Undertake	اپنے ذمہ لینا	Art. 260
Undischarged insolvent	غیر بری الذمہ دیوالیہ	Art. 102 (1)(c)
Union	یونین	Art. 1
Union list	یونین فہرست	Art. 370 (1) (b) (i)

Union public service Commission	یونین پبلک سروس کمیشن	Art. 146
Unsound mind, of	فاترالعقل	Art. 102 (1) (b)
Unsoundness of Mind	فتور عقل	Art. 326
Usage	رسم	Art. 13 (3) (a)

V

Vacations	تعطیلات	IInd Sch.
Validity	جواز	Art. 329 (a)
Vested	مرکوز	Art. 53 (1)
Void	باطل	Art. 13 (2)
Vote	ووٹ	Art. 194 (2)
Votes on account	علی الحساب رقمی منظوری	Art. 206

W

Writing under his hand	اپنی دستخطی تحریر	Art. 56
Warrant under his hand and seal	اپنے دستخط اور مہر سے حکم نامہ	Art. 124 (2)
Water Course	آب گزر	VI Sch. 3(1) (c)

☆☆☆